تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

جلد ششم

کتاب الامارۃ۔ کتاب الالفاظ.. (حدیث 4701 تا 5884)

تالیف

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیسابوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات:

محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث

محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

تحفۃ المسلم
شرح صحیح مسلم (اردو)
جلد ششم

نام کتاب

تحفۃ المسلم

جلد ششم

شرح صحیح مسلم (اُردُو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیشاپوری

ترجمہ وفوائد مع شرح مفردات محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی حافظ عبدالسلام بن محمد

تخریج الحدیث محمد عدنان درویش

تقریظ مولانا ارشاد الحق اثری

مقدمہ وسوانح صلاح الدین علی عبدالموجود

ترقیم الاحادیث فواد عبدالباقی

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم
شرح صحیح مسلم (اردو)
ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیشاپوری
جلد ششم
کتاب الامارۃ - کتاب الالفاظ (حدیث 4701 سے 5884)
ترجمہ وفوائد مع شرح مفردات
محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ
نظر ثانی
حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ
تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش حفظہ اللہ
تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
مقدمہ وسوانح صلاح الدین علی عبد الموجود حفظہ اللہ
ترقیم الاحادیث فواد عبد الباقی رحمہ اللہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

(جلد ششم)

۳۴. كِتَابُ الْإِمَارَةِ	۳۴. امور حکومت کا بیان	19
١ـ بَاب: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ	باب: لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت کے حقدار قریش ہیں	19
٢ـ بَاب: الِاسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ	باب: جانشین مقرر کرنا یا نہ کرنا	25
٣ـ بَاب: النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا	باب: امارت کو طلب کرنا اور اس کا آرزومند ہونا ممنوع ہے	28
٤ـ بَاب: كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ	باب: مجبوری کے بغیر امیر بننا ناپسندیدہ عمل ہے	31
٥ـ بَاب: فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ	باب: عادل امام کی فضیلت اور ظالم کی سزا اور رعایا کے ساتھ نرمی برتنے کی تحریض (ترغیب) اور ان کو مشقت میں ڈالنے سے منع کرنا	32
٦ـ بَاب: غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ	باب: خیانت کی حرمت کی شدت و ناگواری	39
٧ـ بَاب: تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ	باب: سرکاری کارندوں کا تحفہ تحائف لینا ناجائز ہے	41
٨ـ بَاب: وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ	باب: امراء (حکمرانوں) کی اطاعت، ان کاموں میں لازم ہے، جو گناہ نہیں اور گناہ کے کاموں میں اطاعت کرنا حرام ہے	46
٩ـ بَاب: الْإِمَامُ جُنَّةٌ	باب: امام ڈھال ہے، (اس کی نگرانی میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے)	57
١٠ـ بَاب: وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ	باب: اس خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنا واجب ہے، جس کی سب سے پہلے بیعت کی ہے	58

١١- بَاب الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاِسْتِئْثَارِهِمْ	باب: حاکموں کے ظلم اور اپنے آپ کو ترجیح دینے پر صبر کرنے کا حکم	64
١٢- بَاب فِيْ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوْا الْحُقُوْقَ	باب: امراء کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ حقوق سے محروم رکھیں	65
١٣- بَاب وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِيْ كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ	باب: فتنوں کے ظہور کے وقت خصوصی اور عام حالات میں عمومی طور پر مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا ضروری ہے اور امراء کی اطاعت سے نکلنا اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا، ناجائز ہے	66
١٤- بَاب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِع	باب: مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور جمعیت میں تفریق پیدا کرنے والا حکم	74
١٥- بَاب اِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ	باب: جب دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے	76
١٦- بَاب وُجُوْبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذٰلِكَ	باب: امراء کی خلاف شریعت باتوں کا انکار ضروری ہے، لیکن جب تک وہ نماز کے پابند رہیں اور اس طرح دوسرے فرائض کا اہتمام کریں، ان سے جنگ کرنا جائز نہیں ہے۔	76
١٧- بَاب خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ	باب: اچھے اور برے حکمران	78
١٨- بَاب اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ	باب: لڑائی کا قصد کرتے وقت امام کے لیے یہ بہتر ہے، کہ وہ لشکر سے (ثابت قدمی کی) بیعت لے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا ذکر خیر	81
١٩- بَاب تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ اِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهٖ	باب: مہاجر کے لیے اپنے وطن میں دوبارہ اقامت اختیار کرنا منع ہے	87
٢٠- بَاب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ	باب: فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور نیکی پر بیعت لینا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے کا مفہوم بیان کرنا	88
٢١- بَاب كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَآءِ	باب: عورتوں کی بیعت کی صورت	92

عربی	اردو	صفحہ
٢٢۔ بَاب: اَلْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاع	باب: حسب استطاعت سننے اور ماننے کی بیعت	94
٢٣۔ بَاب بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ	باب: بلوغت کی عمر کا بیان	94
٢٤۔ بَاب النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلَى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِاَيْدِيهِمْ	باب: جب کافروں کے ہاتھ لگنے کا خطرہ ہو تو قرآن کا نسخہ دشمن کے سرزمین میں لے جانا ممنوع ہے	96
٢٥۔ بَاب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا	باب: گھڑ دوڑ میں مقابلہ اور ان کی تضمیر (ٹریننگ)	97
٢٦۔ بَاب الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	باب: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے	99
٢٧۔ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ	باب: گھوڑوں کی ناپسندیدہ عادات	102
٢٨۔ بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ	باب: جہاد اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت	104
٢٩۔ بَاب فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى	باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی فضیلت	108
٣٠۔ بَاب: فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ	باب: صبح یا شام اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت	111
٣١۔ بَاب بَيَانِ مَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ	باب: اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجاہد کے لیے جو مراتب رکھے ہیں ان کا بیان	113
٣٢۔ بَاب مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ اِلَّا الدَّيْنَ	باب: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، اس کی قرض کے سوا تمام خطائیں قصور معاف ہو جاتے ہیں۔	114
٣٣۔ بَاب بَيَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ	باب: شہداء کی ارواح جنت میں ہیں اور وہ زندہ، اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں	116
٣٤۔ بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ	باب: جہاد اور سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت	118
٣٥۔ بَاب: بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ	باب: ان دو آدمیوں کا بیان جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں	121
٣٦۔ بَاب: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ	باب: جس نے کافر کو قتل کیا، پھر راہ راست پر قائم رہنے کی توفیق ملی	122

٣٧۔ بَاب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيفِهَا	باب: اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت اور اس میں اضافہ	123
٣٨۔ بَاب فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ وَخِلَافَتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ	باب: اللہ کی راہ میں جنگ لڑنے کے لیے نکلنے والے کی سواری وغیرہ کے ذریعہ اعانت اور اس کے گھر والوں میں بہترین انداز سے جانشینی کی فضیلت	124
٣٩۔ بَاب حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ	باب: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت وعزت اور ان کے سلسلہ میں خیانت کے مرتکب کا گناہ	127
٤٠۔ بَاب سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ	باب: فرضیت جہاد معذوروں سے ساقط ہے۔ (معذوروں پر جہاد فرض نہیں ہے)	129
٤١۔ بَاب ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ	باب: شہید کے لیے جنت کا ثبوت	130
٤٢۔ بَاب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ	باب: جس نے اس لیے لڑائی لڑی تا کہ اللہ کا بول بالا ہو وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے	136
٤٣۔ بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اِسْتَحَقَّ النَّارَ	باب: جو شخص دکھاوے اور نمود ونمائش کی خاطر لڑا، وہ آگ کا حقدار (اہل) ہوگا	138
٤٤۔ بَاب بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ	باب: جس نے جہاد میں حصہ لیا اور اس کو غنیمت ملی اور جس کو غنیمت نہ ملی ان کے ثواب کی مقدار	140
٤٥۔ بَاب قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ	باب: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، "اعمال کا دارومدار بس نیت پر ہے،" اس میں جہاد وغیرہ تمام اعمال داخل ہیں	142
٤٦۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى	باب: اللہ کی راہ میں شہادت طلب کرنا پسندیدہ عمل ہے	144
٤٧۔ بَاب ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ	باب: جو انسان جہاد میں حصہ لیے اور دل میں اس کی آرزو کیے بغیر فوت ہوگیا، وہ قابل مذمت ہے	145
٤٨۔ بَاب ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ	باب: اس انسان کا اجر وثواب جسے بیماری یا کسی دوسرے عذر نے جہاد میں شرکت سے روکے رکھا	146

عربی باب	اردو باب	صفحہ
٤٩۔ بَاب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ	باب: سمندری جہاد کی فضیلت	146
٥٠۔ بَاب فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ	باب: اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت	150
٥١۔ بَاب بَيَانِ الشُّهَدَاءِ	باب: شہیدوں کا بیان	151
٥٢۔ بَاب فَضْلِ الرَّمْيِ	باب: تیراندازی کی فضیلت، اس پر ابھارنا اور جو اسے سیکھ کر بھول جائے اس کی مذمت کرنا	153
٥٣۔ بَاب قَوْلِهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ	باب: حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے، "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی مخالفت سے اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔"	155
٥٤۔ بَاب مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ	باب: چلنے میں جانوروں کی مصلحت کا لحاظ رکھنا اور راستہ میں رات کو اترنے سے منع کرنا (رات کو راستہ میں پڑاؤ کرنے سے منع کرنا)	159
٥٥۔ بَاب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ	باب: سفر عذاب (دکھ، تکلیف) کا ٹکڑا ہے، اس لیے مسافر کو اپنی مصروفیت سے فارغ ہوتے ہی گھر لوٹنا چاہیے	161
٥٦۔ بَاب كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ	باب: سفر سے آنے والے کے لیے، رات گھر پہنچنا ناپسندیدہ کام ہے	162
۳۵۔ كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ	۳۵۔ شکار اور ذبیحے اور جو جانور کھانے کے لائق ہیں	167
١۔ بَاب الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ	باب: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا	167
٢۔ بَاب إِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ	باب: جب شکار، شکاری سے غائب ہو جائے، پھر وہ اس کو پالے	175
٣۔ بَاب تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ	باب: ہر کچلی والا درندہ اور ہر پنجے سے شکار کرنے والا پرندہ کھانا حرام ہے	176
٤۔ بَاب إِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ	باب: سمندر میں مرنے والے جانوروں کی اباحت	179
٥۔ بَاب تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ	باب: پالتو گدھوں کے کھانے کی حرمت	184

باب	باب	صفحہ
٦۔ بَاب فِيْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ	باب: گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بارے میں	191
٧۔ بَاب اِبَاحَةِ الضَّبِّ	باب: سوسمار (گوہ، ضب) کے گوشت کی اباحت	193
٨۔ بَاب اِبَاحَةِ الْجَرَادِ	باب: مکڑی (ٹڈی) کھانے کا جواز	203
٩۔ بَاب اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ	باب: خرگوش کھانے کا جواز	204
١٠۔ بَاب اِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ	باب: شکار اور دشمن کے خلاف میں معاون چیزوں سے مدد لینا جائز ہے اور کنکر پھینکنا جائز نہیں ہے	205
١١۔ بَاب الْاَمْرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ	باب: اچھی طرح ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کا حکم	207
١٢۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَآئِمِ	باب: چوپایوں (حیوانات) کو باندھنا (مارنے کے لیے) ممنوع ہے	208
٣٦. كِتَابُ الْاَضَاحِيْ	٣٦.قربانیوں کا بیان	213
١۔ بَاب وَقْتِهَا	باب: قربانی کا وقت	213
٢۔ بَاب سِنِّ الْاُضْحِيَةِ	باب: قربانی کے جانور کی عمر	222
٣۔ بَاب اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ	باب: قربانی کا مستحب ہونا اور خود بغیر وکیل کے واسطہ سے ذبح کرنا اور بسم اللہ اور تکبیر پڑھنا	224
٤۔ بَاب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَآئِرَ الْعِظَامِ	باب: دانت، ناخن اور ہڈیوں کے سوا ہر خون بہانے والے چیز سے ذبح کرنا جائز ہے	227
٥۔ بَاب بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهٖ وَاِبَاحَتِهٖ اِلٰى مَتٰى شَآءَ	باب: آغاز اسلام میں تین دن سے زائد گوشت کھانا ممنوع تھا اور پھر یہ منسوخ ہو گیا، اب جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے	231
٦۔ بَاب الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ	باب: فرع اور عتیرہ	239
٧۔ بَاب نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا	باب: جو شخص قربانی کرنا چاہے، وہ عشرہ ذوالحجہ میں اپنے بال اور ناخن بالکل نہ کاٹے۔	240

٨۔ بَاب تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِه	باب: غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا ممنوع ہے اور اس کا مرتکب ملعون ہے	243
٣٧۔ كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ	٣٧: مشروبات کا بیان	247
١۔ بَاب تَحْرِيمِ الْخَمْرِ	باب: شراب کی حرمت (اور یہ انگور کے شیرہ، کھجور، ڈوکہ (کچی کھجور) اور منقہ وغیرہ نشہ آور چیزوں سے تیار ہوتی ہے)	247
٢۔ بَاب تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ	باب: خمر کو سرکہ بنانا جائز نہیں ہے	257
٣۔ بَاب تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ	باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔	257
٤۔ بَاب بَيَانِ اَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا	باب: تمام نبیذ جو کھجور اور انگور سے تیار کیے جاتے ہیں، ان کو خمر کہا جاتا ہے	258
٥۔ بَاب كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ	باب: تمر اور زبیب (چھوہارہ اور منقہ) کو ملا کر نبیذ بنانا ناپسندیدہ	259
٦۔ بَاب النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ اَنَّهُ مَنْسُوخٌ	باب: تارکول ملے برتن، سبز مٹکے، تونبہ (کھوکھلا کدو) اور کھودے تنے میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا، پھر اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور اب ان میں نبیذ بنانا حلال ہے، بشرطیکہ نشہ آور نہ ہو	265
٧۔ بَاب بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ	باب: ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر شراب حرام ہے	280
٨۔ بَاب عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ	باب: جو انسان شراب پیتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا اس کی سزا یہ ہے کہ وہ قیامت میں اس سے محروم ہوگا	284
٩۔ بَاب إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا	باب: تیز اور نشہ آور نہ ہو، اس کو پینا جائز ہے۔	286
١٠۔ بَاب جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ	باب: دودھ پینا جائز ہے	292
١١ بَاب فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ	باب: نبیذ پینا اور برتن کو ڈھانپنا	294

باب (عربی)	باب (اردو)	صفحہ
۱۲۔ بَاب: اسْتِحْبَابِ تَخْبِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ ، وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ	باب: برتن کو ڈھانپنے، مشکیزہ کا منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے اور ان پر اللہ کا نام لینے کا حکم اور رات کو چراغ اور آگ بجھانے کا حکم اور مغرب کے بعد بچوں اور مویشیوں کو روکنے کا حکم	296
۱۳بَاب آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْكَامِهِمَا	باب: کھانے اور پینے کے آداب اور احکام	301
۱۴۔ بَاب كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا	باب: کھڑے ہو کر پانی پینا ناپسندیدہ ہے	308
۱۵۔ بَاب فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا	باب: زم زم کھڑے ہو کر پینا	309
۱۶بَاب كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ	باب: برتن کے اندر سانس لینا ناپسندیدہ ہے اور برتن سے باہر تین سانس لینا پسندیدہ ہے	311
۱۷۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِي	باب: دودھ، پانی یا اور کوئی مشروب تقسیم کرتے ہوئے ابتدا کرنے والے کی دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے	312
۱۸۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ ، وَأَكْلِ اللُّقْمَةِ السَّاقِطَةِ بَعْدَ مَسْحِ مَا يُصِيبُهَا مِنْ أَذًى ، وَكَرَاهَةِ مَسْحِ الْيَدِ قَبْلَ لَعْقِهَا لِاحْتِمَالِ كَوْنِ بَرَكَةِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ الْبَاقِي ، وَأَنَّ السُّنَّةَ الْأَكْلُ بِثَلَاثِ اصَابِعَ	باب: انگلیاں اور کھانے کا برتن چاٹنے اور نیچے گر جانے والے لقمے کو جو ناپسندیدہ چیز لگی ہے، اسے صاف کر کے کھا لینے کا مستحب اور اس کو چاٹنے سے پہلے کہ برکت اسی میں ہو سکتی ہے ہاتھ پونچھنا مکروہ ہے اور سنت تین انگلیوں سے کھانا ہے	315
۱۹۔ بَاب مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ اِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ وَاسْتِحْبَابِ إِذْنِ صَاحِبِ الطَّعَامِ لِلتَّابِعِ	باب: مہمان اس وقت کیا کرے جب اس کے ساتھ (جسے میزبان مہمان نواز نے دعوت نہیں دی ہے) بھی چل پڑے اور بہتر یہ ہے کہ کھانے کا مالک (میزبان) ساتھ آنے والے کو اجازت دے	321

عنوان	باب	صفحہ
۲۰۔ بَاب جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ وَبِتَحَقُّقِهِ تَحَقُّقًا تَامًّا وَاسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ	باب: اگر میزبان کی رضامندی کا پوری طرح مکمل یقین ہو کیونکہ وہ معتمد ساتھی ہے تو دوسروں ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس کے گھر بن بلائے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مل کر کھانا پسندیدہ عمل ہے	324
۲۱۔ بَاب جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ، وَإِيثَارِ أَهْلِ الْمَائِدَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَإِنْ كَانُوا ضِيفَانًا، إِذَا لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ صَاحِبُ الطَّعَامِ	باب: شوربہ کا استعمال جائز ہے، کدو کھانا پسندیدہ ہے اور ایک دستر خوان پر کھانے والے مہمان ایک دوسرے کے لیے ایثار کر سکتے ہیں، بشرطیکہ صاحب طعام (میزبان) اس کو ناپسند نہ کرے	335
۲۲۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ، وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ، وَطَلَبِ دُعَاءٍ مِّنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ، وَإِجَابَتِهِ إِلَى ذٰلِكَ	باب: کھجوروں سے گٹھلیوں کو الگ کر دینا بہتر ہے اور مہمان کو میزبان کے لیے دعا کرنی چاہیے اور میزبان کو نیک مہمان سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے اور مہمان اس کی درخواست قبول کرے	337
۲۳۔ بَاب أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ	باب: کھیرے کو تازہ کھجور کے ساتھ کھانا	338
۲۴۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ	باب: کھانے والے کا تواضع اختیار کرنا پسندیدہ ہے اور اس کے لیے بیٹھنے کا طریقہ و کیفیت	338
۲۵۔ بَاب نَهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِي جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِي لُقْمَةٍ، إِلَّا بِإِذْنِ أَصْحَابِهِ	باب: جب انسان دوسروں کے ساتھ مل کر کھا رہا ہو تو ایک لقمہ میں دو کھجوریں یا اس قسم کی دوسری چیزوں کو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر اکٹھا کر کے کھانا جائز نہیں ہے	339
۲۶۔ بَاب فِي اِدِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ	باب: کھجور وغیرہ خوراک کو اہل وعیال کے لیے گھر میں رکھنا	341
۲۷۔ بَاب فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ	باب: مدینہ کی کھجوروں کی فضیلت	342
۲۸۔ بَاب فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا	باب: کھمبی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج کرنا	343
۲۹۔ بَاب فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ	باب: پیلوں کے سیاہ پھل یا سیاہ پیلوں کی فضیلت	346
۳۰۔ بَاب فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأَدُّمِ بِهِ	باب: سرکہ کی فضیلت اور اس کو بطور سالن استعمال کرنا	347

صفحہ	اردو	عربی
350	باب: لہسن کھانا جائز ہے، لیکن اگر بڑوں سے ہم کلام ہونا ہو تو اس کو نہیں کھانا چاہیے، اس جیسی دوسری بدبودار چیزوں کا بھی یہی حکم ہے	٣١۔ بَاب إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ، وَأَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ أَرَادَ خِطَابَ الْكِبَارِ تَرْكُهُ، وَكَذَا مَا فِي مَعْنَاهُ
352	باب: مہمان کی تکریم اور اس کے لیے ایثار کرنے کی فضیلت	٣٢۔ بَاب: إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ إِيثَارِهِ
363	باب: کم کھانے میں غمگساری اور ہمدردی کرنے کی فضیلت اور واقعہ یہ ہے کہ دو کا کھانا تین کو کفایت کر جاتا ہے اور اس سے ملتی صورت میں بھی	٣٣۔ بَاب فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ، وَأَنَّ طَعَامَ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ
364	باب: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے	٣٤۔ بَاب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ
368	باب: کھانے میں عیب نہ نکالے	٣٥۔ بَاب لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ
371	٣٨۔ لباس اور زینت کی کتاب	٣٨۔ كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ
371	باب: پانی پینے وغیرہ کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہے	١۔ بَاب تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ لَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
372	باب: مردوں اور عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے برتن کا استعمال ناجائز ہے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے جائز ہے اور مردوں کے لیے نقش و نگار وغیرہ بشرطیکہ چار انگل سے زائد نہ ہو، جائز ہے	٢۔ بَاب تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ، وَإِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ، وَإِبَاحَةِ الْعَلَمِ وَنَحْوِهِ لِلرَّجُلِ، مَالَمْ يَزِدْ عَلَى أَرْبَعِ أَصَابِعَ
392	باب: خارش وغیرہ کی بنا پر مرد کے لیے ریشم پہننا جائز ہے	٣۔ بَاب إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا
393	باب: مردوں کے لیے زرد رنگ میں رنگے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے	٤۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرِ
395	باب: دھاری دار کپڑوں کا لباس پہننے کی فضیلت	٥۔ بَاب فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحِبَرَةِ

٦۔ بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ وَالْيَسِيرِ، فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا، وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعَرِ، وَمَا فِيهِ أَعْلَامٌ	باب: لباس میں تواضع اختیار کرنا اور موٹے جھوٹے اور تھوڑے لباس اور بستر وغیرہ پر اکتفا کرنا اور بالوں کا بنا ہوا اونی اور منقش لباس پہننا جائز ہے	396
٧۔ بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ	باب: قالین یا غالیچہ رکھنا جائز ہے	399
٨۔ بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ	باب: ضرورت سے زائد بستر اور لباس ناپسندیدہ ہے	400
٩۔ بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ، وَبَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ، وَمَا يُسْتَحَبُّ	باب: تکبر اور گھمنڈ کے لیے کپڑا گھسیٹنا حرام ہے اور وہ حد جہاں تک لٹکانا جائز ہے اور جہاں تک پسندیدہ ہے	401
١٠۔ بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ	باب: اپنے کپڑوں پر گھمنڈ کرتے ہوئے اکڑ کر چلنا حرام ہے	406
١١۔ بَابُ تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ، وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ	باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور آغاز اسلام کی اباحت یا جواز منسوخ ہے	407
١٢۔ بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ	باب: نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا اور آپ کے بعد یہی انگوٹھی خلفاء نے پہنی	410
١٣۔ بَابُ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ	باب: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت انگوٹھی بنوائی جب عجمیوں کو خطوط لکھنا چاہا	413
١٤۔ بَابُ فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ	باب: انگوٹھیوں کا پھینکنا	414
١٥۔ بَابُ فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ	باب: حبشی نگینہ والی چاندی کی انگوٹھی بنوانا	415
١٦۔ بَابُ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصِرِ مِنَ الْيَدِ	باب: انگوٹھی ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی جائے گی	416
١٧۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا	باب: درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی (شہادت والی انگلی) میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے	417

١٨ ـ بَاب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ	باب: جوتا اور اس جیسی چیز پہننا پسندیدہ ہے	418
١٩ ـ بَاب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِیْ الْيُمْنٰی اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰی اَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ	باب: جوتا پہنتے ہوئے دائیں پاؤں میں پہنا جائے گا اور پہلے بائیں پاؤں سے اتارا جائے گا اور ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	419
٢٠ ـ بَاب النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالِاحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ	باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنا اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مارنا	421
٢١ ـ بَاب فِیْ مَنْعِ الِاسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰی	باب: چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھنا منع ہے	422
٢٢ ـ بَابُ فِي إِبَاحَةِ الِاسْتِلْقَاءِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰی	باب: چت لیٹ کر ایک پاؤں، دوسرے پاؤں پر رکھنا جائز ہے	423
٢٣ ـ بَاب نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ	باب: مرد کے لیے زعفران میں رنگے کپڑے پہننا ممنوع ہے	424
٢٤ ـ بَاب اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ اَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ	باب: سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ سے رنگنا پسندیدہ ہے اور سیاہ خضاب ممنوع ہے	425
٢٥ ـ بَابُ فِي مُخَالَفَةِ الْيَهُودِ فِي الصَّبْغِ	باب: یہود کی مخالفت میں بال رنگنا	426
٢٦ ـ بَاب تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ، وَتحريمِ اتِّخَاذِ مَا فِيهِ صُوَرٌ غَيْرُ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ	باب: جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے اور اس چیز کو رکھنا بھی حرام ہے جس میں تصویر ہے اور اس کو بچھانے وغیرہ کے ذریعہ پامال اور رسوا نہیں کیا جاتا اور فرشتے ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا ہو	427
٢٧ ـ بَاب كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ	باب: سفر میں کتا اور گھنٹی ناپسندیدہ ہے	444
٢٨ ـ بَاب كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِیْ رَقَبَةِ الْبَعِيرِ	باب: اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنا مکروہ ہے	445
٢٩ ـ بَاب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِیْ وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ	باب: حیوان کے چہرہ پر مارنا اور چہرہ کو داغنا (نشان لگانا) ممنوع ہے	446

عربی عنوان	اردو عنوان	صفحہ
۳۰۔ بَاب جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِغَيْرِ الْآدَمِيِّ فِيْ غَيْرِ الْوَجْهِ، وَنَدْبِهِ فِي، نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ	باب: انسان کے سوا حیوان کو چہرے کے سوا داغ دینا جائز ہے، زکوٰۃ اور جزیہ کے جانوروں کو داغنا بہتر ہے	447
۳۱۔ بَاب: كَرَاهَةِ الْقَزَعِ	باب: سر کے بعض حصہ کو مونڈنا اور بعض کو چھوڑنا ناپسندیدہ ہے	450
۳۲۔ بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِی الطُّرُقَاتِ، وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ	باب: راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستہ کے حق کی ادائیگی کا حکم	451
۳۳۔ بَاب: تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ	باب: مصنوعی بال ملانا، ملوانا، سرمہ گودنا، گودوانا، پلکوں کے بال اکھیڑنا، اکھڑوانا، دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا، یہ سب کام کرنے والیوں کا فعل حرام ہے	453
۳٤۔ بَاب: النِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ	باب: وہ عورتیں جو ملبوس ہو کر بھی ننگی ہیں، خود راہ راست سے ہٹی ہیں اور دوسروں کو بھی موڑتی ہیں	461
۳۵۔ بَاب: النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِی اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ	باب: لباس وغیرہ میں فریب دہی اور جو نہ ملا ہو اس کے ملنے کا اظہار ممنوع ہے	462
۳۹۔ كِتَابُ الْآدَابِ	**۳۹۔ کتاب الآداب**	**465**
۱۔ بَاب: النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَآءِ	باب: ابو القاسم کنیت رکھنا ممنوع ہے اور کون سا نام رکھنا پسندیدہ ہے	465
۲۔ بَاب كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَآءِ الْقَبِيحَةِ	باب: برے نام اور نافع وغیرہ نام رکھنا ناپسندیدہ ہے	472
۳۔ بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ إِلٰى حَسَنٍ، وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا	باب: برا نام بدل کر اچھا نام رکھنا اور برہ نام کو زینب، جویریہ اور ان جیسے ناموں سے بدل دینا پسندیدہ ہے	474
٤۔ بَاب تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ	باب: مَلِكُ الاملاك اور مَلِكُ الْمُلُوك (شہنشاہ) نام رکھنا ناجائز ہے	477

٥۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَىٰ صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ، وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ، وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِاللّٰهِ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ	باب: بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینا اور گھٹی کے لیے کسی نیک آدمی کے پاس لے جانا پسندیدہ ہے اور پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کا نام عبداللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء کے نام پر رکھا جائے	478
٦۔ بَاب جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ	باب: جس کے بچہ نہ ہو اس کی کنیت رکھنا اور چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا	484
٧۔ بَاب جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ	باب: کسی دوسرے کے بیٹے کو بطور شفقت و پیار بیٹا کہنا پسندیدہ ہے	485
٨۔ بَاب الِاسْتِئْذَانِ	باب: اجازت طلب کرنا یا اذن چاہنا	486
٩۔ بَاب كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هٰذَا	باب: جب یہ پوچھا جائے، کون ہے؟ تو اذن چاہنے والے کو (میں ہوں) کہنا ناپسندیدہ ہے	494
١٠۔ بَاب تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ	باب: دوسرے کے گھر میں جھانکنا حرام ہے	495
١١۔ بَاب نَظَرِ الْفُجَاءَةِ	باب: اچانک نگاہ پڑ جانا	498
٤٠۔ كِتَابُ السَّلَامِ	۴۰۔ سلام کا بیان	501
١۔ بَاب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ	باب: سوار پیدل کو اور کم تعداد، زیادہ تعداد کو سلام کرے	501
٢۔ بَاب مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ	باب: راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے	502
٣۔ بَاب مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ	باب: سلام کا جواب دینا، مسلمان کا مسلمان پر حق ہے	504
٤۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ	باب: اہل کتاب کو سلام کہنے میں پہل کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب دینے کی صورت	506
٥۔ بَاب اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ	باب: بچوں کو سلام کہنا پسندیدہ ہے	511
٦۔ بَاب جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ	باب: پردہ وغیرہ اٹھا دینا، اجازت دینے کی علامات میں سے ہے	512

باب (عربی)	باب (اردو)	صفحہ
٧۔ بَاب اِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَآءِ حَاجَةِ الْاِنْسَان	باب: انسانی ضرورت یعنی قضائے حاجت کے لیے عورتیں گھروں سے نکل سکتی ہیں	513
٨۔ بَاب تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا	باب: اجنبی عورت سے خلوت اختیار کرنا اور اس کے پاس جانا ناجائز ہے	517
٩۔ بَاب بَيَان اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُؤِيَ خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهٗ اَوْ مَحْرَمًا لَهٗ اَنْ يَقُولَ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهٖ	باب: ایک آدمی کو تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ دیکھا گیا، حالانکہ وہ اس کی بیوی یا محرم تھی تو بہتر ہے، وہ بتا دے، یہ فلاں عورت ہے، تاکہ اس طرح بدگمانی کا ازالہ کر دے	519
١٠۔ بَاب مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَآئَهُمْ	باب: جو انسان کسی مجلس میں شرکت کے لیے آتا ہے اور اس میں گنجائش دیکھتا ہے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ لوگوں کے پیچھے بیٹھے	522
١١۔ بَابُ تَحْرِيم إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَّوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ	باب: پہلے بیٹھنے والے کو بلاوجہ اس کی جگہ سے اٹھانا جائز نہیں ہے	524
١٢۔ بَاب اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ	باب: اگر کوئی واپسی کے لیے اپنی مجلس سے اٹھے تو واپس آنے کی صورت میں وہی اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے	527
١٣۔ بَاب مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ	باب: مخنث (زنانہ) کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے منع کرنا	527
١٤۔ بَاب جَوَازِ اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِذَا اَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ	باب: راستہ میں تھکی ہاری اجنبی عورت کو سواری پر پیچھے بٹھانا جائز ہے	529
١٥۔ بَاب تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ	باب: تیسرے کی رضامندی کے بغیر دو کا سرگوشی کرنا جائز نہیں ہے	532
١٦۔ بَاب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى	باب: طب، بیماری اور دم جھاڑ	534
١٧۔ بَاب السِّحْرِ	باب: جادو کا بیان	537
١٨۔ بَاب السُّمِّ	باب: زہر کا بیان	540
١٩۔ بَاب اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيض	باب: بیمار کو دم کرنا پسندیدہ عمل ہے	541

٢٠ بَاب رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ	باب: مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنا اور پھونک مارنا	544
٢١ ـ بَاب اِسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ	باب: نظر بد، پھوڑے پھنسی، زہر والی چیز کے کاٹنے اور نظر سے دم کرنا مستحب ہے	546
٢٢ ـ بَاب لَا بَأْسَ بِالرُّقِي مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ	باب: دم اگر شرکیہ نہ ہو تو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے	551
٢٣ ـ بَاب جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْاَذْكَارِ	باب: قرآن اور اذکار کے ذریعہ دم کرنے کی اجرت لینا جائز ہے	552
٢٤ ـ بَاب: اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَآءِ	باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد والم والی جگہ پر رکھنا پسندیدہ عمل ہے	555
٢٥ ـ بَاب: التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ	باب: نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے پناہ چاہنا	555
٢٦ ـ بَاب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَآءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي	باب: ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کروانا اچھا ہے	556
٢٧ ـ بَاب: كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُوْدِ	باب: منہ کے ایک طرف سے دوائی لینا پسندیدہ نہیں ہے	565
٢٨ ـ بَاب التَّدَاوِي بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ، وَهُوَ الْكُسْتُ	باب: عود ہندی، جسے کست (قسط) کہتے ہیں سے علاج کرنا	566
٢٩ ـ باب حبة السوداء	باب: (کلونجی) سے علاج کرنا	568
٣٠ ـ بَاب التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ	باب: تلبینہ مریض کے دل کے لیے راحت بخش ہے	570
٣١ ـ بَابُ التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ	باب: شہد پینے سے علاج کرنا	571
٣٢ ـ بَاب الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ	باب: طاعون، کہانت، بدفالی وغیرہ کا بیان	572
٣٣ ـ بَاب: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ	باب: بیماری کا متعدی ہونا، بدشگونی، الو، صفر، ستاروں کے سبب بارش ہونا اور چڑیل کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے	588
٣٤ ـ بَاب الطِّيَرَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ	باب: بدشگونی، نیک شگون اور جن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے	588
٣٥ ـ بَاب: تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ	باب: کہانت اور کاہن کے پاس آنا جانا، ناجائز ہے	593

فهرست	فہرست	
٣٦۔ بَاب اِجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ	باب: کوڑھی وغیرہ سے اجتناب برتنا	599
٣٧۔ بَاب كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا	باب: سانپوں اور دوسرے موذی جانوروں کو قتل کرنا	599
٣٨۔ بَاب اِسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ	باب: گرگٹ کو قتل کرنا پسندیدہ عمل ہے	608
٣٩۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ	باب: چیونٹی کو مارنے کی ممانعت	611
٤٠۔ بَاب تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ	باب: بلی کو مارنا ناجائز ہے	613
٤١۔ بَاب فَضْلِ سَاقِي الْبَهَائِمِ وَإِطْعَامِهَا	باب: جانوروں کو کھلانے پلانے والے کی فضیلت	615
۴۱. كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا	۴۱. ادب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ الفاظ	619
١۔ بَاب النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ	باب: دہر (زمانہ) کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	619
٢۔ بَاب كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا	باب: انگور کو کرم کا نام دینا ناپسندیدہ ہے	621
٣۔ بَاب حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ	باب: عبد اور امۃ مولیٰ اور سید کا لفظ استعمال کرنے کا حکم	623
٤۔ بَاب كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِي	باب: انسان کا یہ کہنا میرا نفس خبیث ہوگیا ہے، مکروہ ہے	626
٥۔ بَاب اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ	باب: کستوری استعمال کرنا اور وہ سب سے اعلیٰ اور عمدہ خوشبو ہے، ریحان اور خوشبو کو رد کرنا مکروہ ہے	627

حدیث نمبر 4701 سے 4971 تک

۳۴...... كِتَابُ الْإِمَارَةِ

۳۴. امور حکومت کا بیان

۱...... بَاب: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ

باب ۱: لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت کے حقدار قریش ہیں

[4701] ۱-(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ و قَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ))

[4701] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حکومت اور اقتدار کے معاملہ میں لوگ قریش کے تابع ہیں، مسلمان لوگ، مسلمان قریشیوں اور کافر لوگ کافر قریشیوں کے۔

فائدہ:...... اس حدیث اور اس باب کی دوسری حدیث سے یہ بات بالکل واضح طور پر ثابت ہوتی ہے، کہ خلافت قریش کے ساتھ مختص ہے، قریش جاہلیت اور کفر کے دور میں بھی لوگوں کے سردار تھے، حتیٰ کہ اسلام لانے میں بھی لوگ ان کے منتظر تھے، جب مکہ فتح ہوگیا اور قریش مسلمان ہو گئے، تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے اور مسلمانوں میں حقیقی خلافت، جس میں اسلام کو غلبہ تھا اور مسلمانوں کو عزت و احترام حاصل تھا اور تمام مسلمان ایک

[4701] طريق عبدالله بن مسلمة بن قعنب اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: قول الله تعالى ﴿يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم﴾ برقم (٣٤٩٥) ومسلم في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: خيار الناس برقم (٦٤٠٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٨)

خلیفہ کی رعایا تھے، اس وقت تک قائم رہی جب تک خلیفہ قریشی تھا اور جب قریش کے پاس حقیقی خلافت نہ رہی، محض نام کی خلافت رہی یا ان سے خلافت نکل گئی، تو حقیقی خلافت والی برکات و خیرات بھی ختم ہوگئیں اور مسلمانوں کی بے شمار کمزور حکومتیں قائم ہوگئیں اور ان کی عزت و وقار ملیا میٹ ہوگیا، جس کا آج ہم کھلی آنکھوں مشاہدہ کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے متحد ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی اور اسلام کے نام سے غیر اسلامی امور رواج پذیر ہیں اور ہر جگہ اقتدار کے سلسلہ میں رسہ کشی ہے، اگر دینی تقاضا پر عمل پیرا ہوتے مسلمان قریشی کو حقیقی خلیفہ بناتے تو مسلمان اس حالت زار میں گرفتار نہ ہوتے، اس لیے امام نووی، قاضی عیاض وغیرہما نے خلیفہ کے قریشی ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور اگر آج اس بات کو نظر انداز کیا گیا ہے، تو یہ اس طرح جس طرح دوسری دینی باتوں کو نظر انداز کر دیا ہے، حتیٰ کہ نماز جیسی بنیادی عبادت جس پر کفر اور اسلام کا مدار ہے، اس کی بھی اہمیت نہیں رہی ہے۔

[4702] ٢-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ))

[4702]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو احادیث ہمام بن منبہ کو سنائیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ خلافت و امارت کے معاملہ میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان، قریش مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر لوگ، ان کے کافروں کے تابع رہے ہیں۔''

[4703] ٣-(١٨١٩) وحَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ))

[4703]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ (عرب) خیر و شر میں قریش کے تابع ہیں۔''

فائدہ: ...... خیر و شر سے مراد اسلام اور جاہلیت و کفر ہے کہ جاہلیت میں بھی لوگ ان کو قائد تسلیم کرتے تھے اور اب اسلام میں بھی قائد وہی ہیں۔

[4702] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٧)
[4703] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٢)

[4704] ٤-(١٨٢٠)و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ))**

[4704] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس خلافت و امارت کے اہل قریش ہی رہیں گے، خواہ وہ لوگوں میں صرف دو ہی رہ جائیں۔''

[4705] ٥-(١٨٢١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ **((إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً))** قَالَ ثُمَّ **((تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ))** قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ **((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))**

[4705] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنے باپ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''خلافت حقیقی اور اسلام کی قوت ختم نہیں ہوگی، حتیٰ کہ مسلمانوں کے بارہ خلیفہ پیدا ہو جائیں۔'' پھر آپ نے آہستہ کلام کی جو مجھ سے پوشیدہ رہی، تو میں نے اپنے والد سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے، اس نے کہا، آپ نے فرمایا: ''سب قریش سے ہوں گے۔''

فائدہ: ......اس حدیث کا مفہوم آنے والی روایات کی روشنی میں یہ ہے، کہ بارہ خلفاء تک دین غالب رہے گا، مسلمانوں کو بھی شان و شوکت اور غلبہ حاصل ہوگا، اس کے بعد اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کی قوت و طاقت میں کمی شروع ہو جائے گی اور حقیقی خلافت ختم ہو جائے گی، اگرچہ خلافت کے نام سے ملوک و سلاطین موجود رہیں گے۔

[4706] ٦-(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ **((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ**

[4704] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: مناقب قريش برقم (٣٥٠١) وفي الاحكام باب: الامراء من قريش برقم (٧١٤٠) انظر (التحفة) برقم (٧٤٢٠)

[4705] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢١٣٣)

[4706] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: الاستخلاف برقم (٧٢٢٢) وبرقم (٧٢٢٣) انظر (التحفة) برقم (٢٢٠٥)

اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا)) ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

[4706] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں کا معاملہ درست نہج پر رہے گا، جب تک بارہ آدمی حکمران رہیں گے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک بات آہستہ سے کہی، جو مجھ سے مخفی رہی، تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا، آپ نے فرمایا: ''سب قریشی ہوں گے۔''

[4707] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا))

[4707] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے، ''لوگوں کا معاملہ صحیح نہج پر جاری رہے گا۔''

[4708] ۷۔(. . .) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

[4708] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اسلام غالب رہے گا، جب تک بارہ خلیفہ رہیں گے۔'' پھر آپ نے ایک بات فرمائی جو میں سمجھ نہ سکا، تو میں نے اپنے والد سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا، آپ نے فرمایا: ''سب قریشی ہوں گے۔''

[4709] ۸۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ)) لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

[4709] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خلافت کا معاملہ یا دین غالب رہے گا، یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہو جائیں گے۔'' پھر آپ نے کوئی بات کہی، جو میں سمجھ نہ سکا، تو میں نے

[4707] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۲۰۰)
[4708] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۴۸)
[4709] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المهدی باب (۱) برقم (۴۲۸۰) انظر (التحفة) برقم (۲۲۰۳)

اپنے باپ سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے جواب دیا، آپ نے فرمایا: ''سب قریش سے ہوں گے۔''

[4710] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِي اَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

[4710]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''یہ دین غالب اور محفوظ رہے گا، یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہو جائیں گے۔'' اور آپ نے ایک بات کہی، جو لوگوں (کے شور) نے مجھے سننے نہیں دی، تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا، آپ نے فرمایا: ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

مفردات الحدیث ❶ **منیع:** قوت و زور والا، محفوظ۔ ❷ **صَمَّنِيهَا النَّاس:** لوگوں نے مجھے اس سے بہرہ کر دیا، یعنی لوگوں کے شور کی وجہ سے میں اسے سن نہ سکا۔

[4711] ۱۰۔(۱۸۲۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِيُّ يَقُولُ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْاَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى اَوْ آلِ كِسْرٰى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ))

[4711]۔عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کو لکھا، مجھے کوئی ایسی بات بتائیے، جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انہوں نے مجھ لکھ بھیجا،

[4710] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٦٨٦)

[4711] اخرجه مسلم فى (صحيحه) فى الفضائل باب: اثبات حوض نبينا و صفاته برقم (٥٩٥٨) انظر (التحفة) برقم (٢٢٠٢)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کی شام جس دن آپ نے (ماعز) اسلمی کو رجم کروایا، سنا، آپ فرمار ہے تھے، ''دین قیامت تک قائم رہے گا یا تم پر بارہ (۱۲) خلیفے حکمران ہوں گے سب قریش سے ہوں گے۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا، ''مسلمانوں کا ایک دستہ، کسریٰ یا آل کسریٰ کے گھر سفید محل کو فتح کرے گی۔'' اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا: ''قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے، ان سے بچ کر رہنا۔'' اور میں نے آپ سے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی مال و دولت سے نوازے، تو سب سے پہلے اسے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے،'' اور میں نے آپ سے سنا: ''میں حوض پر پیش رو ہوں گا۔''

[4712] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ

[4712]۔ حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن سمرہ عدوی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں وہ حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، آگے مذکورہ بالا حاتم کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

فوائد:...... ❶ وہ بارہ خلفاء کون ہیں جن کی نشان دہی اس حدیث میں کی گئی ہے، اس کے بارے میں علماء میں بہت اختلاف ہے، (لامع الداری علی جامع البخاری ج ۱۰) کے حاشیہ میں بارہ (۱۲) قول نقل کیے گئے ہیں، لیکن اس حدیث میں جو ان کی مختلف صفات آئی ہیں کہ ان کے دور میں خلافت غالب ہوگی، اسلام قوی اور متحد ہوگا، لوگ اس پر عمل پیرا ہوں گے اور لوگ عموی طور پر ان پر متفق ہوں گے، اس کی رو سے حافظ ابن حجر نے قاضی عیاض کے قول کو ترجیح دی ہے، حافظ ابن تیمیہ کا منہاج السنہ میں رجحان اسی طرف ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں، (۱) حضرت ابو بکر، (۲) حضرت عمر، (۳) حضرت عثمان، (۴) حضرت علی، (۵) حضرت معاویہ، (۶) یزید بن معاویہ، (۷) عبدالملک بن مروان، (۸) ولید بن عبدالملک، (۹) سلیمان بن عبدالملک، (۱۰) عمر بن عبدالعزیز، (۱۱) یزید بن عبدالملک اور (۱۲) ولید بن یزید بن عبدالملک، نے چار سال حکومت کی، اگر ہشام بن عبدالملک کو شمار کریں، تو پھر ولید بن یزید بن عبدالملک شمار نہیں ہوگا، کیونکہ چار سال بعد اس کو قتل کر ڈالا گیا تھا اور اس کے دور میں فتنے عام ہو گئے تھے، اس کے بعد لوگ کسی خلیفہ پر متفق نہیں ہوئے، حافظ ابن حجر نے معلوم نہیں معلوم نہیں صاحب الامع نے حافظ ابن حجر کے کس قول سے عمر بن عبدالعزیز کو خارج کرنا معلوم کیا ہے، حالانکہ حافظ ابن حجر

[4712] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٨٨)

نے عمر بن عبدالعزیز کو شمار کیا ہے، حافظ صاحب لکھتے ہیں لم مات یزید وقع الاختلاف الی ان اجتمعوا الی عبدالملك بن مروان بعد قتل ابن الزبیر ثم اجتمعوا علی اولاده الاربعة الولید ثم سلیمان ثم یزید ثم هشام و تخلل بین سلیمان ویزید عمر بن عبدالعزیز فهولاء سبعة بعد الخلفاء الراشدین والثاني عشر هو الولید بن یزید بن عبدالملك ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کیوں نکال دیا اور ولید بن یزید کو داخل کر دیا، حالانکہ اس کو نکالا جائے گا اور ابن حجر ہیثمی مکی نے الصواعق المحرقہ میں ھشام بن عبدالملک کو شمار نہیں کیا، اس کی جگہ ولید بن یزید بن عبدالملک کو شمار کیا ہے۔ ❷ آپ نے کسریٰ کے محل کو بیت الابیض، سفید گھر سے موسوم کیا جاتا تھا، کے فتح کرنے کی پیش گوئی فرمائی تھی، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پوری ہوئی اور یہ شرف حضرت سعد بن ابی وقاص کو حاصل ہوا۔ ❸ اذا اعطا اللّٰه احد کم خیراً: میں اگر خیر سے مراد مال و دولت ہو تو معنی ہوگا، پہلے اپنے اوپر اور گھر والوں پر آسانی اور فراوانی کرے اور اگر اس سے مراد، علم دین ہو، تو معنی ہوگا، دعوت و تبلیغ کا آغاز اپنے گھر سے کرے۔ عامری یعنی عار بن صعصعہ کی اولاد ہے۔ ❹ انا الفرطُ علی الحوض: کہ میں پہلے پہنچ کر تمہارا حوض کوثر پر منتظر ہوں گا۔

نوٹ:...... حضرت ابن سمرہ کو عدوی قرار دینا درست نہیں ہے، وہ تو عاوی تھے۔

۲...... بَاب: اِلاستِخْلَافِ وَتَرْكِهِ

باب ۲: جانشین مقرر کرنا یا نہ کرنا

[4713] ۱۱-(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ اَبِی حِینَ اُصِیبَ فَاَثْنَوْا عَلَیْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَیًّا وَمَیِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّی مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِی فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّی یَعْنِی اَبَا بَكْرٍ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حِینَ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ

[4713]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب میرے باپ زخمی ہوئے، تو میں حاضر تھا، لوگوں نے ان

[4713] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاحکام باب: الاستخلاف برقم (۷۲۱۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۴۳)

کی تعریف کی اور کہا، اللہ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے، انہوں نے کہا، میں اللہ کی نعمتوں کا امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں، لوگوں نے کہا، آپ خلیفہ مقرر فرمادیں، انہوں نے کہا، کیا میں تمہارا ذمہ زندگی اور موت دونوں صورتوں میں اٹھاؤں؟ میری تمنا ہے، کہ مجھے خلافت سے برابر برابر چھٹکارا مل جائے، نہ مجھ سے مؤاخذہ ہو اور نہ مجھے اجر و ثواب ملے، اگر میں کسی کو خلیفہ بنا دوں، تو مجھ سے بہتر شخصیت یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ جانشین بنا چکے ہیں اور اگر میں تمہیں بغیر جانشین کے رہنے دوں، تو تمھیں اس طرح مجھ سے بہتر شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ چکے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ **راغب و راھب:** اس کی تشریح میں اختلاف ہے، بقول بعض معنی یہ ہے، میں تعریف کا خواہاں نہیں، میں تو اگلی دنیا میں اللہ کی رحمتوں اور اس کی نعمتوں کا امیدوار اور خواہش مند ہوں اور اس کے عذاب سے لرزاں ہوں اور بقول بعض، لوگ میری تعریف، میرے تقرب کے حصول کے لیے یا مجھ سے ڈر کر کہہ رہے ہیں، یا ان میں سے بعض خلافت کے خواہاں ہیں اور بعض اس سے ڈر رہے ہیں، اگر میں خواہاں کو خلیفہ بناؤں تو وہ اللہ کی توفیق و اعانت سے محروم ہو گیا اور ڈرنے والے کا بناؤں، تو شاید، اس ذمہ داری کو ادا نہ کر سکے۔ ❷ **أو تحمّلُ امر کم حیّاو میّتا:** میں نے زندگی میں خلافت کی ذمہ داری کو اٹھائی ہے، تو کیا اب مرتے وقت خلیفہ مقرر کر کے، میں پھر اس ذمہ دار کو اٹھاؤں، کہ خلیفہ کے بارے میں مجھ سے سوال ہو، کیسا آدمی خلیفہ مقرر کیا تھا۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانشین کے بارے میں، جس رائے کا اظہار فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، خلیفہ حالات و ظروف کے پیش نظر، اگر اپنا جانشین مقرر کر دے، بشرطیکہ وہ اس کے خاندان سے نہ ہو، تو اس کے لیے اہل حل وعقد سے مشورہ لینے کا پابند نہیں ہے، اگرچہ بقول اہل بصرہ، اہل حل وعقد، اس کے تقرر کے پابند نہیں ہیں، اگر اس کو مناسب خیال نہ کریں، تو وہ اس کی بیعت سے انکار کر سکتے ہیں اور آج کل کے ظروف و حالات کا تقاضا یہی ہے، اس مسئلہ کو اہل حل وعقد پر چھوڑ دیا جائے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے تقرر کو، (خود انتخاب کرنے کی بجائے) اس مسئلہ کو اہل حل عقد کی ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا، لیکن آج کل کے بے دینی کے سیلاب میں یہ بھی ممکن نہیں رہا ہے، کیونکہ آج کل کافرانہ سیاست کا غلبہ ہے، جس کی رو سے اقتدار رسہ کشی کا نام ہے اور مال و دولت کا کھیل ہے۔

[4714] ۱۲-(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِيعُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ وَعَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ

[4714] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: فی الخلیفة یستخلف برقم (۲۹۳۹) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن، برقم (۲۲۲٦) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۲۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّي اُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِي جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي اِبِلٍ اَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَآءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهُ وَاِنِّي لَئِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ

[4714] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، تو انہوں نے کہا، کیا تمہیں معلوم ہے، تمہارے باپ کسی کو جانشین مقرر نہیں کر رہے؟ میں نے کہا، وہ ایسا نہیں کریں گے، انہوں نے کہا، وہ ایسا ہی کریں گے، تو میں نے قسم اٹھائی، کہ میں اس مسئلہ میں ان سے گفتگو کروں گا، لیکن میں خاموش رہا، حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور میں نے ان سے گفتگو نہ کی اور قسم اٹھانے کے باعث مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا، گویا کہ میں پہاڑ اٹھائے ہوئے ہوں، حتیٰ کہ میں واپس آ کر ان کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے لوگوں کا حال دریافت کیا اور میں نے انہیں آگاہ کیا، میں نے ان سے پوچھا، میں نے لوگوں سے ایک بات سنی ہے اور میں نے قسم اٹھائی ہے، کہ وہ میں آپ کو بتاؤں گا، لوگوں کا خیال ہے، آپ خلیفہ مقرر نہیں کر رہے اور صورت حال یہ ہے، اگر آپ کے اونٹوں کا کوئی چرواہا ہو یا آپ کی بکریوں کا چرواہا ہو، پھر وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آ جائے اور آپ کی رائے میں اس نے ان کو ضائع کر دیا ہوگا، تو لوگوں کی نگرانی کا معاملہ تو بڑا سنگین ہے اور انہوں نے میری موافقت کی اور کچھ دیر کے لیے اپنا سر جھکا لیا، پھر اسے اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا، اللہ عزوجل اپنے دین کا محافظ ہے، وہ حفاظت کرے گا اور اگر میں خلیفہ نہ بناؤں، تو رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں بنایا تھا اور اگر خلیفہ مقرر کروں تو ابوبکر خلیفہ بنا چکے ہیں، اللہ کی قسم! جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کا ذکر کیا، تو مجھے یقین ہوگیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیں گے اور وہ خلیفہ مقرر نہیں کریں گے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا، حضرت ابو بکر کی خلافت کی صورتحال ان کے فضائل میں آئے گی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس کو امت کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا، اس لیے امت کے اہل حل وعقد، اپنے حالات اور ظروف کے مطابق اس کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں، کسی ایک طریقہ کی پابندی لازم نہیں ہے۔ اور اس لیے فقہائے امت نے اس کے لیے کسی طریقہ کی تعیین نہیں کی ہے اور نہ کسی ایک طریقہ پر خیر القرون میں عمل رہا ہے۔

٣...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب ٣: امارت کو طلب کرنا اور اس کا آرزومند ہونا ممنوع ہے

[4715] ١٣-(١٦٥٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلْ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا**))

[4715]- حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عبد الرحمٰن! امارت کا سوال نہ کرنا، کیونکہ اگر وہ تمہیں طلب کرنے کی بنا پر دی گئی، تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور تمہیں وہ بلا طلب ملی، تمہاری اعانت کی جائے گی۔''

[4716] (...) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

[4716]- امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی اسانید سے، جریر کی حدیث کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی عہدہ اور منصب کی طلب کرنا اور اس کے لیے بھاگ دوڑ کرنا جائز نہیں ہے، خاص کر آج کل جو جمہوریت کے نام سے ڈرامہ رچایا جاتا ہے، کہ ہر حلقہ انتخاب میں بے شمار امیدوار

[4715] تقدم تخريجه في الايمان باب: ندب من حلف يمينا فرای غيرها خيرا منها ان ياتی الذی هو خير ويكفر عن يمينه برقم (٤٢٥٧)

[4716] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٩٢)

کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی کامیابی کے لیے، بے شمار رقم خرچ کر کے، دھونس، دھاندلی، جعل سازی اور مخالف امیدوار کی کردار کشی تک کا ہر حربہ استعمال کرتے ہیں اور اس کے لیے نامعقول اور جھوٹے وعدے کرتے ہیں، ووٹ خریدتے ہیں، دوسروں کے ایجنٹوں کو اغوا کرتے ہیں، اس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور پھر عجیب بات ہے ایک چپڑاسی اور کلرک کے انتخاب کے لیے تو کوئی نہ کوئی اہلیت شرط ہے، لیکن صوبائی اسمبلی اور سینٹ کی ممبری کے لیے کسی قسم کی اہلیت واستعداد کا ہونا ضروری نہیں ہے، اس کے لیے بس مال ودولت، جھوٹ، دغا، فریب، دہشت گرد اور بددیانت ہونا کافی ہے اور حضور اکرم ﷺ کا صریح فرمان ہے، کہ عہدہ اور منصب کا طالب اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اعانت سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی کام کی صحت کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت بنیادی شرط ہے۔

[4717] ١٤ـ(١٨٢٤)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ

عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِى عَمِّى فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ((اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّى عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ))

[4717]۔حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، کہ میں اور میرے دو چچا زاد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جو امور آپ کے سپرد کیے ہیں، ان میں سے کوئی ایک ہمارے سپرد فرما دیں اور دوسرے نے بھی یہی بات کہی، تو آپ نے فرمایا، ''ہم، (اللہ کی قسم)! یہ کام (عہدہ ومنصب) کسی ایسے فرد کے سپرد نہیں کرتے (اس کو والی مقرر نہیں کرتے) جو اس کا طالب ہو یا اس کا حریص ہو۔''

[4718] ١٥ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِى اَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ

[4717] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: ما يكره من الحرص على الامارة برقم (٧١٤٩) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٤)

[4718] اخرجه البخاري في (صحيحه) في استتابة المرتدين والمعاندين وقتلهم باب: حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم برقم (٦٩٢٣) وفي الاجارة باب: استئجار الرجل الصاح برقم (٢٢٦١) وفي الاحكام باب: الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الامام الذى فوقه برقم (٧١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٧١٥٧) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: في طلب القضاء والتسرع اليه برقم (٣٥٧٩) وفي الحدود باب: الحكم فيمن ارتد برقم (٤٣٤٥) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: هل يستاك الامام بحضرة رعيته برقم ١/ ٩ و ١٠ـ انظر (التحفة) برقم (٩٠٨٣)

أَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ ((مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ ((لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَاَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهُ دِيْنَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ اِجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ وَاَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا اَرْجُو فِي قَوْمَتِي

[4718] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی طرف گیا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی تھے، ان میں سے ایک میری دائیں طرف اور دوسرا میری بائیں جانب تھا، دونوں نے عہدہ کا سوال کیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، مجھے ان دونوں نے اپنے دل کی بات سے باخبر نہیں کیا تھا اور نہ میں نے جانا کہ یہ دونوں عہدہ کے طالب ہیں اور میں گویا کہ آپ کی مسواک آپ کے ہونٹ تلے دیکھ رہا ہوں اور وہ سکڑ چکا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''ہم ہرگز اپنا عمل (عہدہ ومنصب) اس کے سپرد نہیں کریں گے، نہیں کرتے ہیں، جو اس کا خواہشمند ہوں، لیکن، تو اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس جا۔'' تو آپ نے اسے یمن کا عامل مقرر فرمایا، پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، تو جب حضرت معاذ، ان کے پاس پہنچے، حضرت ابوموسیٰ نے کہا، اتریئے اور انہیں تکیہ پیش کیا اور ان کے پاس ایک آدمی جکڑا ہوا موجود تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ کون ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ یہودی تھا اور مسلمان ہو گیا، پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا ہے اور یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ بیٹھیں، ہم آپ کی بات پر عمل کرتے ہیں، انہوں نے تین دفعہ کہا، جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، پھر دونوں نے باہمی رات کے قیام

کے بارے میں گفتگو کی، تو ان میں سے ایک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، رہا میں، تو میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور اپنی نیند میں بھی اس اجر کی امید رکھتا ہوں، جس کی امید اپنے قیام میں رکھتا ہوں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ مرتد کی سزا قتل ہے اور اس حد کو نافذ کرنا، اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے اور اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے، تفصیل کتاب القسامة والمحاربین میں گزر چکی ہے۔

اور اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے، اگر انسان رات کو اس نیت سے سوتا ہے، تا کہ قیام اللیل کے لیے قوت اور چوکسی حاصل کر سکے اور اطمینان قلبی کے ساتھ کھڑا ہو سکے، تو یہ سونا بھی اجر وثواب کا باعث ہے۔

۴...... بَاب: كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَة

باب ٤: مجبوری کے بغیر امیر بننا ناپسندیدہ عمل ہے

[4719] ١٦ ـ(١٨٢٥)حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا))

[4719] ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا کوئی کام میرے سپرد نہیں فرمائیں گے؟ (مجھے کوئی منصب عنایت نہیں فرمائیں گے) تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا پھر فرمایا، ''اے ابوذر! تو ضعیف (کمزور) ہے اور یہ ایک امانت (ذمہ داری) ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا باعث بنے گی، مگر جس نے اس کے حق کا پاس کرتے ہوئے لیا اور اس کے سبب اس کی جو ذمہ داری ہے، اس کو پورا کیا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کہ انسان کو کس قسم کا عہدہ اور ذمہ داری قبول کرنے سے بچنا چاہیے، خصوصاً اس صورت میں جب وہ اس منصب کی ذمہ داریوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کا اہل نہ ہو، وگرنہ یہ عہدہ اس کے لیے قیامت کے دن ذلت وندامت کا باعث بنے گا، لیکن اگر وہ منصب کا اہل ہو اور اس کی ذمہ داریوں سے خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ براء ہو سکتا ہو اور عدل وانصاف کے تقاضے پورے کر سکتا ہو تو پھر یہ اس کے لیے رفعت وفضل کا باعث ہوگا، جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

[4719] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٩٦١)

[4720] ١٧ ـ(١٨٢٦)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِءِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ))

[4720] ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں تمہیں کمزور دیکھ رہا ہوں اور میں تیرے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا نگران بننا۔''

٥...... بَاب: فَضِيلَةِ الْاِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ اِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ

باب ٥: عادل امام کی فضیلت اور ظالم کی سزا اور رعایا کے ساتھ نرمی برتنے کی تحریض (ترغیب) اور ان کو مشقت میں ڈالنے سے منع کرنا

[4721] ١٨ ـ(١٨٢٧)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوبَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا))

[4721] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدل و انصاف کرنے والے حکمران اللہ کے ہاں، رحمٰن عزوجل کے دائیں طرف، نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اہل و عیال اور اپنی رعایا کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے اہل وعیال اور دوسری رعایا کے سلسلہ میں عدل و انصاف

[4720] اخرجه ابو داود في (سننه) في الوصايا باب: ما جاء في الدخول في الوصايا برقم (٢٨٦٨) والنسائي في (المجتبى) في الوصايا ،برقم ٦/ ٢٥٥ ـ انظر (التحفة) برقم (١١٩١٩)

[4721] اخرجه النسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب فضل الحاكم العادل في حكمه برقم ٨/ ٢٢١ـ انظر (التحفة) برقم (٨٨٩٨)

سے کام لیتے ہیں، انہیں قیامت کے دن یہ اعزاز حاصل ہوگا، کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی دائیں طرف اور اس کے دونوں ہاتھ، ہی خیر و برکت والے ہیں، کیونکہ اس کی شان و مقام کے مناسب ہیں، نور کے منبر ملیں گے، جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے۔

[4722] ١٩ ـ(١٨٢٨)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِيْ غَزَاتِكُمْ هٰذِهٖ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَخِي اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِيْ بَيْتِي هٰذَا ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ))

[4722] ۔عبد الرحمٰن بن شماسہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کی خاطر حاضر ہوا، تو انہوں نے پوچھا، تم کہاں سے ہو، (کن لوگوں سے ہو)؟ میں نے عرض کیا، میں اہل مصر سے ہوں، انہوں نے پوچھا، تمہارا امیر، تمہارے اس غزوہ میں تمہارے حق میں کیسا تھا؟ تو اس نے کہا، ہم نے اس میں کوئی ناپسندیدہ، ناگوار بات نہیں دیکھی، صورت حال یہ تھی، جب ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تھا، تو وہ اونٹ دے دیتا تھا، اگر غلام مرتا تھا، تو غلام دیتا تھا اور جب وہ خرچ کا محتاج ہوتا تھا تو اسے خرچ دیتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہاں، اس نے میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے ساتھ جو سلوک کیا، وہ مجھے اس حدیث کے بیان کرنے سے نہیں روکتا، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اس گھر میں سنی، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ، جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی اور حاکم بنا پھر ان کو مشقت میں ڈالا (ان سے سختی کی) تو اس پر سختی فرمانا اور جو میری امت کے کسی کام کا والی بنا اور ان سے نرمی برتی، تو اس نے نرمی کا سلوک فرمانا۔''

[4723] (. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ

[4723]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4722] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٣٠٢)

[4723] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٩٩)

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی عداوت و دشمنی کی بنا پر یا نامناسب مسئلوں سے اشتعال میں آ کر کسی کے فضل و کمال یا خوبی کے اعتراف سے بخل سے کام نہیں لینا چاہیے، حضرت محمد بن ابی بکر کو قتل کر دیا گیا تھا اور کس طرح قتل کیا گیا، اس میں اختلاف ہے، ایک قول ہے، میدان جنگ میں قتل کیے گئے، دوسرا قول ہے، وہ حضرت عمرو بن عاص سے شکست کھا کر، ایک ویرانے میں مردہ گدھے کے پیٹ میں جا چھپے اور اس میں ان کو جلا دیا گیا، تیسرا قول ہے، انہیں میدان جنگ میں قتل کر کے بعد مردہ گدھے کے پیٹ میں رکھ کر جلا دیا گیا، چوتھا قول ہے، انہیں حضرت عمرو بن عاص کے پاس لایا گیا، انہوں نے قتل کروایا، کیونکہ وہ قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، تفصیل کے لیے الاستیعاب علی ھامش الاصابة ج ۳ ص ۳۴۹۔۳۴۸، مطبعہ دار الفکر بیروت دیکھئے۔

[4724] ۲۰۔(۱۸۲۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

[4724]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! تم سے ہر انسان نگران اور ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر انسان سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، تو وہ حاکم جو سب انسانوں پر مقرر ہے، وہ نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور انسان اپنے اہل بیت کا نگران ہے اور اسے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، خبردار، تم میں سے ہر انسان نگران ہے اور تم میں سے ہر انسان سے، اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔

[4725] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

[4724] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی الامام برقم (۱۷۰۵) انظر (التحفة) برقم (۸۲۹۵)

[4725] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۷۰۸) وبرقم (۷۸۸۵) وبرقم (۷۸۹٤) وبرقم (۸۰۹۹) الا حديث عبدالله بن سعيد اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العتق باب: كراهية التطاول علی الرقيق وقوله: عبدی او امتی برقم (۲۵۵٤) انظر (التحفة) برقم (۸۱٦۷)

ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِى الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِى ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

[4725]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث اپنے نو (۹) اساتذہ کی آٹھ سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[4726] (. . .) قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

[4726]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4727] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِى حَدِيثِ الزُّهْرِىِّ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَدْ قَالَ ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِى مَالِ اَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

[4727]۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، چار عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اور ایک زہری کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ’’انسان اپنے باپ کے مال کا نگران اور محافظ ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔‘‘

[4726] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٩٤)

[4727] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاحكام باب: قول الله تعالى ﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول و اولى الامر منكم﴾ برقم (٧١٣٨) انظر (التحفة) برقم ←

[4728] (. . .)وحَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمِّی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى

[4728]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت کی ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ہر انسان نگران اور محافظ ہے، کسی کا دائرہ کار بہت وسیع ہے، اس لیے اس کی ذمہ داریاں بھی وسیع ہیں اور کسی کا دائرہ محدود ہے، اس لیے اس کی ذمہ داریاں بھی محدود ہیں اور ہر ایک سے اس کی حیثیت اور مقام ومرتبہ کے مناسب سوال ہوگا، ایک انسان ایک ملک کا حاکم ہے اور ایک صرف اپنے اعضاء وجوارح کا نگران ہے، ابھی اس کے ذمہ کوئی اور کام نہیں ہے، صرف اپنے والدین اور اپنے عزیز واقارب سے سلوک کے بارے میں مسئول ہے، اس اعتبار سے کوئی ایک بالغ مرد یا عورت مسئولیت سے خالی نہیں ہے، ہر ایک جواب دہ ہے، اس لیے ہر انسان کو ابھی سے تیار رہنا چاہیے اور سوچ لینا چاہیے، اس نے اپنے فرائض کی ادائیگی کہاں تک شرعی حدود اور ان کے لوازمات کی پابندی کیساتھ کی ہے اور کہاں شرعی حدود وضوابط کو پامال کیا ہے۔

[4729] ۲۱۔(۱۴۲)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ**))

[4729]۔حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں، عبید اللہ بن زیاد ان کی بیمار پرسی کے لیے گیا، تو وہ فرمانے لگے، میں تمہیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں زندہ رہوں گا، تو میں تمہیں نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس بندے کو بھی اللہ تعالیٰ، کسی رعایا کا نگران اور محافظ بناتا ہے اور وہ جس دن مرتا ہے، اس حال میں مرتا ہے کہ وہ اپنے رعایا کے ساتھ دھوکے باز اور خائن ہوتا ہے، تو اللہ اس کے لیے جنت حرام ٹھہراتا ہے۔''

←(۷۱۲۹) وطريق حرملة بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: الجمعة في القرى والمدن برقم (۸۹۳) وفي الوصايا باب: تاويل قوله تعالى ﴿من بعد وصية يوصى بها او دين﴾ برقم (۲۷۵۱) انظر (التحفة) برقم (۶۹۵۴)

[4729] تقدم تخريجه في الايمان باب: استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار برقم (۳۶۱)

فائدہ :.......عبید اللہ بن زیاد، نہایت سخت گیر گورنر تھا اور اس کو وعظ و تبلیغ کرنا بے کار تھا، یہ چیز بھی اس کی سخت گیری میں اضافہ کا باعث بنتی تھی، اس لیے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری مرحلہ میں محض کتمان علم سے ڈرتے ہوئے تبلیغ کا فریضہ ادا کیا، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، اس کو کچھ کہنا لا حاصل ہے، بلکہ اپنے آپ کو بلاضرورت اس کے غیظ وغضب کا نشانہ بنانا ہے اور موت کے وقت، اس کی بد دماغی کا خطرہ نہ تھا۔

[4730] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الْاَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ اَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ

[4730]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ابن زیاد ان کے پاس گیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے، ابن زیاد نے کہا، آپ نے آج سے پہلے یہ حدیث مجھے کیوں نہیں سنائی؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے بیان نہیں کی، یا میں تمہیں سنانا نہیں چاہتا تھا۔

[4731] ۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا اَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ اَمِيرٍ يَلِي اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ))

[4731]۔ ابو ملیح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ عبید اللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کے پاس گیا، تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں تمہیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں، اگر میں موت کی کیفیت سے دو چار نہ ہوتا، تو تمہیں نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو امیر بھی مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے، پھر وہ ان کے نفع کے لیے کوشش نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں کرتا، تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[4730] تقدم تخريجه في الايمان باب: استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار برقم (٣٦١)
[4731] تقدم تخريجه في الايمان باب: استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار برقم (٣٦٤)

[4732] (. . .) وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ

[4732]۔ سوادہ بن ابی الاسود رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، تو عبیداللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے گیا، آگے حسن بصری کی طرح، حضرت معقل رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو امیر اپنی رعایا کے امور و معاملات خیر خواہی اور ان کی بھلائی کے جذبہ سے سرشار ہو کر محنت اور کوشش سے سرانجام نہیں دیتا، بلکہ دھوکہ دہی اور خیانت سے کام لیتا ہے، تو یہ اتنا سنگین جرم ہے، جو اس کے لیے جنت سے محرومی کا باعث بنتا ہے، اس لیے وہ اپنی رعایا کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو گا، اگرچہ اپنے ایمان کی برکت سے سزا بھگت کر، اگر اس کے دوسرے اعمال اس کی معافی کا باعث نہ بنے، جنت میں داخل ہو گا۔

[4733] ۲۳۔(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ)) فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ

[4733]۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے ہیں، عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور کہا، اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''بدترین، ذلیل (نگران) سخت گیر ہے تو ان میں سے ہونے سے بچاؤ کر۔'' تو اس نے جواب دیا، بیٹھیے، تو تو بس محمد ﷺ کے ساتھیوں کا چھان بورا ہے، تو حضرت عائذ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ان میں چھان بورا بھی تھا؟ چھان بورا تو ان کے بعد اور دوسروں میں پیدا ہوا۔

مفردات الحدیث ❶ **حُطَمة**: بہت زیادہ توڑنے پھوڑنے والا، جو رعایا کے ساتھ نرمی کی بجائے سختی اور شدت سے پیش آئے اور ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے۔ ❷ **نُخَاله**: چھان بورا، یعنی تو صحابہ میں سے کوئی مقام و

[4732] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٤۷۵)
[4733] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۰۵۹)

مرتبہ نہیں رکھتا، محض نکما اور ردی ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں، اس طرح ابن زیاد نے ان سے انتہائی ناشائستہ اور گستاخانہ انداز اختیار کیا، تو انہوں نے انتہائی وقار اور متانت کے ساتھ بے باکانہ انداز میں پوچھا، کہ کیا، وہ لوگ جو تمام انسانوں میں برگزیدہ اور پسندیدہ تھے اور پوری امت کے پیشوا اور رہنما تھے، جو بعد والے لوگوں کے لیے قدوہ اور نمونہ تھے، ان میں کوئی نکما اور حقیر ہو سکتا ہے،" یہ جنس تو بعد والے لوگوں میں پیدا ہوئی ہے، اس لیے تم اپنا خیال کرو۔"

٦...... بَاب: غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُول

باب ٦: خیانت کی حرمت کی شدت و ناگواری

[4734] ٢٤-(١٨٣١) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ))

[4734]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، تو آپ نے غنیمت میں خیانت کی سنگینی کا ذکر کیا اور اس کے معاملہ کو انتہائی سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: "میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو، جو بلبلا رہا ہو، وہ کہے، اے اللہ کے رسول! میری فریاد رسی کیجیے، تو میں جواب دوں گا، میرے اختیار میں تیرے لیے کچھ نہیں، میں تمہیں پیغام پہنچا چکا ہوں، میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، وہ قیامت

[4734] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: الغلول برقم (٣٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٣١)

کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو، جو ہنہنا رہا ہو اور وہ کہے گا، اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمایئے، تو میں کہوں گا، میرے بس میں تیرے لیے کچھ نہیں ہے، میں تمہیں پیغام پہنچا چکا ہوں، میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی انسان ہو، وہ چلا رہا ہو، وہ کہے گا، یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے، میں کہوں گا، میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تمہیں مسئلہ بتا چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، وہ قیامت کے دن آئے، اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوں اور وہ بھی حرکت کر رہے ہوں، وہ کہے گا، یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے، میں کہوں گا، میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تمہیں پیغام دے چکا ہوں، میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، کہ اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہو، وہ کہے گا، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیں، میں کہوں گا، میں تمہیں آگاہ کر چکا ہوں۔''

مفردات الحدیث
❶ لَا اُلْفِيَنَّ: میں کسی کو ہرگز نہ پاؤں۔ یا لا أَلْقِيَنَّ: میری ہرگز ملاقات نہ ہو۔ ❷ رُغَا: اونٹ کی آواز، جس کو بلبلانا کہتے ہیں۔ ❸ حَمْحَمَة: چارہ دیکھ کر گھوڑے کی آواز، جس کو ہنہنانے سے تعبیر کرتے ہیں۔ ❹ ثُغَاءٌ: بکری کی آواز، جسے منمنانے یا ممیانے کا نام دیا جاتا ہے۔ ❺ رِقَاع: رُقْعَة کی جمع ہے، کپڑے کے ٹکڑے، یہاں مراد کپڑے ہیں، جو تحقق ہل رہے ہوں گے۔ ❻ صَامِتٌ: سونا چاندی، ناطق حیوانات کے مقابلہ میں آتا ہے۔ ❼ صِيَاحٌ: چیخنا، چلانا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام امور کی نشان دہی فرمادی ہے، جس کی انسان نے پابندی کرنی ہے، اس لیے اگر وہ کسی شرعی حکم کی مخالفت کرے گا، تو اسے اس کی سزا ملے گی، حضور اکرم ﷺ آغاز میں ایسے کسی انسان کی سفارش نہیں فرمائیں گے، جس نے مالی خیانت کی ہوگی یا کسی کا ناجائز خون بہایا ہوگا اور مال غنیمت میں کسی قسم کی خیانت انتہائی سنگین ہے اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر ائمہ کا اتفاق ہے، حتیٰ کہ بعض ائمہ کے نزدیک اس کا تمام مال جلا دیا جائے گا، لیکن جمہور ائمہ، امام مالک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا مال جلایا نہیں جائے گا، امام اپنی صوابدید کے مطابق اس کو سزا دے گا، اس لیے اگر کسی نے کسی کا مال کسی ناجائز طریقہ سے لیا ہے، تو اسے توبہ کر کے پشیمانی اور ندامت کا اظہار کرتے ہوئے، اس کے مالک یا اس کے ورثاء کو واپس کر دینا چاہیے، یہ ممکن نہ ہو، تو اس کی طرف سے صدقہ کر دینا چاہیے، اگر حکومت کا مال کھایا ہے، تو کسی قومی فنڈ میں سے جمع کرا دے۔''

[4735] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي

[4735] طریق ابی بکر بن ابی شیبة تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧١١) وطریق زهیر بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩١٣)

حَيَّانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ

[4735]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4736] ۲۵۔(. . .)و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ

[4736]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کا ذکر فرمایا اور اسے انتہائی سنگین قرار دیا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، حماد کہتے ہیں، بعد میں میں نے یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سنی، تو اس نے اس طرح سنائی کہ ہمیں اس سے (یحییٰ سے) ایوب نے سنائی تھی۔

[4736] تقدم تخريجه برقم (٤٧١١)

[4737] (. . .)و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[4737]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

۷...... بَاب: تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب ۷: سرکاری کارندوں کا تحفہ تحائف لینا ناجائز ہے

[4738] ۲۶۔(۱۸۳۲)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

[4737] تقدم تخريجه برقم (٤٧١١)

[4738] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: من قال في الخطبة بعد الثناء: اما بعد برقم (٩٢٥) وفي الزكاة باب: قول الله تعالى ﴿والعاملين عليها﴾ برقم (١٥٠٠) وفي الهبة باب: من لم يقبل الهدية لعلة برقم (٢٥٩٧) وفي الايمان والنذور باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ برقم (٦٦٣٦) وفي الحيل باب: احتيال العامل يهدى له برقم (٦٩٧٩) وفي الاحكام باب: هدايا العمال برقم (٧١٧٤) وفي باب: محاسبة الامام عماله برقم (٧١٩٧) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: في هدايا العمال برقم (٢٩٤٦) انظر (التحفة) برقم (١١٨٩٥)

عَنْ اَبِى حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِى عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِى اُهْدِىَ لِى قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ ((مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِىَ لِى اَفَلَا قَعَدَ فِى بَيْتِ اَبِيهِ اَوْ فِى بَيْتِ اُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهٖ بَعِيرٌ لَهُ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَىْ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

[4738]۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے اسد قبیلہ کے ایک ابن لتبیہ نامی انسان کو صدقہ کی وصولی کے لیے عامل مقرر فرمایا، تو جب وہ (صدقہ وصول کر کے) واپس آیا، کہنے لگا، یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا مال ہے جو مجھے تحفہ ملا ہے، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور فرمایا: ”جس کارندے کو میں بھیجتا ہوں، اس کو کیا ہوا ہے کہ وہ کہتا ہے، یہ تمہارا حصہ ہے اور یہ مجھے تحفہ میں دیا گیا ہے، وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں بیٹھا نہیں رہا، تاکہ دیکھتا کیا اسے تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، تم میں سے کوئی صدقہ کے مال سے کچھ نہیں لے گا، مگر اس قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر اونٹ ہے تو وہ بلبلا رہا ہوگا اور اگر گائے ہے، وہ ڈکار رہی ہوگی، بکری ہوئی تو ممیا رہی ہوگی۔“ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے، حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کا مٹیالہ رنگ دیکھا، پھر آپ نے فرمایا، ”اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔“ دو دفعہ فرمایا۔

فائدہ: ...... حضور اکرم ﷺ نے ازد قبیلہ جسے بنو اسد کہتے ہیں، کے ایک فرد کو یمن، بنو سلیم کے صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا، تو اس نے واپس آ کر کچھ مال کے بارے میں ہدیہ ہونے کا دعویٰ کیا، تو آپ نے تمام کارندوں کو تنبیہ کرنے کے لیے بڑے غصہ سے منبر پر چڑھ کر فرمایا ہدیہ اور تحفہ وہ ہے، جو حکومتی عہدہ اور منصب حاصل ہونے سے پہلے گھر بیٹھے بٹھائے ملے، لیکن جو ہدیہ یا تحفہ عہدہ اور منصب کے حصول کے بعد ملتا ہے، وہ تحفہ اور عطیہ نہیں ہے، وہ تو صرف اس کے عہدہ اور منصب سے فائدہ اٹھانے کے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے اور اس کے دل میں اپنے لیے نرم گوشہ پیدا کرنے کے لیے بطور رشوت دیا گیا ہے، کہ بوقت ضرورت کام آئے یا وہ ان سے آسانی اور سہولت سے پیش آئے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عاملوں کا وقتاً فوقتاً محاسبہ فرماتے رہتے اور جس کے بارے میں یہ محسوس فرماتے، اس نے اپنے عہدہ اور منصب سے فائدہ اٹھایا ہے، اور اپنے مشاہرہ کے مقابلہ میں زیادہ

مال جمع کر لیا ہے، تو وہ اس سے زائد مال وصول کر لیتے، بعض دفعہ اس کا سارا یا آدھا مال لے لیتے، لیکن آج کل، حکومت کے تمام لوگ مال بنانے میں مشغول ہیں، تو ایسی حکومت ملازموں کا محاسبہ کیسے کرے، اس لیے رشوت کا بازار بھی گرم ہے اور اس کے سوا مال ہڑپ کرنے کے اور بھی ذرائع نکال لیے گئے ہیں، جس کی بنیاد پر تمام رعایا مال بنانے کے چکر میں مشغول ہے اور س کے لیے انتہائی گھناؤنے ذرائع اختیار کیے جا رہے ہیں، سود، رشوت، ملاوٹ، ڈاکہ، اغوا، کمیشن، قبضہ سب اس کے شاخسانے ہیں۔

[4739] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((اَفَلَا قَعَدْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْكَ اَمْ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ

[4739]۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ازد قبیلہ کے ابن لتبیہ نامی آدمی کو صدقہ کی وصولی پر مقرر کیا، تو اس نے مال لا کر نبی اکرم ﷺ کے حوالہ کیا اور کہنے لگا، یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ میں دیا گیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا، ''تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر کیوں بیٹھا نہیں رہا، پھر دیکھتا، کیا تجھے تحفہ بھیجا جاتا ہے، یا نہیں؟'' پھر نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4740] ۲۷۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَاْتِي فَيَقُولُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَاْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى

[4739] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧١٥)

[4740] تقدم تخريجه برقم (٤٧١٥)

يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَاعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ)) اُذُنِي

[4740] ۔حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ابن اتبیہ نامی ازدی آدمی کو بنو سلیم کے صدقات کی وصولی کے لیے مقرر فرمایا، جب وہ واپس آیا، تو آپ نے اس سے حساب مانگا، اس نے کہا، یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے باپ اور اپنی ماں کے گھر کیوں بیٹھا نہیں رہا، تاکہ تیرا ہدیہ تجھے پہنچتا، اگر تو اس معاملہ میں سچا ہے؟'' پھر آپ نے ہمیں خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد، میں تم ہی سے کسی کو اس کام کے لیے عامل بناتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے، تو وہ آ کر کہتا ہے، یہ تمہارا مال ہے اور یہ تحفہ ہے، جو مجھے دیا گیا ہے، تو وہ اپنے باپ اور ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا، تاکہ اس کا تحفہ اس کو ملتا، اگر وہ سچا ہے، اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مال سے ناجائز طریقہ سے کچھ نہیں لے گا، مگر وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو اسے اٹھائے ہوئے ملے گا، میں تم سے اس کو ضرور پہچان لوں گا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا، کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا، وہ گائے اٹھائے ہوئے ہوگا جو ڈکار رہی ہوگی، یا بکری ہوگی، جو ممنا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟'' حضرت ابو حمید بیان کرتے ہیں، میری آنکھوں نے (آپ کو) دیکھا اور میرے کانوں نے (آپ کی) بات سنی۔

[4741] ۲۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي

[4741] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی تین سندوں سے، ہشام کی مذکورہ بالا روایت سے حدیث بیان کرتے ہیں، عبدہ اور ابن نمیر، ابو اسامہ کی طرح بیان کرتے ہیں، جب وہ آیا تو آپ نے اس کا محاسبہ فرمایا، ابن نمیر کی روایت میں ہے، ''خوب جان لو، اللہ کی قسم! اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس سے کچھ بھی لے گا۔'' اور سفیان کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور زید بن ثابت سے پوچھ لو، کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

[4741] تقدم تخريجه برقم (٤٧١٥)

[4742] ٢٩-(...) وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِاَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيهِ اِلَى اُذُنِي

[4742] ۔عروہ بن زبیر ابوحمید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ کی وصولی کے لیے مقرر کیا، وہ بہت کچھ مال مویشی لے کر آیا اور کہنے لگا، یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ابوحمید ساعدی سے پوچھا، کیا آپ نے اسے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے کہا، آپ کے منہ سے میرے کانوں تک پہنچی۔

مفردات الحدیث

☆ **سواد کثیر**: بہت سی اشیاء اور حیوانات، کیونکہ سواد کا لفظ ہر شخصیت وذات پر بولا جاتا ہے۔

نوٹ:...... بیروت کے نسخہ میں، عروہ بن زبیر کے بعد عن ابی حمید الساعدی نہیں ہے، جبکہ پاکستانی نسخہ میں یہ اضافہ ہے اور عروہ کا ابوحمید ساعدی سے سوال بھی، اس کے ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔

[4743] ٣٠-(١٨٣٣) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَاْتِي**)) بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((**وَاَنَا اَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهٖ وَكَثِيرِهٖ فَمَا اُوتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى**))

[4743] ۔حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''ہم نے تم سے جس شخص کو کسی عمل کا عامل مقرر کیا اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بڑی چھوٹی چیز چھپائی، وہ خیانت ہوگی، وہ اسے قیامت کے دن لے کر حاضر ہوگا۔'' تو ایک سیاہ انصاری آدمی آپ کے پاس آ

[4742] تقدم تخريجه برقم (٤٧١٥)

[4743] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاقضية، برقم (٣٥٨١) انظر (التحفة) برقم (٩٨٨٠)

کر کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھ سے اپنا عمل واپس لے لیں، آپ نے پوچھا، ''تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے عرض کیا، میں نے آپ کو اس طرح فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں اب بھی یہی کہتا ہوں، ہم نے تم میں جس کو بھی کسی عمل کا ذمہ دار بنایا ہے، وہ اس کا کم یا زیادہ سب کو کچھ لائے، پھر اسے جو دیا جائے، وہ لے لے اور جس سے اسے روک دیا جائے، اس سے رک جائے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حکومت کا ملازم یا کارندہ صرف وہی مشاہرہ یا مراعات لے سکتا ہے، جو حکومت نے خود دے دی ہیں، اس سے زائد اگر وہ لیتا ہے، تو اس کا محاسبہ ہوگا حتیٰ کہ مِخیط، سوئی یا اس سے کم وبیش ناجائز فائدہ اٹھانا بھی خیانت ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن جواب دینا ہوگا، لیکن آج مسلمان حکمرانوں اور ان کے کارندوں یا ملازموں کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے کس قدر ناجائز مفادات اٹھا رہے ہیں اور انہیں ایک دن دربار الٰہی میں پیش ہو کر اس کا حساب وکتاب دینا ہوگا، یہی حال ان لوگوں کا ہے، جو قومی اور اجتماعی کاموں کے نام پر مال ودولت اکٹھی کرتے ہیں، پھر اس کو شیر مادر سمجھ کر بغیر ڈکار لیے ہضم کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو احساس مسئولیت سے نوازے اور ان حرکات سے بچنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

[4744] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَنْ إِسْمٰعِيلُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[4744]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4745] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمِ

[4745]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۸...... بَاب: وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

باب ۸: امراء (حکمرانوں) کی اطاعت، ان کاموں میں لازم ہے، جو گناہ نہیں اور گناہ کے کاموں میں اطاعت کرنا حرام ہے

[4746] ۳۱۔(۱۸۳٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا

[4744] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٢٠)

[4745] تقدم تخريجه برقم (٤٧٢٠)

[4746] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى ←

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَآ اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

[4746] ۔ ابن جریج رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی نساء، آیت نمبر ۵۹۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، نبی اکرم ﷺ نے انھیں ایک دستہ کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن خدافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا، وہ کسی بات پر ان سے ناراض ہو گئے، پھر ان کو لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ لگانے کا حکم دیا، پھر جب آگ روشن ہو گئی، تو انہیں کہنے لگے، اس میں کود جاؤ، وہ اس سلسلہ میں پس و پیش کرنے لگے، اتنے میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور اس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، واقعہ کی تفصیل آخر میں آ رہی ہے آپ نے فرمایا، اگر یہ لوگ داخل ہو جاتے، تو قیامت تک اس آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے، اس لیے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ امراء اور حکمرانوں کی اطاعت صرف جائز کاموں میں لازم ہے، اگر وہ غلط یا ناجائز کام کا حکم دیں، تو ان کی بات نہیں مانی جائے گی، اگر کوئی ان کی غلط بات مانے گا، تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا ہو گا، آج اگر حکومت کے ملازمین اس حقیقت کو سامنے رکھیں اور حکمرانوں اور ان کے منظور نظر لوگوں کے ناجائز کام کرنے سے انکار کر دیں، تو ہمارے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں، چونکہ ہم نے دین اور اس کی ہدایات و تعلیمات کو نظر انداز کیا ہوا ہے، اس لیے کسی ملازم کو اس کا احساس نہیں کہ ایک دن اس غلط کام کرنے کا خمیازہ مجھے ہی بھگتنا ہو گا اور ان حکمرانوں سے کوئی میرے کام نہیں آ سکے گا، اس لیے حکمرانوں کو غلط احکام دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی، وہ ہر قسم کے غلط کام حکومتی ملازموں سے کرواتے ہیں اور وہ اپنے مفادات کی خاطر یہ کام بخوشی کرتے ہیں، الا ماشاء اللہ۔ اور اس واقعہ میں اصل مطلوب آیت کا آخری ٹکڑا ہے، کہ اگر کسی مسئلہ میں تمہارے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے، تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ، یعنی کسی چیز کے جواز اور عدم جواز میں حرف آخر کتاب و سنت کی تعلیم و ہدایت ہے، اس کی پابندی حکومت اور اس کے ملازمین دونوں کے لیے لازمی اور قطعی ہے۔

← الامر منكم﴾ برقم (٤٥٨٤) وابو داود فى (سننه) فى الجهاد باب: فى الطاعة برقم (٢٦٢٤) والترمذى فى (جامعه) فى الجهاد باب: ما جاء فى الرجل يبعث وحده سرية برقم (١٧٦٢) والنسائى فى (المجتبى) فى البيعة باب: قوله تعالى ﴿واولى الامر﴾ برقم ١/ ٨٤۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٥١)

[4747] ۳۲۔(۱۸۳۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

[4747]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرتا ہے، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو میرے امیر کی اطاعت کرے گا، تو اس نے میری اطاعت کی اور جو میرے امیر کی نافرمانی کرے گا، اس نے میری نافرمانی کی۔''

فائدہ:......رسول، اللہ کا نمائندہ اور اس کا پیغام رساں ہوتا ہے، اس لیے اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت جیسا کہ قرآن مجید میں ہے، ﴿من يطع الرسول فقد اطاع الله﴾ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے، اس نے اللہ کی اطاعت کی، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے، لہٰذا رسول کی اطاعت اس کے حکم کی تعمیل ہے، اسی طرح رسول اللہ کا مقرر کردہ امیر آپ ہی کی بات کا حکم دیتا ہے اور آپ نے اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اس لیے اس کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے، اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے، جس طرح رسول، اللہ کی منشاء اور رضا کے بغیر کوئی حکم نہیں دیتا، اس طرح امراء اور حکام بھی کتاب وسنت کو نظر انداز کر کے اپنی طرف سے کوئی حکم جاری نہیں کر سکتے، اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ اپنے مقام اور حیثیت سے تجاوز کرتے ہیں، اس لیے ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔

[4748] (...)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

[4748]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ جملہ نہیں ہے،''اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے، وہ میرا نافرمان ہے۔''

[4749] ۳۳۔(...)و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

[4747] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۹۵)

[4748] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۸۶)

[4749] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاحکام باب: قوله تعالی ﴿اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم﴾ برقم (۷۱۳۷) انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۹۱)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ اَطَاعَنِی فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيرِی فَقَدْ اَطَاعَنِی وَمَنْ عَصٰی اَمِيرِی فَقَدْ عَصَانِی))

[4749] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، تو اس نے یقیناً میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، تو اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔''

[4750] (. . .) و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَآءً

[4750] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4751] (. . .) و حَدَّثَنِی اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِی عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ اِلَى فِیَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ اَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ

اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[4751] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی تین سندوں سے حضرت ابو ہریرہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4752] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[4752] ۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا استادوں کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

[4753] ٣٤۔(. . .) و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ اَنَّ اَبَا يُونُسَ مَوْلَى اَبِی هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ

[4750] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البيعة باب: الترغيب فی طاعة الامام برقم ٧/ ١٥٤ انظر (التحفة) برقم (١٥١٣٨)

[4751] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاستعاذةباب: الاستعاذة من فتنة المحيا برقم ٨/ ٢٧٦۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٤٩)

[4752] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٨)

[4753] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٧٠)

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ ((مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيْرَ)) وَلَمْ يَقُلْ ((اَمِيْرِی)) وَكَذٰلِكَ فِیْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

[4753] ۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا، ’’جس نے امیر کی اطاعت کی،‘‘ یہ نہیں کہا، ’’میرے امیر کی۔‘‘ ہمام کی روایت بھی اس طرح ہے۔

[4754] ۳۵ ۔ (۱۸۳۶) وحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ))

[4754] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اے مخاطب، تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے اپنی تنگی اور آسانی میں، طبیعت کی نشاط کے وقت اور ناگواری کے وقت، چاہے تم پر کسی کو ترجیح ہی دی جائے۔

مفردات الحدیث ❶ **عُسْر**: تنگی اور مشقت۔ ❷ **یُسر**: آسانی اور سہولت۔ ❸ **مَنْشَط**: تمہاری نشاط اور خوشی کا باعث ہو یا۔ ❹ **مَکْرَہ**: کراہت و ناپسندیدگی۔ ❺ **اَثَرَةٌ، اُثْرَةٌ**، اِثرہ، ترجیح اور ایثار۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر امیر جائز کام کا حکم دے، تو ہر قسم کے حالات میں اس کی اطاعت کرنا لازم ہے، یہ نہیں کام اگر اپنی مرضی کے مطابق ہوا یا آسان اور سہل ہوا یا اپنے مفاد میں ہوا تو مان لیا، وگرنہ ٹال مٹول سے کام لیا یا مخالفت شروع کر دی اور اس پر اعتراض کرنا شروع کر دیئے۔

[4755] ۳۶ ۔ (۱۸۳۷) وحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِیْ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ

[4755] ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے میرے خلیل (رسول اللہ ﷺ) نے تلقین فرمائی، کہ میں سنوں اور اطاعت کروں خواہ امیر اعضاء کٹا غلام ہو۔‘‘

[4754] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البيعة باب: البيعة علی النصح لكل مسلم برقم ۷/ ۱٤٠ ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۳۰)

[4755] تفرد به مسلم ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹٥٦)

مفردات الحدیث ✽ **مُجَدَّعُ الاطراف:** جس کے اعضاء کاٹ دیئے گئے ہوں، مقصود ہے، ایک حقیر اور بدصورت غلام بھی اگر حاکم ہوا اور صحیح کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت بھی واجب ہے۔

[4756] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ

[4756]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں عبداً کے بعد حبشیا کا اضافہ ہے کہ وہ غلام حبشی ہی کیوں نہ ہو۔

[4757] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ

[4757]۔ ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، وہ اعضاء بریدہ غلام ہی کیوں نہ ہو۔

[4758] ۳۷۔(۱۸۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ ((**وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا**))

[4758]۔ یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی دادی (ام الحصین) سے سنا، اس نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا: ''اور اگر تم پر ایسا غلام مقرر کر دیا جائے جو تمہیں اللہ کے قانون کے مطابق چلائے، تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔''

[4759] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**عَبْدًا حَبَشِيًّا**))

[4759]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں (حبشی غلام) کہا ہے۔

[4760] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

[4756] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧٣٢)

[4757] تقدم تخریجه برقم (٤٧٣٢)

[4758] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: الحض علی طاعة الامام برقم (٤٢٠٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: طاعة الامام برقم (٢٨٦١) انظر (التحفة) برقم (١٨٣١١)

[4759] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧٣٥)

[4760] تقدم تخریجه برقم (٤٧٣٥)

شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا))

[4760]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا: ''ناک کٹا حبشی غلام۔''

[4761] (. . .)و حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ

[4761]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ''نکٹہ حبشی'' نہیں ہے اور یہ اضافہ ہے، اس نے آپ سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

[4762] (. . .)وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا))

[4762]۔یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی ام الحصین سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، رسول اللہ ﷺ نے بہت ساری باتیں بیان فرمائیں، پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''اگر تم پر نکٹا غلام امیر بنا دیا جائے، میرے خیال میں اس نے کہا، سیاہ، وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق چلائے، تو اس کی بات سنو اور مانو۔''

[4763] ۳۸۔(۱۸۳۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ))

[4763]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سنے اور مانے، بات پسند ہو یا ناپسند، الا یہ کہ نافرمانی کا حکم دیا جائے، اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سنے اور نہ مانے۔''

[4761] تقدم تخريجه برقم (٤٧٣٥)

[4762] تقدم تخريجه برقم (٤٧٣٥)

[4763] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجهاد باب: ما جاء لا طاعة لمملوك فى معصية الخالق برقم (١٧٠٧) وابن ماجه فى (سننه) فى الجهاد، برقم (٢٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٨٠٨٩)

[4764] (. . .)وحَدَّثَنَاه زُهَيرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه

[4764]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4765] ۳۹۔(۱۸۴۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِى عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ اِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ اَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ))

[4765]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر کیا، اس نے آگ روشن کروائی اور کہا، اس میں داخل ہو جاؤ، تو کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونا چاہا اور دوسروں نے کہا، ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں (اسلام قبول کیا ہے) تو اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا، تو آپ نے ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے داخل ہونا چاہا تھا، فرمایا: ''اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو مسلسل قیامت تک اس میں رہتے۔'' اور دوسروں کے بارے میں اچھے کلمات فرمائے، (ان کی تحسین کی) اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں اطاعت نہیں ہوگی، اطاعت تو بس معروف میں ہے۔''

[4766] ۴۰۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ

[4764] طريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: السمع والطاعة للامام برقم (٢٩٥٥) وفي الاحكام باب: السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية برقم (٧١٤٤) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الطاعة برقم (٢٦٢٦) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٠) وطريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٩٥)

[4765] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: سرية عبدالله بن حذافة السهمي وعلقمة بن مجزز والمدلجي (٤٣٤٠) وفي الاحكام باب: السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية برقم (٧١٤٥) وفي اخبار الآحاد باب: ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٧) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الطاعة برقم (٢٦٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦٨)

[4766] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٤٢)

وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((**لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ**))

[4766] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اور ان پر ایک انصاری آدمی کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں اس کی بات سننے اور ماننے کا حکم دیا، تو انہوں نے اسے کسی وجہ سے ناراض کر ڈالا، تو اس نے کہا، میرے لیے لکڑیاں جمع کرو، انہوں نے لکڑیاں جمع کر دیں، پھر کہا، آگ روشن کرو، انہوں نے آگ جلائی، پھر کہا، کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میری بات سننے اور ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں، اس نے کہا، تو اس میں داخل ہو جاؤ، تو وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور کہنے لگے، ہم آگ ہی سے تو بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے ہیں، وہ اس طرح پس و پیش میں تھے اور اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھ گئی، جب وہ واپس آئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے، تو اس سے نہ نکلتے، اطاعت تو بس معروف میں ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث میں عبداللہ بن حذافہ سہمی کو دین کا معاون اور مددگار ہونے کی حیثیت سے انصاری قرار دیا گیا ہے، یا یہ واقعہ الگ ہے اور حضرت عبداللہ بن حذافہ کا واقعہ علیحدہ ہے، جو سنن ابن ماجہ میں ابواب الجہاد حدیث نمبر ۲۸۹۳ میں بیان کیا گیا ہے، حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر، حضرت علقمہ بن مجزز کی سرکردگی میں بھیجا تھا، اس کا ایک دستہ ان سے اجازت لے کر الگ ہو گیا، جس کا امیر انہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کو بنا دیا، میں بھی اس دستہ میں تھا، راستہ میں ان لوگوں نے تاپنے کے لیے یا کوئی چیز پکانے کے لیے آگ جلائی، تو حضرت عبداللہ، جن کی طبیعت میں مزاح تھا، کہنے لگے، کیا تم میری بات سننے اور ماننے کے پابند ہو، ساتھیوں نے کہا، کیوں نہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں جو کچھ کہوں گا، کرو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا تمہیں تاکیدی حکم ہے کہ اس آگ میں چھلانگیں لگا دو، تو کچھ لوگ کھڑے ہو گئے، اور اس کے لیے تیاری کرنے لگے، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یہ کود جائیں گے، تو کہا، رک جاؤ، میں تو تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا، واپس آ کر ہم نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ

سے کیا، تو آپ نے فرمایا: ”جو امیر تمہیں نافرمانی کا حکم دے، اس کی بات نہ مانو۔

[4767] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ وَاَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4767]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4768] ٤١۔(١٧٠٩) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیدٍ وَعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِیدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَایَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰی اَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

[4768]۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے تنگی اور آسانی میں، خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں بھی سننے اور ماننے پر بیعت کی اور اس پر بیعت کی، کہ ہم اہل اقتدار کے ساتھ رسہ کشی نہیں کریں گے، (اقتدار چھیننے کی کوشش نہیں کریں گے) اور ہم ہر حالت میں جہاں بھی ہوں گے، حق بات کہیں گے اور اللہ کے دین کے سلسلہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

[4769] (. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ اِدْرِیسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَیَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِیدِ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[4769]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4767] تقدم تخریجه برقم (٤٧٤٢)

[4768] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاحكام باب: كیف یبایع الامام الناس برقم (٧١٩٩) وبرقم (٧٢٠٠) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: البیعة علی السمع والطاعة برقم (٤١٦٠) وبرقم (٤١٦١) وفی باب: البیعة علی ان لا ننازع الامر اهله برقم (٤١٦٢) وفی باب: البیعة علی القول بالحق برقم (٤١٦٣) وفی باب: البیعة علی القول بالعدل برقم (٤١٦٤) وفی باب: البیعة علی الاثر برقم (٤١٦٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: البیعة برقم (٢٨٦٦) انظر (التحفة) برقم (٥١١٨)

[4769] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧٤٥)

[4770] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ یَزِیدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَـنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِیدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیهِ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ بَایَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیثِ ابْنِ اِدْرِیسَ

[4770] امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4771] ٤٢۔(. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِی بُكَیْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیدٍ

عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِی اُمَیَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِیضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِیثٍ یَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَایَعْنَاهُ فَكَانَ فِیمَا اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ بَایَعَنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَیُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ ((اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِیهِ بُرْهَانٌ))

[4771] ۔حضرت جنادہ بن ابی امیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جبکہ وہ بیمار تھے، ہم نے عرض کیا، ہمیں آپ...... اللہ آپ کو صحت عطا فرمائے......کوئی ایسی حدیث سنائیں، جو ہمارے لیے سودمند ہو اور آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے ہم سے جو عہد لیا، اس میں ہماری یہ بیعت تھی، کہ ہم سنیں گے، مانیں گے، ہمیں پسند ہو یا ناپسند، ہمارے لیے مشکل ہو یا آسانی اور ہم پر ترجیح دی گئی ہو اور ہم اہل اقتدار سے چھینا جھپٹی نہیں کریں گے، آپ نے فرمایا: ''الا یہ کہ تم کھلا کھلا کفر دیکھو، جس کے بارے میں تمہارے پاس صریح دلیل ہو۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی حکومت کے خلاف اس وقت تک خروج جائز نہیں ہے جب تک وہ کھلم کھلا کفر کا ارتکاب نہ کرے، ہاں اگر وہ کھلم کھلا کفر کرے، تو پھر اس کے خلاف خروج جائز ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے، اگر اس کے نتیجہ خیز ہونے کا امکان ہو، صرف فتنہ وفساد اور خونریزی نہ ہو، جس کا نتیجہ پہلے سے بھی زیادہ بگاڑ اور فساد پیدا ہو، جیسا کہ آج کل جمہوری حکومتوں میں اقتدار کی رسہ کشی خون خرابہ تک پہنچتی ہے،

[4770] تقدم تخريجه برقم (٤٧٤٥)

[4771] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفتن باب: قول النبی ﷺ (سترون بعدی امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٥) انظر (التحفة) برقم (٥٠٧٧)

لیکن حالات پہلے سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں، کیونکہ آج کل ہر پارٹی اقتدار کی ہوس میں مبتلا ہے، اسلام کے ساتھ کوئی بھی مخلص نہیں ہے، ہاں، اگر شرعی اصول وضوابط کے مطابق تمام لوگ معروف کے پابند ہوں اور معصیت میں حکمرانوں کی بات نہ مانیں، تمام عوام اور حکومت کے ہر قسم کے محکمے، عدالت، انتظامیہ، فوج اور مقننہ، خود اسلام کے پابند ہوں اور حکومت کے غیر اسلامی احکامات ماننے سے انکار کر دیں، تو حکومت خود بخود غیر اسلامی احکام ختم کرے، اسلامی شریعت نافذ کرنے پر مجبور ہو جائے گی، لیکن اس کے بغیر آج کل حکومت کے خلاف جو ہڑتالیں اور مظاہرے کیے جاتے ہیں، سڑکیں بلاک کی جاتی ہیں اور قومی املاک کو نذر آتش کیا جاتا ہے، لوگوں کی املاک میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے، جس میں انسانی جانوں کا بھی بعض دفعہ ضیاع ہوتا ہے، یہ اجتماعی ہڑتالیں اور بے ثمر مظاہرے، شرعی نقطہ نظر سے، خلاف اسلام ہیں، اس لیے ان کے نتیجہ میں سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا، تاریخ کا تسلسل اور خاص کر ہماری ملکی تاریخ اس کا بین ثبوت ہے کہ حکمرانوں کے خلاف خروج و بغاوت کسی صورت میں بھی امت کے لیے یا اسلام کے لیے خیر کا باعث ثابت نہیں ہوئی، حالات پہلے سے بھی زیادہ ہی خراب ہوئے ہیں۔

٩...... بَاب: اَلْإِمَامُ جُنَّةٌ

باب ٩: امام ڈھال ہے، (اس کی نگرانی میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے)

[4772] ٤٣-(١٨٤١) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهِ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَّأْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

[4772]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''امام تو ڈھال ہے، اس کی سرپرستی اور نگرانی میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے گا اور عدل سے کام لے گا، تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اگر اس کے سوا حکم دے گا، تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔''

مفردات الحدیث ❶ **جُنَّة**: ڈھال، سپر۔ ❷ **يُقَاتَل مِن ورائه**: اس کی پشت پناہی اور سرپرستی میں جنگ لڑی جاتی ہے۔ ❸ **يُتَّقٰى به**: اس کے ذریعہ ظلم و ستم سے امان اور بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے۔

[4772] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣٠)

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم اعلیٰ اور امام اپنی رعایا کے مفادات کا محافظ و نگران ہے، ان کو ہر قسم کے بیرونی اور اندرونی خطرات اور نقصانات سے بچاتا ہے، دشمن کے حملہ سے بچاؤ اور حفاظت کی تدبیر اور انتظام کرتا ہے اور دفاعی انتظامات کرتا ہے، سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور اندرونی فتنہ و فساد اور لوگوں کو ایک دوسرے کے ظلم و ستم سے بچاتا ہے، اس کی ہیبت و دبدبہ کی بنا پر لوگ ایک دوسرے پر ظلم نہیں ڈھاتے اور اس کا کام یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی حدود کی پابندی کا حکم دے اور عدل و انصاف سے کام لے تا کہ وہ اللہ کے ہاں سرخرو ہو اور ثواب حاصل کرے، اگر وہ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، خود اسلامی حدود کو توڑتا ہے اور ظلم و ستم سے کام لیتا ہے، تو اس سے اس کا مواخذہ ہوگا، لیکن اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جائے گی۔

۱۰......بَاب: وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ

باب ۱۰: اس خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنا واجب ہے، جس کی سب سے پہلے بیعت کی ہے

[4773] ٤٤-(١٨٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ))

[4773] ۔ ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانچ سال رہا، میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنی، آپ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کے معاملات کی نگہداشت انبیاء کرتے تھے، جب ایک نبی فوت ہو جاتا، تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بنتا اور صورت حال یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے'' صحابہ کرام نے پوچھا، تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلے کی بیعت کو پورا کرو اور ان کو ان کا حق دو (ان کی معروف میں اطاعت کرو) اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جن لوگوں کا نگران بنایا ہے، ان کے متعلق وہ خود ان سے پوچھے گا۔''

مفردات الحدیث

☆ **تسوسهم الانبياء:** ان کے معاملات کی نگہداشت اور نگرانی انبیاء کرتے تھے اور ان کے مفادات کے محافظ بھی تھے۔

[4773] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بني اسرائيل برقم (٣٤٥٥) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: الوفاء بالبيعة برقم (٢٨٧١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤١٧)

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، انسانوں کے دینی معاملات کی طرح، ان کے دنیوی معاملات کے نگران اور محافظ بھی انبیاء ہوتے تھے، دین اور دنیا میں امتیاز نہ تھا، لیکن چونکہ آپ سے پہلے انبیاء کا سلسلہ جاری تھا، اس لیے ایک نبی کی وفات کے بعد لوگوں کے دینی اور دنیوی امور کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لیے اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، کیونکہ آپ پر نبوت ختم ہوگئی ہے، اس لیے آپ کے بعد خلفاء کا سلسلہ شروع ہوا، جب ایک خلیفہ کے بعد (کیونکہ وہ فوت ہوگیا ہے) دوسرے کی بیعت کر لی جائے، تو اس کے بعد کسی اور خلیفہ کی بیعت نہیں کی جا سکتی، جس سے معلوم ہوتا ہے، مسلمانوں کا ایک ہی خلیفہ ہونا چاہیے اور پھر معروف میں اس کی اطاعت کرنی چاہیے، اگر وہ کسی ایسی بات کا حکم دے، جو رعایا کی طبیعت کے خلاف ہے، یا کسی کی ذاتی رائے کے خلاف ہے، تو اپنی طبیعت اور رائے کو نظر انداز کرنا ضروری ہے، جبکہ حاکم کی بات شریعت کے خلاف نہ ہو اور اگر حاکم رعایا کے حقوق ادا نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ خود اس سے باز پرس کرے گا، رعایا کو اس کے خلاف محاذ قائم نہیں کرنا چاہیے، لیکن آج ہماری بدقسمتی ہے کہ ہر ایک حقوق کا مطالبہ کرتا ہے، اپنے فرائض کی ادائیگی پر تیار نہیں ہے، اس لیے مختلف طبقات میں طبقاتی جنگ جاری رہتی ہے۔

[4774] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَبْدُاللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[4774]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4775] ٤٥ ـ (١٨٤٣) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِى اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِى اَثَرَةٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا)) قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِى عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُونَ اللهَ الَّذِى لَكُمْ))

[4774] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧٥٠)

[4775] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: علامات النبوة فى الاسلام برقم (٣٦٠٣) وفى الفتن باب: قول النبى ﷺ: (سترون بعدى امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٢) والترمذى فى (جامعه) فى الفتن باب: فى الاثرة وما جاء فيه برقم (٢١٩٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٢٩)

[4775] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد امراء اپنے آپ کو ترجیح دیں گے اور منکر و ناپسندیدہ باتوں کا ظہور ہوگا'' صحابہ کرام نے پوچھا، یارسول اللہ! ہم میں سے جوان حالات سے دوچار ہو، آپ اس کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنا اور اپنے حقوق کی درخواست اللہ سے کرنا، یعنی اللہ سے دعا کرنا، کہ وہ حکمرانوں کو تمہارے حقوق ادا کرنے کی توفیق اور ہمت دے، یا ان کو تبدیل کردے۔''

فائدہ:......اس حدیث میں بھی آپ نے رعایا کو اپنے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی ہے، اگر وہ حکمران ان کے مفادات بھی خود لوٹ رہے ہوں تو ان کے حق میں یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو رعایا کے حقوق ادا کرنے کی ہمت دے اور رعایا کو ان کے شر وفساد سے بچائے۔

[4776] ٤٦۔(١٨٤٤)عَنْ عَبْدِالرَّحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرحمن بن عبد رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَائَهُ وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ اِنْ

[4776] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الفتن والملاحم باب: ذكر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٤٨) والنسائی فی (المجتبى) فی البيعة باب: ذكر ما على من بايع الامام واعطاه صفقة يده وثمرة قلبه برقم ٧/ ١٥٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: ما يكون من الفتن برقم (٣٩٥٦) انظر (التحفة) برقم (٨٨٨١)

اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

[4776]۔عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں پہنچا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے، میں بھی لوگوں میں آ کر ان کے قریب بیٹھ گیا، تو انہوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے بتایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، تو ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، تو ہم میں سے کچھ اپنا خیمہ درست کرنے لگے، اور ہم سے کچھ تیر اندازی میں مشغول ہو گئے اور بعض اپنے چرنے والے مویشیوں کے ساتھ ٹھہر گئے، اچانک رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی، نماز تیار ہے، آ جاؤ، تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، مجھ سے پہلے ہر نبی پر لازم تھا، کہ وہ اپنی امت کی رہنمائی ہر اس خیر کی طرف کرے، جو ان کے حق میں جانتا ہو یعنی اپنے علم کے مطابق ہر خیر سے انہیں آگاہ کرے اور ان کو ہر اس شر سے ڈرائے، جو ان کے بارے میں جانتا ہو اور تمہاری اس امت کے پہلے لوگوں میں سلامتی ہے اور اس کے بعد والے لوگوں کو مصائب میں مبتلا ہونا پڑے گا اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے اور ایسی آزمائشیں آئیں گی جو ایک دوسرے کو ہلکا بنا دیں گی، ایک فتنہ ظاہر ہو گا تو مومن کہے گا، یہ مجھے تباہ کر دے گا، جب وہ دور ہو جائے گا، (چھٹ جائے گا) اور فتنہ آئے گا اور مومن کہے گا، یہ تو ہلاک کر کے ہی چھوڑے گا، تو جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے، کہ اسے آگ سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے، تو اسے اس کی موت اسی حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے، جو سلوک ان سے اپنے بارے میں چاہتا ہے اور جس نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا اور اپنے دل سے اس سے محبت کی، تو جہاں تک اس سے ہو سکے، وہ اس کی اطاعت کرے اور اگر وہ دوسرا شخص اس کے مقابلہ میں آ کھڑا ہو، تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔'' تو میں ان کے قریب ہوا اور ان سے پوچھا، میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کر کے کہا، میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا، تو میں نے ان سے کہا، یہ تیرا چچا زاد معاویہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مال

کونا جائز طریقہ سے کھائیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ، الا یہ کہ تمہاری رضا مندی سے باہمی تجارت (لین دین) ہو اور اپنے آپ کو (ایک دوسرے کو) قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔'' (نساء، آیت نمبر ۲۹)۔
تو وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہنے لگے، اللہ کی اطاعت کی صورت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی کی صورت میں ان کی نافرمانی کرو۔

مفردات الحدیث ❶ **يَصْلُحَ خِبَاءَهٗ**: اپنے خیمہ کو درست کرنے لگا۔ ❷ **فينتضل**: تیراندازی کرنے لگا۔ ❸ **جَشَر**: ان مویشیوں کو کہتے ہیں، جو چراگاہ میں چرتے ہیں اور وہیں رات گزارتے ہیں۔ ❹ **الصلوٰة جامعةٌ**: سلف نے اگر کسی اہم کام کے لیے لوگوں کو جمع کرنا ہوتا، تو وہ ان کلمات کے ذریعہ لوگوں کو بلاتے، لیکن اس سے مراد صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان تھویب نہیں، دوبارہ حيّ على الصلوٰة ، حيّ الصلوٰة ، کہنے پر استدلال کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ نماز کے لیے تھویب رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے، جبکہ دینی امور میں صلاح ومشورہ کرنے کے لیے الصلوٰة جامعة کے ذریعہ لوگوں کو اکٹھا کرنا ثابت ہے، کیونکہ جن لوگوں نے نماز کے لیے آنا ہے، ان کے لیے آذان کافی ہے، جنہوں نے نہیں آنا، تشہد کے کلمات یا آج کل الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله کے کلمات، ان کو مسجد میں نہیں لا سکتے، اس لیے یہ کلمات لاحاصل ہیں۔ ❺ **جَعَلَ عافيتها في اوّلها**: آپ کی پیش گوئی کے مطابق امت کا ابتدائی طبقہ دین پر قائم رہا اور اس کو کوئی چیز دین پر عمل پیرا ہونے سے نہ روک سکی، یہی معنی ہے کہ امت کی عافیت وسلامتی اس کے پہلے طبقہ میں ہے، اس لیے پہلی تین قرون کو خیر القرون قرار دیا گیا، کیونکہ مجموعی طور پر وہ دین پر قائم رہے۔ ❻ **يرقق بعضها بَعْضًا**: بعد والے فتنہ کے مقابلہ میں پہلا فتنہ ہلکا اور کم نقصان دہ محسوس ہوتا تھا۔ ❼ **وليأت الى الناس الذى يحب ان يؤتى اليه**: لوگوں سے وہ رویہ اور طرز عمل اختیار کرے، جو ان سے اپنے لیے پسند کرتا ہے، یعنی جس طرح دوسروں سے ہمدردی اور خیر خواہی اور اچھے طرز عمل کا خواہاں ہے، اس طرح ان کے ساتھ، ہمدردی و خیر خواہی کا رویہ اختیار کرے، اگر آج ہمارا اس جامع نصیحت پر عمل ہو جائے، تو ہمارے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں، اور ہم بے شمار مشکلات ومصائب سے چھٹکارا حاصل کر لیں۔ ❽ **اعطاه صفقة يده وثمرة قلبه**: بیعت کے لیے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا ہے اور دل کی گہرائی سے تسلیم کیا ہے۔ ❾ **فاضربوا عُنُقَ الآخر**: دوسرے خلیفہ کی گردن ماردو، اسے قتل کر دو۔ ❿ **هذا ابن عمك معاويه**: کہ تمہارے بقول پہلے خلیفہ کے بعد خلافت کا مدعی قابل قتل ہے، تو پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بن چکے ہیں، تو پھر معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ کیوں لڑ رہے ہیں، اس طرح اپنے لشکر اور حواریوں پر جو مال خرچ کر رہے ہیں، وہ ناجائز طریقہ سے مال

کھاتا ہے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے، یہ اس سائل کا دعویٰ ہے، حالانکہ حضرت معاویہ نے خلافت کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ قاتلین عثمان کو اپنے حوالہ کرنے کی استدعا کی تھی اور قاتلین عثمان کی سازشوں کے نتیجہ میں اپنا دفاع کرنے کے لیے جنگ لڑنی پڑی تھی، اس لیے وہ اپنے اجتہاد اور اپنی رائے کی روشنی میں اس لڑائی کو صحیح سمجھتے تھے اور اس کے لیے مال خرچ کرنا، وہ ناجائز طریقہ سے مال کھانا قرار نہیں دیا جا سکتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھوا کر، ملک کے اکناف و اطراف میں نشر کر دیا تھا، جس میں لکھا، ہمارا اور اہل شام کا مقابلہ ہوا اور یہ کھلی حقیقت ہے، ہمارا رب ایک ہے، ہمارا نبی ایک ہے، اسلام کے بارے میں ہماری وحدت یکساں ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے میں، ہم ان سے بڑھ کر نہیں ہیں اور نہ وہ ہم پر اس میں فائق ہیں، ہمارا معاملہ یکساں ہے، مگر خون عثمان میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہو گیا ہے اور ہم اس سے بریٔ الذمہ ہیں۔ (نہج البلاغۃ ج ۲، ص ۱۱۴۔ مع حواشی امام عبدہ، بحوالہ رحماء بینھم ج ۴ ص ۱۸۳۔ یہی بات درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ ص ۳۴۴ میں موجود ہے)

اس لیے جب شاہ روم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملانے کی خواہش کی، کیونکہ ان کا اقتدار روی سلطنت کے لیے خطرہ بن چکا تھا اور شامی فوجیں اس کی افواج کو مغلوب کر کے ذلیل کر چکی تھیں، تو وہ ایک بڑی فوج کے ساتھ ایک قریبی علاقہ میں آیا اور حضرت معاویہ کو تعاون کی پیش کش کی، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے خط لکھا:
اللہ کی قسم! اگر تو نہ رکا اور اے لعین، تو اگر اپنے ملک واپس نہ گیا، تو میں اور میرے چچا زاد دونوں آپس میں مل جائیں گے اور تجھے تیرے تمام قلمرو سے خارج کر دیں گے۔ (البدایۃ والنھایۃ ج ۸ ص ۱۱۹)۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے سائل کو حضرت معاویہ کی اطاعت کا حکم اس لیے دیا، کیونکہ ۴۰ھ میں حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما میں صلح ہو گئی تھی اور دونوں نے فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں واپس بلا لی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام کا علاقہ حضرت معاویہ کے حوالہ کر دیا تھا، البدایۃ والنھایۃ، ج ۷، ص ۳۲۲۔ تاریخ طبری، ج ۶، ص ۸۱، سن ۴۰ھ

[4777] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4777]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اساتذہ سے اعمش کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4777] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٥٣)

[4778] ٤٧-(. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِرَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

[4778]۔عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کعبہ کے پاس بیٹھی دیکھی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

١١...... بَاب: الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ

باب ١١: حاکموں کے ظلم اور اپنے آپ کو ترجیح دینے پر صبر کرنے کا حکم

[4779] ٤٨-(١٨٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

[4779]۔حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو علیحدگی میں عرض کیا، کیا آپ مجھے فلاں کی طرح عامل نہیں بنائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ترجیح سے دوچار ہوگے، تو اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھے حوض کوثر پر ملو۔''

فائدہ:......آپ کے فرمان اور پیش گوئی کے مطابق، آپ کے بعد انصار کو عہدوں اور مناصب سے دور رکھا گیا۔

[4780] (. . .) و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ

[4778] تقدم تخريجه برقم (٤٧٥٣)

[4779] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناقب الانصار باب: قول النبی ﷺ للانصار (اصبروا حتى على الحوض) برقم (٣٧٩٢) وفی الفتن باب: قول النبی ﷺ: (سترون بعدی امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٧) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: فی الاثرة وما جاء فيه برقم (٢١٨٩) والنسائی فی (المجتبى) فی آداب القضاة، برقم ٨/ ٢٢٤ و ٢٢٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨)

[4780] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٧٥٦)

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِه

[4780]۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں ملاقات کی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4781] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4781]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں بات کی۔

۱۲...... بَاب: فِي طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوا الْحُقُوقَ

باب ۱۲: امراء کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ حقوق سے محروم رکھیں

[4782] ۴۹-(۱۸۴٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ ((اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ))

[4782]۔ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے باپ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کہ اے نبی اللہ! بتایئے، اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں، جو ہم سے اپنے حقوق کی ادائیگی کا مطالبہ کریں اور ہمیں ہمارے حقوق سے محروم رکھیں، تو آپ اس صورت میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر سوال کیا، تو آپ نے اس سے بے رخی اختیار کی، پھر اس نے آپ سے دوسری یا تیسری بار سوال کیا، تو اسے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا اور آپ نے فرمایا: ”سنو اور مانو، کیونکہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔“

[4781] تقدم تخريجه برقم (٤٧٥٦)

[4782] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الافتن باب: ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم برقم (٢١٩٩) انظر (التحفة) برقم (١١٧٧٢)

فائدہ: ...... اگر حکمران اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اپنی رعایا کے حقوق ادا نہیں کرتے تو اس کا وبال اور گناہ ان پر ہو گا اور اگر تم اپنے فرائض (سننا اور ماننا) ادا نہیں کرتے، تو اس کا وبال تم پر پڑے گا، اس لیے تمہیں اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے اور وہ چونکہ اس کی اجازت چاہتا تھا، کیونکہ اس کے سوال کا انداز اور لب ولہجہ اس پر دلالت کرتا تھا، اس لیے آپ نے اس سے اعراض فرمایا۔

[4783] ٥٠ - (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ))

[4783] - امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں ہے کہ اسے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور مانو، کیونکہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔''

۱۳...... بَاب: وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

باب ۱۳: فتنوں کے ظہور کے وقت خصوصی اور عام حالات میں عمومی طور پر مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا ضروری ہے اور امراء کی اطاعت سے نکلنا اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا، ناجائز ہے

[4784] ٥١ - (١٨٤٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيهِ)) دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ

[4783] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٥٩)

[4784] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٠٦) وفي الفتن باب: كيف الامر اذا لم تكن جماعة برقم (٧٠٨٤) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٧٩) انظر (التحفة) برقم (٣٣٦٢)

هَذِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((نَعَمْ)) ((قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ))

[4784] ۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں اس خوف سے سوال کرتا تھا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں، تو میں نے آپ سے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، تو اللہ ہمارے پاس (اسلام کی صورت میں) یہ خیر لے آیا، تو کیا اس خیر کے بعد شر (بے دینی) ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو میں نے پوچھا، کیا اس شر (بے دینی) کے بعد خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا ''ہاں'' اس میں کدورت ہوگی'' پھر میں نے پوچھا: اس میں کدورت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت (طریقہ) کے سوا راہ اختیار کریں گے اور میری سیرت کے سوا طرز عمل اپنائیں گے، ان میں معروف ومنکر دونوں پاؤ گے۔'' میں نے پوچھا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے، جو ان کی اس دعوت کو قبول کرلیں گے، تو وہ انہیں اس جہنم میں پھینک دیں گے۔'' تو میں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں ان کی صفت بتایئے، آپ نے فرمایا: ''وہ لوگ ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری بولی بولیں گے۔'' میں نے کہا، یا رسول اللہ! اگر یہ دور مجھے پالے تو آپ کے خیال میں میں کیا کروں آپ نے فرمایا: ''تو مسلمانوں کی جمعیت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا۔'' میں نے عرض کیا، اگر ان کی جمعیت اور امام نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ان تمام فرقوں سے الگ رہو، اگرچہ تمہیں کسی درخت کے تنے کو چبانا پڑے، حتیٰ کہ تمہیں موت آئے اور تم اسی حالت پر ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ **فهل بعد هذا الخير من شر**: کیا اسلام کی صورت میں جو خیر اور امن وسلامتی ہوئی ہے، اس کے بعد شر فتنہ وفساد ہوگا، اس سے مراد وہ فتنہ وفساد ہے، جو حضرت عثمان کی شہادت کے بعد رونما ہوا اور مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور شر کے بعد خیر، حضرت علی اور معاویہ اور حسن و معاویہ کی صلح اور حضرت معاویہ پر اتفاق ہے اور اس میں دَخَن کدورت یہ تھی کہ پہلے جیسا باہمی اتحاد واتفاق اور پیار ومحبت نہ رہا تھا، جیسا کہ حدیث میں ہے ''لا ترجع قلوب قوم علی ما كانت عليه'' لوگوں کے دل پہلی حالت کی طرف نہیں آئیں گے اور بعض بدعتی فرقوں شیعہ اور خوارج کا ظہور ہوگیا تھا اور بعض امراء ایسے تھے، جن میں بعض

قابل اعتراض اور منکر باتیں پیدا ہوگئی تھیں، اس آمیزش والی خیر کے بعد، بدعتی فرقوں کی بدعتوں کو فروغ ملا اور بعض سلاطین و خلفاء نے ان کی سرپرستی کی، تو یہ لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ان بدعتوں کی دعوت دیتے تھے، اوران کا پرچار کرتے تھے، لیکن وہ تھے، من جلدتنا: وہ اسلام کے نام لیوا اور مسلمانوں میں سے تھے اور مسلمانوں والی بولی بولتے تھے، اپنے آپ کو اسلام کے داعی قرار دیتے تھے۔ ❷ **تلزم جماعة المسلمين و امامهم:** جس امیر اور امام کی امارت و امامت پر مسلمانوں کی اکثریت جمع ہوگئی ہے، اس کی امارت اور امامت کو مان کر مسلمانوں کی جمعیت سے وابستہ رہنا، اس کے خلاف علم بغاوت بلند نہ کرنا یا تحریک نہ چلانا اور اگر مسلمان کسی کی امامت یا امارت پر جمع نہ ہوں، ہر ایک اپنا اپنا الگ راگ الاپے اور الگ الگ ڈفلی بجائے اور طوائف الملوکی ہو، تو پھر کسی گروہ کا ساتھ نہ دینا، سب سے الگ تھلگ ہو جانا۔ ❸ **ولو ان تعض على اصل شجرة:** اگر امام بیضاوی کے بقول، زمین میں کوئی ایسا خلیفہ نہ رہے، جس پر لوگ جمع ہوں تو پھر الگ تھلگ رہنا اور اس کی خاطر جنگل میں رہنا پڑے، تو اس سے بھی گریز نہ کرنا، بلکہ ہر قسم کے مصائب و مشکلات برداشت کرنا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جماعت المسلمین کے نام سے جو ڈرامہ رچایا گیا ہے، اس کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ اس حدیث میں وہ امام مراد ہے، جس کو اختیار و اقتدار حاصل ہو، اس لیے حافظ ابن حجر نے معنی کیا، ہے، هو كناية عن لزوم جماعة المسلمين وطاعة سلاطينهم ولو عصوا؛ اس حدیث سے مراد مسلمانوں کی جمعیت سے وابستہ رہنا اور ان کے سلاطین کی اطاعت کرنا ہے، اگرچہ وہ معصیت کے بھی مرتکب ہوں اور امام بیضاوی نے و امام کا معنی کیا ہے، اذا لم يكن فى الارض خليفه، اگر زمین میں کوئی خلیفہ نہ ہو، تکملہ ج ۳ ص ۳۴۳، صحیح مسلم، ج ۲، مع نووی، ص ۱۲۷۔

[4785] ۵۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ قَالَ

أَبُوْ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ ((يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي

[4785] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳۳۸۵)

جُثْمَان اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْاَمِيرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ))

[4785] ۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، یا رسول اللہ! ہم شر میں مبتلا تھے، تو اللہ خیر لے آیا اور ہم اس سے وابستہ ہیں، تو کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا، کیا اس شر کے بعد بھی خیر کا دور ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے دریافت کیا، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا، کیا کیفیت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے امام ہوں گے، جو میری ہدایت سے رہنمائی حاصل نہیں کریں گے، اور نہ میرا طریقہ اپنائیں گے اور ان میں ایسے افراد پیدا ہوں گے، جن کے دل، شیطانوں کے دل ہوں گے اور بدن انسانوں کے ہوں گے۔'' میں نے پوچھا، اگر میں ان کو پا لوں، تو اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سننا اور امیر کی اطاعت کرنا، اگرچہ تیری پشت پر مار پڑے اور تیرا مال چھین لیا جائے، سن اور مان۔''

مفردات الحدیث ✲ **جثمان**: جثة ، بدن وجسم۔

[4786] ٥٣-(١٨٤٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُو اِلَى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى اُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ))

[4786] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (حاکم) کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے الگ ہو گیا اور اسی حالت پر مر گیا، تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو اندھیرے میں کسی جھنڈے تلے لڑا، محض عصبیت کی بنا پر غضبناک ہوتا ہے، یا عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنا پر مدد کرتا ہے اور قتل کر دیا جاتا ہے، تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو میری امت کے خلاف نکلتا ہے، نیک اور بد ہر

[4786] اخرجه النسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية برقم ٧/ ١٢٣۔ وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العصبية برقم (٣٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٠٢)

ایک کو مارتا ہے اور مومن سے بھی احتراز نہیں کرتا اور نہ کسی سے کیا ہوا عہد پورا کرتا ہے، تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور میں اس سے بری ہوں۔''

[4787] (. . .) وحَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((لَا يَتَحَاشُ مِنْ مُؤْمِنِهَا))

[4787]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں لا يتحاش ہے لا يتحاشى نہیں ہے، کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

مفردات الحديث ❶ **عُمِّيَّة**: اندھا معاملہ جس کی حقیقت واضح نہیں ہے۔ ❷ **عَصَبِيَّة**: حق اور سچ کی بجائے محض خاندانی، قومی، لسانی یا صوبائی تعصب پر کاروائی کرتا ہے۔ ❸ **فقتلته جاهلية**: فِعْلَه کا وزن ہیت یا حالت پر دلالت کرتا ہے، یعنی جس طرح جاہلیت میں لوگ عصبیت پر لڑتے مرتے تھے، حق اور سچ کو نہیں دیکھتے تھے، اس طرح یہ اس جاہلیت کے دور کی ہیئت پر لڑتا ہے۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے واضح ہوتا ہے، محض اپنے مال اور جان کے تحفظ کے لیے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا، محض لسانی، قومی، قبائلی اور صوبائی تعصب کی بنا پر حکمرانوں کے خلاف خروج کرنا یا بلا سوچے سمجھے ہر ایک کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا اور ہر ایک کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنانا جائز نہیں ہے اور آج بدقسمتی سے یہی سب کچھ ہو رہا ہے۔

[4788] ٥٤-(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ))** لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ **((خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشُ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي))**

[4788]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو امام کی اطاعت نہیں کرتا، (اور یہاں تک) جماعت سے جدا ہو جاتا ہے، پھر مر جاتا ہے، تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو اندھے جھنڈے تلے قتل کر دیا جاتا ہے، عصبیت کی خاطر غصہ میں آتا ہے اور عصبیت کی بنا پر جنگ کرتا ہے، تو اس کا میرے ساتھ

[4787] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧٦٣)

[4788] تقدم تخريجه برقم (٤٧٦٣)

کوئی تعلق نہیں اور میری امت کا جو شخص میری امت کے خلاف کھڑا ہوتا ہے اور اس کے نیک و بد ہر ایک کو قتل کرتا ہے، امت کے مومن فرد سے بھی پرہیز نہیں کرتا اور جس سے عہد کیا ہے، اس کو بھی پورا نہیں کرتا، تو وہ مجھ سے نہیں۔"

[4789] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[4789]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ ابن مثنیٰ اور ابن بشار سے روایت کرتے ہیں، ابن المثنیٰ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں ہے، لیکن ابن بشار نے دوسروں کی طرح کہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مفردات الحدیث

❀ ① مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً: جس طرح اہل جاہلیت کسی امام کو تسلیم نہیں کرتے تھے، ہر قبیلہ اپنی جگہ خود مختار تھا، اس طرح امام کی اطاعت سے نکل کر مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والا انسان جاہلیت کی موت مرتا ہے کہ اس نے کسی کے اقتدار و اختیار کو تسلیم نہیں کیا، ان حدیثوں سے یہ بات واضح ہے کہ امام سے مراد صاحب اقتدار و اختیار ہے، آج کل ہر امام اور امیر کو یہ مقام حاصل نہیں ہے، وگرنہ بعد میں جماعت بنانے والا واجب القتل ٹھہرے گا۔ ② لا يتحاش يا لا يتحاشى: اس سے پرہیز اور صرف نظر نہیں کرتا، اس کو قتل کرنے کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ ③ لَيْسَ مِنِّي: وہ مجھ سے نہیں، میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، کیونکہ اس نے میرا طریقہ اور میری راہ کو چھوڑ دیا۔

[4790] ۵۵۔(۱۸۴۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

[4790]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار چیز دیکھتا ہے، وہ صبر سے کام لے (بغاوت نہ کرے) کیونکہ جو شخص ایک بالشت بھر جماعت سے الگ ہوتا ہے اور مر جاتا ہے، تو اس کی موت جاہلیت کے انداز کی ہے۔"

[4789] تقدم تخريجه برقم (٤٧٦٣)

[4790] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب قول النبي ﷺ (سترون بعدي امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٣) وبرقم (٧٠٥٤) وفي الاحكام باب: السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية برقم (٧١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٦٣١٩)

[4791] ٥٦-(. . .)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

[4791] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے امیر کی کسی بات کو ناپسند کیا، وہ اس (ناگواری) کو برداشت کرے، (اطاعت نہ چھوڑے) کیونکہ جو انسان بھی سلطان (اقتدار وحکومت) سے ایک بالشت بھر نکلتا ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے، تو وہ جاہلیت کے دور کی موت مرتا ہے۔''

[4792] ٥٧-(١٨٥٠)حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ))**

[4792] ۔حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اندھے جھنڈے تلے قتل کر دیا جاتا ہے، تعصب کی دعوت دیتا ہے، یا تعصب کی بنا پر مدد کرتا ہے، تو اس کی موت جاہلیت کے زمانہ کی موت ہے۔''

[4793] ٥٨-(١٨٥١)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِاَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّي لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ **((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))**

[4791] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٦٧)

[4792] اخرجه النسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية برقم (٤١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦٧)

[4793] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٦٦٤)

[4793] ۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، یزید بن معاویہ کے دور میں، جب حرہ کا واقعہ پیش آیا، جیسے بھی ہوا، عبد اللہ بن مطیع کے پاس آئے، تو اس نے کہا، ابو عبد الرحمن کے لیے تکیہ رکھو، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، میں تیرے پاس بیٹھنے کے لیے نہیں آیا، میں تو تمہیں وہ حدیث سنانے آیا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے اطاعت سے ہاتھ نکالا، وہ قیامت کے دن اللہ کو اس حال میں ملے گا، کہ اس کے پاس (عذر کے لیے) کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو اس حال میں مرے گا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں ہوگی، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[4794] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهٗ

[4794] ۔ امام صاحب یہ حدیث اپنے ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4795] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[4795] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث ابن عمر ہی سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... البدایۃ والنھایۃ کی روشنی میں واقعہ حرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ کے کچھ افراد نے یزید بن معاویہ کی خلافت سے علیحدگی کا ارادہ کیا، تو یزید کے گورنر نے اہل مدینہ کے بہت سے معزز افراد کو یزید کے پاس بھیجا، اس نے ان کی انتہائی تعظیم و تکریم کی اور ان کو خوب تحفہ و تحائف سے نوازا، لیکن جب یہ وفد واپس آیا، تو انہوں نے یزید کو بہت برا بھلا کہا اور اس پر بہت سے الزامات لگائے اور اس کی خلافت سے انکار کا اظہار کیا، جب یزید کو پتہ چلا تو اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، کہ وہ انہیں اس کام کے برے انجام سے ڈرائیں اور انہیں دوسرے لوگوں کی طرح سمع و اطاعت پر قائم رہنے کی تلقین کریں، حضرت نعمان نے آ کر انہیں، اس فتنہ کے انجام بد سے آگاہ کیا اور بتایا، اہل شام کا مقابلہ کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے، لیکن اہل مدینہ نے اس کی بات نہ مانی، بلکہ قریش، عبد اللہ بن مطیع کی سرکردگی میں اور انصار عبد اللہ بن حنظلہ کی سرکردگی میں جمع ہو گئے اور اس بات

[4794] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٦۰۷)

[4795] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٤۷)

پر اتفاق کر لیا، یزید کے عامل اور بنوامیہ کو مدینہ سے نکال دیا جائے، بنوامیہ، سب مروان بن حکم کے احاطہ میں جمع ہو گئے، حضرت زین العابدین اور عبداللہ بن عمر نے لوگوں کو اس سے روکا اور عبدالمطلب کی اولاد نے بھی اہل مدینہ کا ساتھ نہ دیا، بلکہ حضرت محمد بن حنیفہ نے تمام الزامات کی پرزور انداز میں تردید کی اور ان کو مناظرہ کی دعوت دی، لیکن لوگ باز نہ آئے اور بنوامیہ کا محاصرہ کر لیا، بنوامیہ نے یزید کو لکھا، ہمیں گھیر لیا گیا ہے اور ہماری توہین وتذلیل کی جا رہی ہے اور ہم بھوکے پیاسے محاصرہ میں آئے ہوئے ہیں تو یزید نے ۶۳ھ میں ایک بہت بڑا لشکر مسلم بن عقبہ رحمہ اللہ کی قیادت میں روانہ کیا اور اسے کہا، تین دن تک انہیں اس کام سے باز آنے کی دعوت دینا، اگر وہ اطاعت قبول کر لیں، تو انہیں کچھ نہ کہنا، اگر وہ لڑائی پر اصرار کریں تو پھر اللہ کا نام لے کر ان سے جنگ کرنا، مسلم بن عقبہ نے مدینہ کے مشرقی جانب کے حرہ میں آ کر پڑاؤ کیا اور تین دن تک ان کو اطاعت کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جنگ پر اصرار کیا، تو دونوں فریقوں میں گھمسان کا رن پڑا، بہت سے شرفاء کام آئے اور اہل مدینہ شکست کھا گئے اور مدینہ کی حرمت پامال ہوئی، فوج نے ان کے اموال کو لوٹ لیا۔ (البدایہ والنھایۃ ج ۸، ص ۲۱۶ تا ۲۲۰)۔

بہرحال جس قسم کے الزامات یزید پر لگائے جاتے ہیں، اگر ان میں حقیقت ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر کبھی اس کی حمایت نہ کرتے اور اپنے اہل وعیال اور اپنے متعلقین کو اس کی اطاعت پر قائم رہنے کی تلقین نہ کرتے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو قطع تعلق کی دھمکی نہ دیتے، اس طرح حضرت محمد بن حنیفہ، اس پر لگائے گئے الزامات کی تردید کے لیے مباحثہ ومناظرہ نہ کرتے اور حضرت زین العابدین، اس کے لشکر کی حمایت نہ فرماتے۔

۱۴...... بَاب: حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِع

باب ۱٤: مسلمانوں کے اتحاد واتفاق اور جمعیت میں تفریق پیدا کرنے والا حکم

[4796] ۵۹۔(۱۸۵۲) حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ))

[4796]۔ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''واقعہ یہ ہے

[4796] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی قتل الخوارج برقم (٤٧٦٢) والنسائی فی (المجتبى) فی تحریم الدم باب: قتل من فارق الجماعة برقم ٧/ ٩٢ و ٩٣۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٩٦)

کہ یقیناً ناپسندیدہ امور اور فتنوں کا ظہور ہوگا، تو جو انسان اس امت کے اتحاد و وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کرے، تلوار سے اس کی گردن اڑا دینا، خواہ وہ کسی درجہ کا مالک ہو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امت کی وحدت و یگانت کا معاملہ انتہائی اہم ہے، اس کو برقرار رکھنے کے لیے ظالم و فاسق حکمران کو برداشت کیا جائے گا اور امت میں تفریق پیدا کرنا اتنا سنگین اور ناقابل معافی جرم ہے کہ اگر کوئی بہت بڑی حیثیت اور مقام و مرتبہ والا بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا، تو اس کو باز رکھنے کے لیے اگر اس کو قتل بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

مفردات الحدیث ❶ **هَنَات و هناتٌ**: هَنَة کی جمع ہے، ہر ناپسندیدہ اور مکروہ کام پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ❷ **كائنا من كان**: کتنے ہی جاہ و مرتبہ اور شہرت کا مالک ہو، اس کو اڑا دو۔

[4797] (. . .) و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ

عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَاقْتُلُوهُ))

[4797]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی چار سندوں سے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف یہ فرق ہے کہ یہ اساتذہ فاضربوہ کی جگہ فاقتلوہ اسے قتل کر دو کہتے ہیں۔

[4798] ٦٠۔(. . .) وحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ **((مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُرِيدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ))**

[4798]۔ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جو انسان تمہارے پاس آئے، جبکہ تم ایک دوسرے آدمی (امیر) پر متفق ہو اور وہ تم میں اختلاف پیدا کرنا چاہے، تمہارے اتحاد کی لاٹھی (قوت) کو توڑنا چاہے، یا تمہاری جمعیت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کر دو۔''

مفردات الحدیث ❶ **امركم جميعٌ**: تم ایک امیر پر متفق اور متحد رہو۔ ❷ **يشق عصاكم**: تمہاری

[4797] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٧٣)

[4798] تقدم تخريجه برقم (٤٧٧٣)

جمیعت جو لاٹھی کی طرح تمہاری قوت و طاقت کا نشان ہے، اس کو لاٹھی کی طرح توڑ کر، تمہاری قوت و حشمت کو ختم کرنا چاہے اس کو برداشت نہ کرو۔

۱۵...... بَاب: اِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

باب ۱۵: جب دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے

[4799] ٦١ ـ(١٨٥٣)وحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا))

[4799] ـ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے، تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جب ایک خلیفہ کی بیعت پر لوگ عام طور پر متفق ہو گئے ہیں، پھر دوسرا اپنی خلافت کے لیے بیعت لیتا ہے اور روکنے کے باوجود باز نہیں آتا اور اس کے قتل کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا، تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، کیونکہ اس کے بغیر ملت اسلامیہ کی وحدت و یگانت برقرار نہیں رہ سکتی اور اس کو انتشار و افتراق سے محفوظ نہیں کیا جا سکتا، لیکن آج دین اور سیاست کے نام پر، اپنے مفادات کے لیے، اقتدار پسند افراد نے لوگوں کو دینی اور سیاسی گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم کر دیا ہے اور پھر تقسیم در تقسیم کا منحوس چکر چل نکلا ہے، جس کی بنا پر امت میں وحدت و یگانت پیدا کرنا جوئے شیر لانا بن گیا ہے، کیونکہ جمہوریت کے نام پر انتخاب کی جس دیوی کی قصیدہ خوانی کی جاتی ہے، اس نے آج تک انتشار کے سوا کچھ نہیں دیا۔

۱۶...... بَاب: وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب ۱۶: امراء کی خلاف شریعت باتوں کا انکار ضروری ہے، لیکن جب تک وہ نماز کے پابند رہیں اور اس طرح دوسرے فرائض کا اہتمام کریں، ان سے جنگ کرنا جائز نہیں ہے۔

[4800] ٦٢ ـ(١٨٥٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

[4799] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٧)

[4800] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی قتل الخوارج برقم (٤٧٦٠) وبرقم (٤٧٦١)←

قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا))

[4800] ۔حضرت ام سلمہ ﷞ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ایسے حکمران ہوں گے، وہ معروف اور منکر، اچھے برے دونوں قسم کے کام کریں گے، جس نے (اچھے برے کی) شناخت کر لی، وہ بری ہوگیا اور جس نے منکر کا انکار کیا، وہ (گناہ سے) سلامت رہا، لیکن جس نے برے کاموں پر رضامندی کا اظہار کیا اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہ رہا) صحابہ کرام نے پوچھا، کیا ہم ان سے جنگ نہ لڑیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔''

[4801] ٦٣۔(...)وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَا صَلَّوْا)) أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ

[4801] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ ﷞ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، تم پر ایسے حکمران مقرر کیے جائیں گے، ان کی کچھ باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور کچھ کو برا خیال کرو گے، تو جس نے ان کی بری باتوں کو ناپسند سمجھا تو وہ (مواخذہ سے) بری ہو گیا اور جس نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا، وہ (گناہ سے) سلامت رہا، لیکن جو ان پر راضی ہو گیا اور ان کو مانا (وہ بری اور سلامت نہ رہا) صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے جنگ نہ لڑیں؟ آپ نے فرمایا، ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔'' برا جاننے سے مراد دل سے برا جاننا ہے اور انکار سے مراد دل سے انکار ہے۔

[4802] ٦٤۔(...)وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ

← والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: (٧٨) برقم (٢٢٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٨٦٦)

[4801] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٧٧)

[4802] تقدم تخريجه برقم (٤٧٧٧)

زِيَادٍ وَهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ))

[4802] ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے مذکورہ روایت اس فرق کے ساتھ ہے، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے انکار کیا، وہ بری ہوگیا اور جس نے مکروہ جانا سلامت رہا۔''

[4803] (. . .) وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ))

[4803] ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، (لیکن جو راضی ہوگیا اور پیروی کی)

فائدہ :...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر حاکم خلاف شریعت کوئی حکم جاری کرے تو اس کو مسترد کرنا چاہیے، اگر اس کو روکنا ممکن ہو تو لوگ مل کر رد کریں، وگرنہ زبان سے اس کا انکار کریں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے اس کو بدلنے کی تدابیر سوچیں اور اس کو ناپسندیدہ تصور کریں اور کسی صورت میں اس کام کو قبول نہ کریں، اس صورت میں، وہ مؤاخذہ اور عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے اور گناہ سے بھی بچ جائیں گے۔ لیکن اگر وہ ان کاموں پر راضی ہو جائیں گے اور ان کو مان لیں گے، تو گناہ کے مرتکب ہوں گے، مواخذہ اور عذاب سے بچ نہیں سکیں گے، لیکن جب حاکم اسلام کے بنیادی ارکان کی پابندی کریں، تو ان کے خلاف بغاوت نہیں کریں گے، لیکن آج بدقسمتی سے، دنیوی مفادات کو بنیاد بنا کر حکمرانوں کے خلاف تحریکیں چلائی جاتیں ہیں اور دین کے بنیادی ارکان کو لائق اعتناء نہیں سمجھا جاتا، عوام ہر اس حکمران کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں جو ان کے دنیوی مفادات کا محافظ ہو چاہے وہ پانچوں عیوب سے متصف ہو، اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی بیگانہ ہو، فالی اللّٰہ مشتکی۔

۱۷...... بَاب: خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ

باب ۱۷: اچھے اور برے حکمران

[4804] ۶۵۔(۱۸۵۵) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

[4803] تقدم تخريجه برقم (٤٧٧٧)

[4804] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٩١٥)

الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَزِیدَ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَیْقِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُحِبُّونَهُمْ وَیُحِبُّونَكُمْ وَیُصَلُّونَ عَلَیْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَیْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُبْغِضُونَهُمْ وَیُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَیَلْعَنُونَكُمْ)) قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّیْفِ فَقَالَ ((لَا مَا اَقَامُوا فِیكُمُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَیْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ))

[4804]۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں، تم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہو وہ تمہارے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں، تم ایک دوسرے کی نماز جنازہ میں شریک ہو اور تمہارے شریر (برے) یعنی بدترین حکمران وہ ہیں جن کو تم مبغوض سمجھتے ہو اور وہ تم سے بغض ونفرت رکھتے ہوں، تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں،'' ہم (صحابہ) نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان کی بیعت کا قلادہ اتار نہ دیں، (ان کی بیعت کو توڑ نہ دیں) اور ان کے خلاف تلوار اٹھالیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تمہارے اندر نماز کا اہتمام کریں اور جب تم اپنے حکمرانوں کے اندر ناپسندیدہ چیز دیکھو، تو خود اس کے ارتکاب کو ناپسند سمجھو، لیکن اطاعت سے دست بردار نہ ہو۔''

[4805] ٦٦۔(. . .)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَیْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ اَخْبَرَنِی مَوْلٰی بَنِی فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَیْقُ بْنُ حَیَّانَ اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیَّ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ((خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُحِبُّونَهُمْ وَیُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّونَ عَلَیْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُبْغِضُونَهُمْ وَیُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَیَلْعَنُونَكُمْ)) قَالُوا قُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ((لَا مَا اَقَامُوا فِیكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوا فِیكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وَلِیَ عَلَیْهِ وَالٍ فَرَآهُ یَاْتِی شَیْئًا مِّنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ فَلْیَكْرَهْ مَا یَاْتِی مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ یَعْنِی لِرُزَیْقٍ حِینَ حَدَّثَنِی بِهٰذَا الْحَدِیثِ آللّٰهِ یَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((فَجَثَا عَلٰی رُكْبَتَیْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ))

[4805] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٩١٥)

فَقَالَ ((اِی وَاللّٰهِ)) الَّذِی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[4805] ۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''تمہارے بہترین امام (حکمران) وہ ہیں، جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں اور تمہارے بدترین یا برے حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت برساتے ہیں۔'' تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اس حالت میں ان کی بیعت کو توڑ نہ دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تمہارے اندر نماز کا اہتمام کریں، نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز کا اہتمام اور بندوبست کریں، خبردار جس پر کوئی حکمران بنا اور اس نے اسے اللہ کی کسی نافرمانی کا ارتکاب کرتے دیکھا، تو وہ جس معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اس کو برا سمجھے اور ہرگز اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔'' ابن جابر بیان کرتے ہیں، جب رزیق نے مجھے یہ حدیث سنائی، تو میں نے پوچھا، اے ابو المقدام! تمہیں اللہ کی قسم! کیا تمہیں انہوں نے یہ حدیث سنائی، یا تو نے مسلم بن قرظہ سے حدیث سنی اور انہوں نے کہا، میں نے عوف رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، تو وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگے، ہاں، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے، میں نے مسلم بن قرظہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[4806] (. . .) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ رُزَيْقٌ مَوْلٰی بَنِی فَزَارَةَ قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ
عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[4806] ۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

اور امام صاحب فرماتے ہیں،، یہی روایت معاویہ بن صالح نے بھی اپنی سند سے بیان کی ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث میں دو قسم کے حکمرانوں کی نشان دہی کی گئی ہے، ایک وہ حکمران جو اپنی رعایا کے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں، ان کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں اور ان کی مشکلات کو حل کرتے ہیں، اس لیے لوگ ان سے

[4806] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۱۵)

پیار و محبت کرتے ہیں، ان کے حق میں دعائیں کرتے ہیں اور ان کی موت کے بعد بھی ان کے جنازہ میں شرکت کرتے ہیں، دوسرے وہ حکمران جو اپنے مفادات کے اسیر ہیں، لوگوں کے مفادات اور مشکلات کا انہیں کوئی احساس نہیں ہے، اپنے سوا کسی سے انہیں ہمدردی نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنے سوا کسی کے خیرخواہ ہیں، یہ درحقیقت اپنے ہی دشمن ہیں، لوگوں کی بد دعائیں لیتے ہیں، ان کے غیظ وغضب اور نفرت و کراہت کا نشانہ بنتے ہیں، ان کے مرنے پر کوئی ان کے لیے آنسو نہیں بہاتا، اس طرح ایک دوسرے انداز سے حکمرانوں کو اپنی رعایا کی ہمدردی اور خیرخواہی پر ابھارا گیا ہے، تاکہ وہ ان کی نیک دعائیں لیں اور ان کی محبت و مودت کا مرکز بنیں، ان کی قہر آلود آنکھوں کا نشانہ نہ بنیں۔

۱۸...... بَاب: اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ

باب ۱۸: لڑائی کا قصد کرتے وقت امام کے لیے یہ بہتر ہے، کہ وہ لشکر سے (ثابت قدمی کی) بیعت لے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا ذکر خیر

[4807] ٦٧-(١٨٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ

[4807]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو (۱۴۰۰) افراد تھے، تو ہم نے آپ کی بیعت ایک کیکر کے درخت کے نیچے کی، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم نے بیعت اس شرط پر کی تھی کہ میدان سے بھاگیں گے نہیں اور ہم نے آپ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

[4808] ٦٨-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جابر رضی اللہ عنہ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ

[4807] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٢٣)

[4808] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی السیر باب: ما جاء فی بیعة النبی ﷺ برقم (١٥٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: البیعة علی ان لا نغدر برقم ٧/ ١٤١۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٦٣)

[4808] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، ہم نے آپ سے صرف اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

[4809] ٦٩۔(۔ ۔ ۔)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي

ابـو الـزُّبَيْـرِ سَـمِـعَ جَـابِـرًا يَسْاَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَـايَـعْـنَـاهُ وَعُـمَرُ آخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اِخْتَبَاَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهٖ

[4809] ۔ ابو زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، حدیبیہ کے دن صحابہ کرام کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا، ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے، تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے نیچے آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے تھے اور یہ کیکر کا درخت تھا، جد بن قیس انصاری کے سوا ہم نے آپ سے بیعت کی، وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا تھا۔

نوٹ: ...... جد بن قیس انصاری اپنے قبیلہ بنو سلمہ کا سردار تھا، لیکن اس کا اہل نہیں تھا، اس لیے آپ نے اس کی جگہ حضرت بشر بن براء بن معرور کو سردار مقرر کر دیا، جس سے وہ جل بھن گیا اور منافقت اختیار کی۔

[4810] ٧٠۔(۔ ۔ ۔)وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي

ابـو الـزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَسْاَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِـذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ صَـلّٰـى بِهَـا وَلَـمْ يُبَـايِـعْ عِـنْـدَ شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ

[4810] ۔ ابو زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، نہیں، لیکن وہاں نماز پڑھی تھی اور حدیبیہ کے درخت کے سوا آپ نے کسی درخت کے پاس بیعت نہیں لی اور ابن جریج بیان کرتے ہیں اور مجھے ابو زبیر رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، نبی اکرم ﷺ نے، حدیبیہ کے کنواں پر دعا کی تھی۔

فائدہ: ......صحابہ کرام جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے، تو انہیں پیاس محسوس ہوئی اور وہاں کے کنویں میں بہت کم

[4809] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٤)

[4810] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٣)

پانی تھا، اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، تو اس میں پانی جوش مارنے لگا، لوگوں نے خود بھی پیا اور سواریوں کو بھی پلایا، جیسا کہ کتاب الجہاد والسیر کی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت نمبر ۱۳۲ میں گزر چکا ہے۔

[4811] ۷۱-(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو الْاَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ و قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ))

[4811] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو (۱۴۰۰) افراد تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تم روئے زمین کے تمام افراد سے بہترین ہو یا روئے زمین کے بہترین افراد ہو۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر مجھے نظر آتا ہوتا تو میں تمہیں درخت کی جگہ دکھاتا۔

فائدہ :......اس حدیث سے بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، حالانکہ اس وقت ان کے سوا بھی مسلمان موجود تھے۔

[4812] ۷۲-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ

[4812] ۔سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اصحاب شجرہ کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے بتایا، اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے، تو ہمارے لیے پانی کافی ہوتا، ہم پندرہ سو تھے۔

[4813] ۷۳-(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و

[4811] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٥٤) وفي التفسير باب: ﴿اذ يبايعونك تحت الشجرة﴾ برقم (٤٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (٥٨٢٨)

[4812] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٧٦) وفي المغازي باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٥٢) وفي الاشربة باب: شرب البركة والماء المبارك برقم (٥٦٣٩) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: الوضوء من الاناء ١/ ٦٠ـ انظر (التحفة) برقم (٢٢٤٢)

[4813] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٨٩)

حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

[4813] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمارے لیے پانی کافی ہوتا، ہم پندرہ سو تھے۔

[4814] ٧٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِي

عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ

[4814] ۔سالم بن ابی الجعد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس دن آپ کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، چودہ سو (۱۴۰۰)۔

[4815] ٧٥۔(١٨٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ

[4815] ۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اصحاب شجرہ، تیرہ سو (۱۳۰۰) تھے، (میرا قبیلہ) اسلم، مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھا۔

فائدہ:...... بیعت رضوان یا اصحاب شجرہ کی تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) تھی، جیسا کہ خیبر کے حصوں کی تقسیم سے معلوم ہوتا ہے، لیکن چونکہ ان کو گنا نہیں گیا تھا، اس لیے اندازہ لگاتے ہوئے، عام طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے چودہ سو کہا اور بعض دفعہ پندرہ سو کہہ دیا اور حضرت عبداللہ نے اپنے اندازہ کے مطابق تیرہ سو کہہ دیا، یہ اپنے اپنے اندازے کا اختلاف ہے، کیونکہ اندازے میں کمی وبیشی ہو جاتی ہے۔

[4816] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4816] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4814] تقدم تخريجه برقم (٤٧٨٩)

[4815] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المغازى باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٥٣) وبرقم (٤١٥٥) انظر (التحفة) برقم (٥١٧٧)

[4816] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧٩٢)

[4817] ٧٦-(١٨٥٨)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِّنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَاْسِهٖ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ

[4817] ۔حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے شجرہ کے دن اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں اور میں درخت کی شاخوں سے ایک شاخ آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے ہوں، اور ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے، ہم نے آپ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، لیکن آپ سے یہ بیعت کی تھی، کہ ہم راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔

[4818] (. . .)و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4818] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4819] ٧٧-(١٨٥٩)وحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَاِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ

[4819] ۔سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میرا باپ ان لوگوں میں سے ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے پاس بیعت کی تھی، اس نے بتایا، ہم اگلے سال حج کے لیے گئے، تو ہم سے اس کی جگہ اوجھل ہوگئی اور اب اگر تم لوگوں کو معلوم ہوگئی، تو تم (شرکاء بیعت سے بھی) زیادہ جانتے ہو۔

[4820] ٧٨-(. . .)و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ قَالَ وَقَرَاْتُهُ عَلٰى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِياَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

[4817] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٤٧١)
[4818] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٤٧١)
[4819] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة الحدیبیة برقم (٤١٦٢) وبرقم (٤١٦٣) وبرقم (٤١٦٤) وبرقم (٤١٦٥) انظر (التحفة) برقم (١١٢٨٢)
[4820] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧٩٥)

[4820] ۔حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شجرہ والے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، لیکن اگلے سال اس کی جگہ بھول گئے، یا اسے بھول گئے۔

[4821] ۷۹۔(. . .)وحَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیهِ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَیْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا

[4821] ۔حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، میں نے اس درخت کو دیکھا، پھر بعد میں اس کے پاس آیا تو اسے پہچان نہ سکا۔

فائدہ:......علماء نے لکھا ہے چونکہ اس درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی اور خیر و برکت اور سکینہ کا نزول ہوا تھا، اگر یہ درخت متعین اور معلوم رہتا تو یہ خدشہ تھا کہ لوگ آہستہ آہستہ اس کی تعظیم وتکریم میں غلو کرتے کرتے اس کی عبادت کرنے لگ جاتے پھر اس کو نافع اور ضار خیال کرتے ہوئے میلہ گاہ بنا لیتے جیسا کہ بخاری شریف کی اس روایت سے اس کی تصدیق ہوتی ہے، طارق بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حج کے لیے گیا اور کچھ لوگوں کو ایک جگہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا، یہ کون سی مسجد ہے؟ انہوں نے کہا، یہ وہ درخت ہے، جس کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کی تھی، اس پر حضرت سعید بن المسیب نے بتایا، میرا باپ اس بیعت میں شریک تھا، اس کو تو اگلے سال ہی اس درخت کا پتہ نہ چل سکا، تو ان لوگوں کو کیسے پتہ چل گیا، گویا لوگوں نے ایک درخت کو وہ درخت سمجھ کر مسجد بنا لیا، اس طرح خطرہ پیدا ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو کٹوا دیا، تاکہ اس سے شرک و بدعت کا دروازہ نہ کھل جائے۔

[4822] ۸۰۔(۱۸۶۰)و حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ یَعْنِی ابْنَ اِسْمٰعِیلَ

عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِی عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ

[4822] ۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، موت پر۔

[4821] تقدم تخريجه برقم (٤٧٩٥)

[4822] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: البيعة فی الحرب ان لا يفروا برقم (٢٩٦٠) وفی المغازی باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٦٩) وفی الاحكام باب: كيف يبايع الامام الناس برقم (٧٢٠٦) والترمذی فی (جامعه) فی السير باب: فی بيعة النبی ﷺ برقم ←

[4823] (. . .)وحَدَّثَناه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ

[4823]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4824] ۸۱۔(۱۸۶۱)وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4824]۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا، یہ حنظلہ کا بیٹا لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، تو انہوں نے پوچھا، کس چیز پر؟ اس نے کہا، موت پر، انہوں نے کہا، میں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

فائدہ:...... بیعت رضوان اس شرط پر لی گئی تھی، کہ کوئی راہ فرار اختیار نہیں کرے گا اور اس کا مقصد یہی تھا، ہم جان قربان کردیں گے، لیکن بھاگیں گے نہیں، اس لیے بعض صحابہ کرام نے الفاظ کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا، ہم نے موت پر نہیں، فرار نہ اختیار کرنے پر بیعت کی تھی، لیکن بعض نے انجام یا نتیجہ اور مقصد کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کہا، کہ ہم نے موت پر بیعت کی تھی کیونکہ جب مقابلہ میں ڈٹ جانا ہے اور ہر قسم کے حالات پر صبر کرنا ہے، تو اس کا انجام موت بھی ہو سکتا ہے۔

۱۹...... بَاب: تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ

باب ۱۹: مہاجر کے لیے اپنے وطن میں دوبارہ اقامت اختیار کرنا منع ہے

[4825] ۸۲۔(۱۸۶۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ

←(۱۵۹۲) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: البیعة علی الموت ۷/ ۱۴۱ انظر (التحفة) برقم (۴۵۳۶)

[4823] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۴۷۸۹)

[4824] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: البیعة فی الحرب ان لا یفروا برقم (۲۹۵۹) وفی المغازی باب: غزوة الحدیبیة برقم (۴۱۶۷) انظر (التحفة) برقم (۵۳۰۲)

[4825] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن، برقم (۷۰۸۷) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: المرتد اعرابیا بعد الهجرة ۷/ ۱۵۲۔ انظر (التحفة) برقم (۴۵۳۹)

[4825] ۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کے پاس گئے، تو اس نے کہا، اے اکوع کے بیٹے! آپ الٹے پاؤں لوٹ گئے ہیں؟ دوبارہ بدویت اختیار کر لی ہے، ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، نہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

فائدہ:...... امت مسلمہ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے، کہ مہاجر کا اپنی جائے ہجرت کو چھوڑ کر واپس اپنے وطن آنا یا جنگلوں اور دیہات میں جا رہنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض وجوہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلہ کے لوگوں کو فرمایا، تم جہاں بھی رہو مہاجر ہو اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی طور پر بھی اجازت لی تھی۔

۲۰...... بَاب :الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب ۲۰: فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور نیکی پر بیعت لینا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے کا مفہوم بیان کرنا

[4826] ۸۳-(۱۸۶۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ))

[4826] ۔حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے لیے بیعت کرنے کی خاطر حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''ہجرت، اصحاب ہجرت کو مل چکی ہے، لیکن اب اسلام، جہاد اور نیکی کے کام کے لیے بیعت ہو سکتی ہے۔

فائدہ:...... جس ہجرت میں فضیلت تھی اور جو مقصود اور لازمی تھی، وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آ آباد ہونا تھا، تاکہ مسلمانوں کی قوت ایک جگہ مجتمع ہو جائے اور مشرکین مکہ پر غلبہ حاصل کر لیا جائے، اب جب مکہ دارالاسلام بن

[4826] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: البيعة في الحرب ان لا يفروا برقم (۲۹۶۲) وبرقم (۲۹۶۳) وفي باب: لا هجرة بعد الفتح برقم (۳۰۷۸) برقم (۳۰۷۹) وفي المغازي باب (۵۳) وبرقم (۴۳۰۵) وبرقم (۴۳۰۶) وبرقم (۴۳۰۷) وبرقم (۴۳۰۸) انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۱۰)

گیا ہے، تو مدینہ کی طرف ہجرت کرنا، امتیاز اور شرف کا باعث نہیں رہا، کیونکہ مکہ فتح ہو چکا اور اسلام کو غلبہ اور قوت وشوکت حاصل ہوگئی، اس لیے اس ہجرت کا شرف اور امتیاز مہاجرین کو حاصل ہو چکا ہے، اس لیے اب اگر کوئی ایسے علاقہ میں رہتا ہے، جہاں دین کا اظہار اور اس کے فرائض و واجبات کو ادا کرنا ممکن نہیں ہے اور وہ ہجرت کر سکتا ہے، تو اس کو ہجرت کرنا چاہیے، لیکن اگر اسلام کا اظہار اور فرائض و واجبات کی ادائیگی پر کوئی قدغن نہیں ہے یا ہجرت کرنا ممکن نہیں ہے، تو اس کے لیے ہجرت کرنا ضروری نہیں ہے۔

[4827] ٨٤۔(. . .)وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي

عَنْ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِاَخِي اَبِي مَعْبَدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

[4827]۔ حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی ابو معبد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، اس سے ہجرت پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا ''ہجرت مہاجرین کے لیے گزر چکی ہے۔'' میں نے پوچھا، آپ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام، جہاد اور خیر پر۔'' ابو عثمان کہتے ہیں، میں ابو معبد کو ملا اور اسے مجاشع کی بات بتائی، تو اس نے کہا، اس نے سچ بتایا۔

[4828] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ

[4828]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں اس کے بھائی سے ملا، تو اس نے کہا، مجاشع نے سچ کہا، ابو معبد کا نام نہیں لیا۔

[4829] ٨٥۔(١٣٥٣)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ

[4827] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٠٢)

[4828] تقدم تخريجه برقم (٤٨٠٢)

[4829] تقدم تخريجه في الحج باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا المنشد على الدوام برقم (٣٢٨٩)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))

[4829] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نکلنے کے لیے (جہاد کے لیے) کہا جائے تو نکل کھڑے ہو۔''

فائدہ :...... فتح مکہ کے بعد اسلام کے غلبہ کی بنا پر، مکہ یا دوسری جگہوں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اسلام کے غلبہ واقتدار کی بنا پر اب مسلمان اپنی اپنی جگہ، اپنے اپنے قبائل میں رہ کر دین پر کھلے بند عمل کر سکتے ہیں، لیکن جہاد کے لیے نکلنے کی ضرورت باقی ہے اور نیک نیت کے ذریعہ بھی انسان ثواب حاصل کر سکتا ہے، اب جس علاقہ پر دشمن چڑھائی کرے، اس ملک کے تمام مسلمانوں پر جہاد کرنا فرض عین ہے، عذر والوں کے سوا کوئی مسلمان اس سے مستثنیٰ نہیں ہے، لیکن اگر دوسرے مسلمان ملک پر یا مسلمانوں پر حملہ ہو اور وہ خود اپنا دفاع نہ کر سکتے ہوں، تو پھر ان کا دفاع کرنا فرض کفایہ ہے، اگر کوئی بھی ان کی مدد نہیں کرے گا، تو سب گناہ گار ہوں گے، اگر بقدر ضرورت ان کی مدد کا انتظام کریں گے، تو گناہ سے بچ جائیں گے، شرح السنۃ ج ۱ ص ۳۷۴۔

[4830] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى

عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4830] ۔ امام یہی روایت اپنے کسی اور اساتذہ کی سندوں سے بھی، منصور کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4831] ٨٦ ـ (١٨٦٤) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))

[4830] تقدم تخريجه في الحج باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا المنشد على الدوام برقم (٣٢٨٩)

[4831] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٣٧٩)

[4831] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت (خیر) ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے دعوت دی جائے، تو نکل کھڑے ہو۔''

[4832] ٨٧۔(١٨٦٥)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي

اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا))

[4832] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، ''تم پر افسوس! ہجرت کا معاملہ بہت مشکل ہے، (ہر ایک کے بس کا کام نہیں) کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے پوچھا، ''کیا ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''سمندروں سے پار رہ کر عمل کرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (کے بدلہ میں) کوئی کمی نہیں فرمائے گا۔''

فائدہ ...... چونکہ فتح کے بعد ہجرت لازم نہیں رہی تھی، اس لیے آپ نے اسے یہ بات فرمائی، یا اس لیے ہجرت فتح مکہ سے قبل مکہ والوں کے لیے یا ان لوگوں کے لیے فرض تھی، جو اپنے قبائل میں رہ کر اسلامی احکامات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے تھے اور یہ اپنے علاقہ اور اپنی قوم میں رہ کر اسلامی زندگی گزار سکتا تھا اور ہجرت کی پابندیاں سہنا اس کے لیے مشکل تھا۔اس لیے آپ نے اس کی ہجرت کی اجازت نہ دی۔

[4833] (...)وحَدَّثَنَاه عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

[4832] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: زكاة الابل برقم (١٤٥٢) وفي فضل المنيحة برقم (٢٦٣٣) وفي مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٢٣) وفي الادب باب: ما جاء في قول الرجل: ويلك برقم (٦١٦٥) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما جاء في الهجرة ومسكن البدو برقم (٢٤٧٧) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: شان الهجرة ٧/ ١٤٣ و ١٤٤۔ انظر (التحفة) برقم (٤١٥٣)

[4833] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٠٩)

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ ((قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ نَعَمْ

[4833]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا۔'' اور یہ اضافہ ہے، آپ نے پوچھا، ''کیا گھاٹ پر لے جانے کے دن محتاجوں کو ان کا دودھ دیتے ہو۔'' اس نے کہا، جی ہاں۔

۲۱...... بَاب: كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب ۲۱: عورتوں کی بیعت کی صورت

[4834] ۸۸۔(۱۸۶۶) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى اَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ [الممتحنة:۱۲] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ)) رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهٗ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَآءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ ((قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا))

[4834]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مومن عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے پہنچتیں، تو آپ اس آیت کی بنا پر ان کا امتحان لیتے تھے، ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں (بیعت کے لیے) آئیں، وہ اس شرط پر بیعت کریں، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی،

[4834] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطلاق باب: اذا اسلمت المشركة او النصرانية تحت الذمي او الحربی برقم (۵۲۸۸) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: بيعة النساء برقم (۲۸۷۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۶۹۷)

نہ وہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی، آیت نمبر ۱۲، سورہ ممتحنہ، تو جو مومن عورت ان باتوں کا اقرار کر لیتی، وہ امتحان کا اقرار کر لیتی (بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ ﷺ جب وہ اپنی زبان سے ان باتوں کا اقرار کر لیتیں، رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے، "چلی جاؤ، میں نے تمہاری بیعت لے لی ہے۔" اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا، ہاں آپ ان سے زبانی کلامی بیعت لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی عورتوں سے اس کے سوا اقرار نہیں لیا، جس کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی کو نہیں لگی اور آپ جب ان سے عہد لیتے تو ان سے زبانی فرماتے، "میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔"

[4835] ۸۹-(. . .)وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ ((**اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ**))

[4835] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عورتوں کی بیعت کے بارے میں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کو نہیں لگا، مگر ان سے عہد لیتے تھے، تو جب آپ اس سے زبانی عہد لیتے تھے، وہ جب عہد دے دیتی تھی تو آپ فرماتے، جا، میں نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔"

فائدہ: ...... صلح حدیبیہ کے بعد، جب مسلمان عورتوں کے لیے، مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچنے کا راستہ کھلا، کیونکہ وہ واپسی کے معاہدے میں داخل نہ تھیں، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو مستثنیٰ کرنے کا حکم دیا اور کافروں نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا، ان کے ایمان کا جائزہ لیں، کہ کیا وہ واقعی صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کر کے آئی ہیں، یا اس کا پس منظر خاوند سے نفرت، کسی سے عشق یا دنیا کی لالچ ہے، اگر وہ ایمان میں پختہ اور مضبوط ہیں، ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہے، تو ان کو بیعت کر لیں اور بیعت کی شروط بھی بیان کر دی گئیں جو عورت ان شروط کا اقرار کر لیتی، وہ امتحان میں کامیاب ٹھہر جاتی اور آپ اس سے، ہاتھ میں ہاتھ لیے بغیر زبانی کلامی بیعت لے لیتے اور اسے جانے کا حکم دیتے، اگر رسول اللہ، غیر محرم عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے، تو امتیوں کو اس کی اجازت کیسے مل سکتی ہے۔

[4835] اخرجه ابو داود في (سننه) في الامارة والفي باب: ما جاء في البيعة برقم (٢٩٤١) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٠٠)

۲۲...... بَاب: الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب ۲۲: حسب استطاعت سننے اور ماننے کی بیعت

[4836] ۹۰-(۱۸۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ

[4836] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور ماننے پر بیعت کرتے تھے، آپ ہمیں فرماتے تھے، ''تمہاری استطاعت کی حد تک۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور الفت کا اظہار ہوتا ہے، کہ آپ بیعت لیتے وقت خود یہ تلقین فرماتے کہ یوں کہو، ''اپنی استطاعت کی حد تک۔'' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو کسی چیز کا التزام اور پابندی اپنی قدرت اور طاقت کے دائرہ میں رہتے ہوئے کرنا چاہیے اور کسی ایسی چیز کے التزام کو قبول نہیں کرنا چاہیے، جو اپنی قدرت اور وسعت سے باہر ہو۔

۲۳...... بَاب بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ

باب ۲۳: بلوغت کی عمر کا بیان

[4837] ۹۱-(۱۸۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ

[4836] اخرجه الترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في بيعة النبيؐ برقم (۱۵۹۳) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: البيعة فيما لا يستطيع الانسان ۷/ ۱۵۲۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۲۷)

[4837] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: من لا يجب عليه الحد برقم (۲۵۴۳) انظر (التحفة) برقم (۷۹۵۵)

[4837] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں لڑائی کے لیے میرا جائزہ لیا، جبکہ میں چودہ سال کا تھا تو مجھے شرکت کی اجازت نہ دی اور خندق کے دن میرا جائزہ لیا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی، تو مجھے شرکت کی اجازت دے دی، حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ خلیفہ تھے، تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی، اس پر انہوں نے کہا، یہ چھوٹے اور بڑے میں حد فاصل ہے، پھر انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھ بھیجا، کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو جائے، اس کا بیت المال میں حصہ مقرر کرو اور جو اس سے کم عمر کا ہو اس کو بچوں میں شمار کرو۔

[4838] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي

[4838] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں چودہ سال کا تھا، تو آپ نے مجھے چھوٹا خیال فرمایا۔

فائدہ :......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنگ احد میں، چودھویں برس میں داخل ہو چکے تھے اور جنگ خندق میں پندرہ سے تجاوز کر چکے تھے، اس لیے پہلی جگہ، کسی کو پورا کر کے چودہ کہا اور دوسری جگہ زائد کو نظر انداز کر کے پندرہ کہہ دیا۔ امام شافعی، احمد اور صاحبین نے اس حدیث کی بنا پر پندرہ سال کو سن بلوغت قرار دیا ہے اور امام ابوحنیفہ نے لڑکے کے لیے ۱۸ یا ۱۹ سال اور لڑکی کے لیے سترہ (۱۷) کو سن بلوغت قرار دیا ہے، اگر اس سے پہلے لڑکے کو احتلام اور لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو وہ بالاتفاق بالغ شمار ہوں گے، بعض دفعہ زیر ناف بالوں کو بھی بلوغت کی علامت قرار دیا گیا ہے، امام احمد کا یہی قول ہے، امام مالک اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے۔ بقول علامہ تقی مفتی یہ قول صاحبین کا ہے۔ (تکملہ ج ۳ ص ۳۸۲)

[4838] طريق ابى بكر بن ابى شيبة عن عبدالله بن ادريس اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الحدود باب: فى الغلام يصيب الحد برقم (٤٤٠٧) انظر (التحفة) برقم (٧٩٢٣) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة عن عبدالرحيم بن سليمان تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٢١) وطريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٤٠)

۲۴...... بَاب النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلَى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِاَيْدِيهِمْ

باب ۲۴: جب کافروں کے ہاتھ لگنے کا خطرہ ہوتو قرآن کا نسخہ دشمن کے سرزمین میں لے جانا ممنوع ہے

[4839] ۹۲-(۱۸۶۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ

[4839] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی سرزمین میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا ہے۔

[4840] ۹۳-(. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

[4840] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ دشمن کی سرزمین کی طرف قرآن مجید لے جانے سے منع فرماتے تھے، مبادا وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

[4841] ۹۴-(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ**)) قَالَ اَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ

[4841] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قرآن مجید کے ساتھ سفر نہ کرو، کیونکہ میں اس سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔'' ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں، وہ دشمن کے ہاتھ لگ گیا اور انہوں نے اس کے ذریعہ تمہارے ساتھ بحث مباحثہ شروع کر دیا۔

[4839] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: كراهية السفر بالمصاحف الى ارض العدو برقم (۲۹۹۰) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی المصاحف يسافر بها الى ارض العدو برقم (۲٦۱۰) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: النهی ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو برقم (۲۸۷۹) انظر (التحفة) برقم (۸۳٤۷)

[4840] اخرجه ابن ماجه فی (سننه)فی الجهاد باب: النهی ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو برقم (۲۸۸۰) انظر (التحفة) برقم (۸۲۸٦)

[4841] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۷٥٦٦)

[4842] (. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ((مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ))

[4842]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، ابن علیہ اور ثقفی کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''کیونکہ میں ڈرتا ہوں۔'' سفیان اور ضحاک کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''مبادا وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔''

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر قرآن مجید کے کافر کے ہاتھ لگنے سے یہ خطرہ ہو کہ وہ اس کی توہین کریں گے، یا اس کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کریں گے، تو پھر ان کے ہاتھ لگنے سے بچانا چاہیے اور اگر یہ خطرہ نہ ہو، بلکہ یہ امید ہو کہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے، اس سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف راغب ہوں گے، اسلام سے ان کی دشمنی کم ہوگی یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، تو پھر ان کو دینے یا ان کے پاس چلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔''

۲۵...... بَاب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا

باب ۲۵: گھڑ دوڑ میں مقابلہ اور ان کی تضمیر (ٹریننگ)

[4843] ۹۵۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

[4843]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کا حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کا مقابلہ کروایا اور غیر تضمیر شدہ کا، ثنیہ سے مسجد زریق تک مقابلہ کروایا، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

[4842] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٥٦٦) وبرقم (٧٧٠٩)

[4843] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصلاة باب: هل يقال مسجد بنی فلان برقم (٤٢٠) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی السبق برقم (٢٥٧٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الخيل باب: اضمار الخيل للسبق ٦/ ٢٢٦- انظر (التحفة) برقم (٨٣٤٠)

مفردات الحدیث ❊ **اُضْـمِـرَت:** تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کو پہلے خوب کھلا پلا کر موٹا تازہ کرتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ چارہ کم کرتے رہتے ہیں اور اس کو جھل پہنا کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دیتے ہیں، تاکہ اس کو خوب پسینہ آ کر خشک ہو، اس کا گوشت کم ہو، تاکہ وہ زیادہ تیز دوڑ سکے۔

نوٹ:...... حفیاء سے ثنیۃ الوداع کا فاصلہ چھ سات میل تھا اور ثنیۃ اور مسجد زریق کا فاصلہ ایک میل تھا۔

فائدہ:...... بلا معاوضہ یا بلا شرط گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا بالاتفاق جائز ہے، اس طرح اگر کسی ایک پارٹی یا حکومت کی طرف سے اول آنے والے یا تمام شرکاء کے لیے کوئی انعام مقرر ہو تو پھر بھی بالاتفاق جائز ہے، اس طرح اگر رقم ایک طرف سے مقرر ہو، تو پھر بھی بالاتفاق جائز ہے، لیکن اگر جانبین سے شرط ہو تو یہ جوا ہے، جو بالاتفاق ناجائز ہے، اس طرح اگر دو گھوڑے دوڑانے والے، اپنی اپنی طرف سے رقم مقرر کر لیں اور تیسرے گھوڑے کو جو آگے نکل جانے کا احتمال رکھتا ہو، آگے یا پیچھے رہنا یقینی نہ ہو، شریک کر لیں تو پھر بھی مالکیہ کے سوا باقی ائمہ کے نزدیک جائز ہے، لیکن مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی جائز نہیں ہے، (المغنی، ج ۱۲، ص ۴۱۳)۔

[4844] (...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ

[4844] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٨٨) وبرقم (٧٥٠٠) وبرقم (٧٥٦٩) وبرقم (٧٨٦) وبرقم (٨٢٠٤) وبرقم (٨٤٦٧) الا حديث يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: اضمار الخيل للسبق برقم (٢٨٩٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع على الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ ←

[4844]۔ امام صاحب نے اپنے بہت سارے اساتذہ کی نو (۹) سندوں سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے، حماد اور ابن علیہ، ایوب سے یہ اضافہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا، میں سب سے آگے آیا اور مجھے گھوڑا لے کر مسجد میں کود گیا۔

مفردات الحدیث ✲ طفّف: چڑھ گیا، کود گیا۔

٢٦...... بَاب الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب ٢٦: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے

[4845] ٩٦-(١٨٧١) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

[4845]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے۔''

فائدہ :...... اس باب کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے، دین اور مسلمانوں کے دشمنوں سے جنگ لڑنے کے لیے انفرادی طور پر سامان حرب رکھنا خیر و برکت اور اجر و غنیمت کا باعث ہے، نیز قیامت تک گھوڑے جنگی ضروریات کے لیے استعمال ہوتے رہیں گے اور ان میں خیر و برکت جہاد میں استعمال ہونے کی وجہ سے ہے، اگر یہ فخر و ریا کے لیے رکھے جائیں تو نحوست اور نقصان کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

[4846] (...) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

← والمنبر والقبر برقم (٧٣٣٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الخیل باب: غایۃ السبق للتی لم تضمر ٦/ ٢٢٥ و ٢٢٦۔ انظر (التحفۃ) برقم (٨٢٨٠) وطریق ابن نمیر اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الجھاد باب: السبق والرھان برقم (٢٨٧٧) انظر (التحفۃ) برقم (٧٩٥٦)

[4845] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجھاد والسیر باب: الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ برقم (٢٨٤٩)

[4846] طریق قتیبۃ وابن رمح اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الخیل باب: قتل ناصیۃ ←

[4846]۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4847] ۹۷۔(۱۸۷۲)وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((**الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ**))

[4847]۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو (بٹ) رہے تھے اور فرما رہے تھے، ''گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر یعنی اجر و غنیمت باندھی گئی ہے۔''

[4848] (. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4848]۔امام صاحب دو اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4849] ۹۸۔(۱۸۷۳)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا ((**الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ**))

[4849]۔حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر، اجر و غنیمت باندھ دی گئی ہے۔''

← الفرس برقم (۳۵۷۵) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: ارتباط الخيل فی سبيل الله برقم (۲۷۸۷) انظر (التحفة) برقم (۸۲۸۷) وطريق عبيدالله بن سعيد اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب (۲۸) وبرقم (۳٦٤٤) انظر (التحفة) برقم (۸۱٦۸) وطريق علی بن مسهر ابن نمير وطريق هارون بن سعيد الايلی تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٤۸۵) وبرقم (۷۹۷۱) وبرقم (۸۰۷٦)

[4847] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الخيل باب: فتل ناصية الفرس برقم (۳۵۷٤) انظر (التحفة) برقم (۳۲۳۸)

[4848] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤۸۲٤)

[4849] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: الخيل معقود فی نواصيها ←

[4850] ۹۹-(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[4850]۔ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر گھوڑوں کی پیشانیوں میں بندھی ہوئی ہے۔'' آپ سے سوال کیا گیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''قیامت تک اجر و غنیمت ہے۔''

فائدہ:...... ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے، جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور جدید ترین جنگی سواریوں کے باوجود گھوڑوں کی ضرورت برقرار رہے گی، جیسا کہ آج تک پہاڑوں اور جنگلوں میں یہ کام دے رہے ہیں۔

[4851] (. . .)وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ

[4851]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن عروہ بارقی کی بجائے عروہ بن جعد کہتے ہیں۔

[4852] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

[4852]۔ امام صاحب اپنے کئی اساتذہ کی دو سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں اجر و غنیمت کا ذکر نہیں ہے، عروہ بارقی کے نبی اکرم ﷺ سے سماع کا ذکر سفیان کی روایت میں ہے۔

← الخير الى يوم القيامة برقم (٢٨٥٠) وفى باب: الجهاد ماض مع البر والفاجر برقم (٢٨٥٢) وفى فرض الخمس باب: قول النبى ﷺ: (احلت لكم الغنائم) برقم (٣١١٩) وفى المناقب باب (٢٨) برقم (٣٦٤٣) والترمذى فى (جامعه) فى الجهاد، برقم (١٦٩٤) والنسائى فى (المجتبى) فى الخيل باب: فتل ناصية الفرس ٦/ ٢٢٢- وابن ماجه فى (سننه) فى التجارات باب: اتخاذ الماشية برقم (٢٣٠٥) وفى الجهاد، برقم (٢٧٨٦) انظر (التحفة) برقم (٩٨٩٧)

[4850] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٨٢٦)

[4851] تقدم تخريجه برقم (٤٨٢٦)

[4852] تقدم تخريجه برقم (٤٨٢٦)

[4853] (. . .)وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ))

[4853]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اجر وغنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

[4854] ۱۰۰۔(۱۸۷۴)وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْبَرَكَةُ فِی نَوَاصِی الْخَيْلِ))

[4854]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برکت گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔“

[4855] (. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ سَمِعَ اَنَسًا عَنْ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ

[4855]۔امام صاحب دو اساتذہ کی دوسندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۷...... بَاب: مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

باب ۲۷: گھوڑوں کی ناپسندیدہ عادات

[4856] ۱۰۱۔(۱۸۷۵)وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ

[4853] تقدم تخريجه برقم (٤٨٢٦)

[4854] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: الخيل معقود فی نواصيها الخير الی يوم القيامة برقم (٢٨٥١) وفی المناقب باب (٢٨) برقم (٣٦١٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الخيل باب: بركة الخيل برقم ٦/ ٢٥٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥)

[4855] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٨٣١)

[4856] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: ما يكره من الخيل برقم (٢٥٤٧) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء ما يكره من الخيل برقم (١٦٩٨) والنسائی فی (المجتبی) فی ←

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

[4856] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گھوڑے میں شِکال کو رسول اللہ ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔ (کیونکہ یہ نجیب عمدہ نہیں ہوتا)

مفردات الحدیث ٭ **شِکال:** کی تفسیر اگلی روایت میں آ رہی ہے، اس کے علاوہ بقول ابن درید، ایک طرف کا ہاتھ پاؤں سفید ہو تو وہ گھوڑا اشکال ہے اور بقول ابوعبید اور جمہور اہل لغت، جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک آزاد ہو اور کبھی اس کے برعکس تین آزاد اور ایک پاؤں سفید ہو'' اور اس کی تفسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔

[4857] ۱۰۲۔(. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيعًا

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِی حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِی رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِی يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِی يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى

[4857] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، عبد الرزاق کی روایت میں یہ اضافہ ہے، شِکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں ہو۔

[4858] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِی وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِیِّ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِی رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِیَّ

[4858]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن ابن وہب کی روایت میں عبداللہ بن یزید کی نسبت نخعی کا ذکر نہیں ہے۔

←الخيل باب: الشكال فی الخيل ٦/ ٢١٩۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: ارتباط الخيل فی سبيل الله برقم (٢٧٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩٠)

[4857] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٨٣٣)

[4858] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی الخيل باب: الشكال فی الخيل ٦/ ٢١٩۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩٤)

۲۸...... بَاب: فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللّٰه

باب ۲۸: جہاد اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

[4859] ۱۰۳ - (۱۸۷۶) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ))

[4859] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں نکلنے والے کو ضمانت دی، جبکہ صرف اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے، اس پر یقین رکھتے ہوئے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے، وہ میری ضمانت میں ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، یا اپنے جس گھر سے نکلا، اس میں اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، جو زخم بھی اللہ کی راہ میں لگے گا، قیامت کے دن وہ زخم اس حالت میں آئے گا، جس میں وہ لگتے وقت تھا، اس کا رنگ خون والا رنگ ہوگا اور مہک کستوری کی طرح ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ مسلمانوں کے لیے دشواری ہوگی، تو میں کسی دستہ سے کبھی پیچھے نہ بیٹھتا، جب وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ میں ان سب کو سواری مہیا کروں اور ان کے پاس اپنے طور پر سواری حاصل کرنے کی مقدرت نہیں اور مجھ سے پیچھے رہنا ان کے لیے دشواری کا باعث ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، میں چاہتا ہوں، میں اللہ کی راہ میں جنگ لڑتے شہید ہو جاؤں (پھر زندگی ملے) پھر غزوہ میں حصہ لیتے شہید ہو جاؤں (پھر زندگی ملے) پھر جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں۔"

[4859] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: الجهاد من الايمان برقم (٣٦) ←

مفردات الحدیث ❶ تضمّن اللہ اور تکفل اللہ کا معنی ہے کہ اللہ اس کا ضامن اور کفیل ہے۔

❷ فھوَ علّی ضامِن: وہ میری ذمہ داری اور ضمان میں ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان جہاد میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے، رسول نے جو جہاد کے فضائل بتائے ہیں، ان کو دل کی گہرائی سے تسلیم کرتے ہوئے نکلتا ہے، تو شہادت کی صورت میں وہ جنتی ٹھہرتا ہے اور واپسی کی صورت میں محض اجر یا غنیمت دونوں سے حصہ پاتا ہے اور اگر اسے زخم لگتا ہے، تو وہ قیامت کے دن زخمی حالت میں اٹھے گا، اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوں، جس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی اور شہادت اس قدر بلند مرتبہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بار بار حاصل ہونے کی تمنا اور آرزو کی، حالانکہ دنیوی مشکلات اور مصائب سے گھبرا کر موت کی خواہش کرنا جائز نہیں ہے، مقصد یہ ہے کہ شہادت کی آرزو کی صورت میں انسان اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے دین کی سربلندی اور دشمن سے مسلمانوں کے دفاع اور تحفظ کا باعث بنتا ہے، دشمن کی کامیابی کا خواہاں نہیں ہوتا ہے۔

[4860] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[4860]۔ یہی روایت مصنف اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4861] ۱۰۴۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ))

[4861]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ذمہ اٹھایا ہے کہ جو اس کی راہ میں جہاد کرے گا، اسے اس کے گھر سے صرف اس کی راہ میں جہاد اور اس کے وعدوں کی تصدیق میں نکالے گی، تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، یا اس کے اس گھر میں جس سے وہ نکلا تھا اجر یا غنیمت سمیت واپس لائے گا۔''

← والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان باب: الجهاد ۸/ ۱۱۹۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل الجهاد فی سبیل الله برقم (۲۷۵۳) انظر (التحفة) برقم (۱٤۹۰۱)

[4860] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۹٤)

[4861] تقدم

[4862] ۱۰۵-(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ))

[4862]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا، کہ اس کا زخم بہہ رہا ہوگا، رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو، کستوری کی طرح ہوگی۔

مفردات الحدیث ☼ **يَثْعَبُ: تیزی سے بہہ رہا ہوگا، جیسا کہ دوسری روایت میں ہے۔ يتفجر: پھوٹ رہا ہوگا۔**

[4863] ۱۰۶-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي))

[4863]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے، قیامت کے دن، وہ اس حالت میں ہوگا، جس حالت میں لگا تھا، اس سے خون پھوٹ رہا ہوگا، رنگ خون کا رنگ ہوگا اور مہک کستوری والی مہک ہوگی۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ مسلمانوں کو دشواری میں مبتلا کروں گا تو میں کسی لیے دستہ سے پیچھے نہ بیٹھتا، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں انہیں سوار کروں اور ان کے پاس اپنے طور پر وسعت نہیں ہے کہ وہ میرے پیچھے روانہ ہو پڑیں اور ان کے نفوس ان کو گوارا نہیں کرتے، کہ وہ میرے پیچھے رہ جائیں۔''

[4862] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من كلم في سبيل الله عزوجل برقم (٣١٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٩٠)

[4863] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٥) وبرقم (١٤٧٧٩)

[4864] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ
عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ** بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ **وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّی اُقْتَلُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا**)) بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ

[4864]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر مجھے خطرہ نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو مشقت میں ڈالوں گا، تو میں کسی دستہ سے پیچھے نہ رہتا۔'' جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور اس سند سے یہ منقول ہے، آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں، میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔'' جیسا کہ اوپر ابو زرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر آئے ہیں۔

[4865] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِی الثَّقَفِیَّ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِی صَالِحٍ
عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى اُمَّتِی لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ**)) نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[4865]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا خطرہ نہ ہوتا، تو میں پسند کرتا کہ میں کسی دستہ سے پیچھے نہ رہوں۔'' جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

[4866] ۱۰۷۔(. . .) حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِی سَبِيلِهِ اِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

[4866]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ذمہ

[4864] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۱۲) وبرقم (۱۳۷۱۳)

[4865] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: الجعائل والحمائل فی السبيل برقم (۲۹۷۲) والنسائی فی (المجتبى) فی الجهاد باب: تمنی القتل فی سبيل الله تعالى ۸/ ۱۵٦۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۸۵)

[4866] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٦۱۱)

لیا ہے، جو اس کی راہ میں نکلتا ہے۔" اس سے لے کر یہاں تک بیان کیا،" میں کسی ایسے دستہ سے پیچھے نہ بیٹھتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا۔"

۲۹...... بَاب: فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۲۹: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

[4867] ۱۰۸۔(۱۸۷۷)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهِيدُ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

[4867] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کوئی انسان نہیں ہے، جو فوت ہو اور اس کے ہاں اچھا مقام ہو کہ اسے دنیا میں واپس آنا پسند ہو، اگرچہ اسے دنیا و مافیھا مل جائے مگر شہید، تو وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا میں لوٹ آئے اور اسے دوبارہ شہادت ملے کیونکہ اسے شہادت کی فضیلت نظر آ رہی ہوتی ہے۔

فائدہ:......شہید کو اس لیے یہ مقام ملا ہے کہ اس کی روح جنت میں حاضر ہوتی ہے، جبکہ عام مسلمانوں کی ارواح وہاں قیامت کو پہنچیں گی، اللہ اور اس کے فرشتے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور وہ روح نکلتے ہی اپنی عزت اور اجر و ثواب کا مشاہدہ کر لیتے ہیں، موت کے وقت فرشتے ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور ان کی روح لے جاتے ہیں، ان کی ظاہری حالت ان کے ایمان اور خاتمہ بالخیر کی گواہ ہے۔

[4868] ۱۰۹۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ))

[4867] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٥)

[4868] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: تمنى المجاهد ان يرجع الى ←

[4868] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان بھی جنت میں داخل ہوتا ہے، وہ دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا، اگرچہ اس کو روئے زمین کی ہر چیز دے دی جائے، مگر شہید وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹے اور دس دفعہ شہید ہو، اس عزت و احترام کی بنا پر جو اسے حاصل ہے۔''

[4869] ۱۱۰۔(۱۸۷۸)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ ((**لَا تَسْتَطِيعُونَهُ**)) قَالَ فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ ((**لَا تَسْتَطِيعُونَهُ**)) وَقَالَ فِيْ الثَّالِثَةِ مَثَلُ ((**الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى**))

[4869] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سی چیز اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارے بس میں نہیں ہے۔'' تو صحابہ کرام دوبارہ یا سہ بارہ آپ کے سامنے سوال کا اعادہ کیا، آپ ہر دفعہ یہی فرماتے، ''وہ تمہارے بس میں نہیں ہے۔'' تیسری مرتبہ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال، اس انسان کی طرح ہے، جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے، رات کو قیام کرتا ہے (زندگی میں) اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل پیرا ہے، روزے اور نماز سے تھکتا نہیں ہے، سستی نہیں کرتا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔''

فائدہ: ......انسان کے لیے یہ بہت مشکل کام ہے کہ وہ ہمیشہ دن بھر روزہ رکھے، رات کو قیام کرے اور اپنی پوری زندگی ہر قسم کے گرم و سرد اچھے، برے حالات فرمانبردارانہ گزارے اور اس میں کسی قسم کی سستی اور کاہلی نہ دکھائے، لیکن اخلاص کے ساتھ جہاد میں رہنے سے، اس کو یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے، اگرچہ وہاں ہر وقت اور ہر حالت میں جنگ نہیں ہو رہی ہوتی۔

[4870] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

الدنیا برقم (۲۸۱۷) والترمذی فی (جامعه) فی فضائل الجهاد باب: فی ثواب الشهید برقم (۱۶۶۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۲)

[4869] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۳٤)

[4870] طریق قتیبة اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ماجاء فی فضل الجهاد برقم (۱۶۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۹۱) وطریق زهیر بن حرب وطریق ابی بکر بن ابی شیبة تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۱۳) وبرقم (۱۲۸۰۰)

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4870]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4871] ١١١ ـ(١٨٧٩)حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ اِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ [التوبة: ١٩] الْآيَةَ اِلَى آخِرِهَا

[4871]۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی نے کہا، مجھے اسلام لانے کے بعد حاجیوں کو پانی پلانے کے سوا کوئی عمل نہ کروں تو کوئی پرواہ نہیں ہے، دوسرے شخص نے کہا، اگر میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کی آبادی کے سوا کوئی عمل نہ کروں تو کوئی پرواہ نہیں ہے، تیسرے نے کہا، جو کچھ تم نے کہا، جہاد اس سے افضل ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور یہ جمعہ کا دن تھا، لیکن جب میں جمعہ پڑھ لوں گا، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جس میں تم اختلاف کر رہے ہو، اس کے بارے میں دریافت کروں گا، تو آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنایا، ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا، اس شخص کے عمل کے برابر قرار دیا ہے، جو اللہ اور آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، آخر تک توبہ آیت نمبر ١٩۔

فائدہ :......وہ آیت مبارکہ جو پہلے نازل ہو چکی ہوتی اور اس سے کسی واقعہ کے لیے استدلال کیا جاتا، تو صحابہ کرام اس کو بھی نزول سے تعبیر کر دیتے تھے، کیونکہ یہ آیت تو مشرکین کے بارے میں اتری تھی۔

[4871] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦٤١)

[4872] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَخْبَرَنِي زَيْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي
النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي تَوْبَةَ

[4872] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۳۰...... بَاب: فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ۳۰: صبح یا شام اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

[4873] ۱۱۲۔(۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**))

[4873] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

فائدہ: ...... دنیا و مافیہا کا کسی کو مل جانا دنیا میں ممکن نہیں ہے، اس کے عہدے اور مناصب، اس کا مال و دولت، اس کی کوٹھیاں اور بنگلے، دنیا کی ہر قسم کی آسائشیں اور سہولتیں، تمام انسانوں میں تقسیم ہیں، لیکن اگر کوئی ایمان دار انسان خلوص نیت سے صبح و شام کے اوقات میں سے کوئی وقت اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا ہے تو یہ اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، یا دنیا و مافیہا خرچ کر کے پھر بھی اتنا اجر و ثواب حاصل نہیں ہو سکتا۔

[4874] ۱۱۳۔(۱۸۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**))

[4874] ۔حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کا وقت جو انسان اللہ کی راہ میں نکلتا ہے، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

[4872] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦٤۱)
[4873] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳٥٦)
[4874] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: مثل الدنیا فی الآخرة برقم (٦٤۱٥) انظر (التحفة) برقم (٤۷۱٦)

[4875] ١١٤ـ(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))**

[4875] ـ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت نکلنا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔''

[4876] ١١٤م-(١٨٨٢)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اُمَّتِي))** وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ **((وَلَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))**

[4876] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ میری امت کے لوگ،'' آگے فضل الجہاد والی ابو ہریرہ کی روایت بیان کی، اس میں یہ ہے، ''بلاشبہ، اللہ کی راہ میں شام کو نکلنا یا صبح کو نکلنا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔''

[4877] ١١٥ـ(١٨٨٣)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاِسْحٰقَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوبَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ))**

[4877] ـ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔''

[4875] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسير باب: الغدوة والروحة فی سبيل الله برقم (٢٧٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل غدوة فی سبيل الله عزوجل ٨/ ١٤٧ـ انظر (التحفة) برقم (٤٦٨٢)

[4876] تقدم تخريجه فی الامارة باب: فضل الجهاد والخروج فی سبيل الله برقم (٤٨٤٢)

[4877] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل الروحة فی سبيل الله عزوجل برقم (٣١١٩) انظر (التحفة) برقم (٣٤٦٦)

فائدہ:.......جن چیزوں پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے، سے مراد دنیا و مافیھا ہے۔

[4878] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

[4878]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۱...... بَابٌ: بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

باب ۳۱: اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجاہد کے لیے جو مراتب رکھے ہیں ان کا بیان

[4879] ۱۱۶۔(۱۸۸۴)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))** فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ **((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ))** قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ **((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))**

[4879]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو سعید، جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے ضابطہ حیات ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' ابو سعید کو یہ بات بہت اچھی لگی، تو اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے دوبارہ سنائیے، آپ نے ایسے کیا، پھر فرمایا: ''ایک اور خصلت ہے، اس سے بندے کے جنت میں سو درجے بلند کیے جاتے ہیں، دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر فاصلہ ہے۔'' ابو سعید نے پوچھا، وہ کون سی خصلت ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد۔''

[4878] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٥٤)

[4879] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: درجة المجاهد في سبيل الله عزوجل برقم (٣١٣١) انظر (التحفة) برقم (٤١١٢)

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جنت میں تو انسان جہاد کے بغیر بھی چلا جائے گا، لیکن وہ مراتب و درجات جو انتہائی بلند و بالا اور اشرف ہیں، ان سے محروم ہو جائے گا اور ان نعمتوں سے محروم رہے گا، جن کا تصور بھی انسان اس دنیا میں نہیں کر سکتا۔

۳۲...... بَاب: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ اِلَّا الدَّيْنَ

باب ۳۲: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، اس کی قرض کے سوا تمام خطائیں قصور معاف ہو جاتے ہیں۔

[4880] ۱۱۷ ـ (۱۸۸۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ **((اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْاِيمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ))** فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ))** ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((كَيْفَ قُلْتَ))** قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي ذٰلِكَ))**

[4880] ۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ان کے درمیان وعظ کے لیے کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا، ''اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان سب سے بہتر عمل ہیں۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا، یا رسول اللہ! مجھے بتایئے، اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، تو کیا مجھے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاں، اگر تو اللہ کی راہ میں، صابر اور ثواب کی نیت کرتے ہوئے، سامنے منہ کر کے، پشت دکھا کے نہیں، قتل ہو گیا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تو نے کیا کہا؟'' اس نے کہا، بتایئے، اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، تو کیا مجھے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جبکہ تو صبر کرنے والا، رضائے الٰہی کا طالب، آگے بڑھنے والا، نہ کہ پشت دکھانے والا ہو، بشرطیکہ تجھ پر قرضہ نہ ہو، کیونکہ جبریل نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے۔''

[4880] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فیمن یستشهد وعلیه دین برقم (۱۷۱۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: من قاتل فی سبیل الله تعالی وعلیه دین ۸/ ۱۵۸ و ۸/ ۱۵۹۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۰۹۸)

فائدہ:...... ایمان باللہ دین کی بنیاد اور اساس ہے، اس کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے اور ارکان خمسہ میں سے یہ اساس ہے اور جہاد اگرچہ ارکان خمسہ میں داخل نہیں ہے، لیکن یہ ان کا محافظ ہے اور دین کی اقامت اس کے بغیر ممکن نہیں ہے، لیکن حقوق العباد کا مارنا اتنا سنگین جرم ہے، کہ جہاد جیسی عظیم چیز بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتی، لیکن آج لوگوں کا پیسہ کھانا اور ان کے حقوق پامال کرنا حقیر عمل سمجھا جاتا ہے اور لوگوں کے مال و جائیداد ہڑپ کرنے کے لیے قبضہ گروپ دندناتے پھرتے ہیں، کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے، نیز اگر مال کا ہڑپ کرنا معاف نہیں ہو سکتا، تو قتل اور خون بہانا کیسے معاف ہو سکتا ہے۔

[4881] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ

[4881] ۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، حضرت ابو قتادہ کی روایت بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا، بتائیے، اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4882] ۱۱۸ ۔ (. . .) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِى بِمَعْنٰى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ

[4882] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، ایک دوسرے سے یہ زائد بیان کرتا ہے، کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس نے کہا، بتائیے، اگر میں اپنی تلوار چلاؤں، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4883] ۱۱۹ ۔ (۱۸۸۶) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِى ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ اَبِى عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ

[4881] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٨٥٧)

[4882] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الجهاد باب: من قاتل فى سبيل الله تعالى وعليه دين ٨/ ١٥٩ ـ انظر (التحفة) برقم (١٢١٠٤)

[4883] تفرد به مسلم ـ انظر (التحفة) برقم (٨٨٥٨)

فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ**))

[**4883**] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کا قرضہ کے سوا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔''

[**4884**] ۱۲۰۔(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ**))

[**4884**] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں قتل ہونا قرضہ کے سوا ہر چیز کا کفارہ بنتا ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شہادت سے قرضہ کے سوا تمام حقوق معاف ہو جاتے ہیں، جبکہ دوسری احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ بغیر معاف نہیں ہوتے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ خود معاف فرمادے، جس طرح ایک انسان قرضہ، ادائیگی کی نیت سے لیتا ہے اور وہ ادائیگی کی کوشش بھی کرتا ہے اور اس کی نیت بھی یہی ہے کہ میں قرضہ ہر صورت میں ادا کرنا ہے، لیکن ادا نہیں کر سکتا، تو اللہ تعالیٰ قرض خواہ کو اپنی طرف سے اجر و ثواب دے کر راضی فرمادے گا اور مقروض کو معاف فرمادے گا۔

۳۳...... بَاب: بَيَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

باب ۳۳: شہداء کی ارواح جنت میں ہیں اور وہ زندہ، اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں

[**4885**] ۱۲۱۔(۱۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

[**4884**] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۸۵۸)

[**4885**] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة آل عمران برقم (۳۰۱۱) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل الشهادة فی سبیل الله تعالی برقم (۲۸۰۱) انظر (التحفة) برقم (۹۵۷۰)

اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ [العمران:١٦٩] قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ ثُمَّ تَاْوِي اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا))

[4885] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی تین سندوں سے بیان کرتے ہیں، کہ مسروق رحمہ اللہ نے کہا، ہم نے عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا، جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں، ان کو مردے خیال نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔(آل عمران، آیت نمبر ۱۶۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ہم نے بھی آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: ”ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، ان کے لیے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکائی گئیں ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں، چرتی چگتی ہیں، پھر ان قندیلوں میں آ کر جگہ پکڑتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا، کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے، انہوں نے کہا، ہم کیا خواہش کر سکتے ہیں، ہم جہاں چاہتے ہیں، جنت میں چرتے چگتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ معاملہ تین دفعہ کیا، جب انہوں نے سمجھا کہ سوال کیے بغیر ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، انہوں نے کہا، اے ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمارے روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دے، تا کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں، تو جب اللہ نے یہ دیکھا کر کہ انھیں کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے، تو انہیں چھوڑ دیا۔“

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء کی ارواح جنت میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، یعنی ان کے جسم و بدن کی جگہ انہیں سبز پرندوں کی شکل میں جسم ملا ہے، جس میں وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور عرش سے لٹکے ہوئے قنادیل میں رہتے ہیں اور ان کی دنیا میں آنے کی خواہش پوری نہیں ہوتی، اس جہان سے ان کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور برزخی جہاں سے ان کا تعلق قائم ہو جاتا ہے، لیکن عام مومنوں کی روح کو پرندہ کی شکل دی جاتی ہے، جبکہ شہید کی روح سبز پرندے کے پیٹ میں ہے، اس لیے دونوں میں فرق ہے، دونوں کا مقام و مرتبہ یکساں نہیں ہے اور جنت کی نعمتوں سے لطف اندوزی میں بھی برابر نہیں ہے، لیکن اس جہان میں اس کی مکمل تفصیلات کو جاننا ممکن نہیں ہے، لیکن اس حدیث سے تناسخ یا آواگون پر استدلال درست نہیں ہے،

کیونکہ تناسخ میں روح اسی جہان فانی میں ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہوتی ہے، پھر اس سے نکل کر کسی دوسرے میں داخل ہوتی ہے، اس طرح عذاب وثواب کا چکر اسی دنیا میں چلتا رہتا ہے، جبکہ شہداء کی ارواح اس دنیا کی بجائے برزخ کے عالم میں سبز پرندوں میں ہیں، دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پھر قیامت تک ان سے نکل کر کسی اور جسم میں نہیں جانا ہے اور تناسخ میں تو یہ چکر بار بار اسی دنیا میں چل رہا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، جنت اب بھی موجود ہے، جہاں شہداء کی ارواح نعمتوں سے بھرپور طریقہ سے متمتع ہو رہی ہیں۔

۳۴...... بَاب: فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

باب ۳٤: جہاد اور سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت

[4886] ۱۲۲ ـ (۱۸۸۸) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیدِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیدَ اللَّیْثِیِّ

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ ((رَجُلٌ یُجَاهِدُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((مُؤْمِنٌ فِی شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ اللّٰهَ رَبَّهُ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

[4886] ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر پوچھا، سب لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑی دروں میں کسی درہ میں وہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جو انسان ارکان اسلام کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد میں حصہ لیتا ہے اور دونوں کو قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت آمادہ رہتا ہے اور جب ایسا دور آجائے گا، جس میں لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے میں اپنا دین محفوظ نہیں رہ سکے گا، تو پھر وہ انسان بہتر ہوگا، جو

[4886] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: افضل الناس مومن مجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله برقم (۲۷۸٦) وفی الرقاق باب: العزلة راحة من خلاط السوء برقم (٦٤٩٤) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی ثواب الجهاد برقم (۲٤۸٥) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی ای الناس افضل برقم (۱٦٦۰) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: العزلة برقم (۳۹۷۸)

سب لوگوں سے اس لیے الگ تھلگ ہو جائے گا، کہ اپنے دین کو محفوظ رکھ سکے اور لوگوں میں رہ کر کسی کے لیے اذیت اور ضرر کا باعث نہ بنے، لیکن اگر وہ اپنے اہل وعیال کے حقوق کو نظر انداز کر کے الگ تھلگ ہوتا ہے، تو یہ گوشہ نشینی یا عزلت اس کے لیے فضیلت کا باعث نہیں ہے۔

[4887] ١٢٣ـ(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ ((رَجُلٌ أَيُّ)) النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

[4887] ـ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں بہترین فرد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو اپنے نفس اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ آدمی جو پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں الگ تھلگ اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

[4888] ١٢٤ـ(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ثُمَّ رَجُلٌ))

[4888] ـ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، ابن شہاب کی مذکورہ بالا سند سے حدیث بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا: ''اور ایک آدمی جو کسی گھاٹی میں ہے،'' ثُمَّ کا لفظ نہیں ہے، باقی روایت وہی ہے۔

[4889] ١٢٥ـ(١٨٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))

[4889] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین زندگی

[4887] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٦٣)

[4888] تقدم تخريجه برقم (٤٨٦٣)

[4889] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٢٤)

اس آدمی کی ہے، جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر لڑ رہا ہے، جب وہ دشمن کی آواز سنتا ہے، یا گھبراہٹ محسوس کرتا ہے، اس پر اڑ کر پہنچ جاتا ہے، قتل اور موت اس کے محل میں تلاش کرتا ہے، یا وہ انسان جو کچھ بکریوں کے ساتھ پہاڑی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی کے اندر رہتا ہے، نماز کا اہتمام کرتا ہے اور زکاۃ ادا کرتا ہے اور اپنی موت تک اپنے رب کی بندگی کرتا ہے، لوگوں سے خیر کے علاوہ کسی چیز میں نہیں۔

مفردات الحدیث ❶ **المعاش**: زندگی۔ ❷ **هَيْعَةٌ**: دشمن کی آمد پر خطرہ کی آواز۔ ❸ **فَزْعَةٌ**: دشمن کے حملہ کے خطرہ کے سبب گھبراہٹ طاری ہونا۔ ❹ **يبتغى القتل والموت مظانه**: وہ شہادت کی تلاش میں اس جگہ پہنچتا ہے، جو قتل اور موت کی جگہ ہے، یعنی جہاں موت آ سکتی ہے اور شہادت کی آرزو پوری ہو سکتی ہے۔ ❺ **شعفه**: ج شَعَفٌ: پہاڑ کی چوٹی۔ ❻ **اليقين**: موت۔ ❼ **طار عليه**: اس پر تیزی سے اس کا رخ کرتا ہے۔

[4890] ۱۲۶۔(. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلاهُمَا

عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى

[4890]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''ان پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں،'' یحییٰ کی روایت میں شعفة من هذه الشعف ہے۔ یہاں شِعبه مِن الشِعاب ہے۔

[4891] ۱۲۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ ((فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ))

[4891]۔ یہی روایت، امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے ابوحازم کی حدیث کے ہم معنی بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا، ''پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں۔''

[4890] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٦٦)
[4891] تقدم تخريجه برقم (٤٨٦٦)

مفردات الحدیث ✵ شِعُب ج شِعَاب: پہاڑوں کے اندر کا راستہ، درہ یا گھاٹی۔

۳۵...... بَاب: بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْآخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

باب ۳۵: ان دو آدمیوں کا بیان جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں

[4892] ۱۲۸۔(۱۸۹۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَیْفَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَیُسْتَشْهَدُ ثُمَّ یَتُوبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَیُسْتَشْهَدُ))

[4892]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے، جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اللہ کے رسول! کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا، ''ایک اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے، تو مسلمان ہو جاتا ہے، پھر اللہ عزوجل کی راہ میں لڑتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے۔

[4893] (...)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَیْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4893]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[4894] ۱۲۹۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَذَكَرَ أَحَادِیثَ مِنْهَا
وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَیْنِ یَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ))

[4892] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: اجتماع القاتل والمقتول فی سبیل الله فی الجنة برقم (۳۱۶۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۸۵)

[4893] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فیما انكرت الجهمیة برقم (۱۹۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۶۳)

[4894] تقدم

قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ))

[4894]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے، جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے، دونوں جنت میں داخل ہو جاتے۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا، کیسے ہوگا! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ایک مقتول ہو کر جنت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر دوسرے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اور اسے اسلام کی ہدایت دیتا ہے، پھر وہ اللہ کی راہ میں لڑ کر شہادت پا لیتا ہے۔''

فائدہ :...... اللہ تعالیٰ ہنستا ہے، لیکن اس کی ہنسی اسی کے شان کے لائق ہوتی ہے، اس کی حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے تشبیہ و تمثیل کی طرح تاویل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

۳۶...... بَاب: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

باب ۳۶: جس نے کافر کو قتل کیا، پھر راہ راست پر قائم رہنے کی توفیق ملی

[4895] ۱۳۰۔(۱۸۹۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))

[4895]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کا (مسلمان) قاتل کبھی آگ میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

فائدہ :...... کافر اپنے کفر کی بنا پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اس کا قاتل مسلمان اگر راہ راست پر قائم رہا، کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، یا ان سے توبہ کر لی تو وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ دین پر صحیح استقامت نہ دکھا سکا اور کبیرہ گناہوں کا بلا توبہ ارتکاب کیا، تو وہ گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں داخل ہوگا، لیکن دونوں کا مقام الگ الگ ہوگا، وہ یکجا نہیں ہوں گے، کہ کافر اس کو یہ عار دلا سکے کہ تم بھی تو میرے ساتھ ہو تیرے اسلام نے تجھے کیا فائدہ دیا۔

[4896] ۱۳۱۔(...)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

[4895] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في فضل من قتل كافرا برقم (٢٤٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٤)

[4896] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٩)

مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِى النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))

[4896] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دو آگ میں اس طرح داخل نہیں ہوں گے، کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچا سکے۔'' پوچھا گیا، وہ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جس نے کافر کو قتل کیا، پھر ایمان پر قائم رہا۔''

فائدہ:...... ایک مسلمان جو ایمان پر قائم رہا، لیکن کبائر کا ارتکاب کرتا ہے، تو وہ سزا بھگتنے کے لیے اگر معافی نہ ملے...... دوزخ میں داخل ہو سکتا ہے، لیکن فرق مراتب کی بنا پر کافر اور اس کی جگہ ایک نہیں ہو سکتی کہ وہ اکٹھے ہو سکیں۔

۳۷...... بَاب: فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيفِهَا

باب ۳۷: اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت اور اس میں اضافہ

[4897] ۱۳۲ ۔(۱۸۹۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ

عَنْ اَبِى مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَكَ ((بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))

[4897] ۔حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی اونٹنی لایا اور کہنے لگا، یہ اللہ کی راہ میں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے قیامت کے دن اس بدلہ میں سات سو (۷۰۰) اونٹنیاں ملیں گی، سب کے مہار ڈالی ہو گی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر خلوص نیت سے جہاد کے لیے کوئی چیز دی جائے تو اس میں سات سو گنا تک اضافہ ہوتا ہے، ایک چیز کے عوض اسے سات سو اشیاء ملیں گی۔

[4898] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَآئِدَةَ ح و حَدَّثَنِى بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا

[4897] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الجهاد باب: فضل الصدقة فى سبيل الله عزوجل برقم (۳۱۸۷) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲)

[4898] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٨٧٤)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4898]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

۳۸...... بَاب: فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهٖ وَخِلَافَتِهٖ فِيْ أَهْلِهٖ بِخَيْرٍ

باب ۳۸: اللہ کی راہ میں جنگ لڑنے کے لیے نکلنے والے کی سواری وغیرہ کے ذریعہ اعانت اور اس کے گھر والوں میں بہترین انداز سے جانشینی کی فضیلت

[4899] ۱۳۳۔(۱۸۹۳)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُوكُرَیْبٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی كُرَیْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ

عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّی اُبْدِعَ بِی فَاحْمِلْنِی فَقَالَ ((مَا عِنْدِی)) فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُولَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلَی مَنْ یَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ دَلَّ عَلَی خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ))

[4899]۔حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، میری سواری ہلاک ہوگئی، تو مجھے سواری دیجیے، آپ نے فرمایا: ''میرے پاس تو نہیں ہے۔'' تو ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اسے ایسے انسان کا پتہ دیتا ہوں، جو اسے سواری مہیا کرے گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھے کام کی راہنمائی کرے گا تو اسے بھی کرنے والے کا اجر ملے گا۔''

مفردات الحدیث ✲ اُبْدِعَ بِی: میری سواری ہلاک ہوگئی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی اچھے کام کی تلقین کرنا، علم دین سکھانا، عبادات کا طریقہ بتانا، اتنے ہی اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے، جتنا اجر و ثواب اس کار خیر کو سرانجام دینے والے کو ملے گا، اس لیے اچھے اور نیک کام کی طرف راہنمائی کرکے اجر و ثواب کے حصول کی کوشش کرنا چاہیے۔

[4900] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ح و حَدَّثَنِی بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4899] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الدال علی الخیر برقم (۵۱۲۹) والترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: ما جاء فی الدال علی الخیر کفاعله برقم (۲۶۷۱) وبرقم (۲۶۷۱م) انظر (التحفة) برقم (۹۹۸۶)

[4900] تقدم تخریجه فی الحدث السابق برقم (٤٨٧٦)

[4900]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت، اعمش ہی کی مذکورہ سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4901] ۱۳۴۔(۱۸۹۴)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی اُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِی مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ((ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ اَعْطِنِی الَّذِی تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ ((اَعْطِيهِ)) الَّذِی تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِی عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِی مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ

[4901]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلہ کے ایک نوجوان نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں غزوہ میں حصہ لینا چاہتا ہوں اور میرے پاس اس کی تیاری کے لیے کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ''اس آدمی کے پاس جاؤ، اس نے جنگ کے لیے تیاری کی تھی، لیکن وہ بیمار ہو گیا۔'' وہ اس کے پاس آ کر کہنے لگا، رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں، ''جو سامان جنگ تو نے تیار کیا ہے، وہ مجھے دے دو۔'' اس نے اپنی بیوی سے کہا، اے فلاں! جو سامان میں نے تیار کیا، اسے دے دے اور اس میں سے کوئی چیز نہ رکھنا، اللہ کی قسم! تو اس سے جو چیز رکھے گی، وہ تیرے لیے باعث برکت نہیں ہو گی۔

[4902] ۱۳۵۔(۱۸۹۵)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِی اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

[4902]۔حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو تیار کیا، تو اس نے بھی جہاد کیا اور اس نے غازی کے گھر کا اچھائی کے ساتھ خیال رکھا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا۔''

[4901] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فيما يستحب من انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل برقم (۲۷۸۰) انظر (التحفة) برقم (۳۲٤)

[4902] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: فضل من جهز غازيا او خلفه بخير برقم (۲۸٤۳) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: ما يجزی من الغزو برقم (۲۵۰۹) والترمذی ←

[4903] ١٣٦ ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا))

[4903] ۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جہاد میں حصہ لینے والے کو سامان جنگ فراہم کیا، اس نے یقیناً غزوہ میں حصہ لیا اور جس نے جہاد کرنے والے کے گھر والوں میں اس کی نیابت کی اس نے بھی واقعی جہاد میں حصہ لیا۔''

فائدہ:...... جو انسان کسی ایسے انسان کو سامان حرب خرید کر دیتا ہے، جو جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے، تو یہ چونکہ اس کے جہاد میں حصہ لینے کا سبب اور واسطہ ہے، اس لیے اس کو بھی جہاد میں شرکت کرنے والوں کی طرح اجر و ثواب حاصل ہوگا، اس طرح جو انسان مجاہد کے گھر والوں کی ضروریات پوری کرتا ہے، ان کے کام کاج کرتا ہے، وہ بھی اس کی نیابت کر کے اس کو گھر کی فکر سے بے نیاز کرتا ہے تا کہ وہ جہاد میں یکسوئی سے حصہ لے سکے، اس لیے، اس کو بھی اجر وثواب حاصل ہوگا، لیکن ہر ایک کو ثواب اپنے اپنے عمل کے مطابق ملے گا، سب کا ثواب برابر نہیں ہوگا۔

[4904] ١٣٧ ـ(١٨٩٦)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى كَثِيرٍ حَدَّثَنِى اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ

عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلَى بَنِى لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا))

[4904] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ، ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ بنولحیان کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''ہر خاندان کے دو افراد میں سے ایک فرد نکلے اور اجر دونوں کو ملے گا۔''

[4905] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِى يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِى اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِى

← فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی فضل من جهز غازیا برقم (١٦٢٨) وبرقم (١٦٣١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل من جهز غازیا ٦/ ٤٦ـ انظر (التحفة) برقم (٣٧٤٧)

[4903] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٨٧٩)

[4904] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: ما یجزی من الغزو برقم (٢٥١٠) انظر (التحفة) برقم (٤٤١٤)

[4905] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٨٨١)

عَنْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ

[4905]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پارٹی روانہ فرمائی، اوپر کی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

[4906] (. . .) وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4906]۔امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[4907] ۱۳۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلٰى بَنِي لَحْيَانَ((**لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ**))

[4907]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنولحیان کی طرف ایک دستہ یہ کہہ کر روانہ فرمایا، ''ہر گھر کے دو مردوں میں سے ایک مرد نکلے۔'' پھر گھر بیٹھنے والے کو فرمایا: ''تم میں سے جس نے روانہ ہونے والے کے اہل اور اس کے مال میں بہترین نیابت کی، اس کو نکلنے والے کے آدھے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔''

فائدہ:...... جو انسان جہاد میں بالفعل حصہ لیتا ہے، اس کو دو ثواب ملتے ہیں، اجر اصل اور اجر فضل (اضافہ و زیادتی) تو اس کی نیابت بالخیر کرنے والے کو اصل اجر کا نصف کے برابر ملتا ہے اور اضافہ یا تضعیف تو صرف بالفعل حصہ لینے والے کے لیے ہے۔

۳۹...... بَاب: حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِينَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ

باب ۳۹: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت و عزت اور ان کے سلسلہ میں خیانت کے مرتکب کا گناہ

[4908] ۱۳۹۔(۱۸۹۷) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

[4906] تقدم تخريجه برقم (٤٨٨١)

[4907] تقدم تخريجه برقم (٤٨٨١)

[4908] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: حرمة نساء المجاهدين على القاعدين برقم (٢٤٩٦) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من خان غازيا في اهله ٦/ ٥٠ و ٦/ ٥١۔ انظر (التحفة) برقم (١٩٣٣)

بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))

[4908] ۔سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد میں شرکت کرنے والوں کی بیوی کی عزت گھر بیٹھ رہنے والوں پر اپنی ماؤں کی عزت کی طرح ہے اور گھر بیٹھ رہنے والوں میں سے جو آدمی بھی کسی مجاہد کے گھر والوں میں اس کی نیابت کرتا ہے اور ان کے سلسلہ میں مجاہد کی خیانت کرتا ہے، تو اسے قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، تو وہ اس کے عملوں میں سے جتنا چاہے گا لے سکے گا، تو تمہارا کیا خیال ہے؟'' (کیا وہ اس کا کوئی عمل چھوڑے گا)

[4909] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

[4909] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4910] ۱٤٠۔(. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَقَالَ ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ)) فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))

[4910] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، فرمایا: ''اس کی نیکیوں میں سے جو چاہو لے لو۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا، ''تو تمہارا کیا خیال ہے؟''

فائدہ:......جس طرح انسان اپنی ماں کی عزت و احترام کرتا ہے، اسے نظر بد سے نہیں دیکھتا اور اس کے ساتھ قابل اعتراض خلوت و گفتگو نہیں کرتا اور اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے، اس کی ضروریات کو پوری کرتا ہے، تو جہاد سے پیچھے رہ کر مجاہدین کی نیابت کرنے والوں کو ان کی بیویوں کے ساتھ اپنی ماؤں والا طرز عمل اختیار کرنا ہوگا اور اگر کوئی انسان خیانت کا مرتکب ہوگا، ان کی عزت و ناموس پامال کرے گا، یا مالی خیانت کرے گا، تو یہ اس قدر سنگین جرم ہے کہ مجاہد کو اس خائن کی تمام نیکیاں لینے کا اختیار ملے گا اور وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑنے کا روادار نہیں ہوگا۔

[4909] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٨٨٥)

[4910] تقدم تخريجه برقم (٤٨٨٥)

۴۰...... بَاب: سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ

باب ٤٠: فرضیت جہاد معذوروں سے ساقط ہے۔ (معذوروں پر جہاد فرض نہیں ہے)

[4911] ١٤١-(١٨٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ

الْبَرَآءَ يَقُوْلُ فِيْ هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ [النسآء: ٩٠] فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا اِلَيْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَآءِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ رِوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

[4911] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ سورۃ نساء آیت نمبر ۹۰، ''گھر بیٹھ رہنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن برابر نہیں ہیں۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو (لکھنے کا) حکم دیا، تو وہ لکھنے کے لیے شانہ کی ہڈی لے آئے، تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنی نابینا ہونے کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آیت یوں اتاری گئی، ''وہ بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں ہیں جو معذور نہیں ہیں۔'' امام شعبہ، براء رضی اللہ عنہ کی طرح اس آیت کے بارے میں حضرت زید بن ثابت سے بھی بیان کرتے ہیں۔

[4912] ١٤٢-(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلَّمَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ

[4911] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: قول الله عزوجل ﴿لا يستوى القاعدون من المومنين غير اولى الضرر والمجاهدون فى سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسم على القاعدين درجة وكلا وعد الله الحسنى وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما درجات منه ومغفرة ورحمة وكان الله غفورا رحيما﴾ برقم (٢٨٣١) وفى التفسير باب ﴿لا يستوى القاعدون من المومنين --- والمجاهدون فى سبيل الله﴾ برقم (٤٥٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٧٧)

[4912] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٨٩)

[4912] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت اتری، ''گھر بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں ہیں، تو ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے آپ سے گفتگو کی، تو یہ ٹکڑا اترا ''سوائے معذوروں کے۔''

۴۱...... بَاب: ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ

باب ۴۱: شہید کے لیے جنت کا ثبوت

[4913] ۱۴۳-(۱۸۹۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ

جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ اَيْنَ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ

[4913] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی نے پوچھا، میں کہاں ہوں گا؟ اے اللہ کے رسول! اگر میں قتل کر دیا جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' تو اس کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں، وہ اس نے پھینک دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ وہ شہید ہو گیا، سوید کی روایت میں ہے، ایک آدمی نے غزوہ احد کے دن نبی اکرم ﷺ سے پوچھا۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو انسان خلوص نیت سے دنیوی لذتوں کو ترک جنت کے لیے تیزی دکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کی قدر دانی فرماتے ہوئے اس کے لیے جنت میں جانے کا انتظام فرما دیتا ہے، یہ کون تھا؟ بقول امام خطیب بغدادی، یہ عمیر بن حمام انصاری تھا، جبکہ بقول حافظ ابن حجر اس کا واقعہ جنگ بدر سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ اس حدیث میں جنگ احد کا ذکر ہے۔ اس لیے یہ عمیر نہیں ہو سکتا اور عمیر کا تذکرہ آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے۔

[4914] ۱۴۴-(۱۹۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

[4913] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة احد برقم (۴۰۴۶) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: ثواب من قتل في سبيل الله عزوجل ۶/ ۳۳۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۵۰)

[4914] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۴)

جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی النَّبِیتِ قَبِیلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((عَمِلَ هٰذَا یَسِیرًا وَاُجِرَ كَثِیرًا))

[4914]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنو نبیت کا ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں گواہی دیتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں، پھر آگے بڑھ کر لڑنے لگا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کم عمل کر کے بہت زیادہ اجر پا لیا۔''

فائدہ: ...... بخاری شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ آدمی مسلح ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، میں جنگ لڑوں یا مسلمان ہو جاؤں، تو آپ نے فرمایا، مسلمان ہو کر پھر جنگ لڑ، تو یہ عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ جسے ایک نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اور یہ اصیرم کے نام سے معروف تھا جو بنو عبدالاشہل سے تھا جو نبی نبیت کی ایک شاخ ہے اور نبیت عمرو بن مالک بن اوس کا لقب ہے۔

[4915] ۱٤٥۔(۱۹۰۱) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِی النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِیرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُسَیْسَةَ عَیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیرُ اَبِی سُفْیَانَ فَجَآءَ وَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِی وَغَیْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اَدْرِی مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ ((اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُونَهٗ فِی ظُهْرَانِهِمْ فِی عُلْوِ الْمَدِینَةِ فَقَالَ ((لَا اِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِینَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَیْءٍ حَتّٰى اَكُونَ اَنَا دُونَهٗ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُومُوا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُولُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ یَارَسُولَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بَخٍ بَخٍ

[4915] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی بعث العیون برقم (۲٦۱۸) انظر (التحفة) برقم (٤۰۸)

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يَحْمِلُكَ)) عَلَى ((قَوْلِكَ بَخْ بَخْ)) قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ

[4915]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر روانہ فرمایا تاکہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کے حالات کا جائزہ لے، وہ واپس آیا تو میرے سوا اور رسول اللہ ﷺ کے سوا گھر میں کوئی نہ تھا، ثابت کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کو مستثنیٰ کیا تھا، اس نے آپ کو واقعہ سنایا، تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور خطاب فرمایا، اس میں کہا، ہمیں ایک چیز مطلوب ہے، تو جس کی سواری گھر میں ہے، وہ ہمارے ساتھ سوار ہو جائے، '' تو کچھ لوگ آپ سے ان سواریوں کے بارے میں اجازت مانگنے لگے، جو مدینہ کے بالائی علاقہ میں تھیں، آپ نے فرمایا، ''نہیں، وہی لوگ نکلیں جن کی سواریاں موجود ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی روانہ ہو گئے، حتی مشرکوں سے بدر میں پہلے پہنچ گئے اور مشرک بھی آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے، حتیٰ کہ میں آگے ہوں،'' مشرکین قریب آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف اٹھو، جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔'' عمیر بن حمام انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول! جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' اس نے کہا، واہ، واہ، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تم واہ، واہ کلمہ تحسین کیوں کہہ رہے ہو؟'' اس نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اس امید پر کہ میں بھی اس کے باشندوں میں داخل ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''تو اہل جنت میں سے ہے۔'' تو اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگا، پھر کہا، اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ تو بہت طویل زندگی ہوگی اور وہ کھجوریں جو اس کے پاس تھیں، پھینک دیں اور دشمن سے لڑنے لگا، حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔

مفردات الحدیث ✲ طَلِبَة: مطلوبہ ضرورت۔ قرن: ترکش

فائدہ :...... ابوسفیان ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا تھا، جس کے ساتھ صرف تیس چالیس آدمی تھے، آپ نے اس کے حالات سے آگاہی کے لیے جاسوس روانہ کیا، پھر اس کی رپورٹ پر مطلوبہ چیز سے آگاہ کیے بغیر نکلنے کا حکم دیا تاکہ خبر عام نہ ہو جائے اور فوری تعاقب کی بنا پر لوگوں کو جمع کرنے کے لیے کچھ توقف نہیں کیا اور قافلہ کا تعاقب مطلوب تھا، اس لیے، اس کے لیے کوئی خاص اہتمام اور تیاری نہیں کی اور حضرت

عمیر نے جنتی ہونے کی پیش گوئی سن کر چند کھجوریں کھانے کے لیے وقت صرف کرنا بھی گوارا نہیں کیا اور انہیں پھینک کر وہاں جانے کے لیے دشمن سے جا ٹکرائے، لیکن اس سے یہ استدلال کرنا درست نہیں ہے کہ آپ کو یہ پتہ تھا کون جنتی ہے اور کون دوزخی ہے، کیونکہ اس کا مدار وحی پر تھا۔

[4916] ١٤٦-(١٩٠٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ

[4916]۔ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے دشمن کے سامنے یہ کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔'' تو ایک پراگندہ حالت آدمی کھڑا ہو کر پوچھنے لگا، اے ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس کی کنیت ہے) کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہنے لگا، میں تمہیں سلام پیش کرتا ہوں، پھر اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چل پڑا، اور اس سے ضرب لگائی حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔

فائدہ:...... اگر کوئی بہادر اور جری انسان، دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے اکیلا ہی اس کے اندر گھس جائے اور شہید ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اکیلا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکتا ہو، بلکہ پکڑے جانے کا اندیشہ ہو جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو، تو پھر ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

[4917] ١٤٧-(٦٨٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ

[4916] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی فضل الجهاد باب: ما ذكر ان ابواب الجنة تحت ظلال السيوف برقم (١٦٥٩) انظر (التحفة) برقم (٩١٣٩)

[4917] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٧)

خَالِی حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((**إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا**))

[4917] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے، آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی روانہ فرمائیں، جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں، تو آپ نے ان کی طرف ستر (۷۰) انصاری آدمی روانہ فرمائے، جنہیں قراء (قرآن پڑھانے والے) کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ لوگ قرآن مجید پڑھتے تھے اور رات کو قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے اور سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں (لوگوں کے استعمال کے لیے) رکھتے اور لکڑیاں کاٹ کر انہیں بیچتے اور اس رقم سے اہل صفہ اور محتاجوں کے لیے خوراک خریدتے، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (ان کی قوم کی طرف) بھیج دیا، دشمن ان کے سامنے آیا اور انہی مقررہ جگہ تک پہنچنے سے پہلے قتل کر ڈالا، تو انہوں نے دعا کی، اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو پیغام پہنچا دے، کہ ہم تجھے مل چکے ہیں، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور انہیں اس طرح نیزہ مارا کہ وہ پار ہو گیا، تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا، رب کعبہ کی قسم! میں نے منزل کو پا لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بتایا، ''تمہارے بھائی شہید کر دیئے گئے ہیں اور انہوں نے دعا کی ہے، اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھے مل چکے ہیں اور تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔''

فائدہ :...... یہ بئر معونہ کا واقعہ ہے، کہ ابو براء عامر بن مالک جو ملاعب الاسنہ کے نام سے معروف تھا، آپ نے اس کے کہنے پر ان مسلمانوں کو قرآن وسنت کی تعلیم دینے اور کافروں میں تبلیغ کرنے کے لیے، ستر قراء کو روانہ فرمایا، حضرت حرام بن ملحان آپ کا خط لے کر ابو براء عامر کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس گئے، اس نے خط دیکھے بغیر ہی ان کو شہید کر دیا اور اپنی قوم کو ان مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے پکارا، لیکن انہوں نے ابو براء کے عہد کی بنا پر اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا، تو اس نے بنو سلیم کے قبائل عصیہ، رعل اور ذکوان کو بلایا، وہ حملہ کے لیے تیار ہو گئے اور مسلمانوں کو گھیر کر قتل کر ڈالا، تفصیل الرحیق میں دیکھیں۔

[4918] ۱۴۸ـ(۱۹۰۳)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ

أَنَسٌ عَمِّي الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُيِّبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا [الاحزاب: ۲۳] قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ

[4918]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا وہ چچا جس کے نام پر میرا نام رکھا گیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک نہ ہوسکا اور یہ چیز اس کے لیے بہت ناگواری کا باعث بنی، کہ پہلا معرکہ جس میں رسول اللہ ﷺ شریک ہوئے، میں اس سے غیر حاضر رہا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مجھے کوئی معرکہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دکھایا، تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا، میں کیا معرکہ سرانجام دیتا ہوں، اس کے سوا وہ کچھ کہنے سے خوف زدہ ہوئے، پھر وہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، ان کے سامنے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اے ابوعمرو! کدھر جارہے ہو؟ پھر کہا حسرت ہے (تم پر) میں نے احد کے پیچھے سے جنت کی خوشبو محسوس کررہا ہوں اور دشمن سے ٹکرا گئے، حتیٰ کہ قتل کردیئے گئے، تو ان کے جسم پر تلوار، نیزہ اور تیر کے اسی (۸۰) سے زائد زخم پائے گئے۔ تو ان کی بہن اور میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے بتایا، میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کے پوروں سے شناخت کیا اور ان کے حق میں یہ آیت اتری، ''ان میں سے کچھ ایسے مردان میدان ہیں، جنھوں نے اللہ سے اپنے کئے ہوئے عہد کو سچ کر دکھایا، تو ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنھوں نے اپنی نذر پوری کرڈالی اور ان میں سے بعض اس کے منتظر ہیں اور انہوں نے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی، احزاب، آیت نمبر ۲۳، صحابہ کرام سمجھتے تھے کہ یہ ان کے اور ان کے ساتھیوں (شہدائے احد) کے بارے میں اتری ہے۔

[4918] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الاحزاب برقم (۳۲۰۰) انظر (التحفة) برقم (۴۰۶)

۴۲...... بَاب: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ۴۲: جس نے اس لیے لڑائی لڑی تا کہ اللہ کا بول بالا ہو وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے

[4919] ۱۴۹-(۱۹۰۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابو مُوسٰى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ))

[4919]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! ایک آدمی مال غنیمت کے طمع پر لڑتا ہے، دوسرا آدمی ناموری کے لیے کہ میرا چرچا ہو لڑتا ہے، تیسرا آدمی اپنی جنگی مہارت دکھانے کے لیے لڑتا ہے، تو اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بلند و بالا ہو، وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔''

فائدہ: ......لوگ لڑائی میں مختلف اغراض و مقاصد یا مفادات کے لیے حصہ لیتے ہیں، لیکن یہ پوشیدہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے سب لڑنے والوں کے سامنے ایک آئینہ پیش فرما دیا، جس میں انسان اپنی اصلی شکل خود بخود دیکھ سکتا ہے، یا اس کسوٹی پر وہ خود اپنے آپ کو پرکھ سکتا ہے اور دوسرے بھی قرائن اور آثار سے کچھ نہ کچھ رائے قائم کر سکتے ہیں، اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ جو انسان صرف اور صرف اللہ کے دین کی سربلندی اور رفعت کے لیے جہاد میں حصہ لیتا ہے، کوئی اور غرض یا مفاد وابستہ نہیں ہے، تو وہ واقعی اللہ کی راہ میں لڑتا ہے، لیکن اگر وہ غنیمت کے لیے، اظہار شجاعت کے لیے، ریاء وسمع کے لیے، خاندانی غیرت یا اشتعال میں آ کر لڑتا ہے، تو یہ فی سبیل اللہ نہیں ہے، دنیوی اغراض اور مفادات ہیں جو حاصل ہو سکتے ہیں۔

[4919] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا برقم (۲۸۱۰) وفي باب: من قاتل للمغنم هل للمغنم هل ينقص من اجره برقم (۳۱۲۶) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين﴾ برقم (۷۴۵۸) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا برقم (۲۵۱۷) وبرقم (۲۵۱۸) والترمذي في (جامعه) في فضائل الجهاد باب: ما جاء فيمن يقاتل رياء للدنيا برقم (۱۶۴۶) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا برقم ۶/ ۲۳۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: النية في القتال برقم (۲۷۸۳) انظر (التحفة) برقم (۸۹۹۹)

[4920] ۱۵۰۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ
عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَیُّ ذٰلِكَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ))

[4920]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سند سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، ایک آدمی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے اور خاندانی غیرت کی خاطر لڑتا ہے اور دکھاوے کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس لیے جنگ لڑی تا کہ اللہ کا بول ہی بلند ہو تو وہی اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔''

[4921] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ
عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَه

[4921]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک آدمی اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4922] ۱۵۱۔(. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِی وَائِلٍ
عَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ))

[4922]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کی راہ میں لڑنے کے بارے میں سوال کیا، پوچھا، ایک آدمی غصہ میں آ کر لڑتا ہے اور خاندانی حمیت کی خاطر لڑتا ہے، تو آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور آپ نے سر صرف اس لیے اٹھایا، کیونکہ وہ کھڑا ہوا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول ہی بالا ہو، تو وہی فی سبیل اللہ لڑتا ہے۔''

[4920] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٨٩٦)
[4921] تقدم تخريجه برقم (٤٨٩٦)
[4922] تقدم تخريجه برقم (٤٨٩٦)

۴۳..... بَاب: مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ اِسْتَحَقَّ النَّار

باب ٤٣: جوشخص دکھاوے اور نمود ونمائش کی خاطر لڑا، وہ آگ کا حقدار (اہل) ہوگا

[4923] ۱۵۲۔(۱۹۰۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ))

[4923]۔ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکھر گئے تو ایک شامی سربرآوردہ یا ناتل نامی شخص نے ان سے کہا، اے شیخ! ہمیں وہ حدیث سنائیے، جو آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، انہوں نے کہا، ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''سب سے پہلے قیامت کے دن جس کے خلاف فیصلہ ہوگا، وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہے، اسے لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے بتائے گا اور وہ ان کا اقرار کرے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا (کن مقاصد کے لیے ان کو استعمال کیا) ہے وہ کہے گا، میں نے تیری خاطر جہاد کیا، حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے تو صرف اس لیے جہاد میں حصہ لیا، تاکہ تیری جرأت کے چرچے ہوں، تو یہ چرچے ہو گئے، پھر اس کے بارے میں حکم

[4923] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل ليقال: فلان جرى برقم (۳۱۳۷) انظر (التحفة) برقم (۱۳٤۸۲)

ہوگا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے اور ایک آدمی نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن کی قرات کرتا رہا، اسے بھی لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا اور وہ ان کی شناخت کر لے گا، اللہ اس سے پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ (ان کو کن مقاصد کے لیے استعمال کیا) وہ کہے گا، میں نے علم سیکھا اور اسے سکھایا اور تیری خاطر قرآن کی قرأت کی، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا، تاکہ تجھے عالم کہا جائے گا اور تو نے قرآن پڑھا، تاکہ تجھے قاری کہا جائے گا، تو تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا، (تیرے عالم اور قاری ہونے کا خوب چرچا ہوا) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک تیسرا آدمی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور دولت سے نوازا ہوگا اور اسے ہر قسم کا مال عنایت کیا ہوگا، اسے بھی لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی نعمتوں سے آگاہ فرمائے گا اور وہ ان کا اعتراف کر لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا، میں نے کوئی کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا ، جہاں تجھے خرچ کرنا پسند تھا، مگر تیری رضا کے حصول کی خاطر میں نے وہاں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، درحقیقت تو نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے، (تیری فیاضی اور داد و دہش کے چرچے ہوں) سو تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو گیا، (دنیا میں تیری سخاوت اور داد و دہش کے خوب چرچے ہوئے) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

مفردات الحدیث ☼ الناتل: آگے بڑھنے والا، اس سے مراد ناتل بن قیس جزامی ہے، جو فلسطینی تھا۔

فائدہ:...... جن اعمال کو شہرت و نمود و نمائش کے لیے کیا جاتا ہے، ان میں سب سے پہلے شہید، عالم اور مالدار کے متعلق فیصلہ ہوگا اور ارکان دین، عبادات میں سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں فیصلہ ہوگا اور ظلم و ستم کے کاموں میں سے سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا، اس طرح ہر جگہ اضافی اولیت مراد ہے، کیونکہ ہر چیز کی اولیت اس کی انواع کے اعتبار سے ہوتی ہے اور ان تینوں کو جھوٹ کہا گیا ہے، کیونکہ یہ باتیں خلاف واقعہ تھیں، یہ معصیت ہے یا نہیں، اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس حدیث میں جن تین اعمال کا ذکر ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال کی قربانی اور علم دین کی تحصیل و تعلیم اور قرآن مجید کی تلاوت، یہ تینوں اعلیٰ درجہ کے عمل ہیں، لیکن اعمال کی روح اور جان اخلاص نیت ہے، اگر اخلاص نیت کے ساتھ یہ عمل ہوں تو پھر بلاشبہ ان کا صلہ جنت کے اعلیٰ درجات اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے، لیکن یہی اعمال جب دکھلاوے اور شہرت و ناموری کے حصول کے لیے کیے گئے، تو یہ سنگین گناہ ٹھہرے اور سب سے پہلے جہنم میں جھونکے جانے کا باعث بنے، لیکن اگر ایک انسان نیک عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے جذبہ کے تحت خلوص نیت سے کرتا ہے اور اس نیک عمل کی شہرت ہو جاتی ہے اور لوگ اس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں اور اس سے محبت و عقیدت

کا اظہار کرتے ہیں، تو یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آخرت میں ملنے والے اصل انعام واکرام سے پہلے اس دنیا میں نقد صلہ اور اس بندہ کی اللہ کے ہاں مقبولیت ومحبوبیت کی ایک علامت اور اس کے لیے خوش خبری ہے، جیسا کہ مسلم شریف میں ہی آگے ایک روایت آ رہی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، بتلایئے، ایک آدمی نیکی کا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلد (دنیا میں) حاصل ہونے والے خوش خبری ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے سنن ترمذی میں ایک روایت ہے، کہ ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! انسان ایک خیر کا کام کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور جب لوگوں کو اس کی نیکی کی اطلاع ملتی ہے، تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے، (کہ لوگوں کو میری اچھی بات کی خبر ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دو اجر ملیں گے، ایک اجر پوشیدگی اور اخفاء کا اور دوسرا اجر علانیہ اور اظہار کا۔''

[4924] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ

[4924]۔ مصنف یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۴۴...... بَاب: بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ

باب ٤٤: جس نے جہاد میں حصہ لیا اور اس کو غنیمت ملی اور جس کو غنیمت نہ ملی ان کے ثواب کی مقدار

[4925] ۱۵۳ـ(۱۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي هَانِئٍ عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ اِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ))

[4925]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جماعت اللہ کی راہ میں

[4924] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٠٠)

[4925] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في السرية تخفق برقم (٢٤٩٧) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: ثواب السرية التي تخفق ٦/ ١٨۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: النية في القتال برقم (٢٧٨٥) انظر (التحفة) برقم (٨٨٤٧)

جہاد کرتی ہے اور انہیں غنیمت حاصل ہو جاتی ہے، تو انہیں آخرت کے اجر سے دو تہائی اجر مل جاتا ہے اور ان کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت نہیں ملتی تو ان کو پورا اجر باقی رہتا ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجاہد خلوص نیت سے جہاد میں حصہ لیتا ہے، غنیمت اس کا مطلوب ومقصود نہیں ہوتی، لیکن وہ صحیح سالم واپس آ جاتا ہے اور اسے غنیمت بھی مل جاتی ہے، تو مجاہد کے لیے جو تین انعامات ہیں، سلامتی، غنیمت اور آخرت کا اجر وثواب، ان میں سے دو انعامات وہ حاصل کر لیتا ہے اور صرف تیسرا باقی رہ جاتا ہے، لیکن اگر وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے، یا غنیمت سے محروم ہو جاتا ہے، تو اس اصول کے مطابق کہ اجر بقدر مشقت وتکلیف ہے، اس کے اجر وثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ کھلی حقیقت ہے کہ جو بچ نہ سکا، یا اسے غنیمت نہ ملی اس کی مشقت وکلفت اس سے زائد ہے، جو بچ گیا اور غنیمت بھی حاصل کر لی، مثلاً اہل بدر کو اگر غنیمت حاصل نہ ہوتی تو ان کا اجر وثواب اس سے بھی زائد ہو جاتا جو انہیں اب حاصل ہے، اس لیے اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ اہل احد کا درجہ اہل بدر سے بلند ہونا چاہیے، کیونکہ ان میں سے بہت سے شہید ہو گئے اور باقی رہنے والوں کو غنیمت نہیں ملی۔

[4926] ١٥٤-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ))

[4926]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جہاد میں شرکت کرنے والی جماعت یا پارٹی جہاد کرتی ہے اور غنیمت حاصل کرنے کے ساتھ سلامت رہتی ہے، تو وہ دنیا میں اپنا دو تہائی صلہ حاصل کر لیتے ہیں اور جو جماعت یا پارٹی غنیمت کے حاصل کرنے سے محروم رہتی ہے اور نقصان اٹھاتی ہے (شہادت یا زخم) تو ان کا اجر پورا رہتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ تُخْفِقُ: اخفاق کا معنی ہے، انسان جہاد میں حصہ لے، لیکن غنیمت حاصل نہ کر سکے، یعنی اس کے حصول میں ناکام رہے، اُصَابُ: وہ دستہ شہادت حاصل کرتا ہے، یا زخمی ہوتا ہے گویا محفوظ وسلامت نہیں رہا۔

[4926] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٠٩)

۴۵...... بَاب: قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

باب ۴۵: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، ''اعمال کا دارومدار بس نیت پر ہے،'' اس میں جہاد وغیرہ تمام اعمال داخل ہیں

[4927] ۱۵۵ ـ (۱۹۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

[4927] ـ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کے مطابق ہی پھل ملتا ہے، تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی، (اللہ اور اس کی رضا وخوشنودی اور اطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا کوئی اور محرک نہ تھا) تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی اور اس کو اس کا اجر وثواب حاصل ہوگا) اور جس نے ہجرت کسی دنیوی مقصد کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر کی، تو (اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے نہ ہوئی بلکہ) اسی غرض کے لیے ہوئی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

فائدہ:...... یہ حدیث اسلام میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے، اس لیے بعض ائمہ نے اس کو نصف الاسلام (آدھا اسلام) بعض نے ثلث الاسلام (تہائی اسلام) اور بعض نے ربع الاسلام (چوتھائی اسلام) قرار دیا ہے اور نیت کا معنی ہے، جذبہ محرکہ یا داعیہ عمل ہے، اس لیے اس حدیث کا اصل مقصد اور منشاء مسلمانوں پر اس حقیقت کو واضح

[4927] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الوحي باب: كيف كان بدء الوحي الى رسول الله ﷺ برقم (١) وفي الايمان باب: ما جاء في ان الاعمال بالنية والحسبة ولكل امرى ما نوى برقم (٥٤) وفي العتق باب: الخطا والنسيان في العتاق والطلاق ونحوه برقم (٢٥٢٩) وفي مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٨٩٨) وفي النكاح باب: من هاجر وعمل خيرا لتزويج امراة فله ما نوى برقم (٥٠٧٠) وفي الايمان والنذور باب: النية في الايمان برقم (٦٦٨٩) وفي الحيل، برقم (٦٩٥٣) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: فيما عنى به الطلاق والنيات برقم (٢٢٠١) والترمذي في (جامعه) في فضائل الجهاد، برقم (١٦٤٧)

کرنا ہے کہ تمام اعمال صالحہ کے صلاح وفساد اور مقبولیت مردودیت کا مدار نیت پر ہے، یعنی وہی عمل صالح ہوگا اور اس کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت ہوگی، جس کا داعیہ اور محرک اخلاص اور للّٰہیت ہوگا، بڑے سے بڑا عمل بھی اگر اخلاص اور للّٰہیت سے خالی ہوگا، کسی اور جذبہ سے کیا گیا ہوگا، وہ صالح اور مقبول نہ ہوگا، بلکہ کسی فاسد نیت سے کیا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا، جیسا کہ اوپر شہید، عالم اور سخی کے بارے میں گزر چکا ہے۔ من کانت هجرته الی الله رسوله فهجرته الی الله ورسوله میں شرط اور جواب شرط یکساں ہے۔ اور عربی اسلوب میں یہ انداز تاکید واہتمام پر دلالت کرتا ہے اور مبالغہ کا مفہوم پایا جاتا ہے، جیسا کہ ابوالنجم کا قول ہے، انا ابو النجم و شعری شعری میں ابوالنجم ہوں کہ میرا شعر ہی شعر کہلانے کا حق دار ہے انت انت'' تو ہی دوست ہے کوئی دوسرا دوستی اور رفاقت میں تیرا ہم پلہ نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں ﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا﴾(فرقان:۷۱)

((یا مفهوم هذا......من کانت هجرة الی رسوله نیتا وقصداً فهجرته الی ورسوله اجرا و ثوابا))

اس حدیث میں خصوصی طور پر نکاح کا تذکرہ ہے کیونکہ اس کا پس منظر یہی ہے جیسا کہ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کان فینا رجل خطب امرأة یقال لها أم قیس ، فأبت أن تزوجه حتی یهاجر ، فهاجر تتزوجها ، فکنا نسمیه مهاجر أم قیس اور زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ میں روایت بیان کی ہے لما قدم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المدینه وعك فیها أصحابه وقدم رجل فتزوج امرأة کانت مهاجرة فجلس رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال یأیها الناس إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بالنية۔ ثلاثا۔ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ لیکن یہ روایت مرسل ہے اور ضعیف ہے کیونکہ موسیٰ بن محمد بن ابراهیم بن الحارث لا یحتج به (تکملہ ج۳ ص۴۴۸)

[4928] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

[4928] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٠٤)

[4928]۔امام صاحب نے یہی حدیث اپنے سات اور اساتذہ سے بیان کی ہے،سفیان کی حدیث میں ہے، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا۔

۴۶...... بَاب :اِسۡتِحۡبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيۡ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ٤٦: اللہ کی راہ میں شہادت طلب کرنا پسندیدہ عمل ہے

[4929] ۱۵۶-(۱۹۰۸)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ))

[4929]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص صدق دل سے شہادت کا متلاشی ہو، اسے اس کا درجہ مل جاتا ہے، اگرچہ اسے شہادت نہ ملے۔''

فائدہ:......شہادت کی آرزو اور تمنا کرنا، اس مقصد کے لیے نہیں ہے کہ کافر کو مسلمان پر غلبہ حاصل ہو، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جہاد کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس کے بغیر دشمن پر فتح حاصل کرنا اور اسے ہزیمت سے دوچار کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے ایک مومن دل میں تہہ دل سے یہ جذبہ رکھتا ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کی سربلندی کے لیے اور مسلمانوں کے کافروں پر غلبہ پانے اور فتح حاصل کرنے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں تاکہ میرے اس ایثار اور قربانی کے نتیجہ میں مسلمانوں کو مطلوبہ نتائج حاصل ہوں، بہرحال مقصد یہ ہے کہ جان تو بہرصورت جانی ہے اور اپنے وقت مقررہ پر جانی ہے، تو یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میری جان اللہ کی راہ میں کام آئے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں یہ جذبہ پیدا کرے تاکہ انہیں کافروں پر غلبہ اور برتری حاصل ہو کیونکہ کوئی بزدل اور کوتاہ ہمت قوم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

[4930] ۱۵۷-(۱۹۰۸)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِي اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ

[4929] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۸)

[4930] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: فی الاستغفار برقم (۱۵۲۰) والترمذی فی (جامعه) فی فضائل الجهاد باب: ما جاء فيمن سال الشهادة برقم (۱۶۵۳) والنسائی فی (المجتبى) فی الجهاد باب: مسالة الشهادة برقم (۶۱۱۲) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: القتال فی سبيل الله سبحانه وتعالى برقم (۲۷۹۷) انظر (التحفة) برقم (۴۶۵۵)

[4930] ۔حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان سچائی کے ساتھ شہادت کی اللہ سے درخواست کرتا ہے، اللہ اسے شہادت کے مقامات پر پہنچا دیتا ہے، اگر چہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔'' ابو طاہر کی حدیث میں صدق (سچائی) کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ......حسن نیت اور دل کی گہرائی سے کسی عمل کی تمنا اور آرزو کرنا، اس قدر پاکیزہ عمل ہے، کہ انسان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عمل کے بغیر ہی اس کا صلہ اور اجر عنایت فرما دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص نیت کی توفیق بخشے۔

۴۷...... بَاب: ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

باب ۴۷: جو انسان جہاد میں حصہ لیے اور دل میں اس کی آرزو کیے بغیر فوت ہو گیا، وہ قابل مذمت ہے

[4931] ۱۵۸۔(۱۹۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4931] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حال میں فوت ہوا کہ نہ اس نے جنگ کی اور نہ اس نے اپنے دل سے اس کی بات کی تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا۔'' ابن سہم کہتے ہیں، عبد اللہ بن مبارک نے کہا، ہمارے خیال میں اس کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ساتھ ہے۔

فائدہ......نفاق کی دو صورتیں ہیں، نفاق اعتقادی اور نفاق عملی، جو انسان جہاد میں حصہ نہیں لیتا اور نہ اس کے دل میں کبھی اس کی خواہش پیدا ہوئی، تو وہ منافقوں والا رویہ اختیار کرتا ہے، جو حیلوں بہانوں سے پیچھے رہ جاتے تھے اور اس کا تعلق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے نہیں ہے، ہر دور میں یہ بات ہے، آپ کے دور کے ساتھ خاص نفاق اعتقادی ہے، نفاق عملی ہر دور میں رہا ہے اور آج بھی موجود ہے، بلکہ بکثرت موجود ہے، اس لیے ہر مسلمان کے دل میں حقیقی جہاد کے لیے آرزو اور تڑپ ہونی چاہیے اور جہاد کلمۃ اللہ کی سربلندی کا نام ہے، محض غیرت وحمیت کا نام نہیں ہے۔

[4931] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: كراهية ترك الغزو برقم (۲۵۰۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: التشديد فی ترك الجهاد ۶/ ۸۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۶۷)

۴۸...... بَاب: ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ آخَرُ

باب ۴۸: اس انسان کا اجر وثواب جسے بیماری یا کسی دوسرے عذر نے جہاد میں شرکت سے روکے رکھا

[4932] ۱۵۹۔(۱۹۱۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی غَزَاةٍ فَقَالَ((اِنَّ بِالْمَدِینَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوا مَعَکُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ))

[4932]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، تو آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جو مسافت طے کی ہے، یا وادی سے گزرے ہو وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں، کیونکہ انہیں بیماری نے روک رکھا ہے۔

[4933] (. . .)وحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا اَبُومُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُوسَعِیدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِی حَدِیثِ وَکِیعٍ ((اِلَّا شَرِکُوکُمْ فِی الْاَجْرِ))

[4933]۔امام صاحب اپنے چار اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، وکیع کی روایت میں یہ ہے، ”وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی انسان نیک کام کرنے کی نیت اور ارادہ کر لیتا ہے، لیکن پھر کسی عذر کی بنا پر وہ کام نہیں کر سکتا، تو وہ اس کے اصل اجر سے محروم نہیں رہتا، اگرچہ تضعیف (اضافہ) والا ثواب اس کو نہیں ملتا ہے، جو بالفعل یا عملاً وہ کام کرتا ہے، لیکن نیت کا پتہ اس حزن وملال یا اس رنج والم سے ہو سکتا ہے، جو انسان کو کسی عبادت کے چھوٹ جانے پر لاحق ہوتا ہے۔

۴۹...... بَاب: فَضْلِ الْغَزْوِ فِی الْبَحْرِ

باب ۴۹: سمندری جہاد کی فضیلت

[4934] ۱۶۰۔(۱۹۱۲)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَاْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ

[4932] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: من حبسه العذر عن الجهاد برقم (۲۷۶۵) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰٤)

[4933] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤۹۰۹)

[4934] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: الدعاء فی الجهاد والشهادة←

عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ**)) اَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ**)) كَمَا قَالَ فِي الْاُولٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((**اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ**)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

[4934] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا پیش کرتی تھیں اور وہ (وفات کے وقت) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے اور اس نے آپ کو کھانا کھلایا، پھر بیٹھ کر آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں اور رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کس بنا پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے، جو اس سمندر کی پشت پر اس طرح سوار ہوں گے، جس طرح بادشاہ اپنے تختوں پر براجمان ہوتے ہیں، (یعنی وہ بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ بحری جنگی سفر کریں گے۔) یا آپ نے مثل کا لفظ استعمال کیا، راوی کو شک ہے، ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کی، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں، کہ وہ مجھے بھی ان میں شریک کرے، تو آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی، پھر آپ سر رکھ کر

← للرجال والنساء برقم (٢٧٨٨) وبرقم (٢٧٨٩) وفی الاستئذان باب: من زار قوما فقال عندهم برقم (٦٢٨٢) وبرقم (٦٢٨٣) وفی التعبير باب: رويا النهار برقم (٧٠٠١) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل الغزو فی البحر برقم (٢٤٩١) والترمذی فی (جامعه) فی فضائل الجهاد باب: ما جاء فی غزو البحر برقم (٢٤٩١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل الجهاد فی البحر ٣/ ٢١٩ ـ انظر (التحفة) برقم (١٩٩)

سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو وہ کہتی ہیں، میں نے پوچھا، آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے ہیں، جیسا کہ آپ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا: ''تو پہلے گروہ میں داخل ہے۔'' تو ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ کے دور میں سمندر پر سوار ہوئیں اور جب وہ سمندر سے باہر نکلیں، تو انہیں سواری نے گرا دیا، جس سے وہ فوت ہو گئیں۔

فائدہ :...... حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں، لیکن اس کی کیفیت میں اختلاف ہے، بقول بعض آپ کی رضاعی خالہ تھیں اور بقول بعض آپ کے باپ یا دادا عبدالمطلب کی خالہ تھیں، کیونکہ انہی کی والدہ بنونجار سے تھیں، اس لیے آپ اس کے ہاں جاتے اور آپ نے انہیں اپنے خواب کا واقعہ سنایا، کہ میری جماعت کے کچھ لوگ بڑی ٹھاٹھ باٹھ اور شان و شوکت کے ساتھ سمندری جہاد کریں گے، جس پر ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی ان میں شامل ہونے کی آرزو کی، تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی اور پھر یہ واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۸ھ میں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کے گورنر تھے، پیش آیا اور وہ آپ کی امت کے سب سے پہلے امیر البحر تھے اور یہ واقعہ آپ کی پیش گوئی کے مطابق پیش آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی بحری جہاد کی اجازت طلب کی تھی، لیکن انہوں نے اجازت نہ دی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی اور اس پر اصرار کرتے رہے، جس کی بنا پر انہوں نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی، جو لوگ راضی خوشی، خود بخود جانا چاہیں، انہیں لے جاؤ، انہوں نے اس کو قبول کر لیا، اس سفر میں حضرت ام ملحان رضی اللہ عنہا بھی تھیں، وہ واپسی پر اپنے خاوند کے ساتھ سواری پر سوار ہوئیں اور گر کر مر گئیں۔

[4935] ۱۶۱۔(. . .) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ

[4935] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو مسلم (۲۷۹۹) وبرقم (۲۸۰۰) وفي باب: غزو المراة في البحر برقم (۲۸۷۷) وبرقم (۲۸۷۸) وفي باب ركوب البحر برقم (۲۸۹٤) وبرقم (۲۸۹۵) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: فضل الغزو في البحر برقم (۲٤۹۰) وبرقم (۲٤۹۲) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: فضل الجهاد في البحر ٦/ ٤١ و ٤٢۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: فضل غزو البحر برقم (۲۷۷٦) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۰۷)

يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ ((أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((فَإِنَّكِ مِنْهُمْ)) قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

[4935] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ کیا اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر نثار، آپ نے فرمایا،'' مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے ہیں، جو سمندر کی پشت پر اس طرح (اطمینان وسکون سے) سوار ہوں گے، جس طرح بادشاہ (ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ) تخت پر بیٹھتے ہیں،'' میں نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں، وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا،''تو انہیں میں سے ہے،'' پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو میں نے ان سے پوچھا، آپ نے پہلے کی طرح فرمایا، تو میں نے عرض کی، اللہ سے دعا فرمائیں، وہ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا:''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' بعد کے دور میں ان سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی اور بحری غزوہ کے لیے نکلے تو ساتھ ان کو سوار کر لیا، جب واپس آنے لگیں، تو ان کے لیے خچر پیش کی گئی، وہ اس پر سوار ہو گئیں، اس نے انہیں گرا دیا، جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

[4936] ۱۶۲۔(...) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

[4936] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، اس نے بتایا، ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے قریب ہی سو گئے، پھر مسکراتے ہوئے اٹھے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا:''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے، وہ اس سبز سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے،'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے، جیسا کہ حماد بن زید نے بیان کی ہے۔

[4936] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩١٢)

[4937] (. . .) وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ

[4937]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، میری خالہ ملحان کی بیٹی کے ہاں تشریف لائے اور اس کے پاس سر رکھ دیا، (سو گئے) آگے اسحاق بن ابی طلحہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

۵۰...... بَاب: فَضْلِ الرِّبَاطِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب ۵۰: اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

[4938] ۱۶۳۔(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ**))

[4938]۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دن، رات سرحدی چوکی پر پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہو گیا، تو وہ جو عمل کرتا تھا، وہ اس کے لیے جاری رہے گا اور اس کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور وہ قبر کے آزمائش کرنے والے سے محفوظ رہے گا۔''

مفردات الحدیث ❊ الفتّان: اگر ف پر پیش ہو تو فاتِن کی جمع ہوگا اور اگر ف پر زبر ہو تو یہ مبالغہ کا صیغہ ہوگا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت نمایاں ہو رہی ہے، کیونکہ مرنے کے بعد مرنے والے کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں لیکن جو سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوتا ہے، اس کے عمل جاری رہتے ہیں، اور یہ ایک ایسا امتیاز ہے، جس میں اور کوئی شریک نہیں ہے، اس لیے بعض روایات میں یہ صراحت موجود ہے کہ سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر شخص کا عمل موت سے منقطع ہو جاتا ہے، لیکن سرحدی محافظ کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے، گویا یہ عمل اس کے لیے صدقہ جاریہ بنتا ہے۔

[4937] تقدم تخریجه برقم (٤٩١٢)

[4938] اخرجه النسائی فی (المجتبیٰ) فی الجهاد باب: فضل الرباط برقم (٣١٦٨)

[4939] (. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ

عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى

[4939]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایوب بن موسیٰ کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

۵۱..... بَاب: بَيَانِ الشُّهَدَآءِ

باب ۵۱: شہیدوں کا بیان

[4940] ۱۶۴۔(۱۹۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) وَقَالَ ((الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[4940]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستہ پر چل رہا تھا کہ اس دوران اس نے راستہ پر ایک خاردار ٹہنی دیکھی، تو اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے اس عمل کی قدردانی کرتے ہوئے بخش دیا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''شہید، پانچ ہیں، طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوبنے والا، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔''

فائدہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے، آمدورفت کے راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے جو انسان کی کایا پلٹنے کا باعث بن سکتا ہے اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے بعض اموات ایسی ہیں جو انسان کے اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں اور ان کو شہادت سے تعبیر کیا گیا ہے، اس حدیث میں ان کی تعداد پانچ شمار کی گئی ہے، لیکن ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے، بعض نے اس کی تعداد پچاس تک شمار کی ہے۔

[4939] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩١٥)

[4940] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المساقاة باب: فضل سقى الماء برقم (٢٣٦٣) والمظالم باب: الآبار التى على الطريق اذا لم يتاذ بها برقم (٢٤٦٦) وفى الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠٠٩) وابو داود فى (سننه) فى الجهاد باب: ما يومر به من القيام على الدواب والبهائم برقم (٢٥٥٠) ذكره بقصة الكلب ۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧٤)

[4941] ١٦٥ ـ(١٩١٥)وحَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ
عَـنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ((اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِيلٌ)) قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ((مَنْ قُتِلَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ فِی هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّهُ قَالَ ((وَالْغَرِيقُ شَهِيد))

[4941] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تم کس کو شہید سمجھتے ہو؟'' صحابہ کرام نے جواب دیا، جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، تو وہ شہید ہے، آپ نے فرمایا، ''اس صورت میں تو میری امت کے شہید تھوڑے ہوں گے،'' صحابہ کرام نے پوچھا، تو وہ شہید کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو طاعون میں مر گیا، وہ شہید ہے اور جو پیٹ کے سبب مر گیا وہ شہید ہے۔'' ابن مقسم نے سہیل کو کہا، میں تیرے باپ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، اس نے اس حدیث میں یہ کہا ''اور غرق ہونے والا شہید ہے۔''

[4942] (. . .)وحَدَّثَنِی عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
عَـنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِی حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلَى اَخِيكَ اَنَّهُ زَادَ فِی هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

[4942] ـ امام صاحب ایک اور استاد سے سہیل کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ہاں، اس نے اپنی حدیث میں کہا، سہیل نے کہا، عبید اللہ بن مقسم نے بتایا، میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہے۔''

نوٹ:...... علی اخیک کی جگہ علی ابیک کا ہی درست ہے، جیسا کہ اوپر کی روایت میں گزر چکا ہے اور اگلی سند سے بھی آ رہا ہے۔

[4943] (. . .)وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

[4941] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٢)
[4942] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٣٣)
[4943] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٢)

سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِى حَدِيثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ))

[4943]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، سہیل کی ہی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں یہ ہے، سہیل نے کہا، مجھے عبیداللہ بن مقسم نے ابو صالح (جو سہیل کا باپ ہے) سے یہ اضافہ سنایا، ''ڈوبنے والا شہید ہے۔''

[4944] ١٦٦۔(١٩١٦)حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِى ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ اَبِى عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

[4944]۔ حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں، مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یحییٰ بن ابی عمرہ کس بیماری سے فوت ہوا؟ میں نے کہا، طاعون سے، تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''

فائدہ: ......ابو عمرہ حضرت سیرین کی کنیت ہے اور یحییٰ، حفصہ بنت سیرین کا بھائی تھا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ اسلام کا فیض اور برکت ہے، کہ بعض قسم کی اموات ایک مسلمان کے لیے شہید کا اسم گرامی حاصل کرنے کا سبب بنتی ہیں اور وہ شہادت کے نام کے شرف سے مشرف ہوتا ہے۔

[4945] (...)وحَدَّثَنَاه الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ

[4945]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٥٢...... بَاب: فَضْلِ الرَّمْيِ

باب ٥٢: تیر اندازی کی فضیلت، اس پر ابھارنا اور جو اسے سیکھ کر بھول جائے اس کی مذمت کرنا

[4946] ١٦٧۔(١٩١٧)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى عَلِىٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَىٍّ اَنَّهُ سَمِعَ

[4944] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: ما یذکر فی الطاعون برقم (٥٧٣٢) وفی الجهاد والسير باب: الشهادة سبع سوی القتل برقم (٢٨٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٨)

[4945] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٢١)

[4946] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی الرمی برقم (٢٥١٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: الرمی فی سبيل الله برقم (٢٨١٣) انظر (التحفة) برقم (٩٩١١)

عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ ((وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))

[4946] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جہاں تک تمہارے بس میں ہے، ان کے لیے قوت (طاقت، اسلحہ) تیار کرو، خبردار، قوت، تیراندازی ہے، خبردار، قوت تیراندازی ہے، خبردار، قوت تیراندازی ہے۔''

فائدہ :......رسول اللہ ﷺ کے دور میں بہترین اقدامی اور دفاعی اسلحہ تیراندازی تھا، جس کے ذریعہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے، اپنے اپنے دور کے اسلحہ سے بہترین ہتھیار تیار کرنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے، اس کا اصل معنی پھینکنا ہے، اس لیے اس کے تحت ہر قسم کا پھینکنے والا اسلحہ آ جاتا ہے۔

[4947] ۱۶۸ ۔(۱۹۱۸)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی عَلِیٍّ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ))

[4947] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جلدی تمہارے لیے مختلف علاقے ختم کیے جائیں گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہوگا، سو تم میں سے کوئی اپنے تیروں سے مشغول رہنے سے بس نہ ہو۔''

[4948] (. . .)وحَدَّثَنَاه دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی عَلِیٍّ الْهَمْدَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ

[4948] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......آپ کی پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں کو جلد ہی فتوحات حاصل ہونے والی تھیں اور رومی لوگ بہت بڑے تیرانداز تھے، اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری تھا، وہ تیراندازی میں مہارت پیدا کرتے، تاکہ رومیوں سے جنگوں میں، اس سے صحیح فائدہ اٹھا سکتے اور اصل اعتماد اور بھروسہ مسلمان کا اللہ تعالیٰ پر ہوگا، وہی مسلمانوں کو دشمن کے شر سے محفوظ فرماتا ہے اور تیراندازی کو لھو (کھیل، تماشہ) سے تعبیر کیا گیا ہے تاکہ اس کی طرف میلان میں آسانی پیدا ہو۔

[4947] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۳۱)
[4948] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۳۱)

[4949] ١٦٩ ـ (١٩١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى))

[4949] ۔ فقیم لخمی رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان دونشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں اور آپ بوڑھے ہیں، آپ کے لیے یہ مشکل (مشقت کا) کام ہے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ جھیلتا، حارث کہتے ہیں، میں نے ابن شماسہ سے پوچھا، وہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے چھوڑ دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے، یا فرمایا: ''اس نے نافرمانی کی۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جنگی اسلحہ کی تربیت حاصل کر کے اس کو نظرانداز کر دینا بہت بڑا جرم ہے۔

٥٣...... بَاب: قَوْلِهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

باب ٥٣: حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے، ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی مخالفت سے اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔''

[4950] ١٧٠ ـ (١٩٢٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ ((وَهُمْ كَذٰلِكَ))

[4950] ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، جو ان کو بے یارومددگار چھوڑے گا، وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ اس طرح ہوں گے۔'' قتیبہ کی حدیث میں ''ھم کذالك'' نہیں ہے۔

[4949] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٩٣٣)

مفردات الحدیث ❶ ظاهرين على الحق: وہ حق پر قائم رہیں گے، یا حق کی بنا پر دوسروں پر غالب رہیں گے، بعض دفعہ قوت وطاقت اور بعض دفعہ دلیل وبراہین سے۔ ❷ خذلهم: ان کی مدد وحمایت نہیں کرے گا، ان کی مخالفت کرے گا۔ ❸ حتى يأتي امر الله: یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے ہوا چلے گی جو ہر مومن کی روح قبض کرلے گی اور بدترین لوگ ہی زندہ بچیں گے اور یہ قیامت کے وقوع کے قریب چلے گی، اس لیے بعض روایتوں میں حتی تقوم الساعة، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

فائدہ:...... ظاهرين على الحق گروہ سے مراد، اہل علم اور محدثین اور مجاہدین کا گروہ ہے اہل حدیث دین کا علمی دفاع کرتے رہتے ہیں اور مجاہدین عملی طور پر قوت وطاقت اور جہاد کے ذریعہ جہاد کے ذریعہ دفاع کرتے ہیں، اس لیے جو اہل علم اور مجاہدین اللہ کے دین کے لیے سینہ سپر ہیں، وہ علمی اور عملی جہاد کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے، وہی اس کا مصداق ہوں گے۔ اس نے امام احمد، یزید بن ہارون اور امام بخاری کے نزدیک اس سے مراد، اہل الحدیث اور اصحاب الحدیث ہیں۔

[4951] ۱۷۱-(۱۹۲۱) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ كِلاهُمَا عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِى الْفَزَارِيَّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِى ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ))

[4951] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہیں گے، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا اور وہ غالب ہی ہوں گے۔''

[4952] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ حَدَّثَنِى اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ

[4950] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی الائمة المضلین برقم (۲۲۲۹) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمةباب: اتباع سنة رسول الله ﷺ (۱۰) انظر (التحفة) برقم (۲۱۰۲)

[4951] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاعتصام بالکتاب والسنة باب: قول النبی ﷺ (لا تزال امتی ظاهرین علی الحق وهم اهل العلم) برقم (۷۳۱۱) وفی التوحید باب: قوله تعالی ﴿انما قولنا لشئ اذا اردناه﴾ برقم (۷۴۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۵۲٤)

[4952] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٢٨)

عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً

[4952] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مروان کی حدیث کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

[4953] ۱۷۲۔(۱۹۲۲)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((**لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ**))

[4953] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت، قیامت کے قائم ہونے تک اس کی خاطر لڑتی رہے گی۔''

[4954] ۱۷۳۔(۱۹۲۳)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**))

[4954] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا، قیامت تک وہ غالب رہیں گے۔''

[4955] ۱۷٤۔(۱۰۳۷)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ**))

[4955] ۔عمیر بن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کو تھامے رکھے گا، جو ان کو بے یارو مددگار چھوڑے گا، یا ان کی مخالفت کرے گا، وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا اور وہ لوگوں پر غالب ہی ہوں گے۔''

[4953] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۸۷)

[4954] تقدم تخريجه في الايمان باب: نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ برقم (۳۹۳)

[4955] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب (۲۸) برقم (۳٦٤۱) وفي التوحيد

[4956] ۱۷۵۔(...) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ

مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**))

[4956]۔ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے منبر پر اس حدیث کے سوا کوئی حدیث نہیں سنی تھی، انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ کسی خیر کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ دین کی خاطر لڑتی رہے گی، جو قیامت تک اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔''

مفردات الحدیث

❁ ❶ **یفقھه فی الدین:** اسے دین کی سوجھ بوجھ اور گہرائی عنایت فرمائے گا وہ دین کی حقیقت اور روح کو سمجھ جائے گا، اس کے اندر دین سمجھنے کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جائے۔ ❷ **علیٰ مَنْ ناوَاھم:** جو ان سے دشمنی کرے گا۔

[4957] ۱۷۶۔(۱۹۲٤) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِّنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ**)) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ ((فَلَا)) تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

[4957]۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں، میں مسلم بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت

⬅ باب: قوله تعالى ﴿انما قولنا لشئ اذا اردناه﴾ برقم (۷۳۱۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱٤۳۲)
[4956] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٤٤۹)
[4957] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۳٤)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی تھے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی، جو اہل جاہلیت سے بھی بدتر ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کریں، اللہ اس کو رد کر دے گا، مجلس اس طرح جمی ہوئی تھی کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، تو حضرت مسلمہ نے ان سے کہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، سنو، تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ خوب جانتے ہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، ''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین کی خاطر لڑتی رہے گی، اپنے دشمن پر غالب ہوں گے، قیامت تک ان کی مخالفت کرنے والا، ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، وہ اس حالت میں رہیں گے۔'' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ٹھیک ہے، پھر اللہ تعالیٰ کستوری کی خوشبو، جیسی ہوا بھیجے گا، جو مس کرنے میں ریشم کی طرح ہوگی اور جس انسان کے دل میں بھی رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا، اس کی جان قبض کر لے گی، پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی، (اس لیے دونوں حدیث میں تضاد نہیں ہے۔)

[4958] ۱۷۷ـ(۱۹۲۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[4958] ـحضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیام قیامت تک ہمیشہ اہل غرب حق پر قائم رہیں گے۔''

مفردات الحدیث ❊ **اهل الغرب:** سے کیا مراد ہے، اس میں اختلاف ہے، ابن المدینی کے نزدیک اس سے مراد اہل عرب ہیں، جو غرب (بڑا ڈول استعمال کرتے تھے) بعض کے نزدیک اہل غرب سے مراد اہل شام ہیں، جیسا کہ انہیں روایات میں آیا ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد اهـل الـقوة والجد ہیں جو جہاد میں قوت وطاقت کا مظاہرہ کریں گے۔ ''ظاهرين على الحق'' کا ایک معنی یہ بھی ہے، وہ کھلے عام حق کا پرچار کریں گے وہ پوشیدہ اور مخفی نہیں ہوں گے۔

۵۴...... بَاب: مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَآبِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

باب ٥٤: چلنے میں جانوروں کی مصلحت کا لحاظ رکھنا اور راستہ میں رات کو اترنے سے منع کرنا

(رات کو راستہ میں پڑاؤ کرنے سے منع کرنا)

[4959] ۱۷۸ـ(۱۹۲۶)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

[4958] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۹۰۴)
[4959] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۹۸)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَیْهَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیقَ فَاِنَّهَا مَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ))

[4959] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سبزہ کے موسم میں سفر اختیار کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو، اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز رفتار کو اختیار کرو۔ اور جب تم رات کو پڑاؤ کرو، تو راستہ پر اترنے سے اجتناب کرو، کیونکہ رات کو وہ زہریلے کیڑوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں۔''

مفردات الحدیث ❊ ہوام، ہامة کی جمع ہے، زہریلے کیڑے۔

فائدہ:...... اس حدیث نے ہمیں آداب سفر سکھائے ہیں، کہ جب جانور پر سفر کرو، تو ان کے کھانے پینے کا لحاظ رکھو، اگر سرسبز و شاداب علاقہ کا سفر ہو، تو جانور کو زیادہ دوڑانا نہیں چاہیے اور اس کو چرنے چگنے کا موقعہ دینا چاہیے، لیکن اگر قحط سالی کا موسم ہو، راستہ میں چارانہ ہو، تو پھر سفر میں تیز رفتاری اختیار کر کے جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے، تا کہ وہاں جا کر ان کو چارا مہیا کیا جا سکے، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے جانوروں سے کام لینے کے آداب بتائے ہیں، آج اس کے امتی ڈرائیوروں کے کھانے پینے اور آرام و سہولت کا لحاظ نہیں رکھتے۔ نیز آپ نے فرمایا، رات کو جب پڑاؤ کرنا، تو راستہ کے درمیان پڑاؤ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ممکن ہے، کچھ اور لوگ سفر کر رہے ہوں اور انہیں یہاں سے گزرنا پڑے اور انہیں راستہ کی تنگی سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور راستہ اگر خالی ہو تو رات کو حشرات الارض اپنی بلوں سے نکل کر راستہ میں آجاتے ہیں، اس لیے راستہ میں پڑاؤ کرنے سے ان کے ڈسنے کا بھی احتمال ہوتا ہے، اس لیے رات کو راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ کرنا چاہیے، اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، راستہ میں گاڑیوں کا کھڑا کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس لیے ٹریفک کے اصول کی پابندی ضروری ہے، تا کہ کسی کو تکلیف نہ ہو اور سڑکوں کو بلاک کرنا، اس طرح گاڑیوں کی پکڑ دھکڑ جو مسافروں کے لیے پریشانی کا باعث بنتی، جائز نہیں ہے،

[4960] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ)) حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ ((وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْیَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ))

[4960] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ۷۵ برقم (۲۸۵۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۶)

[4960]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سبزے میں سفر کرو، تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو، تو انہیں تیز چلاؤ، تا کہ ان کی قوت کمزور نہ پڑ جائے۔ (ان کی چربی ختم نہ ہو جائے) کیونکہ پیاس سے چربی پگھل جاتی ہے) اور جب تم اخیر رات میں قیام کرو، تو راستہ سے احتراز کرو، کیونکہ وہ جانوروں کا راستہ اور رات کو زہریلے کیڑوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ طرق الدواب: جانوروں کے راستے، اس کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے، کہ رات کو درندے اور زہریلے کیڑے راستہ خالی دیکھ گری پڑی کوئی چیز اٹھانے کے لیے ان پر چلتے ہیں اور یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے، کہ کسی اور قافلہ والوں کو وہاں سے گزرنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے، اس لیے راستہ پر قیام نہیں کرنا چاہیے۔

۵۵...... بَاب: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ اِلَى اَهْلِهٖ بَعْدَ قَضَآءِ شُغْلِهٖ

باب ۵۵: سفر عذاب (دکھ، تکلیف) کا ٹکڑا ہے، اس لیے مسافر کو اپنی مصروفیت سے فارغ ہوتے ہی گھر لوٹنا چاہیے

[4961] ۱۷۹۔(۱۹۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ وَاَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ اَبِى مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِىُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سُمَىٌّ عَنْ اَبِى صَالِحٍ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهٖ قَالَ نَعَمْ**))

[4961]۔ امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے ان سے پوچھا، کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا حصہ ہے، وہ تمہیں اپنے سونے، اپنے کھانے اور اپنے پینے سے روکتا ہے، تو جب تم میں سے کوئی اس سفر سے اپنی ضرورت پوری کر لے، فوراً اپنے گھر لوٹ آئے۔'' انہوں نے کہا، ہاں۔

مفردات الحدیث ✲ ❶ نَهْمَته: اپنی ضرورت و حاجت۔ ❷ مِنْ وَجْهِه: سفر پر جانے سے۔

[4961] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة باب: السفر قطعة من العذاب برقم (١٨٠٤) وفي الجهاد والسير باب: السرعة في السير برقم (٣٠٠١) وفي الاطعمة باب: ذكر الطعام برقم (٥٤٢٩) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الخروج الى الحج برقم (٢٨٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧٢)

فائدہ:......انسان جب سفر پر ہوتا ہے، تو اسے سفری صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اپنے معمولات سے کٹ جاتا ہے اور آج کل تو حادثات اور دہشت گردی اور ڈاکہ کا خطرہ بھی رہتا ہے، نیز نیند، کھانے پینے کے تمام معمولات متاثر ہوتے ہیں، ہر کام گھر والی سہولت اور آسائش کے ساتھ سرانجام نہیں پاتے، نیز اہل وعیال اور دوست احباب کی جدائی بھی رنج کا باعث بنتی ہے، اس لیے بلا مقصد اور بلاضرورت گھر سے باہر نہیں رہنا چاہیے، اگرچہ سفر وسیلۂ ظفر ہے اور سفر کی مشقتوں سے انسان جفاکشی کا عادی بنتا ہے اور کڑوی دوائی کی طرح وہ صحت کا سبب بن جاتا ہے، جیسا کہ امام ابن بطال نے ایک مرفوع حدیث بیان کی، "سافروا تصحّوا" سفر کرو، صحت یاب ہو جاؤ، اگرچہ اس کی سند میں کلام ہے، لیکن ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، اگر اس سے تجاوز کر جائے تو وہ فائدہ کی بجائے نقصان پہنچاتی ہے۔

٥٦...... بَاب: كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

باب ٥٦: سفر سے آنے والے کے لیے، رات گھر پہنچنا ناپسندیدہ کام ہے

[4962] ١٨٠ ـ(١٩٢٨)حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً

[4962] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، رات کو گھر نہیں آتے تھے، وہ ان کے پاس صبح یا شام کو تشریف لاتے تھے۔

[4963] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ

[4963] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں لا یطرق کی بجائے لا یدخل ہے، دونوں کا معنی داخل ہونا ہے۔

[4964] ١٨١ ـ(٧١٥)حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

[4962] اخرجه البخاری فی (صحیحه)فی العمرة باب: الدخول بالعشی برقم (١٨٠٠) انظر (التحفة) برقم (٢١١)

[4963] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٣٩)

[4964] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٤١)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ((اَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ))

[4964]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو جب ہم مدینہ پہنچے، ہم نے گھروں میں داخل ہونا چاہا، تو آپ نے فرمایا، ''ٹھہر جاؤ، تاکہ ہم رات کو (عشاء کے وقت) داخل ہوں، تاکہ پراگندہ بالوں والی بال درست کرلے اور جس عورت کا شوہر غائب تھا، وہ زیر ناف بال صاف کرلے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اصل مقصد رات یا دن کو داخل ہونے سے روکنا نہیں ہے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے، طویل سفر کے بعد جبکہ عورت کو خاوند کی آمد کا علم نہ ہو، اچانک گھر نہیں آنا چاہیے، کیونکہ عورت خاوند کے گھر میں نہ ہونے سے زیب و زینت کرنے سے کنارہ کش ہوتی ہے، پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑوں میں ملبوس ہوتی ہے، اسی حالت میں دیکھ کر بعض دفعہ خاوند کے دل میں نفرت پیدا ہوسکتی ہے، اس لیے اگر خاوند کی آمد کے بارے میں علم ہو، یا سفر میں زیادہ وقت نہ لگا ہو تو پھر خاوند کسی وقت بھی آ سکتا ہے، لیکن آج تو عورتیں دینی آداب کے برعکس خاوند کی غیر حاضری میں خوب بن ٹھن کر رہتی ہیں، کسی دن ہار سنگار سے غافل نہیں ہوتیں، اس لیے صرف بدنامی کا سبب ہی روکنے کا باعث ہوسکتا ہے، کہ خواہ مخواہ بدظنی کا شکار ہوکر اچانک گھر نہیں آنا چاہیے۔

[4965] ۱۸۲۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهُ طُرُوقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ))

[4965]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جب تم میں سے کوئی رات کو سفر سے آئے، تو اچانک رات کو دروازہ کھٹکھٹائے (اتنا توقف کرے) تاکہ جس عورت کا خاوند غائب تھا، وہ زیر ناف بال صاف کرلے اور پراگندہ بال کنگھی پٹی کرلے۔''

مفردات الحدیث ❶ تستحد: وہ حدید (استرا) استعمال کرلے، مقصد یہ ہے کہ زیر ناف بال صاف کرلے، اس سے معلوم ہوا کہ عورت استرا (سیفٹی) استعمال کرسکتی ہے۔ ❷ مغيبة: جس کا خاوند غائب ہو۔ ❸ الشَّعِثة: پراگندہ بال۔

[4966](. . .)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

[4965] تقدم تخريجه برقم (٤٩٤١)

[4966] تقدم تخريجه

عَنْ سَيَّارٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[4966]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4967] ۱۸۳۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهٗ طُرُوقًا

[4967]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جب آدمی طویل عرصہ تک غائب رہے (پھر اچانک) رات کو اپنے گھر آجائے۔

[4968] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا
عَنْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[4968]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4969] ۱۸٤۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهٗ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

[4969]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رات کو اس غرض سے گھر آنے سے منع فرمایا، کہ وہ ان کی خیانت پکڑنا چاہے یا ان کی لغزشوں کا تجسس کرے۔

مفردات الحدیث ❶ **يتخوّنهم:** ان کو خائن سمجھ کر اس کی ٹوہ لگائے۔ ❷ **عثرات:** عثرة کی جمع ہے، لغزش، غلطی، مقصد یہ ہے کہ بدظنی کرتے ہوئے، جاسوسی کے لیے اچانک رات کو نہ آئے۔اصل مقصد یہ خواہ مخواہ گھر والوں کے بارے میں بدظنی اور بداعتمادی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، اس بدظنی اور بدگمانی سے بچانے کے لیے رات کو اچانک آنے سے منع کیا ہے۔لیکن آج تو موبائل کی وجہ سے ہر وقت رابطہ رہتا ہے اس سے انسان کسی وقت بھی گھر آسکتا ہے گھر والے اس کے انتظار میں ہوں گے۔

[4967] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: لا يطرق اهله اذا بلغ المدينة برقم (١٨٠١) وفي النكاح باب: لا يطرق اهله ليلا اذا طال الغيبة مخافة ان يخونهم او يلتمس عشراتهم برقم (٥٢٤٣) وابو داود في (سننه) في الجهادباب: في الطروق برقم (٢٧٧٦) انظر (التحفة) برقم (٢٥٧٧)

[4968] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٤٣)

[4969] اخرجه البخاري، برقم (١٨٠١) وفي النكاح باب: لا يطرق اهله ليلا اذا اطال الغيبة برقم (٥٢٤٣) وابو داود، برقم (٢٧٧٦) انظر (التحفة) برقم (٢٥٧٧)

[4970] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ

قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي هٰذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

[4970]۔ امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے، سفیان کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، یہ ٹکڑا حدیث میں ہے یا نہیں، ''گھر والوں کا تجسس کرے یا ان کمزوریوں سے آگاہ ہو۔''

[4971] ۱۸۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

[4971]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے ''اچانک رات کو گھر آنے کی کراہت بیان کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں یہ نہیں ہے، ان کی خیانت کی جستجو کرے اور ان کی لغزشوں، کوتاہیوں سے آگاہ ہو۔''

[4970] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٤٥)

[4971] تقدم تخريجه برقم (٤٩٤٥)
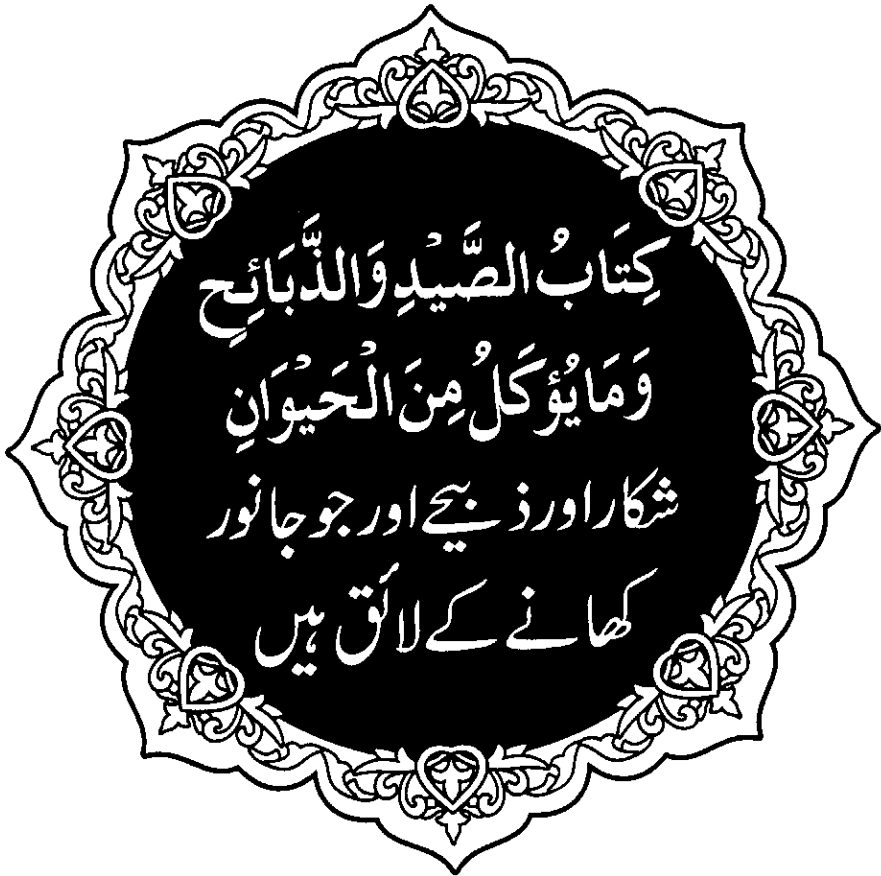
حدیث نمبر 4972 سے 5063 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٣٥۔ كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

٣٥۔ شکار اور ذبیحے اور جو جانور کھانے کے لائق ہیں

١...... بَاب: الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

باب ١: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا

[4972] ١-(١٩٢٩) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَاَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ ((وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ فَاِنِّي اَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيبُ فَقَالَ ((اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْهُ))

[4972]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں سدھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں اور وہ میرے لیے شکار روک لیتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی لیتا ہوں، تو آپ نے فرمایا، "جب تو اپنا سدھایا ہوا کتا اس پر اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) چھوڑے تو اسے کھا لے۔" میں نے سوال

[4972] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: اما اصاب المعراض يعرضه برقم (٥٤٧٧) وفي التوحيد باب: السوال باسماء الله تعالى والاستعاذة منها برقم (٧٣٩٧) وابو داود في (سننه) في الصيد باب: في الصيد برقم (٢٨٤٧) والترمذي في (جامعه) في الصيد باب: ما جاء ما يوكل من صيد الكلب وما لا يوكل برقم (١٤٦٥) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا قتل الكلب وفي باب: صيد المعراض ٧/ ١٩٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: صيد المعراض برقم (٣٢١٥) انظر (التحفة) برقم (٩٨٧٨)

کیا، اگر چہ وہ قتل کر ڈالیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ قتل کر ڈالیں، جب تک ان کے ساتھ کوئی اور کتا شریک نہ ہو۔'' میں نے آپ سے پوچھا، میں شکار پر معراض پھینکتا ہوں اور اس سے شکار کر لیتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''جب تو معراض کے ساتھ شکار کرے اور وہ اسے پھاڑ دے، (اس کے اندر گھس جائے) تو اسے کھا لے اور اگر اسے چوڑائی سے لگے تو اسے نہ کھا۔''

مفردات الحدیث

❶ معراض: موٹا ڈنڈا، وہ تیر جس کا پر نہ ہو، وہ لاٹھی جس کا سر لوہے کا ہو، یا نوکدار لاٹھی۔ ❷ خوق: چیر کر اس کے اندر چلا جائے، یعنی اس سے خون نکال دے۔

فوائد :...... ❶ وہ کتا یا شکاری جانور جس کو شکار کی تعلیم دی جائے اور وہ شکار کی تعلیم حاصل کر لے، شکاری کی بات تسلیم کرے، اگر اس کو بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑا جائے اور شکار کر لے تو اس کو کھانا بالاتفاق جائز ہے، امام مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر ذبیحہ یا شکار پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو اس ذبیحہ اور شکار کا کھانا جائز ہے اور امام احمد کے نزدیک ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو اس کا کھانا جائز ہے، لیکن صید (شکار) پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے، (المغنی ج ۱۲، نمبر ۲۹۰)۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، واجب نہیں ہے، اس لیے اگر عمداً (جان بوجھ کر) یا نسیاناً (بھول کر) بسم اللہ نہ پڑھے تو کھانا جائز ہے، جمہور علماء کا موقف ہی درست ہے، کہ عمداً بسم اللہ چھوڑنے کی صورت میں کھانا جائز نہیں ہے، امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کا شکار جائز نہیں ہے۔ ❷ جو شکار معراض سے کیا جائے اور وہ چوڑائی سے لگے، جس سے شکار سے خون نہ نکلے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے جس کا کھانا جائز نہیں ہے، جمہور ائمہ ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد، اسحاق وغیرہم کا یہی موقف ہے۔ شکاری بندوق سے اگر خون نکل جائے، تو پھر اس کا شکار جائز ہوگا، اگر غلیل کی طرح خون نہ بہے، تو پھر ذبح کے بغیر جائز نہ ہوگا۔ (المغنی ج ۱۲ ص ۲۸۳)۔

[4973] ۲-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ ((اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ)) عَلَيْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ ((يَّاكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاكُلْ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاكُلْ))

[4973] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الذبائح والصيد باب: اذا اكل الكلب برقم (۵۴۸۳) وفی باب: ما جاء فی الصيد برقم (۵۴۸۷) وابو داود فی (سننه) فی الصيد باب: فی ←

[4973] ۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، ہم ایسے لوگ ہیں جوان (سدھائے ہوئے) کتوں سے شکار کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) تو جو تمہارے لیے روک لیں (خود نہ کھائیں) کھالو، اگر چہ وہ اسے قتل ہی کر ڈالیں، الا یہ کہ کتا کھالے، اگر وہ کھالے تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے، اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور اگر ان کے ساتھ اور کتے مل جائیں تو نہ کھاؤ۔''

فائدہ:...... اگر شکاری کتا، شکار کو خود کھانا شروع کر دیتا ہے، تو اس کا معنی یہ ہوا کہ اس نے شکار اپنے لیے کیا ہے، شکاری کے لیے نہیں کیا، اس لیے اس کا کھانا جائز نہیں ہے، اس طرح اگر شکار کرنے میں دوسرے کتے شریک ہو جاتے ہیں، جن کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہے، وہ سدھائے ہوئے ہیں، یا نہیں اور ان کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا گیا ہے، یا وہ خود ہی دوڑ آئے ہیں، تو ان کی شراکت میں کیا ہوا شکار کھانا بھی جائز نہیں ہے، اگر کتا خود شکار کھانا شروع کر دے، تو اس حدیث کی رو سے امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس کا کھانا جائز نہیں ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک کھانا جائز ہے۔ المغنی، ج ۱۳، ص ۲۶۳۔
امام شافعی اور امام احمد کا ایک مرجوح قول اباحت کا ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ کھانا جائز نہیں۔

[4974] ۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَاْكُلْ)) وَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَهُ ((قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ))

← الصيد برقم (٢٨٤٨) وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: صيد الكلب برقم (٣٢٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٨٥٥)

[4974] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: الماء الذي يغسل به شعر الانسان برقم (١٧٥) وفي البيوع باب: الحلال بين والحرام بين وبينهما امور مشتبهات برقم (٢٠٥٤) وفي الذبائح والصيد باب: صيد المعراض برقم (٥٤٧٦) وفي باب: اذا وجد مع الصيد كلبا آخر برقم (٥٤٨٦) وابو داود في (سننه) في الصيد باب: في الصيد برقم (٢٨٥٤) والنسائي ←

[4974]۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اپنی دھار سے شکار کرلے تو کھالو اور جب اپنی چوڑائی سے لگے اور قتل کر دے، تو وہ چوٹ زدہ ہے، اس لیے نہ کھاؤ۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو کھالو اور اگر وہ اسے کھالے تو نہ کھاؤ، کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے شکار کیا ہے۔'' میں نے کہا، تو اگر میں اپنے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا پاؤں اور میں جان نہ سکوں، اسے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر نہ کھاؤ، کیونکہ تو نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔''

[4975] (. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[4975]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4976] (. . .)وحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

[4976]۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4977] ٤-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ)) تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ

← في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه كلبا غيره ٧/ ١٨٣ وفي باب: ما اصاب بعرض من صيد المعراض برقم (٤٣١٧) انظر (التحفة) برقم (٩٨٦٣)

[4975] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٩٠)

[4976] تقدم تخريجه برقم (٤٩٥٠)

[4977] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: التسمية على الصيد برقم (٥٤٧٥)←

[4977]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: ''جو شکار اپنی دھار سے کرے، تو اسے کھا لو اور جو اپنے عرض سے کرے تو وہ چوٹ کھایا ہوا ہے۔'' (جس کا کھانا جائز نہیں ہے) اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''جو شکار تیرے لیے کرے اور اس سے خود نہ کھائے تو اسے کھا لو، کیونکہ اس کا پکڑ لینا ہی اس کو ذبح کرنا ہے اور اگر تو شکار کے پاس اور کتا پائے اور تمہیں یہ ڈر ہو شاید اس نے ساتھ پکڑا ہوا اور اس کو قتل کر چکا ہے تو نہ کھاؤ، کیونکہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے اور دوسرے پر تو نے اللہ کا نام نہیں لیا ہے۔

فائدہ:...... اگر شکاری کتا شکار کو پکڑ لیتا ہے اور وہ مر جاتا ہے، تو اس کا پکڑنا ہی بالاتفاق ذبح کرنا ہے، لیکن اگر وہ اسے زندہ پکڑ لیتا ہے، یا اس میں اتنی دیر تک زندگی رہتی ہے کہ اس کو ذبح کیا جا سکتا ہے، تو پھر اسے ذبح کرنا ہو گا، اس طرح اگر شکار کرنے میں دوسرا کتا شریک ہو اور شکار کو ذبح کر لیا جائے، تو وہ جائز ہو گا۔

[4978] (. . .) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنُ اَبِى زَآئِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4978]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4979] ٥-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِي فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ ((فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهٖ))

[4979]۔ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نہرین مقام پر ہمارے پڑوسی، جگری دوست اور ہم نشین تھے، سنا، کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں

← والترمذی فی (جامعه) فی الصيد باب: ما جاء فی صيد المعراض برقم (١٤٧١) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد والذبائح باب: النهى عن اكل ما لم يذكر اسم الله عليه ٧/ ١٨٠ وفی باب: اذا وجد الكلب ياكل من الصيد ٧/ ١٨٣ وفی باب: ما اصاب بحد المعراض ٧/ ١٩٥ - وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: صيد المعراض برقم (٤٢١٤) انظر (التحفة) برقم (٩٨٦٠)

[4978] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٥٤)

[4979] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه غيره ٧/ ١٨٢ و ٧/ ١٨٣ برقم (٩٨٦١)

اور اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا پاتا ہوں، وہ شکار کر چکا ہے، میں نہیں جانتا، کس نے شکار کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''تم نہ کھاؤ، کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا ہے اور دوسرے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔

مفردات الحديث ❶ **دخیل**: شریک کار، جو انسان کے معاملات میں حصہ لے۔ ❷ **رَبِيط**: ملازم، ہر وقت ساتھ رہنے والا، یا اپنے آپ کو دنیا سے کاٹ کر عبادت کے لیے وقف کر لیا ہو۔ ❸ **نَهرین**: جگہ کا نام ہے۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، اگر دوسرے کتے کے مالک نے بھی بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا چھوڑا ہو اور وہ بھی پہنچ جائے تو پھر وہ شکار کھانا جائز ہوگا۔

[4980] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ

[4980]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4981] ٦۔(. . .) حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ))

[4981]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب اپنا کتا چھوڑو تو اللہ کا نام لو، اگر وہ تیرے لیے روک لے اور تم اسے زندہ پالو تو اسے ذبح کر لو اور اگر اسے اس حال میں پاؤ کہ

[4980] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه كلبا آخر ٧/ ١٨٣۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٥٨)

[4981] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: الصيد اذا غاب عن يومين او ثلاثة برقم (٥٤٨٤) وابو داود في (سننه) في الصيد برقم (٢٨٤٩) وبرقم (٢٨٥٠) والترمذي في (جامعه) في الصيد باب: ما جاء فيمن يرمي الصيد فيجده ميتا في ماء برقم (١٤٦٩) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه كلبا لم يسم عليه ٧/ ١٨٢ وفي باب: الكلب ياكل من الصيد ٧/ ١٨١ وفي باب: الامر بالتسمية عند الصيد ٧/ ١٧٩ و ١٨٠. وفي باب: يرمي الصيد فيقع في الماء ٧/ ١٩٢ و ١٩٣۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: الصيد يغيب كلبه برقم (٣٢١٣) انظر (التحفة) برقم (٩٨٦٢)

اس نے اس کو قتل کر ڈالا ہو اور اس سے کھایا نہیں ہے، تو اسے کھا لو اور اگر اپنے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا دیکھو اور وہ شکار کو قتل کر چکا ہو، تو نہ کھاؤ، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں، ان میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر اپنا تیر پھینکو، تو اللہ کا نام لو اور اگر شکار تم سے ایک دن غائب رہے اور اس میں اپنے تیر کے سوا کوئی نشان نہ دیکھو، تو اگر چاہو تو کھا لو اور اگر اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ۔''

فائدہ :......اگر انسان تیر سے شکار کھیلتا ہے اور شکار تیر کھانے کے بعد غائب ہو جاتا ہے اور اس میں اس کے تیر کے سوا کوئی نشان نہیں ہے اور شکاری نے اس کا پیچھا کیا ہے، بیٹھ نہیں گیا، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے، امام احمد کا مشہور قول یہی ہے، شافعیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام مالک کا ایک قول ہے جائز ہے اور دوسرا قول یہ ہے، اگر رات گزر جائے تو جائز نہیں وگرنہ جائز ہے اور غرق ہونے کی صورت میں چونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ ڈوبنے سے مرا اس لیے جائز نہیں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، اگر کہیں دو سبب جمع ہو جائیں، ایک سے اباحت ثابت ہو اور دوسرے سے حرمت، تو حکم حرمت والے سبب کے مطابق لگایا جائے گا۔

[4982] ٧-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ))

[4982]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا تیر پھینکو تو اللہ کا نام لو، پھر اگر اسے قتل کیا ہوا پاؤ، تو کھا لو، الا یہ اسے پانی میں گرا ہوا پاؤ، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں، اسے پانی نے قتل کیا ہے یا تیر نے۔''

[4983] ٨-(١٩٣٠)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ

[4982] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٥٦)

[4983] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: صيد القوس برقم (٥٤٧٨) وفي باب: ما جاء في الصيد برقم (٥٤٨٨) وفي باب: آنية المجوس والميتة برقم (٥٤٩٦) واخرجه ابو داود في (سننه) في الصيد باب: في الصيد برقم (٢٨٥٥) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين برقم (١٥٦٠) والنسائي في (المجتبى) في الصيد باب: صيد الكلب الذي ليس بمعلم ٧/ ١٨١ - وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: صيد الكلب برقم (٣٢٠٧) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٥)

اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيدُ بِقَوْسِي وَاَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ((اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُونَ فِيْ آنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوا فِيهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ))

[4983]۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا، اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہیں، جہاں اہل کتاب رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکاری زمین ہے، میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور اپنے ایسے کتے سے شکار کرتا ہوں، جو سدھایا ہوا نہیں، تو مجھ بتائیے اس میں سے کون سی چیز ہمارے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ بیان کیا ہے کہ تم ایک اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہو، ان کے برتنوں میں کھاتے ہو، تو اگر ان کے برتنوں کے علاوہ میسر ہوں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو ان کو دھولو، پھر ان میں کھا لو اور جو تم نے یہ بیان کیا ہے، کہ تم شکار والی زمین میں ہو، تو جو شکار اپنی کمان سے اللہ کا نام لے کر کرو، تو کھا لو اور جو شکار اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کرو، تو اس پر اللہ کا نام لو پھر کھا لو اور جو اپنے غیر سدھائے ہوئے کتے سے کرو اور اسے ذبح کر سکو، تو کھا لو۔''

[4984] (. . .) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ

[4984]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، مگر ابن وھب کی حدیث میں کمان کے شکار کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل کتاب کے برتن اس صورت میں استعمال کرنا درست نہیں ہے، جبکہ دوسرے برتن دستیاب ہوں، اگر دوسرے برتن میسر ہوں، پھر ان لوگوں کے برتن استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

[4984] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٥٨)

فقہاء اس کو ادب و اخلاق پر محمول کرتے ہوئے نہی تنزیہی قرار دیتے ہیں، اس لیے ان کے نزدیک اہل کتاب کے برتن عام حالات میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور اگر ان کے بارے میں یہ علم ہو ان میں کوئی نجس چیز نہیں ڈالی گئی تو پھر دھوئے بغیر بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی نجس (پلید) یعنی خنزیر اور شراب وغیرہ ڈالی گئی ہو تو ان کو دھونے کے بعد استعمال کیا جائے گا۔

٢...... بَاب: إِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ

باب ٢: جب شکار، شکاری سے غائب ہو جائے، پھر وہ اس کو پا لے

[4985] ٩-(١٩٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ))

[4985] - حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنا تیر (شکار پر) پھینکو اور شکار تم سے اوجھل ہو جائے، پھر تم اس کو پا لو، تو اسے کھا لو، بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہو۔“

فائدہ:...... بدبودار چیز کھانا جب تک وہ نقصان کا باعث نہ ہو، محض طبعی طور پر ناپسندیدہ ہونے کی بنا پر مکروہ تنزیہی ہے، اگر نقصان کی حد تک پہنچ جائے تو پھر جائز نہیں ہے۔

[4986] ١٠-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيخَلَفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ((فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ))

[4986] - حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے اس شکاری کے بارے میں بیان کرتے ہیں، جو اپنے شکار کو تین دن کے بعد پا لیتا ہے، ”اس کو کھا لے بشرطیکہ اس میں بدبو نہ پیدا ہو چکی ہو۔“

[4987] ١١-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ

[4985] اخرجه ابو داود فى (سننه) باب: فى اتباع الصيد برقم (٢٨٦١) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الصيد والذبائح باب: الصيد اذا انتن ٧/ ١٩٤ - انظر (التحفة) برقم (١١٨٦٣)

[4986] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٦٠)

[4987] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصيد باب: ما جاء يوكل من صيد الكلب وما لا يوكل برقم (١٤٦٤) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٣)

عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ ((كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ))

[4987]۔ امام صاحب اپنے استاد محمد بن حاتم سے ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی شکار کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہیں، پھر محمد بن حاتم دوسری دفعہ دوسری سند سے پہلی سند کی طرح حدیث بیان کر کے کہتے ہیں، اس میں بدبودار ہونے کا ذکر نہیں ہے اور کتے کے شکار کے بارے میں کہا، "اگر بدبودار نہ ہو تو تین دن کے بعد کھالو، وگرنہ اسے چھوڑ دو۔"

۳...... بَاب: تَحْرِيمِ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

باب ۳: ہر کچلی والا درندہ اور ہر پنجے سے شکار کرنے والا پرندہ کھانا حرام ہے

[4988] ۱۲-(۱۹۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ

عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ زَادَ اِسْحٰقُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ

[4988]۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا، اسحاق اور ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں زہری کا قول نقل کیا ہے، کہ ہم نے یہ حدیث شام میں آ کر سنی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر کچلی والا درندہ، جو انسان پر حملہ آور ہوتا ہے، حرام ہے، جمہور ائمہ کا یہی موقف ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر وہ چیرتا پھاڑتا ہے، تو حرام ہے، جیسے شیر، چیتا، بھگیاڑ، اگر چیرتا پھاڑتا نہیں ہے، تو وہ مکروہ ہے، جیسے لومڑ، کیونکہ ان درندوں کے کھانے سے یہ خطرہ ہے کہ انسان کے اندر حیوان کے اوصاف پیدا نہ ہو جائیں، اس لیے ان کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا، ذو نـاب سے مراد، وہ جانور ہے، جو اپنی کچلیوں سے شکار کرتا ہے، اگر وہ انسان یا کسی دوسرے جانور کا شکار نہیں کرتا اور ان پر کھانے کے لیے حملہ آور نہیں ہوتا تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔

[4988] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: اكل كل ذي ناب من السباع برقم (٥٥٣٠) وفي الطب باب: البان الاتن برقم (٥٧٨٠) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: النهي عن اكل السباع برقم (٣٨٠٢) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في كراهية كل ذي ناب وذي مخلب برقم (١٤٧٧) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: تحريم اكل السباع ٧/ ٢٠٠ و ٢٠١ وفي باب: تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية ٧/ ٢٠٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: اكل كل ذي ناب من السباع برقم (٣٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٤)

[4989] ١٣-(. . .)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ

اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَآئِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِي اَبُو اِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الشَّامِ

[4989]۔حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ابن شہاب کہتے ہیں میں نے اپنے علماء سے حجاز میں یہ روایت نہیں سنی یہاں تک ابوادریس نے یہ روایت سنائی اور وہ شامی فقہاء میں سے تھے۔

[4990] ١٤-(. . .)و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ

عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

[4990]۔ابوثعلبہ خشنی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

[4991] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَاِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ

[4991]۔امام صاحب نے اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، زہری ہی کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کی ہے، صالح اور یوسف کے سوا سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، مگر ان دونوں کی حدیث میں ہے، ہر کچلی والے درندہ سے منع فرمایا۔

[4989] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٦٣)

[4990] تقدم تخريجه برقم (٤٩٦٣)

[4991] تقدم تخريجه برقم (٤٩٦٣)

[4992] ١٥-(١٩٣٣)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ**))

[4992]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر کچلی والا درندہ، اس کا کھانا حرام ہے۔''

[4993] وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، بِهٰذَا الإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4993]۔امام ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4994] ١٦-(١٩٣٤)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ

عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

[4994]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ:......ذی مِخلب، سے مراد وہ پرندہ ہے، جو اپنے ناخنوں سے شکار کرتا ہے، جیسے چیل، باز، شاہین، صقر اگر وہ اپنے پنجہ سے شکار نہیں کرتا، تو وہ اس میں داخل نہیں ہے، جمہور علماء، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام داود وغیرہم کے نزدیک ان کا کھانا حرام ہے، امام مالک، امام لیث اور اوزاعی کے نزدیک کوئی پرندہ حرام نہیں ہے۔ (المغنی ج ۱۳، ص ۳۲۲)۔

[4995] (. . .)وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4995]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد شعبہ کی اس سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4992] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصيد والذبائح باب: تحريم اكل السباع ٧/ ٢٠٨ و ٢٠٩- وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: اكل كل ذی ناب من السباع برقم (٣٢٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٤١٣٢)

[4993] تقدم

[4994] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: النهی عن اكل السباع برقم (٣٨٠٣) انظر (التحفة) برقم (٦٥٠٦)

[4995] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٦٨)

[4996] (. . .) و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَاَبُو بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

[4996]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر کچلی والے درندے سے اور پنجے والے پرندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ......امام اوزاعی نے، امام مالک کے نزدیک پنجہ سے شکار کرنے والے پرندے کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے۔

[4997] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَبُو بِشْرٍ اَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى ح و حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ

[4997]۔ امام صاحب نے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

۴...... بَاب: اِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب ٤: سمندر میں مرنے والے جانوروں کی اباحت

[4998] ۱۷۔(۱۹۳۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهٗ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهٗ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهٗ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ

[4996] تقدم تخريجه برقم (٤٩٦٨)

[4997] تقدم تخريجه برقم (٤٩٦٨)

[4998] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في دواب البحر برقم (٣٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٤)

فَـاِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِـائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا)) قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَاَكَلَهُ

[4998]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے زیر کمان قریش کے ایک قافلہ کے مقابلہ میں بھیجا اور ہمیں کھجوروں کی ایک بوری زاد راہ کے طور پر دی، اس کے سوا آپ کے پاس ہمیں دینے کے لیے کچھ نہ تھا، (آخر میں) ابوعبیدہ ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور دیتے تھے، حضرت جابر کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے پوچھا، آپ اس پر کسی طرح گزارا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم اس کو بچے کی طرح چوستے تھے، پھر اوپر سے ہم پانی پی لیتے تھے، تو وہ ہمیں دن بھر رات تک کے لیے کفایت کرتی اور ہم اپنی لاٹھیوں سے کیکر کے پتے جھاڑتے، پھر انہیں پانی سے بھگو کر کھا لیتے اور ہم ساحل سمندر پر چل پڑے اور ہمیں ساحل سمندر پر بڑے ٹیلے کی طرح ایک چیز پڑی ہوئی نظر آئی، ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ ایک عنبر نامی جانور نکلا، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ تو مردار ہے، پھر کہنے لگے، نہیں، ہم اللہ کے رسول ﷺ کے فرستادے ہیں اور اللہ کے راستہ میں نکلے ہیں، اور تم لوگ لاچار ہو چکے ہو، اس لیے کھا لو، ہم نے اسے ایک ماہ تک کھایا اور ہم تین سو افراد تھے اور ہم موٹے تازے ہو گئے اور میں نے ساتھیوں کو دیکھا، ہم اس کی آنکھوں کے خول یا سوراخ سے مٹکوں سے چربی نکالتے تھے اور ہم سے اس سے بیل کی طرح ٹکڑے کاٹتے تھے، یا بیل کے برابر (بقدر) کاٹتے تھے اور ہم میں سے ابوعبیدہ نے تیرہ آدمی لیے اور انہیں اس کی آنکھ کو خول میں بٹھایا اور اس نے پسلی لے کر اس کو سیدھا کھڑا کیا، پھر ہمارے پاس موجود اونٹوں میں سے سب سے قد آور اونٹ پر پالان کس کر اس کے نیچے سے گزارا اور ہمیں زاد راہ کے طور پر اس کا گوشت ابال کر دیا، تو جب ہم مدینہ واپس پہنچے، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ”وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمندر سے نکالا، کیا اس کا کچھ گوشت تمہارے پاس ہے، تو ہمیں بھی کھلاؤ۔“ تو ہم نے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو آپ نے اسے کھالیا۔

مفردات الحدیث ❶ عِیرٌ: اونٹوں کا غلہ لانے والا قافلہ۔ ❷ جِراب: چمڑے کا تھیلا۔ ❸ نَمُصُّهَا: ہم اسے چوستے تھے۔ ❹ الخبط: لنگ، کیکر کے پتے۔ ❺ كثيب: ریت کا تودہ یا پہاڑی، عنبر مچھلی جس کو آج کل وہیل (whale) یا بال کہتے ہیں، چونکہ اس کی انتڑیوں سے عنبر خوشبو نکلتی ہے، اس کو عنبر کا نام دے دیا جاتا ہے اور یہ بڑی مچھلیوں میں سے ہے اور اس کا وزن ۵۴ کلوگرام سے لے کر ۱۳۶۰۰۰ کلوگرام تک ہوتا ہے۔ ❻ وَقب: آنکھ کا گڑھا، جہاں اس کی آنکھ کا ڈھیلا ہوتا ہے۔ ❼ قِلال: قُلَّة کی جمع ہے، بڑا مٹکا۔ ❽ فِدَر: فِدرةً کی جمع ہے، قطعہ، ٹکڑا۔ ❾ قَدر: مقدار، برابر۔ ❿ شائق، وَشیقة کی جمع ہے، ابلا ہوا گوشت۔

فوائد :...... ❶ یہ غزوہ جو سریہ خبط بھی کہلاتا ہے، کیونکہ س میں پتے جھاڑ کر کھانے پڑے تھے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے، حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے ادھار لے کر، تین دن، تین، تین اونٹ بھی ذبح کیے، کیونکہ پہلے عمومی خوراک ختم ہوئی اور پھر لوگ انفرادی طور پر جو خوراک لے گئے تھے، اس کو جمع کیا گیا، وہ بھی ختم ہو گئی، پھر پتے کھانے پڑے تو آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور کھانے کے لیے ایک بہت بڑی مچھلی ساحل سمندر پر پھینک دی، جسے صحابہ کرام نے پندرہ یا اٹھارہ دن تک خوب کھایا، جس سے ان کی بھوک سے پیدا شدہ کمزوری دور ہوگئی، اس کے بعد انہوں نے اس کی چربی پگھلا کر تیل کی صورت میں ملی اور وہ موٹے تازے ہو گئے، اس طرح مجموعی طور پر ایک ماہ تک اس کو کھاتے رہے، اس حدیث سے مالکیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ اضطراری حالت میں بھی انسان مردار سے پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے، لیکن قرآن کی رو سے صحیح بات یہی کہ اضطراری حالت میں بقدر ضرورت زندگی بچانے کے لیے کھایا جا سکتا ہے، امام ابن قدامہ نے امام مالک اور امام شافعی کا قول یہی نقل کیا ہے کہ شبع (سیری) جائز نہیں ہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۳۰)۔ ❷ سمندری حیوانات میں سے مچھلی کا شکار بالاتفاق جائز ہے اور ائمہ حجاز، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک تمام سمندری حیوانات کا شکار جائز ہے، لیکن حنفیوں کے نزدیک صرف مچھلی کا شکار جائز ہے، جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، لیکن احناف کے نزدیک اگر سمندر کے مدوجزر کی صورت میں مر جائے تو پھر جائز ہے، اگر اندر مر جائے تو جائز نہیں ہے، جیسا کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے اور احناف میں سے جو اس کو مچھلی سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک اس کا شکار جائز ہے، اور جو اس کو مچھلی نہیں سمجھتے، ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

[4999] ۱۸۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو

[4999] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة سيف البحر برقم (٤٣٦١) وفي الذبائح والصيد باب: قول الله تعالى ﴿احل لكم صيد البحر﴾ برقم (٥٤٩٤) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: ميتة البحر ٧/ ٢٠٧ و ٢٠٨۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٩)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَاَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهٗ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ وَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهٖ نَفَرٌ قَالَ وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهٗ

[4999]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم تین سو سواروں کو رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ایک قافلہ کی گھات لگانے کے لیے بھیجا اور ہمارے امیر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے، ہم ساحل سمندر پر پندرہ دن ٹھہرے، ہمیں شدید بھوک سے واسطہ پڑا حتیٰ کہ ہم نے پتے جھاڑ کر کھائے، اس لیے اس کو جیش الخبط کا نام دیا گیا، ہمارے لیے ایک جانور پھینکا گیا، جس کو عنبر کہا جاتا تھا، ہم نے اس سے پندرہ دن (آدھا ماہ) کھایا اور بدن پر اس کا روغن ملا حتیٰ کہ ہمارے بدن اصل حالت پر لوٹ آئے اور ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں ایک پسلی لے کر اس کو گاڑا، پھر لشکر میں سب سے لمبے آدمی کا اور سب سے لمبے اونٹ کا انتخاب کیا، اس کو اس پر سوار کر کے پسلی کے نیچے سے گزارا اور اس کی آنکھ کے گڑھے میں کئی آدمی بیٹھ گئے اور ہم نے اس کے آنکھ کے گڑھے سے اتنے اتنے مٹکے چکنائی نکالی اور ہمارے پاس کھجوروں کا ایک چرمی تھیلا یا بورا تھا، ابوعبیدہ ہر آدمی کو ایک ایک مٹھی کھجور دیتے تھے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی ختم ہوگئی، تو ہمیں اس کے نہ ملنے کا احساس ہوا۔

مفردات الحدیث

❶ ثابت اجسامنا: ہمارے جسم پہلی حالت پر لوٹ آئے، ہماری قوت بحال ہوگئی۔
❷ حِجَاج: آنکھ کا خول، آنکھ کے اردگرد کی ہڈی۔ ❸ وَجَدْنَا فَقْدَهٗ: نہ ملنے پر اس کا فائدہ محسوس ہوا۔

[5000] ۱۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو عَنْ جَابِرًا يَقُوْلُ فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ

[5000]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پتوں والے لشکر میں، ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا۔

[5000] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٧٥)

فائدہ :...... یہ اونٹ ذبح کرنے والے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ تھے، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس بنا پر روک دیا کہ تم ادھار لے کر اونٹ ذبح کر رہے ہو، تمہارا اپنا مال تو ہے نہیں، معلوم نہیں، تمہارا باپ تمہیں دے گا یا نہیں، واپسی پر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ چلا، تو انہوں نے اپنے بیٹے کو کھجوروں کا ایک باغ ھبہ کر دیا۔

[5001] ٢٠۔(. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِیُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا

[5001]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تین سو آدمیوں کو بھیجا، ہم اپنا زادراہ خود اٹھائے ہوئے تھے۔

[5002] ٢١۔(. . .)و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی نُعَیْمٍ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِیَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِیَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُو عُبَیْدَةَ زَادَهُمْ فِی مِزْوَدٍ فَکَانَ یُقَوِّتُنَا حَتّٰی کَانَ یُصِیبُنَا کُلَّ یَوْمٍ تَمْرَةٌ

[5002]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تین سو افراد کا ایک دستہ بھیجا اور ان کا امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، ان کا زادراہ ختم ہو گیا تو ابو عبیدہ ان کا اپنا اپنا زادراہ ایک توشہ دان میں جمع کیا، وہ ہمیں خوراک دیتے تھے، حتیٰ کہ ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملنے لگی۔

[5003] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ یَعْنِی ابْنَ کَثِیرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ کَیْسَانَ یَقُولُ سَمِعْتُ

[5001] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشرکة باب: الشرکة فی الطعام والتعهد والعروج برقم (٢٤٨٣) وفی الجهاد والسیر باب: حمل الزاد علی الرقاب برقم (٢٩٨٣) وفی المغازی باب: غزوة سیف البحر برقم (٤٣٦٠) والترمذی فی (جامعه) فی صفة القیامة باب (٣٤) برقم (٢٤٧٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح باب: میتة البحر برقم ٧/ ٢٠٧۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: معیشة اصحاب النبی ﷺ برقم (٤١٥٩) انظر (التحفة) برقم (٣١٢٥)

[5002] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٧٧)

[5003] تقدم تخریجه برقم (٤٩٧٧)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بَعثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيهِمْ اِلٰى سَيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَاَبِى الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِى حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِىَ عَشْرَةَ لَيْلَةً

[5003]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ ساحل سمندر کی طرف بھیجا، میں بھی ان میں تھا، آگے عمرو بن دینار اور ابو زبیر کی طرح حدیث بیان کی، صرف اتنا فرق ہے، کہ وھب بن کیسان کی اس حدیث میں ہے، اس سے لشکر نے ۱۸ دن رات کھایا۔

فائدہ :...... دستہ کی کل مدت سفر ایک ماہ تھی مچھلی کا گوشت پندرہ یا اٹھارہ دن کھایا۔

[5004] (. . .) وحَدَّثَنِى حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5004]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک پارٹی جہینہ قبیلہ کے علاقہ کی طرف بھیجی اور ان پر ایک آدمی امیر مقرر کیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ :......قریشی قافلہ نے جھنیہ کی زمین سے گزرنا تھا، اس کی گھات میں، آپ نے دستہ ادھر روانہ کیا۔

۵...... بَاب: تَحْرِيمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

باب ۵: پالتو گدھوں کے کھانے کی حرمت

[5005] ۲۲-(۱٤۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِمَا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

[5005]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے بھی۔

[5004] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۸۹)

[5005] تقدم تخريجه فى النكاح باب: نكاح المتعة وبيان انه ابيح ثم نسخ ثم ابيح ثم نسخ واستقر تحريمه الى يوم القيامة برقم (۳٤۱۷)

فائدہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عورتوں سے متعہ اور گھریلو گدھوں کی حلت کے قائل تھے، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے، ان دونوں کا تذکرہ کیا، جمہور صحابہ تابعین اور فقہاء کے نزدیک گھریلو یا پالتو گدھے حرام ہیں، امام مالک سے تین قول منقول ہیں، (۱) اباحت (۲) مکروہ تنزیہی (۳) حرمت، صحیح احادیث کی رو سے حرمت کا قول صحیح ہے اور بقول علامہ ابن عبد البر مالکی، آج مسلمانوں میں اس کی حرمت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، (المغنی ج ۱۳،ص ۳۱۸)۔

[5006] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِی حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

[5006]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے زہری کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، یونس کی حدیث میں ہے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے۔

[5007] ۲۳۔(۱۹۳۶) و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ اَخْبَرَهُ اَنَّ

اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5007]۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام ٹھہرایا۔

[5008] ۲۴۔(۵۶۱) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی نَافِعٌ وَسَالِمٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5008]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[5006] تقدم تخريجه فی النكاح باب: المتعة وبيان انه ابيح ثم نسخ ثم ابيح ثم نسخ واستقر تحريمه الی يوم القيامة برقم (٣٤١٧)

[5007] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الذبائح والصيد باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٧) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٦)

[5008] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة خيبر برقم (٤٢١٥) وبرقم (٤٢١٨) وفی الذبائح والصيد باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٢) انظر (التحفة) برقم (٦٧٦٩)

[5009] ٢٥-(. . .) و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوا إِلَيْهَا

[5009]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور لوگوں کو گدھوں کی ضرورت تھی، (سواری کے لیے)

[5010] ٢٦-(١٩٣٧) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الاهلية فقال اصابتنا مجاعة يوم خيبر وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِّنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ

[5010]۔شیبانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے گھریلو گدھوں کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا، ہمیں خیبر کے دن بھوک لگی، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہودیوں کے شہر سے باہر نکلنے والے گدھے پکڑ کر ذبح کر لیے، جن سے ہماری ہنڈیاں جوش مار رہی تھیں، مگر اچانک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کر دیا، ہنڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت بالکل نہ کھاؤ، میں نے پوچھا، آپ نے اسے کس انداز سے حرام قرار دیا تھا؟ انہوں نے کہا، ہم نے اس پر باہمی گفتگو کرتے ہوئے کہا، آپ نے قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے اور اس لیے حرام قرار دیا ہے کہ اس سے خمس (پانچواں حصہ) نہیں نکالا گیا۔

[5009] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٨٦) وبرقم (٨٣٩٤)

[5010] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فرض الخمس باب: ما یصیب من الطعام فی ارض الحرب برقم (٣١٥٥) وفی المغازی باب: غزوة خیبر برقم (٤٢٢٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح باب: تحریم اکل لحوم الحمر الانسیة برقم ٧/ ٢٠٣۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الذبائح باب: لحوم الحمر الوحشیة برقم (٣١٩٢) انظر (التحفة) برقم (٥١٦٤)

فائدہ:...... آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے قطعی طور پر ہمیشہ کے لیے منع فرمایا، لیکن اس کا پس منظر کیا تھا، اس کے بارے میں صحابہ کرام کی آراء مختلف ہیں اور اپنے اپنے اجتہاد پر مبنی ہیں۔

[5011] ٢٧-(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ

[5011]۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خیبر کے دنوں میں ہم بھوک سے دو چار ہوئے، جب خیبر کا واقعہ پیش آیا، ہم گھریلو گدھوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں نحر کیا، جب ان سے ہنڈیاں ابلنے لگیں، رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا، ہنڈیوں کو انڈیل دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ نہ کھاؤ، تو کچھ لوگوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے صرف اس لیے ان سے روکا ہے، کیونکہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا اور دوسروں نے کہا، آپ نے ان سے ہمیشہ کے لیے روک دیا ہے۔

[5012] ٢٨-(١٩٣٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولَانِ أَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اكْفَئُوا الْقُدُورَ

[5012]۔ حضرت براء اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے گدھے پکڑ کر انہیں پکایا، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا، ہنڈیاں الٹ دو۔

[5013] ٢٩-(. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[5011] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٨٦)

[5012] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٢١) وبرقم (٤٢٢٢) وبرقم (٤٢٢٣) وبرقم (٤٢٢٤) وبرقم (٤٢٢٥) وفي الذبائح باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٥) وبرقم (٥٥٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٥) وبرقم (٥١٧٤)

[5013] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٨٢)

عَنْ أَبِی إِسْحَقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ حُمُرًا فَنَادَی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ أَنْ اکْفَئُوا الْقُدُوْرَ۔

[5013]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا، ہنڈیاں الٹ دو۔

[5014] ۲۰۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَآءَ يَقُوْلُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5014]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا گیا۔

[5015] ۳۱۔(. . .)و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهِ

[5015]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گدھوں کے کچے اور پکے گوشت کو پھینکنے کا حکم دیا، پھر ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا۔

مفردات الحدیث ❶ نِيْئَة: کچا جس کو پکایا نہ گیا ہو۔ ❷ نَضِيْجَة: پکا ہوا۔

[5016] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5016]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5017] ۳۲۔(۱۹۳۹)وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ

[5014] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۵۲)

[5015] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة خیبر برقم (٤٢٢٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح باب: تحریم اکل لحوم الحمر الاهلیة ۷/ ۲۰۳۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الذبائح باب: لحوم الحمر الوحشیة برقم (۳۱۹٤) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۰)

[5016] تقدم

[5017] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٩۱) واخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة خیبر برقم (٤٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (٥٧٦٨)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِي اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5017]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، (میرے خیال میں یا تو) آپ ﷺ نے صرف اس لیے ان سے روکا تھا، کیونکہ وہ لوگوں کا بوجھ اٹھاتے تھے، آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ ان کے بار برداری کے جانور ختم ہو جائیں گے، یا خیبر کے دن آپ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا۔

مفردات الحدیث ✲ **حَمُولَة:** لوگوں کی بار برداری کا جانور۔

[5018] ۳۳۔(۱۸۰۲) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ**)) قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ ((**عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ**)) قَالُوا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**اَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا**)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ

[5018]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کے لیے نکلے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لیے فتح کر دیا، جب فتح کے دن کی شام ہوئی تو لوگوں نے بہت سی آگیں روشن کیں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ آگیں کیسی ہیں، کس لیے انہیں جلایا گیا ہے؟'' لوگوں نے کہا، گوشت کی خاطر، آپ نے فرمایا: ''کس گوشت کے لیے؟'' لوگوں نے کہا، پالتو گدھوں کے گوشت کی خاطر، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں بہا دو اور انہیں توڑ دو۔'' ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! یا انہیں بہا دیں اور انہیں دھو لیں، آپ نے فرمایا: ''یا ایسے کر لو۔''

فائدہ :...... آپ نے پہلے ہانڈیوں کو شدت اختیار کرتے ہوئے توڑنے کا حکم دیا، جب ایک آدمی نے عرض کیا، ہم ان کو دھو نہ لیں، تو آپ نے فرمایا، چلو ایسا کر لو، جس سے معلوم ہوا، جس برتن کو نجاست لگ جائے، اس کو دھو کر استعمال کرنا درست ہے، چونکہ یہاں عدد کی قید نہیں لگائی گئی، اس سے معلوم ہوتا ہے، اگر ضرورت محسوس نہ ہو تو ایک دفعہ دھونا کافی ہے، ہاں کتے کا جھوٹا برتن، سات دفعہ دھونا ہوگا۔

[5018] تقدم تخريجه في الجهاد والسير باب: غزوة خيبر برقم (٤٦٤٤)

[5019] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5019]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے، یزید بن ابی عبید کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5020] ۳۴۔(۱۹۴۰) و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَاِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا

[5020]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا، ہم نے بستی سے نکلتے ہوئے گدھے پکڑ لیے اور ان میں سے کچھ کو پکانا شروع کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا، خبردار! اللہ اور اس کا رسول تمہیں ان سے منع کرتے ہیں، کیونکہ یہ پلید شیطانی کام ہے، تو ہنڈیوں کے اندر جو کچھ تھا، الٹ دیا گیا اور وہ اس سے جوش مار رہی تھیں۔

[5021] ۳۵۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجِسٌ قَالَ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا

[5021]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خیبر فتح ہوا، تو آپ کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! گدھے (سب) کھا لیے گئے، پھر دوسرا آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! گدھے ختم

[5019] تقدم تخريجه فى الجهاد والسير باب: غزوة خيبر برقم (٤٦٤٤)
[5020] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المغازى باب: غزوة خيبر برقم (٤١٩٩) وفى الذبائح باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٢)
[5021] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٩٥)

کر ڈالے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اعلان کیا، اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھوں کے گوشت سے روکتے ہیں، کیونکہ وہ گندے یا پلید ہیں، تو ہنڈیوں کو جو کچھ ان میں تھا، اس سمیت الٹ دیا گیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے منادی حضرت ابوطلحہ تھے، بعض روایات سے ثابت ہوا، حضرت بلال اور عبدالرحمٰن بن عوف نے بھی اعلان کیا تھا۔

٦...... بَاب: فِيْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب ٦: گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بارے میں

[5022] ٣٦-(١٩٤١) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُومِ الْخَيْلِ

[5022]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے، جمہور سلف و خلف کا یہی نظریہ ہے، علقمہ، اسود، نخعی، حماد بن سلیمان اور صاحبین کا بھی یہی قول ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے، بعض کے بقول امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی، سعیدی صاحب نے ائمہ احناف کے اقوال نقل کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے، ”اس باب میں جو احادیث صحیحہ وارد ہیں، وہ سب گھوڑے کی حلت میں نصوص صریحہ ہیں اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی صراحت کے بعد پھر کسی اور چیز کی ضرورت

[5022] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢١٩) وفي الذبائح والصيد باب: لحوم الخيل برقم (٥٥٢٠) وفي باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٤) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اكل لحوم الخيل برقم ٣٧٨٨) وفي باب: في اكل لحوم الحمر برقم (٣٨٠٨) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكل لحوم الخيل برقم (١٧٩٣) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: تحريم اكل السباع ٧/ ٢٠١۔ انظر (التحفة) برقم (٢٦٣٩)

نہیں ہے۔" (شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۱۰۵)۔ اس سے پہلے لکھا ہے، قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت کھانا بلا کراہت جائز ہے، وجہ استدلال یہ ہے کہ گھوڑا پاک اور طیب جانور ہے، اس بنا پر فقہائے احناف نے بھی گھوڑے کا جھوٹا پاک قرار دیا ہے، ص ۱۰۴، ج ۶۔ علامہ تقی نے لکھا ہے، امام ابوحنیفہ نے گھوڑے کو اس کے احترام اور آلات جہاد میں سے ہونے کے باعث مکروہ قرار دیا ہے، تکملہ ج ۳، ص ۵۲۹۔ اور اب صورتحال یہ ہے کہ جدید اسلحہ کے سبب اب اس کو مرکزی اہمیت حاصل نہیں ہے، اس لیے یہ سبب اگر اس کو سبب مان لیا جائے تو ختم ہو چکا ہے، کہ بقول امام حصکفی امام صاحب اپنے اپنی موت سے تین قبل، حرمت کے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ (تکملہ ج ۳ ص ۵۲۵۔ درمختار علی حاشیہ ردالمختار ج ۵ ص ۲۶۵)۔

[5023] ۳۷۔(. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ

[5023] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے خیبر کے دور میں گھوڑے اور جنگلی گدھے کھائے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں گھریلو گدھے کھانے سے روک دیا۔

فائدہ:...... جنگلی گدھے (نیل گائے) کا گوشت کھانا بالاتفاق جائز ہے۔

[5024] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5024] ۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اور اساتذہ سے ابن جریج ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5025] ۳۸۔(۱۹۴۲) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ

[5023] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح باب: اباحة اکل لحوم حمر الوحش ۷/ ۲۰۵۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الذبائح باب: لحوم الخیل برقم (۳۱۹۲) انظر (التحفة) برقم (۲۸۱۰)

[5024] تقدم

[5025] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الذبائح والصید باب: النحر والذبائح برقم (۵۵۱۰) ←

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ

[5025] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

[5026] (. . .)وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5026] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت، ہشام ہی کی سند سے اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

٧...... بَاب: اِبَاحَةِ الضَّبِّ

باب ۷: سوسمار (گوہ، ضب) کے گوشت کی اباحت

[5027] ٣٩۔(١٩٤٣)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ))

[5027] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔''

[5028] ٤٠۔(. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ))

[5028] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اسے میں حرام ٹھہراتا ہوں۔''

← وبرقم (٥٥١١) وبرقم (٥٥١٢) وفي باب: لحوم الخيل برقم (٥٥١٩) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: نحر ما يذبح ٧/ ٢٣١ و ٧/ ٢٣٢۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: لحوم الخيل برقم (٣١٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٦)

[5026] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٩٩)

[5027] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٤٢)

[5028] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣١٠)

[5029] ٤١ - (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ))

[5029]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں سوال کیا، جبکہ آپ منبر پر تھے، آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام کہتا ہوں۔''

[5030] (. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

[5030]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5031] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسٰى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ

[5031]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے گوہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ کا فرمان، حدیث نمبر ۴۰ کے مطابق نقل کرتے ہیں، ایوب کی حدیث کے الفاظ یوں ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی، تو آپ نے اسے نہ کھایا اور نہ حرام قرار دیا، اسامہ کی حدیث ہے، ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے۔

فائدہ :...... علامہ دمیری نے حیات الحیوان (الکبری ج ۲ ص ۶۸) میں لکھا ہے، ''ضب'' گوہ جنگل کا ایک مشہور

[5029] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۹۸)

[5030] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۱۹۸)

[5031] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۴۸۲) وبرقم (۷۵۶۸) وبرقم (۷۷۸۵) وبرقم (۸۴۰۳) وبرقم (۸۴۹۱)

جانور ہے، جو کبھی پانی کی گھاٹ پر نہیں جاتا، اس لیے عربوں کا محاورہ ہے، میں اس کام کو اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک ضب پانی پر نہ جائے، ابن خالد نے لکھا ہے، ضب پانی نہیں پیتی۔" ضب کا معنی بعض نے سانڈہ کیا ہے۔
جمہور فقہاء امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہم کے نزدیک احادیث کی روشنی میں ضب کا کھانا جائز ہے اور بقول امام طحاوی امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہے، لیکن کتاب الآثار میں امام محمد کے قول سے کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور امام نووی لکھتے ہیں، مسلمانوں کے ضب کے حلال ہونے پر اتفاق ہے، البتہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے کراہت منقول ہے، علامہ تقی نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا اس کے کھانے سے کراہت کا اظہار کرنا، اس کے مکروہ ہونے کی دلیل ہے، ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ (تکملہ ج ۳ ص ۵۲۸)۔
لیکن کراہت کا سبب کیا تھا، اس کو نظر انداز کر دیا ہے، بہر حال اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے، ہر حلال چیز کا کھانا ضروری نہیں ہے، بعض افراد کسی چیز سے طبعی طور پر کراہت محسوس کرتے ہیں، تو وہ اس کو حلال سمجھ کر چھوڑ سکتے ہیں، لیکن طبعی کراہت یا نفرت کی بنا پر اس کو مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی قرار دینا درست نہیں ہے، کیا تمام انسانوں کے طبائع اور مزاج یکساں ہیں؟ آپ کے سامنے قریش ہی کے افراد نے ضب کو کھایا ہے۔

[5032] ٤٢-(١٩٤٤) وحَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسٰى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيهِمْ سَعْدٌ وَاُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُوا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي))

[5032]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے کچھ ساتھی تھے، جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان کے پاس ضب کا گوشت لایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ کی بیویوں میں سے، ایک بیوی

[5032] اخرجه البخاري في (صحيحه) في آخبار الآحاد باب: خبر المراة الواحدة برقم (٧٢٦٧) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: التوقي في الحديث عن رسول الله ﷺ برقم (٢٦) ولم يذكر فيه قصة۔ انظر (التحفة) برقم (٧١١١)

نے آواز دی، یہ ضب کا گوشت ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے، لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے۔''

[5033] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ

[5033]۔ توبہ عنبری کہتے ہیں یا ڈھیڑ سال کہ مجھے شعبی نے کہا، کیا آپ حسن کی نبی اکرم ﷺ کی روایات سے آگاہ ہیں، حالانکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو سال یا ڈیڑھ سال بیٹھا ہوں، اتنے عرصہ میں، میں نے ان سے صرف یہ حدیث سنی ہے، رسول اللہ ﷺ کے کچھ ساتھی تھے، ان میں حضرت سعد بھی تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... حضرت شعبی رحمہ اللہ کا مقصد یہ تھا کہ حسن بصری، احادیث کے بیان کے شوق میں مرسل روایات بھی بیان کرتے ہیں، جبکہ ابن عمر آپ سے براہ راست روایات سننے کے باوجود بہت کم روایات بیان کرتے تھے، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، کثرت سے روایات بیان کرنے میں غلطی کا امکان پیدا ہو جاتا ہے، جبکہ اس سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

[5034] ٤٣۔(١٩٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ **((لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهٗ))** قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَأَكَلْتُهٗ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ

[5034]۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اپنی خالہ) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، تو آپ کے پاس بھنی ہوئی ضب لائی گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے

[5033] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٠٦)
[5034] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٣٦٠)

اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا، تو حضرت میمونہ کے گھر موجود بعض عورتوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو بتا دو، آپ کیا کھانا چاہ رہے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، میں نے پوچھا، کیا وہ حرام ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، نہیں، لیکن وہ میری قوم کی سرزمین (کی خوراک) نہیں، اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔'' حضرت خالد کہتے ہیں، تو میں نے اس کو کھینچ کر کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے۔

[5035] ٤٤-(١٩٤٦) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي

[5035]۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید جن کو سیف اللہ کا لقب دیا جاتا ہے، نے مجھے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی بیوی حضرت میمونہ جو حضرت خالد اور ابن عباس کی خالہ ہیں، کے پاس گیا، تو آپ نے ان کے ہاں بھنی ہوئی ضب پائی، جو ان کی ہمشیرہ حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھی، تو انہوں نے ضب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی، آپ کو جب کوئی کھانا پیش کیا جاتا

[5035] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: ما کان النبی ﷺ لا یاکل حتی یسمی له فیعلم ما هو برقم (٥٣٩١) وفی باب: الشواء برقم (٥٤٠٠) وفی الذبائح والصید باب: الضب برقم (٥٥٣٧) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اکل الضب برقم (٣٧٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح باب: الضب ٧/ ١٩٨۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الصید باب: الضب برقم (٣٢٤١) انظر (التحفة) برقم (٣٥٠٤)

تو عموماً آپ کو اس سے آگاہ کر دیا جاتا اور آپ کو اس کا نام بتا دیا جاتا، تو رسول اللہ ﷺ نے ضب کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا، موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو بتا دو، تم نے انہیں کیا پیش کیا ہے، انہوں نے کہا، وہ ضب ہے، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا ضب حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن وہ میری قوم کی زمین میں نہیں، اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔'' خالد کہتے ہیں، میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے، آپ نے مجھے نہ روکا۔ حفیدہ کی کنیت ام حفید ہے۔

فائدہ:...... انسان جس علاقہ میں رہتا ہے، اس علاقہ کی خوراک کا عادی ہو جاتا ہے اور اس سے انسیت محسوس کرتا ہے، اگر اسے دوسرے علاقہ کی خوراک پیش کی جائے، جس سے اس کو کبھی پہلے واسطہ نہ پڑا ہو تو وہ اس سے کراہت محسوس کرتا ہے اور اس کی طبیعت اس کے کھانے پر آمادہ نہیں ہوتی، اس لیے اگر کسی کوئی چیز پیش کی جائے، تو اس کو اس سے آگاہ کر دینا چاہیے اور جو کسی چیز سے نفرت محسوس کرتا ہو اس کو وہ چیز چپکے سے نہیں کھلانی چاہیے۔

[5036] ٤٥-(...)و حَدَّثَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِی و قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا

[5036] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے، تو آپ کو ضب کا گوشت پیش کیا گیا، جو ام حفید بنت حارث نجد سے لائی تھیں اور وہ بنو جعفر کے ایک آدمی کی بیوی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کوئی چیز اس وقت تک نہیں کھاتے تھے، جب تک یہ جان نہ لیتے، وہ کیا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، جس کے آخر میں یہ اضافہ ہے، اور اسے ابن اصم نے بھی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور وہ ان کی گود میں تھا۔

[5036] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٠٩)

[5037] (۱۹۴۵)و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ

[5037]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، آپ کے پاس دو بھنی ہوئی ضب لائی گئیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں یزید بن الاصم کا میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

[5038] (. . .)وحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ اَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ اَخْبَرَهُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

[5038]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جبکہ آپ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور خالد بن ولید بھی آپ کے پاس موجود تھے، ضب کا گوشت لایا گیا، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

[5039] ۴۶-(۱۹۴۷)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَهْدَتْ خَالَتِي اُمُّ حُفَيْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5037] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۳۶۰)

[5038] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۳۶۰)

[5039] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: قبول الهدية برقم (۲۵۷۵) وفی الاطعمة باب: الخبز المرفق والاكل على الخوان والسفرة برقم (۵۳۸۹) وفی باب: الاقط برقم (۵۴۰۲) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاحكام التی تعرف بالدلائل برقم (۱۳۵۸) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اكل الضب برقم (۳۷۹۳) والنسائی فی ←

[5039] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور ضب پیش کیں، آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور ضب کو کراہت کی بنا پر چھوڑ دیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھایا گیا، اگر وہ حرام ہوتی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

[5040] ٤٧ ـ(١٩٤٨)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَآكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**لَا آكُلُهُ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ**)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خُوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ ((**هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ**))وَقَالَ لَهُمْ ((**كُلُوا**)) فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَيْءٌ يَاْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[5040] ۔حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں ایک دولہا نے ہمیں دعوت دی اور ہمارے سامنے تیرہ ضب رکھے، کسی نے کھا لیا، کسی نے چھوڑ دیا، اگلے دن میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں بتایا، لوگوں نے اس کی بارے میں بہت باتیں کی، حتیٰ کہ بعض نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں، نہ میں اس سے روکتا ہوں اور نہ میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔'' تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بہت بری بات کہی، جو نبی بھی اللہ نے بھیجا ہے، حلال یا حرام کرنے کے لیے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے اور آپ کے پاس فضل بن عباس، خالد بن ولید اور ایک اور عورت تھی، کہ اچانک آپ کے سامنے دستر خوان لایا گیا، اس پر گوشت تھا، تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا ارادہ کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا، یہ ضب کا گوشت ہے، تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا: ''یہ وہ گوشت ہے، جو میں نے کبھی نہیں کھایا۔'' اور حاضرین سے کہا، ''تم کھاؤ۔'' تو اس سے فضل خالد بن ولید اور عورت نے کھایا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں تو وہی چیز کھاؤں گی، جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھائیں گے۔

← (المجتبى) فى الصيد والذبائح باب: الضب ٧/ ١٩٧ و ٧/ ١٩٩ ـ انظر (التحفة) برقم (٥٤٤٨)

[5040] تفرد به مسلم ـ انظر (التحفة) برقم (٦٥٥٣)

فائدہ :.......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات کہ ”تم نے بہت برا کیا“ اس لیے کہی کہ ان کے قول سے بظاہر معلوم ہوتا تھا، کہ آپ نے ضب کا حکم، واضح نہیں کیا، حالانکہ رسول بھیجا ہی احکام کی وضاحت کے لیے ہے۔

[5041] ٤٨ـ(١٩٤٩)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَاَبٰی اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ ((لَا اَدْرِی لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِی مُسِخَتْ))

[5041] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ضب لائی گئی، تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ”میں نہیں جانتا، شاید یہ ان نسلوں سے ہو، جنہیں مسخ کر دیا گیا۔“

فائدہ :.......اس حدیث کے مضمون سے یہ ثابت ہوتا ہے، آپ نے یہ بات آغاز میں فرمائی تھی، جب کہ آپ کو یہ نہیں بتایا گیا کہ مسخ کردہ لوگوں کی نسل نہیں چلتی، جب آپ کو اس سے آگاہ کر دیا گیا تھا، تو آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔

[5042] ٤٩ـ(١٩٥٠)و حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوهُ وَقَذِرَهٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِی طَعِمْتُهٗ

[5042] ۔ابو زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ضب کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، اسے نہ کھاؤ اور اس سے کراہت کا اظہار کیا اور بتایا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے اسے حرام قرار نہیں دیا، اللہ عزوجل بہت سے لوگوں کو اس سے نفع پہنچائے گا، اکثر چرواہوں کی خوراک بس یہی ہے اور اگر یہ میرے پاس ہوتی، تو میں اسے کھاتا (مکہ اور مدینہ میں یہ نہیں تھی)

[5043] ٥٠ـ(١٩٥١)و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا

[5041] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٣)

[5042]اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: الضب برقم (٣٢٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٢٠)

[5043] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: الضب برقم (٣٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (٤٣١٥) وبرقم (١٠٦٦٢)

تُفْتِينَا قَالَ ((ذُكِرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ)) فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هَذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5043] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم ایسے علاقہ میں رہتے ہیں، جہاں ضب بہت ہیں، تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ یا آپ ہمیں کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت مسخ کر دی گئی (شاید یہ وہ ہو)۔'' اس لیے آپ نے نہ حکم دیا اور نہ روکا، ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس واقعہ کے بعد، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ عزوجل اس سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور ان عام چرواہوں کی خوراک یہی ہے اور اگر میرے پاس ہوتی تو میں اسے کھاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے کراہت محسوس کی ہے۔

[5044] ۵۱۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ ((يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا))

[5044] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں ایک نشیبی، ضب والی زمین میں رہتا ہوں اور یہ میرے گھر والوں کا عمومی کھانا ہے، آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، تو ہم نے کہا، آپ سے دوبارہ پوچھیں، اس نے آپ سے دوبارہ پوچھا، تو آپ نے اسے جواب نہ دیا، تین دفعہ ایسے ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ آواز دی اور فرمایا: ''اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے ایک خاندان پر لعنت بھیجی، یا ان سے ناراض ہوا اور انہیں جانوروں کی صورت میں مسخ کر دیا، وہ زمین میں چلتے ہیں، میں نہیں جانتا، شاید یہ ان میں سے ہو، اس لیے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے روکتا بھی نہیں۔

فائدہ :...... حدیثوں کی ترتیب سے محسوس ہوتا ہے کہ مصنف ضب کو حلال سمجھتا ہے، لیکن اس سے کراہت محسوس کرتا ہے۔

[5044] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٣٠٥)

٨...... بَاب: إِبَاحَةِ الْجَرَادِ

باب ٨: مکڑی (ٹڈی) کھانے کا جواز

[5045] ٥٢-(١٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ

[5045]۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، ہم مکڑی کھاتے تھے۔

فائدہ: ......مکڑی کی اباحت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، ابن العربی مالکی نے اندلس کی مکڑی (ٹڈی) کو اس کے زہریلی ہونے کی بنا پر مستثنیٰ قرار دیا ہے، امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور فقہاء کا نظریہ ہے کہ مکڑی (ٹڈی) خود مر جائے، یا اسے کوئی کسی طریقہ سے مارے، وہ حلال ہے، لیکن امام مالک کا مشہور قول یہی ہے کہ اگر وہ خود مر جائے تو حلال نہیں ہے، اگر اس کو مارا جائے مثلاً اس کے بعض اعضاء کاٹ دیے جائیں، یا اسے پانی میں جوش دیا جائے یا آگ میں بھون لیا جائے تو پھر حلال ہے، (شرح نووی)

[5046] (. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ و قَالَ إِسْحٰقُ سِتَّ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتٌّ أَوْ سَبْعٌ

[5046]۔ امام صاحب یہ روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابوبکر کی روایت میں سات غزوات ہے اور اسحاق کی روایت میں چھ ہے اور ابن ابی عمر کی روایت میں چھ یا سات ہے۔

[5047] (. . .) و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ

[5045] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الذبائح باب والصيد باب: اكل الجراد برقم (٥٤٩٥) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اكل الجراد برقم (٣٨١٢) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اكل الجراد برقم (١٨٢١) وبرقم (١٨٢٢) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد والذبائح باب: الجراد ٧/ ٢١٠۔ انظر (التحفة) برقم (٥١٨٢)

[5046] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٠١٩)

[5047] تقدم تخريجه برقم (٥٠١٩)

عَنْ اَبِى يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

[5047] ۔امام صاحب یہ روایت اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں سات غزوات ہے۔

۹...... بَاب: اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ

باب ۹: خرگوش کھانے کا جواز

[5048] ۵۳۔(۱۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهٗ

[5048] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم مرالظہران سے گزرے اور وہاں ہم نے ایک خرگوش کو اٹھایا، صحابہ کرام اس کے پیچھے دوڑے اور تھک ہار گئے اور میں نے دوڑ کر اس کو پکڑ لیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی سرین اور دونوں ران رسول اللہ ﷺ کے لیے بھیجے اور میں انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اسے قبول فرمالیا۔

[5049] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى: بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا.

[5049] ۔امام صاحب یہ روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، یحییٰ کی حدیث میں ہے، اس کی سرین یا اس کے دونوں ران۔

[5048] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: قبول هدية الصيد برقم (۲۵۷۲) وفی الذبائح والصيد باب: ما جاء فی التصيد برقم (۵۴۸۹) وفی باب: الارنب برقم (۵۵۳۵) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اكل الارنب برقم (۳۷۹۱) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اكل الارنب برقم (۱۷۸۹) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد والذبائح باب: الارنب ۷/ ۱۹۶ و ۱۹۷۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: الارنب برقم (۳۲۴۳) انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۹)

[5049] تقدم

مفردات الحدیث ❊ استنفجنا: ہم اسے اٹھایا، بھڑکایا۔

فائدہ :...... اس حدیث اور دوسری احادیث کی بنا پر ائمہ اربعہ اور دوسرے علماء خرگوش کے حلال ہونے پر متفق ہیں، البتہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور عکرمہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۰...... بَاب: اِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

باب ۱۰: شکار اور دشمن کے خلاف میں معاون چیزوں سے مدد لینا جائز ہے اور کنکر پھینکنا جائز نہیں ہے

[5050] ٥٤-(١٩٥٤)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا

[5050]۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے ایک آدمی کو انگلیوں میں رکھ کر کنکر پھینکتے ہوئے دیکھا، تو اسے کہا، کنکر نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ، اس کو ناپسند کرتے تھے، یا کہا، خذف سے منع کرتے تھے، کیونکہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن ہی کو تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے، لیکن یہ دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے، پھر اس کے بعد پھر اسے کنکر پھینکتے دیکھا، تو اسے کہا، میں نے تمہیں آگاہ کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کنکر پھینکنے کو ناپسند کرتے تھے یا اس سے منع کرتے تھے، پھر میں تمہیں کنکر پھینکتے دیکھ رہا ہوں، میں تم سے اتنا اتنا عرصہ گفتگو نہیں کروں گا۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ **یخذف**: دو انگلیوں میں رکھ کر کنکر پھینکنا، یہ بچوں کا ایک مشغلہ ہے۔ ❷ **لا ینکا به**: زخمی کرنا، تکلیف پہنچانا، یعنی اس کے ذریعہ دشمن جو دور ہوتا ہے، اس کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا، ہاں قریبی آدمی کے لیے۔ ❸ **یَکْسِرُ السِّنَّ**: دانت توڑتا ہے۔ ❹ **یَفْقَاُ الْعَیْنَ**: اس کی آنکھ پھوڑتا ہے، اس لیے اس سے کسی فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

[5050] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب الخذف والبندقة برقم (٥٤٧٩) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: دية جنين المراة برقم (٤٨٣٠) انظر (التحفة) برقم (٩٦٥٩)

فائدہ :......علامہ نووی کے بقول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل بدعت، اہل فسق اور تارکین سنت سے قطع تعلق کر لینا جائز ہے اور تین دن سے زائد قطع تعلق کی حرمت ان لوگوں کے لیے ہے، جو اپنے نفس یا کسی دنیاوی وجہ کی بنا پر قطع تعلق کریں۔

[5051] (. . .)حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَنْ كَهْمَسٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

[5051]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5052] ٥٥۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ و قَالَ ابْنُ مَهْدِيّ ((اِنَّهَا لَا تَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَاُ الْعَيْنَ))

[5052]۔حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خذف سے منع فرمایا، ابن جعفر کی حدیث میں ہے کیونکہ یہ نہ دشمن کو زخمی کرتا ہے اور نہ شکار کو قتل کرتا ہے، لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، ابن مھدی کہتے ہیں، یہ دشمن کو زخمی نہیں کرتا، آنکھ پھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

[5053] ٥٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهٗ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَاُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا

[5051] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٢٣)

[5052] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿اذ يبايعونك تحت الشجرة﴾ برقم (٤٨٤١) وفي الادب باب: النهي عن الخذف برقم (٦٢٢٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الخذف برقم (٥٢٧٠) وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: النهي عن الخذف برقم (٣٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (٩٩٦٣)

[5053] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه برقم (١٧) وفي الصيد، برقم (٣٢٢٦) انظر (التحفة) برقم (٩٦٥٧)

[5053]۔سعید بن جبیر سے روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک رشتہ دار نے کنکر پھینکا، تو انہوں نے اسے منع کیا اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کرتے ہوئے فرمایا، ''نہ یہ کسی قسم کا شکار کرتا ہے اور نہ دشمن کو شکست دیتا ہے لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔'' اس نے دوبارہ یہ حرکت کی تو کہا، میں نے تمہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر تم خذف کر رہے ہو، میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

[5054] (. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5054]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۱...... بَاب: الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ

باب ۱۱: اچھی طرح ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کا حکم

[5055] ۵۷۔(۱۹۵۵)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ((فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ))

[5055]۔حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دو باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنا لازم ٹھہرایا ہے، سو جب تم قتل کرو، تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو، تو اچھے انداز سے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کو اپنی چھری تیز کرنی چاہیے اور ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہیے۔

[5054] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٢٦)

[5055] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في النهي ان تصبر البهائم والرفق بالذبيحة برقم (٢٨١٥) والترمذي في (جامعه) في الديات باب: ما جاء في النهي عن المثلة برقم (١٤٠٩) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: الامر باحداد الشفرة ٧/ ٢٢٧ وفي باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على اخذها ٧/ ٢٢٩ وفي باب حسن الذبح ٧/ ٢٢٩ و ٧/ ٢٢٩ و ٢٣٠ و ٧/ ٢٣٠۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح برقم (٣١٧٠) انظر (التحفة) برقم (٤٨١٧)

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کسی کو قتل کرنے کی یا کسی جانور کو ذبح کرنے کی ضرورت ہو، تو اس کے لیے ایسا اسلوب یا انداز اور طریقہ اختیار کرنا چاہیے، جس سے بلاوجہ اور بلا ضرورت مقتول یا ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو، ذبح کے لیے شَــفْــرَہ چھری کو تیز کرنا چاہیے اور اس کو تیزی اور طاقت سے استعمال کرنا چاہیے اور اس کے سامنے چھری تیز نہیں کرنی چاہیے اور اس کو آرام سے ذبح کرنے کی جگہ پر لے جانا چاہیے۔

[5056] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ

[5056]۔ امام صاحب نے اپنے بہت سارے اساتذہ سے، خالد حذا کی سند سے، اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

۱۲...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

باب ۱۲: چوپایوں (حیوانات) کو باندھنا (مارنے کے لیے) ممنوع ہے

[5057] ۵۸۔(۱۹۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

[5057]۔ ہشام بن زید بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں، میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا، دیکھا کچھ لوگ مرغی کو گاڑ کر اس کو تیروں کا نشانہ بنا رہے ہیں، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے حیوانات کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

[5056] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۰۲۸)

[5057] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة برقم (۵۵۱۳) وابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في النهي عن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة برقم (۲۸۱۶) وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: النهي عن صبر البهائم وعن المثلة برقم (۳۱۸۶) انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۰)

[5058] (...) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5058]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5059] ۵۸م۔(۱۹۵۷) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

[5059]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی جاندار چیز کو تختہ مشق نہ بناؤ، یا اس کو ہدف نہ بناؤ۔''

[5060] (...) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5060]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5061] ۵۹۔(۱۹۵۸) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا

[5061]۔حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے ایک مرغی گاڑ کر اپنے تیروں کا نشانہ بنایا ہوا تھا، (اس پر تیر اندازی کر رہے تھے) تو جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھے تو اس سے منتشر ہو گئے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ حرکت کس نے کی؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

[5058] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٠)

[5059] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الذبائح والصيد باب: مايكره من المثلة والمجثمة برقم (٥٥١٥) والنسائى فى (المجتبى) فى الضحايا باب: النهى عن المجثمة ٧/ ٢٣٨ و ٧/ ٢٣٩۔ انظر (التحفة) برقم (٥٥٥٩)

[5060] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٠٣٢)

[5061] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الذبائح والصيد باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة برقم (٥٥١٥) والنسائى فى (المجتبى) فى الضحايا باب: النهى ←

[5062] (. . .) و حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْیَانٍ مِنْ قُرَیْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَیْرًا وَهُمْ یَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّیْرِ کُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَیْئًا فِیهِ الرُّوحُ غَرَضًا

[5062]۔ حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کچھ قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے ایک پرندہ گاڑا ہوا تھا اور اس پر تیر برسا رہے تھے اور اپنا ہر چوک جانے والے تیر انہوں نے پرندے کے مالک کو دینا کیا ہوا تھا، تو جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو بکھر گئے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا، یہ حرکت کس نے کی ہے؟ اللہ اس کام کرنے والے پر لعنت برسائے، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے، جو کسی جاندار چیز کو ہدف (نشانہ) بنائے۔

[5063] ٦٠۔(١٩٥٩) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ح و حَدَّثَنِی هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّقْتَلَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا

[5063]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت عبداللہ بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے چونکہ ہر چیز کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا، اس کے لیے تکلیف اور اذیت کا باعث ہے، اس لیے آپ نے اس کو باندھ کر تختۂ مشق بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ حرکت کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے، کیونکہ جانور کو ذبح کرنے کا حکم ہے، اس طرح ہدف بنا کر اس کو پھینک دینا اس کا ضیاع ہے، اس طرح یہ دوہرا جرم ہے۔

← عن المجتمة برقم ٧/ ٢٣٨ ۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٥٤)

[5062] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٠٣٤)

[5063] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الذبائح باب: النهی عن صبر البهائم وعن المثلة برقم (٣١٨٨) انظر (التحفة) برقم (٢٨٣١)

حدیث نمبر 5064 سے 5126 تک

۳۶......كِتَابُ الْاَضَاحِیُ

۳۶. قربانیوں کا بیان

۱......بَاب: وَقْتِهَا

باب ۱: قربانی کا وقت

[5064] ۱ـ(۱۹۶۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي عَنْ جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ))

[5064]۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عید الاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا، جوں ہی آپ نماز پڑھ کر، نماز عید سے فارغ ہوئے سلام پھیرا، تو آپ نے فوراً قربانیوں کا گوشت دیکھا، جنہیں آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ذبح کیا جا چکا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''جس نے اپنی قربانی

[5064] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: كلام الامام والناس في خطبة العيد برقم (۹۸۵) وفي الذبائح والصيد باب: قول النبي e: فليذبح على اسم الله برقم (۵۵۰۰) وفي الاضاحي باب: من ذبح قبل الصلاة اعاد برقم (۵۵۶۲) وفي الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا في الايمان برقم (۶۶۷۴) وفي التوحيد باب: السوال باسماء الله والاستعاذة بها برقم (۷۴۰۰) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: ذبح الناس بالمصلى ۷/ ۲۴۸ و۲۴۹ وفي باب: ذبح الضحية قبل الامام برقم (۴۴۱) وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: النهي عن ذبح الاضحية قبل الصلاة برقم (۳۱۵۲) انظر (التحفة) برقم (۳۲۵۱)

نماز پڑھنے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر ڈالی، وہ اس کی جگہ اور ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

مفردات الحدیث ❶ اَضَاحِیٌّ، اُضْحِیة یا اِضْحِیَه کی جمع ہے، اس کو ضحِیّۃ بھی کہہ دیتے، جس کی جمع ضحایا ہے اور اضحاۃ بھی کہتے ہیں، جس کی جمع اضحیٰ ہے، قربانی کو کہتے ہیں، کیونکہ اس کو دن چڑھے کیا جاتا ہے۔ ❷ لم یَعْدُ اَنْ صَلّٰی: ابھی آپ نے نماز ہی پڑھی تھی، اس سے تجاوز نہیں کیا تھا۔

فائدہ :......قربانی بقول امام ابن قدامہ اور امام نووی، اکثر اہل علم کے نزدیک سنت ہے، حضرت ابو بکر، حضرت عمر کا یہی نظریہ تھا، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف، امام اسحاق، علقمہ اسود کا یہی قول ہے، امام ابو حنیفہ، ربیعہ، لیث اور اوزاعی کے نزدیک یہ واجب ہے، امام مالک کے نزدیک بقول ابن قدامہ واجب ہے اور بقول نووی سنت ہے، جو واجب کے قائل ہیں، ان کے نزدیک مالدار پر واجب ہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۶۰)۔ قربانی کا وقت اہل مصر (شہر) کے لیے، امام کے خطبہ کے بعد ہے، امام ابو حنیفہ، امام احمد مالک، اسحاق اور اوزاعی کا یہی خیال ہے اور جہاں عید کا خطبہ نہیں ہوتا، وہاں امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر کے بعد اور امام شافعی، کے نزدیک، دن چڑھنے کے بعد، جب نماز اور دو خطبوں کا وقت گزر جائے، پھر قربانی کی جا سکتی ہے، امام احمد کے نزدیک یہ ان لوگوں کے لیے جہاں عید نہیں پڑھی جاتی، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۸۴۔۳۸۵) صحیح بات یہی ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے، امام مالک کے نزدیک بقول نووی، امام کے ذبح کرنے کے بعد ذبح کرنا جائز ہے، قربانی کا آخری وقت امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد اور ثوری کے نزدیک ۱۲ ذوالحجہ ہے، امام شافعی، عطاء اور حسن کے نزدیک تیرہ (۱۳) ذوالحجہ ہے اور ابن سیرین کے نزدیک صرف دس (۱۰) ذوالحجہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عطاء بن یسار کے نزدیک پورا ذوالحجہ (المغنی ج ۱۳، ص ۳۸۶)۔ بقول امام نووی، علی بن ابی طالب، ابن عباس، عمر بن عبدالعزیز، مکحول اور داود ظاہری وغیرہم کا موقف امام شافعی والا ہے، صحیح بات یہ ہے، دس (۱۰) کو قربانی افضل ہے اور ایام تشریق تک جائز ہے، حافظ ابن قیم نے اس کو ترجیح دی ہے کہ ایام تشریق میں قربانی جائز ہے، (زاد المعاد)

[5065] ۲۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰی غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ))

[5065] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۰۳۷)

[5065] ۔حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید الاضحیٰ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، جب آپ لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے، تو آپ نے ایک بکری دیکھی جو ذبح کی جا چکی تھی، اس پر آپ نے فرمایا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی، وہ اس کی جگہ بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

[5066] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ

[5066] ۔امام صاحب اپنے اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں بھی بسم اللہ کی بجائے علی اسم اللہ ہے۔

[5067] ٣۔(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ أَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ))

[5067] ۔حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید الاضحیٰ کی نماز میں شریک ہوا، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی ہے، وہ اس کی جگہ اور قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کی، وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر لے۔''

[5068] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5068] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذ سے شعبہ ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5069] ٤۔(١٩٦١) وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5066] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٧)

[5067] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٧)

[5068] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٧)

[5069] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: سنة العيدين لاهل الاسلام برقم (٩٥١) وفي باب: الاكل يوم النحر برقم (٩٥٥) وفي باب: الخطبة بعد العيد برقم (٩٦٥)←

((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ))

[5069] ۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گوشت کی بکری ہے۔'' اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے ہاں جذعہ بکری ہے، آپ نے فرمایا: ''تم اس کو قربانی کرلو، تیرے سوا کسی کے لیے ٹھیک نہیں ہوگی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی، اس نے تو بس اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی، تو اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں والا طریقہ اختیار کیا۔''

مفردات الحدیث

❊ ❶ **تلك شاة لحم**: یہ گوشت کے لیے بکری ہے، یعنی یہ قربانی نہیں ہے، لیکن اس کو کھا سکتے ہو۔ ❷ **جذعة**: پانچ چھ ماہ کا جانور یا بکری اور بقول امام شافعی ایک سال کی بکری۔ جذعة: بکری جو دوسرے سال میں داخل ہو، گائے جو تیسرے میں داخل ہو، اونٹ جو پانچویں سال میں داخل ہو، بھیڑ بقول جمہور جو پورے سال کی ہو لیکن بقول بعض چھ ماہ آٹھ ماہ اور دس ماہ۔ (منة المنعم ج ٣ ص ٣١٩)

[5070] ٥ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ خَالَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَاِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِاُطْعِمَ اَهْلِي وَجِيرَانِي

← وفى باب: التكبير الى العيد برقم (٩٦٨) وفى باب: استقبال الامام الناس فى خطبة العيد برقم (٩٧٦) وفى باب: كلام الامام والناس فى خطبة العيد برقم (٩٨٣) وفى باب: سنة الاضحية برقم (٥٥٤٥) وفى باب: الذبح بعد الصلاة برقم (٥٥٦٠) وفى باب: من ذبح قبل الصلاة اعاد برقم (٥٥٦٣) وفى الاضاحى باب: قول النبى ﷺ لابى بردة: ضح بالجذع من المعز ولن تجزى عن احد بعدك برقم (٥٥٥٦) وفى الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا فى الايمان برقم (٦٦٧٣) وابو داود فى (سننه) فى الضحايا باب: ما يجوز من السن فى الضحايا برقم (٢٨٠٠) وبرقم (٢٨٠١) والترمذى فى (جامعه) فى الاضاحى باب: ما جاء فى الذبح بعد الصلاة برقم (١٥٠٨) وفى باب: حث الامام على الصدقة فى الخطبة برقم (١٥٨٠) وفى الضحايا باب: ذبح الضحية قبل الامام برقم (٤٤٠٦) وبرقم (٤٤٠٧) وفى العيدين باب: الخطبة يوم العيد برقم (١٥٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩١)

[5070] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٠٤٢)

وَاَهْلَ دَارِى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِى عَنَاقَ لَبَنٍ هِىَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَقَالَ((هِىَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِى جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ))

[5070]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے قربانی کر دی، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے، جس میں گوشت کی خواہش کرنا ناپسندیدہ ہے اور میں نے اپنی قربانی جلد ہی کر دی، تاکہ اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور محلہ داروں کو کھلاؤں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی دوبارہ کر۔'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے پاس دودھ پیتی بکری ہے، جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے، (خوب موٹی تازی ہے) آپ نے فرمایا: ''یہ تیرے لیے اچھی قربانی ہے، تیرے سوا کسی کے لیے جذعہ کافی نہیں ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ **اللحم فیه مکروه:** یعنی اس دن کسی سے گوشت مانگنا ناپسندیدہ ہے یا یہ ایسا دن ہے، جس میں گوشت بکثرت ہوتا ہے، اس لیے کوئی اس کا خواہش مند نہیں ہوتا، اس لیے میں نے سب سے پہلے قربانی کر دی ہے، تاکہ عام قربانیوں کا گوشت ہونے سے پہلے پہلے، جبکہ اس کی طلب اور خواہش موجود ہے، اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں اور بعض نسخوں میں مقروم ہے، وہ عام روایات **یشتهی فیه اللحم** (اس میں گوشت کی صبح صبح یعنی ابتدا میں طلب اور خواہش ہوتی ہے) کے مطابق ہے، کیونکہ قرم گوشت کی خواہش کو کہتے ہیں۔ ❷ **عَناق لبن:** دودھ پیتی بکری، جو بقول زہری ایک سال کی ہو اور بقول ابن اثیر ایک سال سے کم ہو، لیکن خوب موٹی تازی ہونے کی وجہ سے گوشت کے لیے کی گئی، دو بکریوں سے بہتر ہے۔

[5071] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ هُشَيْمٍ

[5071]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا، ''تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔'' تو میرے ماموں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ایک ایسا دن ہے، جس میں گوشت دن کے آخری حصہ میں) ناپسندیدہ ہو جاتا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5071] تقدم تخریجه برقم (۵۰۴۲)

[5072] ٦-(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) فَقَالَ خَالِی يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِی فَقَالَ ((ذَاكَ شَیْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ)) فَقَالَ اِنَّ عِنْدِی شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ قَالَ ((ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ))

[5072]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کا رخ کیا اور ہماری طرح قربانی کی، وہ نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔'' تو میرے ماموں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: ''یہ تو ایسی چیز ہے، جو تو نے اپنے گھر والوں کے لیے عجلت سے کر لی ہے، اس نے کہا، میرے پاس ایک بکری ہے، جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تم اس کو قربان کرلو، کیونکہ (یہ پہلی بکری کے ساتھ مل کر) بہترین قربانی ہے۔''

مفردات الحدیث
* قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِی: یعنی میں نے اپنے گھر والوں کی طرف سے یا ان کے کھانے کے لیے ذبح کر لی ہے۔

[5073] ٧-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِی يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّی ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِی شَیْءٍ))وَكَانَ اَبُوبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِی جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ))

[5073]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے، پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جس نے اس طرح کیا، اس نے ہمارے طریقہ پر عمل کرلیا اور جس نے ذبح کرلیا ہے، وہ تو گوشت ہے، جو اس نے پہلے اپنے گھر والوں کو پیش کر دیا ہے، اس کا

[5072] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)
[5073] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' اور ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ قربانی کر چکے تھے، انہوں نے کہا، میرے پاس جذعة ہے جو مُسِنه سے بہتر ہے، تو آپ نے فرمایا: ''تم اس کو ذبح کرو، تیرے سوا کسی کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔''

مفردات الحدیث ❋ مُسِنَّة: دو دانتا، جس کے دو دانت گر چکے ہوں اور بقول احناف ایک سال کا۔

[5074] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ

[5074]۔ یہی روایت مصنف ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5075] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[5075]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن نماز کے بعد خطبہ دیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[5076] ۸۔(. . .) وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي عَنِ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ ((لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ ((فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ))

[5076]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا، ''کوئی نماز پڑھنے سے پہلے ہرگز قربانی نہ کرے۔'' ایک آدمی نے کہا، میرے پاس دودھ سے پلا بکری کا بچہ ہے، جو گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا: ''تم اسے ذبح کرلو'' تیرے سوا جذعہ کسی کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔''

[5074] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)
[5075] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)
[5076] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

[5077] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُوبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَبْدِلْهَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))**

[5077]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر ڈالی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کا بدل دو۔'' اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے پاس جذعہ کے سوا کچھ نہیں، اس نے کہا، وہ مسنہ سے بہتر ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی جگہ اسے کرو اور تیرے سوا ہرگز کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔''

[5078] (. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ

[5078]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں، اس قول کے بارے میں شک کا اظہار نہیں کیا گیا، کہ وہ مسنہ سے بہتر ہے۔

[5079] ۱۰۔(۱۹۶۲)و حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ **((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ))** فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا

[5077] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاضاحي باب: قول النبي ﷺ لابي بردة: (ضح بالجذع من المعز ولن تجزى عن احد بعدك) برقم (۵۵۵۷) انظر (التحفة) برقم (۱۹۲۰)

[5078] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۰۵۰)

[5079]اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: الاكل يوم النحر برقم (۹۵۴) وفي باب: كلام الامام والناس في خطبة العيد برقم (۹۸۴) وفي الاضاحي باب: سنة الاضحية برقم ←

[5079] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے، وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے، (جس کے آغاز میں) گوشت کی طلب و خواہش ہوتی ہے اور اس نے پڑوسیوں کی ضرورت کا تذکرہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سچا مان لیا، اس نے کہا، میرے پاس ایک جَذَعہ ہے، جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے، کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ آپ نے اسے اجازت دے دی اور مجھے معلوم نہیں اس کی رخصت دوسروں کو بھی حاصل ہوئی یا نہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف مڑے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ بکریوں کے ایک چھوٹے ریوڑ کی طرف اٹھے اور اسے باہمی تقسیم کیا، یا بانٹ لیا۔

مفردات الحدیث ☆ تَوَزَّعوا یا تجزّعوا: دونوں ہم معنی لفظ ہیں، مقصد یہ ہے کہ انہوں نے ریوڑ کی بکریاں آپس میں بانٹ کر ذبح کر لیں۔

فائدہ:...... ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق، جَذَعہ بکری کی قربانی حضرت ابو بردہ کے لیے خاص تھی اور کوئی انسان جذعہ بکری قربانی کی صورت میں ذبح نہیں کر سکتا۔

[5080] ١١۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

[5080] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ دیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا، اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5081] ١٢۔(. . .)وحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ اَضْحَى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ

←(٥٥٤٦) وفی باب: ما یشتهی من اللحم یوم النحر برقم (٥٥٤٩) وفی باب: من ذبح قبل الصلاة برقم (٥٥٦١) وفی الاضاحی باب: اضحیة النبی ﷺ بكبشين برقم (٥٥٥٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: ذبح الضحیة قبل الامام ٧/ ٢٢٣ و ٢٢٢ وفی باب: الكبش ٧/ ٢٢٠ وفی صلاة العیدین باب: ذبح الامام یوم العید وعدد ما یذبح برقم ٣/ ١٩٣۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاضاحی باب: النهی عن ذبح الاضحیة قبل الصلاة برقم (٣١٥١) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٥)

[5080] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٠٥٢)

[5081] تقدم تخريجه برقم (٥٠٥٢)

فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوا قَالَ ((مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا))

[5081]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور گوشت کی بو محسوس کی، تو انہیں (نماز سے پہلے) ذبح کرنے سے منع کر دیا، فرمایا: ''جو قربانی ذبح کر چکا ہے، وہ دوبارہ قربانی دے،'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

٢...... بَاب: سِنِّ الْأُضْحِيَّةِ

باب ٢: قربانی کے جانور کی عمر

[5082] ١٣-(١٩٦٣) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ))

[5082]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف مُسنہ ذبح کرو، الا یہ کہ تمہارے لیے دشوار ہو اور نہ ملے) تو جذعہ دنبہ، چھترا کر لو۔''

فائدہ: ...... جَذَعة: احناف اور حنابلہ کے نزدیک جذعہ چھ ماہ کا بکرا یا چھترا ہے اور شوافع کے نزدیک جو سال کا ہو اور بقول امام نووی وهو الاشهر عند اهل السنة وغيرهم، اہل سنت اور دوسروں کے ہاں یہی مشہور ہے۔ اور مسنہ، مثنی کو کہتے ہیں، جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں، احناف کے نزدیک ایک سال کا بکرا مثنی ہو جاتا ہے، اس لیے وہ مسنّہ کا معنی ایک سال کا کرتے ہیں، حالانکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک سال کے بعد اس کے سامنے کے دانت گر جائیں، جب کہ قربانی کے لیے مثنی کا ہونا ضروری ہے۔

فائدہ: ...... دنبہ، چھترا، مینڈھا، ائمہ اربعہ کے نزدیک جذعہ بھی ہو تو قربانی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ بعض روایات میں ہے، جذعہ، دنبہ، چھترا، بہترین قربانی ہے اور مُسنہ کے نہ ملنے کی قید استحباب کے لیے ہے، لیکن شوافع کے نزدیک دنبہ، چھترا، بکرا، جذعہ ایک سال کی عمر میں ہوگا اور احناف کے نزدیک بکرا اور دنبہ، چھترا چھ ماہ کا ہو تو جَذَعہ ہوگا۔

[5083] ١٤-(١٩٦٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ

[5082] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی باب: ما لا يجوز من السن فی الضحايا برقم (٢٧٩٧) والنسائی فی (المجتبى) فی الضحايا باب: المسنة والجذعة ٧/ ٢١٨۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاضاحی باب: ما تجزی من الاضاحی برقم (٣١٤١) انظر (التحفة) برقم (٢٧١٥)

[5083] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٢)

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهٗ اَنْ يُّعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5083] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں قربانی کے دن نماز پڑھائی، تو کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر قربانی کی، انہوں نے خیال کیا، نبی اکرم ﷺ نے قربانی کر لی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ سے پہلے قربانی کر لی تھی، دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''نبی اکرم ﷺ جب تک قربانی نہ کریں، تم قربانی نہ کرو۔''

فائدہ:......اکثر ائمہ کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ عید کے بعد قربانی کرتے تھے، اس لیے قربانی عید کی نماز کے بعد کی جائے گی، اگر کوئی عید سے پہلے قربانی کر دے گا، تو وہ قربانی نہیں ہوگی اور مالکیہ کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے، امام کی قربانی کے بعد قربانی کی جائے گی، جس نے امام سے پہلے قربانی کر دی، اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

[5084] ۱۵ ـ (۱۹٦۵) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ)) قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهٖ

[5084] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ساتھیوں میں تقسیم کرنے کے لیے بکریاں دیں، تاکہ وہ قربانی کر لیں، تو ایک عتود بکری رہ گئی، اس نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا، ''یہ تم کر لو۔'' قتیبہ نے اصحابہ کی جگہ صَحَابَتِه کہا ہے، (معنی ایک ہی ہے)

مفردات الحدیث ✵ **عَتُود جمع اعتده**: بقول جوہری، ایک سال کا بکری کا بچہ جس کو اگلی روایت میں جَذَعه کہا ہے۔

[5084] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوكالة باب وكالة الشريك في القسمة وغيرها برقم (۲۳۰۰) وفي الشركة باب: قسم الغنم والعدل فيهما برقم (۲۵۰۰) وفي الاضاحي باب: اضحية النبي ﷺ بكبشين اقرنين برقم (۵۵۵۵) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الجذع من الضان في الاضاحي برقم (۱۵۰۰) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: العضباء برقم (٤٣٩١) وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: ما تجزى من الاضاحي برقم (۳۱۳۸) انظر (التحفة) برقم (۹۹۵۵)

[5085] ١٦-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰی بْنِ اَبِی كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِی جَذَعٌ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَصَابَنِی جَذَعٌ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِ))

[5085] ۔حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہم میں قربانیاں تقسیم فرمائیں اور مجھے جذعہ ملا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے تو جذعہ ملا ہے، آپ نے فرمایا: ''تم اسے ہی قربانی کرلو۔''

[5086] (. . .)وحَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی يَعْنِی ابْنَ حَسَّانَ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِی يَحْيٰی بْنُ اَبِی كَثِيرٍ اَخْبَرَنِی بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ

[5086] ۔حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے، اوپر کی روایت کے ہم معنی ہے۔

فائدہ :......بعض روایات میں یہ تصریح موجود ہے، کہ اس کی رخصت تمہارے ہی لیے ہے، کیونکہ آپ نے خود ہی یہی جانور انہیں دیا تھا، یہی رخصت آپ نے ابو بردہ اور عقبہ کی طرح حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔ (شرح نووی، تکملہ ج ص ٥٦٠)

٣...... بَابُ: اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

باب ٣: قربانی کا مستحب ہونا اور خود بغیر وکیل کے واسطہ سے ذبح کرنا اور بسم اللہ اور تکبیر پڑھنا

[5087] ١٧-(١٩٦٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

[5085] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاضاحی باب: قسمة الاضاحی بين الناس برقم (٥٥٤٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاضاحی، برقم (١٥٠٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحايا باب: المسنة والجذعة ٧/ ٢١٨ و ٧/ ٢١٨-٢١٩۔ انظر (التحفة) برقم (٩٩١٠)

[5086] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٠٥٨)

[5087] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاضاحٰ باب: التكبير عند الذبح برقم (٥٥٦٥) والترمذی فی (جامعه) فی الاضاحی باب: ما جاء فی الاضحية بكبشين برقم (١٤٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحايا باب: الكبش برقم (٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٢٧)

ضَحَّی النَّبِیُّ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا

[5087] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے بسم اللہ اور اللہ اکبر کہہ کر دو سینگوں والے گندم گوں مینڈھے قربانی کیے اور اپنا پاؤں (قدم) ان کے پہلو پر رکھا۔

مفردات الحدیث ❶ **اَمْلَح**: سیاہ وسفید، سفیدی مائل، بقول اصمعی خاکستری رنگ اور بقول ابن الاعرابی، خالص سفید، بقول سرخی مائل یعنی گندم گوں۔ ❷ **اقرنین**: سینگوں والے، بعض روایات میں مَوجوئین خَصی کا اضافہ ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، قربانی کے جانور کو لٹا کر، بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے اور قربانی کا جانور خوبصورت موٹا تازہ ہونا چاہیے اور آپ نے جانور کی گردن پر پاؤں رکھا تا کہ وہ حرکت نہ کرے اور اس کو ذبح کرنا آسان ہو، اپنی موجودگی میں کسی دوسرے سے ذبح کروانا جائز ہے۔

[5088] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا وَکِیعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یَذْبَحُهُمَا بِیَدِهٖ وَرَاَیْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ

[5088] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دو گندمی رنگ سینگوں والے مینڈھے قربانی کیے اور میں نے آپ کو دیکھا، آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنا قدم ان کی گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر کہا۔

[5089] (. . .)وحَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَبِیبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِی قَتَادَةُ قَالَ عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ ضَحّٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ

[5088] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاضاحی باب: من ذبح الاضاحی بیده برقم (۵۵۵۸) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: وضع الرجل علی صفحة الضحیة ۷/ ۲۳۰ وفی باب: تسمیة الله عزوجل علی الضحیة ۷/ ۲۳۰ وفیباب: التکبیر علیها ۷/ ۲۳۱۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاضاحی باب: اضاحی رسول الله ﷺ برقم (۳۱۲۰) وفی باب: من ذبح اضحیة بیده برقم (۳۱۵۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۰)

[5089] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۰۶۱)

[5089]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، شعبہ کہتے ہیں، میں نے قتادہ سے پوچھا، کیا تو نے یہ روایت براہ راست حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ اس نے کہا، ہاں۔

[5090] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ ((بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

[5090]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس نے سمّی وکبر کی بجائے باسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

[5091] ١٩ ـ (١٩٦٧) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا ((يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ ((اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ ((بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحَّى بِهِ

[5091]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کہ ایک سینگوں والا مینڈھا لایا جائے، جس کے پیر، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں، تو اسے لایا گیا تاکہ آپ اسے قربانی کریں، آپ نے اسے فرمایا، ''اے عائشہ! چھری لاؤ۔'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر سے تیز کرو۔'' انہوں نے ایسا کیا، پھر آپ نے چھری پکڑی اور مینڈھا پکڑ کر اسے لٹایا، پھر اسے ذبح کرنے لگے اور فرمایا: ''بسم اللہ! اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرمائیے، پھر اسے ذبح کر ڈالا۔

فائدہ: ...... مسلمانوں کے نزدیک بالاتفاق چھوٹا جانور بائیں پہلو پر لٹایا جائے گا، تاکہ دائیں ہاتھ میں چھری پکڑ کر بائیں ہاتھ سے اس کا سر پکڑا جا سکے اور ذبح کرنے میں سہولت ہو اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کرتے تھے، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک انسان اپنے اہل وعیال سمیت ایک قربانی کر سکتا ہے، امام نووی نے اس کو اپنا اور جمہور کا موقف قرار دیا ہے اور کہا ہے، ثوری

[5090] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: ذبح الرجل اضحية بيده ٧/ ٢٣١۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩١)

[5091] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الضحایا باب: ما يستحب من الضحايا برقم (٢٧٩٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٦٣)

اور احناف کے نزدیک سب کی طرف سے ایک قربانی مکروہ ہے، لیکن خطیب الشربيني اور رملی نے لکھا ہے کہ یہ ثواب میں شرکت ہے، قربانی میں شرکت نہیں ہے، (تکملہ ج ۳، ص ۵۶۴)۔ اس طرح حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک دوسروں کو ثواب میں تو شریک کیا جا سکتا ہے، ان کی طرف سے قربانی نہیں ہوگی، یعنی احناف کے نزدیک قربانی صرف مالدار پر ہے، اس لیے زیر کفالت بچوں اور بیوی پر قربانی نہیں ہے، لیکن سوال یہ ہے، آپ نے کہیں یہ حکم دیا ہے کہ گھر کا ہر مالدار فرد قربانی دے، آپ نے اپنی بیویوں کو حکم دیا کہ قربانی کریں۔

اور یہ کہنا کہ اگر ایک بکری ایک سے زائد کے لیے کافی ہے، تو پھر گائے، سات سے زائد کی طرف سے جائز ہونی چاہیے، درست نہیں ہے، کیونکہ گائے میں سات حصے ہوں گے، یہ مراد نہیں ہے کہ سات افراد کی طرف سے ہے، اس طرح یہ کہنا کہ اگر بکری ایک گھرانے کی طرف سے ہے تو اس کا معنی ہوا کہ ایک گھر کے پانچ افراد ہیں، تو ایک کی طرف سے پانچواں حصہ ہوا، کیونکہ حدیث کا مقصد تو یہ ہے کہ خاندان کے نگران اور قیم کی قربانی سب کی طرف سے ہے، ہر ایک پر الگ الگ قربانی نہیں ہے۔

۴...... بَاب: جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَآئِرَ الْعِظَامِ

باب ٤. دانت، ناخن اور ہڈیوں کے سوا ہر خون بہانے والے چیز سے ذبح کرنا جائز ہے

[5092] ۲۰ـ(۱۹۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ ﷺ ((اِعْجَلْ اَوْ اَرْنِي مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)) قَالَ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا))

[5092] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشركة باب: قسمة الغنم برقم (۲٤۸۸) وفی باب: من عدل عشر من الغنم بجزور فی القسم برقم (۲۵۰۷) وفی الجهاد باب: ما یکره من ذبح الابل والغنم فی الغنائم برقم (۳۰۷۵) وفی الذبائح والصيد باب: التسمية على الذبيحة ومن ترك متعمدا برقم (۵٤۹۸) وفی باب: ما انهر الدم من القصب والمروة والحديد برقم (۵۵۰۳) وفی باب: ما ند من البهائم فهو بمنزلة الوحش برقم (۵۵۰۹) وفی باب: اذا اصاب قوم غنيمة فذبح بعضهم غنما وابلا بغير امر اصحابها لم يوكل برقم (۵۵٤۳) وفی باب: اذا ند بعير لقوم فرماه بعضهم بسهم فقتله فاراد اصلاحهم فهو جائز برقم (۵۵٤٤) وفی الذبائح باب: ←

[5092]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کل ہماری دشمن سے ٹکر ہونے والی ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے، (کہ خوراک کے لیے جانور ذبح کر سکیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جلدی سے یا ہوشیاری سے، جس سے خون بہہ جائے اور اللہ کا نام لیا جائے، اس کو کھا لو، دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔'' نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، تو ان سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا، تو اسے ایک آدمی نے تیر مار کر روک لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بعض جنگلی بھاگنے والے جانوروں کی طرح بھگوڑے ہوتے ہیں، جب ان میں سے کوئی تم پر غالب آ جائے، (قابو میں نہ آئے) تو اس کے ساتھ اس طرح کرو۔''

مفردات الحدیث ❶ آوابد: آبِدَةٌ کی جمع ہے، بھگوڑے، بدکنے والے۔ ❷ مُدية ج مُدی: چھری۔
❸ أَرْنِي: اس لفظ اور اس کے معنی میں اختلاف ہے، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(ا) یہ لفظ أَران ارانة سے أَقِمْ یا أَطِعْ کے وزن پر امر کا صیغہ أَرِنْ ہے، کہتے ہیں اران القومُ، لوگوں کے مویشی ہلاک ہو گئے، اس طرح یہ فعل لازم ہے، لیکن یہاں متعدی کا معنی ہے کہ ذبح کر کے اسے ہلاک کرو۔

(ب) یہ اعطِ کے وزن، أَرِنِ ہے جس کا معنی ہوتا ہے، کسی چیز کو مسلسل دیکھنا، یعنی تسلسل کے ساتھ بغیر سستی کے ذبح کر۔

(ج) یہ لفظ اریٰ یُری اراءة سے أَرِنِي ہے، یعنی جس سے تم ذبح کرنا چاہتے ہو، مجھے دکھاؤ، تاکہ میں تمہیں بتا سکوں۔

(د) یہ لفظ أَرِنِي ہے اور تخفیف کے لیے را کو ساکن کر کے أَرْنِي بنا دیا گیا ہے۔

(ط) یہ لفظ ارِنَ یَارَنُ سے اِأْرَن بروزن اِعْلَم ہے، نشاط میں آنا، ہلکا ہونا یعنی چستی سے جلدی کر کے ذبح کر ڈالو، کہیں اس کا گلا نہ گھونٹ ڈالو، لیکن اس صورت میں دوسرا ہمزہ یا ہونا چاہیے یعنی اِیرَن ہو گا۔

← لا يذكى بالسن والعظم والظفر برقم (٥٥٠٦) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاضاحی باب: فی الذبيحة بالمروة برقم (٢٩٢١) والترمذی فی (جامعه) فی الاحكام والفوائد باب: ما جاء فی البعير والبقر والغنم اذا ند فصار وحشيا يرمی بسهم ام لا برقم (١٤٩٢) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد باب: الانسية تتوحش برقم (٤٣٠٨) وفی الضحايا باب: ذكر المنفلتة التی لا يقدر على اخذها ٧/ ٢٢٨-٢٢٩- وابن ماجه فی (سننه) فی الذبائح باب: زكاة الناد من البهائم برقم (٣١٨٣) والترمذی فی (جامعه) فی الاحكام والفوائد باب: ماجاء فی الزكاة بالقصب وغيره برقم (١٤٩١) وفی السير باب: ما جاء فی كراهية النهبة برقم (١٦٠٠) والنسائی فی (المجتبى) فی الضحايا باب: ما تجزی عنه البدنة فی الضحايا برقم ٧/ ٢٢١ وفی باب: فی الذبح بالسن برقم (٤٤١٥) وابن ماجه فی (سننه) الاضاحی باب: كم تجزی من الغنم عن البدنة برقم (٣١٣٧) وفی الذبائح باب: ما يذكى به برقم (٣١٧٨) انظر (التحفة) برقم (٣٥٦١)

فائدہ:...... تیز دھار آلہ سے ذبح کرنے سے اصل مقصود یہ ہے، جانور سے خون نکالنا مطلوب ہے، جو حرام ہے، دانت، ناخن اور ہر قسم کی ہڈی سے ذبح کرنا، اس لیے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ان سے جانور صحیح طریقہ سے ذبح نہیں ہوتا، جبکہ اس کا گلا گھٹتا ہے، جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہے، لیکن جو جانور بھاگ کھڑا ہو اور اس کو ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو، یہ اضطراری طور پر اس کے جسم کے کسی حصہ کو بھی کاٹ کر خون نکالا جا سکتا ہے، لیکن اگر اس کو پکڑ کر ذبح یا نحر کیا جا سکتا ہو، یا کنویں میں گر گیا ہو اور اسے نکال کر ذبح کیا جا سکتا ہو، تو پھر اضطراری زکاۃ کافی نہیں ہوگی۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے، لیکن امام مالک، ربیعہ اور لیث کے نزدیک اضطراری زکاۃ صرف جنگلی حیوانات کے لیے ہے، مانوس حیوانات کے لیے یہ کسی صورت میں کافی نہیں ہے۔

[5093] ۲۱۔(...) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ

[5093]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تہامہ کے علاقہ میں ذوالحلیفہ نامی جگہ پر تھے، ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں حاصل ہوئیں، لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا، (ان کو ذبح کر دیا) اور ان سے ہنڈیوں کو جوش دیا، آپ نے ان کو انڈیلنے کا حکم دیا، پھر آپ نے دس بکریاں، ایک اونٹ کے برابر قرار دیں، آگے مذکورہ بالا کا باقی حصہ ہے۔

فائدہ:...... غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا گیا ہے، اس سے سعید بن المسیب اور امام اسحاق نے قربانی میں اونٹ کے دس حصے قرار دیے ہیں، اگرچہ ہدی میں، وہ سات حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ترمذی کی حدیث نمبر ۱۵۳۷، ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۳۱۶۹ جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے، اس میں اونٹ کو قربانی میں دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، لیکن جمہور کے نزدیک جن میں ائمہ اربعہ داخل ہیں، اونٹ میں بھی سات ہی حصے ہوں گے، (تکملہ، ج ۳، ص ۵۷۱)۔ لیکن امام ابن قدامہ کے بقول امام مالک کے نزدیک اشتراک جائز نہیں ہے، (المغنی، ج ۱۳، ص ۳۶۴)۔

[5094] ۲۲۔(...) و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ

[5093] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٦٤)

[5094] تقدم تخريجه برقم (٥٠٦٤)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِّنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ

[5094]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارا کل دشمن سے مقابلہ ہونے والا ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس کی پھانک سے ذبح کر سکتے ہیں، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، اس میں ہے، ہم سے ایک اونٹ بھاگ گیا، تو ہم اس کو تیر مارا حتیٰ کہ ہم نے اس کو زمین پر گرا لیا۔

مفردات الحدیث

❊ ❶ **لیط**: ہر چیز کے چھلکے کو کہتے ہیں اور قصب بانس کو کہتے ہیں۔ ❷ **هصناه**: ہم اس پر زوردار تیر اندازی کی، یا اس کو زمین پر گرا لیا۔

[5095] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلٰى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ

[5095]۔ امام صاحب ایک اور اسناد سے یہ حدیث مکمل طور پر بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں؟

[5096] ۲۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ

[5096]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے ٹکرانے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس میں یہ نہیں ہے، لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا اور ان سے ہنڈیوں کو جوش دیا اور آپ کے حکم سے ان کو الٹ دیا گیا، باقی قصہ پورا بیان کیا۔

[5095] تقدم تخريجه برقم (٥٠٦٤)

[5096] تقدم تخريجه برقم (٥٠٦٤)

۵...... بَاب: بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِيْ اَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَاِبَاحَتِهِ اِلٰى مَتٰى شَآءَ

باب ۵: آغاز اسلام میں تین دن سے زائد گوشت کھانا ممنوع تھا اور پھر یہ منسوخ ہو گیا، اب جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے

[5097] ۲۴-(۱۹۶۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

[5097]- ابو عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید میں حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ شرکت کی، تو انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے فقراء اور محتاجوں کی ضرورت کے پیش نظر تین دن سے زائد گوشت رکھنے سے منع فرمایا تھا، تاکہ ضرورت مندوں میں تقسیم کیا جا سکے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دنوں میں، جب پھر اہل البوادی (جنگلی) مدینہ میں آ گئے اور ان کی ضرورت و حاجت پوری کرنے کے لیے گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت محسوس کی، تو یہ حدیث سنائی، ویسے علت کے ختم ہونے کی بنا پر یہ حدیث منسوخ ہے، جیسا کہ آگے تصریح آ رہی ہے، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ گھر کے لیے، ایک حصہ دوست احباب اور پڑوسیوں کے لیے اور ایک فقراء و مساکین کے لیے، حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر سے اس طرح منقول ہے، امام احمد کا یہی قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے، آدھا گھر کے لیے اور آدھا تقسیم کے لیے اور احناف کے نزدیک جتنا زیادہ صدقہ کرے گا، وہی بہتر ہے، صحیح قول یہی ہے، اس میں کوئی پابندی نہیں ہے، جتنا صدقہ کرے گا، اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا، تفصیل کے لیے (المغنی، ج ۱۳، ص ۳۷۹-۳۸۰)۔ امام احمد کے بقول حضرت علی اور ابن عمر تک تین دن سے زائد رخصت نہیں پہنچی، اس لیے وہ نص پر قائم رہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۸۱)۔

[5098] ۲۵-(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ

[5097] تقدم تخريجه في الصوم باب: النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى برقم (٢٦٦٦)
[5098] تقدم تخريجه في الصوم باب: النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى برقم (٢٦٦٦)

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَاْكُلُوا

[5098]۔ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا، پھر میں نے حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ پڑھی، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا، ''رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین راتوں سے زائدہ کھاؤ، اس لیے مت کھاؤ۔''

[5099] (. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5099]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے زہری ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5100] ٢٦۔(١٩٧٠) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا يَاْكُلُ اَحَدٌ مِّنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ))

[5100]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک بھی اپنی قربانی کے گوشت سے تین دن سے زائد نہ کھائے۔''

فائدہ:...... یہ تین دن قربانی کے بعد ہیں، جیسا کہ فوق ثلاث لیالٍ سے ثابت ہے، اس لیے اس حدیث سے استدلال یہ کرنا کہ تیرہ (۱۳) کو قربانی کرنا صحیح نہیں ہے، درست نہیں ہے۔

[5101] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح

[5099] تقدم تخريجه فى الصوم باب: النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى برقم (٢٦٦٦)

[5100] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاضاحى باب: ما جاء فى كراهية اكل الاضحية فوق ثلاثة ايام برقم (١٥٠٩) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٤)

[5101] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧١٠)

و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثُ

[5101]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جیسا کہ لیث نے بیان کیا ہے۔

[5102] ۲۷۔(...)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ

[5102]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے، حضرت سالم (ابن عمر) بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر قربانیوں کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھاتے تھے، ابن ابی عمر کی روایت میں فوق ثلاث کی بجائے بعد ثلاث ہے۔

[5103] ۲۸۔(۱۹۷۱)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّآفَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا))

[5103]۔عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے

[5102] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: النهي عن الاكل من لحوم الاضاحي بعد ثلاث وعن امساكها ۷/ ۲۳۲۔ انظر (التحفة) برقم (۶۹۴۶)

[5103] طريق عبدالله بن ابي بكر عن عبدالله بن واقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۲۴۳) وطريق عبدالله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة اخرجه النسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: الادخار من الاضاحي برقم (۴۴۴۳) انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۰۱)

منع فرمایا، (ابن واقد کے شاگرد) عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں، میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت عمرہ سے کیا، تو اس نے کہا، اس نے سچ کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے سنا، عیدالاضحیٰ کے دن، رسول اللہ ﷺ کے دور میں کچھ بادیہ نشین گھرانے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین دن کے لیے ذخیرہ کرلو اور باقی صدقہ کردو۔'' جب اس کے بعد عید آئی، صحابہ کرام نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیزے بناتے ہیں اور ان سے چربی پگھلاتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کر دیا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تو بس آنے والے جماعت کی آمد کی خاطر منع کیا تھا، کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ بھی کرو۔''

مفردات الحدیث

☆ الدافة: شہر میں آنے والی بادیہ نشین جماعت۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ممانعت کا حکم قانونی حکم نہیں تھا، یہ تو محض ایک وقتی اور عارضی ضرورت کے تحت اس مصلحت کی خاطر تھا کہ باہر سے آنے والے ضرورتمندوں کی ضرورت کو پورا کیا جا سکے، اس لیے آپ نے صحابہ کرام کے اس سوال پر کہ ہم قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے اور چربی پگھلاتے تھے، تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، "ما ذاك" اب اس میں کیا حرج ہے یا پھر کیا ہوا، اس لیے یہاں نسخ کا سوال نہیں ہے، کیونکہ یہ فقہی یا قانونی حکم نہیں تھا، ایک وقتی مصلحت کا تقاضا تھا اور اب بھی یہ مصلحت ہو، کسی علاقہ یا شہر اور بستی میں قربانیوں کی تعداد کم ہو اور محتاج و ضرورت مند زیادہ ہوں، تو اب بھی لوگوں کا اخلاقی فرض یہی ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ گوشت صدقہ کیا جائے، جمہور کے نزدیک صدقہ کرنے کا حکم استحبابی ہے، جیسا کہ کھانے کا حکم استحبابی ہے، اگرچہ بعض ائمہ کے نزدیک قربانی کے گوشت کا کچھ حصہ صدقہ کرنا فرض ہے اور کھانا بھی فرض ہے۔

[5104] ۲۹۔(۱۹۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابى الزبير عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهَى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا))

[5104]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا، پھر بعد میں فرمایا، ''کھاؤ، زادراہ بناؤ اور ذخیرہ کرو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ان متصوفہ کی بھی تردید ہوتی ہے کہ اگلے دن کے لیے کھانا ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے اور جو کسی چیز کا کچھ بھی ذخیرہ کرتا ہے، وہ ولی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے۔'' حضور اکرم ﷺ خود

[5104] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: الاذن فی ذلك ۷/ ۲۳۳۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۳۶)

سال بھر کے لیے غلہ رکھتے تھے اور صحابہ کرام کو ذخیرہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور جائز اسباب اپنانا خلاف توکل نہیں ہے، ہاں یہ الگ بات ہے کہ کسی وقتی ضرورت کے تحت اپنا سب کچھ صدقہ کر دے اور اللہ پر توکل کرے کہ وہ اور دے دے گا۔

[5105] ۳۰۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَآءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ

[5105]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، ہم اپنی حج کی قربانیوں سے منیٰ کے تین دن سے زائد گوشت نہیں کھاتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دیتے ہوئے فرمایا: ''کھاؤ اور زاد راہ تیار کرو۔'' ابن جریج کہتے ہیں، میں نے علاء سے پوچھا، جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا، حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے؟ اس نے کہا، ہاں۔

فائدہ:...... بخاری شریف میں (کتاب الاطعمہ میں) ہے، ابن جریج نے، عطاء سے سوال کیا، کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا، یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں نے کہا، نہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو ترجیح دی ہے، کہ الی المدینہ، مدینہ کے لیے زادراہ بنایا، یہ تو درست ہے، لیکن مدینہ تک اس کا باقی رہنا ضروری نہیں ہے، اس لیے لا سے مراد یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مدینہ تک گوشت باقی رہنے کی تصریح نہیں کی، جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[5106] ۳۱۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

[5105] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: ما ياكل من البدن وما يتصدق برقم (۱۷۱۹) انظر (التحفة) برقم (۲۴۵۳)

[5106] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۴۱۵)

[5106]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم قربانیوں کا گوشت (مراد ہدایا حج کی قربانی) تین دن سے زائد نہیں رکھتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے زاد راہ بنانے اور تین دن سے زائد کھانے کا حکم دیا۔

[5107] ۳۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5107]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں حج کی ہدی کا گوشت مدینہ کی طرف جاتے وقت زادراہ بناتے تھے۔

[5108] ۳۳۔(۱۹۷۳)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَاْكُلُوا لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ))وقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ ((كُلُوا وَاَطْعِمُوا وَاَحْبِسُوا)) اَوِ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى

[5108]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مدینہ کے لوگو! قربانیوں کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھاؤ'' ابن المثنیٰ کہتے ہیں، فوق ثلاثہ ایام یعنی ثلاث کی جگہ ثلاثۃ ایام کہا، تو صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، ہمارے اہل وعیال، نوکر چاکر اور خدمت گزار ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''کھاؤ، کھلاؤ، روکو یا ذخیرہ کرو'' ابن المثنیٰ کہتے ہیں، عبدالاعلیٰ نے شک کا اظہار کیا ہے، (روکو یا ذخیرہ کرو)۔

[5109] ۳٤۔(۱۹۷٤)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي

[5107] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد والسير باب: حمل الزاد فی الغزو برقم (۲۹۸۰) وفی الاطعمة باب: ما كان السلف يدخرون فی بيوتهم واسفارهم من الطعام او اللحم وغيره برقم (٥٤٢٤) وفی الاضاحی باب: ما يوكل من لحوم الاضاحی وما يتزود منها برقم (٥٥٦٧) انظر (التحفة) برقم (٢٤٦٩)

[5108] نفرد مسلم انظر التحفة برقم (٤٣٧٩) وبرقم (٤٣٣٩)

[5109] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاضاحی باب: ما يوكل من لحوم الاضاحی وما←

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ ((لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ))

[5109]۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قربانی کی ہے، تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ رہے، تو جب اگلا سال آیا، صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم پچھلے سال کی طرح کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، پچھلے سال تو لوگ مشقت (بھوک) میں مبتلا تھے، تو میں نے چاہا، ان میں گوشت پھیل جائے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، صحابہ کرام نے تین دن سے زائد گوشت کی بندش کے حکم کو ہمیشہ کے لیے دین سمجھا تھا، اس لیے انہیں یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم پچھلے سال کی طرح کریں اور آپ کے جواب سے بھی یہ معلوم ہوا کہ نہی ایک ضرورت اور حاجت کے تحت اس مصلحت کے لیے تھی کہ گوشت سب محتاجوں کو آسانی کے ساتھ مل سکے۔

[5110] ۳۵۔(۱۹۷۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نفير
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ ((يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ)) فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ

[5110]۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی ذبح کی، پھر فرمایا: ''اے ثوبان! اس گوشت کو، درست کرو (تاکہ ذخیرہ ہو سکے)۔'' اور میں آپ کو مدینہ پہنچنے تک اس سے کھلاتا رہا۔

[5111] (. . . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5111]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

← يتزود منها برقم (٥٥٦٩) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٥)

[5110] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في المسافر يضحي برقم (٢٨١٤) انظر (التحفة) برقم (٢٠٧٦)

[5111] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٨٣)

[5112] ٣٦۔(. . .)و حَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِی الزُّبَيْدِیُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((اَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ)) قَالَ ((فَاَصْلَحْتُهُ)) فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

[5112] ۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''اس گوشت کو درست کرلو۔'' میں نے اس کو ٹھیک کر کے رکھ لیا، آپ اسے مدینہ پہنچنے تک کھاتے رہے۔''

[5113] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

[5113] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

[5114] ٣٧۔(٩٧٧)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُوبَكْرٍ عَنْ اَبِی سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْاَضَاحِيّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلَّا فِی سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِی الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

[5114] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ کی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تو ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب جب تک چاہو، اسے روک رکھو اور میں نے تمہیں مشکیزہ کے سوا نبیذ پینے سے روکا تھا، اب ہر قسم کے برتنوں میں پیو، لیکن نشہ آور صورت میں نہ پیو۔''

[5112] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٤)

[5113] تقدم

[5114] تقدم تخريجه فی الجنائز باب: استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

[5115] (...) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي سِنَانٍ

[5115]۔امام صاحب ایک اور استاد سے ابن بریدہ کی اپنی باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں روکا تھا'' آگے مذکورہ بالا ابو سنان کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

فائدہ :...... زیارت قبور کا مسئلہ، کتاب الجنائز میں گزر چکا ہے اور مشکیزہ میں نبیذ کا ذکر آگے کتاب الاشربہ میں آ رہا ہے اور کتاب الایمان میں گزر بھی چکا ہے۔

٦...... بَاب: الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

باب ٦: فرع اور عتیرہ

[5116] ٣٨ـ(١٩٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

[5116]۔امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔'' ابن رافع اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کرتے ہیں کہ فرع سے مراد اونٹنی کا پہلا بچہ جسے وہ (اپنے معبودان باطلہ کے لیے) ذبح کرتے تھے۔

[5115] تقدم تخريجه في الجنائز باب: استئذان النبي ﷺ ربه عزوجل في زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

[5116] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في العقيقة باب: الفرع برقم (٥٤٧٣) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الفرعو والعتيرة برقم (١٥١٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٦٩) وطريق محمد بن رافع اخرجه البخاري في (العقيقة باب: الفرع برقم (٥٤٧٣) ﷺ في باب: العتيرة برقم (٥٤٧٤) وابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في العتيرة برقم (٢٨٣١) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الفرع والعتيرة برقم ←

فائدہ :......فرع، وہ جانور کا پہلا بچہ ہے جو اہل جاہلیت اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے، اس طرح جب اونٹ سو ہو جاتے تو وہ ہر سال بتوں کے لیے اونٹ ذبح کرتے اور خود اس سے نہ کھاتے، اسی طرح عتیرہ بتوں کے لیے رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے تھے اور اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے اور اب بھی اگر ان کو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے، تو یہ ممنوع ہے، لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے تقرب و خوشنودی کے لیے ذبح کرے اور اہل جاہلیت کے عمل کو نمونہ نہ بنائے، تو جائز ہے، اس لیے امام شافعی نے اس کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ بعض روایات میں اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

٧...... بَاب: نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ اَوْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا

باب ٧: جو شخص قربانی کرنا چاہے، وہ عشرہ ذوالحجہ میں اپنے بال اور ناخن بالکل نہ کاٹے

[5117] ٣٩ـ(١٩٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا)) قِيلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّي اَرْفَعُهُ

[5117]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے، تو تم میں سے جو شخص قربانی کرنا چاہے، وہ اپنے بالوں اور جسم کو نہ چھیڑے۔'' سفیان سے پوچھا گیا، بعض راوی اس کو مرفوع بیان نہیں کرتے ہیں، انہوں نے کہا، لیکن میں مرفوع بیان کرتا ہوں۔

فائدہ :......اس حدیث سے بعض ائمہ سعید بن المسیب، ربیعہ، احمد، اسحاق اور بعض شوافع نے عشرہ ذی الحجہ میں بالوں اور ناخنوں کے کاٹنے کو حرام قرار دیا ہے، امام شافعی کا مشہور قول یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، یعنی ادب و احترام سے تعلق رکھتی ہے، تاکہ حاجیوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ مشابہت پیدا ہو جائے، امام مالک کا ایک قول ہے، کہ یہ مکروہ ہے، حرام نہیں ہے اور دوسرا قول ہے کہ مکروہ بھی نہیں ہے، حدیث کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ ان کاموں سے اجتناب

←(١٥١٢) والنسائي في (المجتبى) في الفرع والعتيرة باب (١) ٧/ ١٦٧ـ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: الفرع والعتيرة برقم (٣١٦٨) انظر (التحفة) برقم (١٣١٢٧) وبرقم (١٣٢٦٩)

[5117] اخرجه ابو داود في (سننه) في الضحايا باب: الرجل ياخذ من شعره في العشر وهو يريد ان يضحي برقم (٢٧٩١) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ترك اخذ الشعر على من اراد ان يضحي برقم (١٥٢٣) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب (١) ٧/ ٢١١ـ ٢١٢ و٧/ ٢١٢ـ وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي، برقم (٣١٤٩) وبرقم (٣١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٨١٥٢)

کرنا چاہیے، جسم کے کسی حصہ سے بھی بال کسی طرح بھی زائل نہیں کرنا چاہیے اور نہ ناخنوں کو کسی طرح چھیڑنا چاہیے، امام ابن قدامہ لکھتے ہیں، مقتضی النهی التحریم وهذا یرد القیاس ویبطله نہی کا تقاضا حرمت ہے اور حدیث کے مقابلہ میں قیاس اور رائے باطل ہے۔ (المغنی ج ۱۳، ص ۳۶۳)

نوٹ:...... معلوم نہیں، علامہ محمد فؤاد نے یہاں نیا نمبر کیوں نہیں دیا اور پچھلی حدیثوں نے نمبر کی ترتیب کیوں الٹی ہے، کہ حدیث نمبر ۳۷، پر ۱۹۷۷ کا نمبر ہے اور حدیث نمبر ۳۸ پر ۱۹۷۶ ہے اور یہاں پھر بلاوجہ نمبر ۱۹۷۷ دیا ہے اور ہمیں بھی یہاں ان کی ترقیم کی پابندی کی خاطر نمبر ۱۹۷۷ دینا پڑے گا۔

[5118] ۴۰۔(. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ المسيب

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ ((اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ اُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا))

[5118]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مرفوع روایت بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''جب ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کا آغاز ہو جائے اور انسان کے پاس قربانی کی استطاعت ہو اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو، تو وہ ہرگز اپنے بال نہ کاٹے اور نہ ناخن کاٹے۔''

[5119] ۴۱۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَاَظْفَارِهِ))

[5119]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تمہارا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کو چھیڑنے سے باز رہو۔''

[5120] (. . .) وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5120]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

[5118] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٨٩)

[5119] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

[5120] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

[5121] ٤٢-(...)وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ))

[5121]- حضرت ام سلمہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ذبح کرنے کا جانور ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے، وہ قربانی کرنے تک ہرگز اپنے بالوں، اپنے ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے۔''

[5122] (...)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا أَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

[5122]- عمرو بن مسلم بن عمار لیثی بیان کرتے ہیں، کہ ہم عید الاضحیٰ سے کچھ دن پہلے حمام میں تھے، کچھ لوگوں نے بال صفا پوڈر استعمال کیا، تو حمام کے بعض مالکوں نے کہا، سعید بن المسیب اس کو ناپسند کرتے تھے، یا اس سے منع کرتے تھے، تو میں سعید بن المسیب کو ملا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو انہوں نے کہا، اے بھتیجے، یہ حدیث بھلا دی گئی ہے اور اس پر عمل چھوڑ دیا گیا ہے، مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے مذکورہ بالا معاذ کی حدیث ہے۔

[5123] (...)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

[5121] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

[5122] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

[5123] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ

[5123]۔ مصنف ایک اور استاد سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

۸...... بَاب: تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

باب ۸: غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا ممنوع ہے اور اس کا مرتکب ملعون ہے

[5124] ۴۳۔(۱۹۷۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ ((**لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ**))

[5124]۔ حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہنے لگا، نبی اکرم ﷺ رازدارانہ انداز میں آپ کو کیا بتاتے تھے؟ تو انہوں نے ناراض ہو کر فرمایا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے چپکے چپکے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو لوگوں سے چھپاتے ہوں، ہاں آپ نے مجھے چار باتیں بتائی تھیں، اس نے کہا، اے امیر المؤمنین، وہ کیا باتیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے باپ پر لعنت بھیجے، اللہ اس پر لعنت بھیجے اور اللہ اس پر لعنت بھیجے جو اللہ کے سوا کسی کے لیے ذبح کرے اور اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کسی بدعتی کو جگہ یا پناہ دے اور اللہ اس پر لعنت بھیجے جو زمین (کی حد بندیوں کے) نشانات مٹائے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے رافضہ، شیعہ اور امامیہ کی تردید ہوتی ہے، جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ باتیں صرف حضرت علی کو اپنا وصی بنا کر فرمائیں تھیں، کسی اور کو ان سے آگاہ نہیں فرمایا، جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلانیہ، کھلے طور پر اس کا اظہار کر رہے ہیں، کہ آپ نے ہمیں دوسروں سے الگ کچھ احکام نہیں بتائے اور والدین پر لعنت بھیجنے سے مراد ان کو صراحتاً سب وشتم کرنا یا دوسروں کے والدین کو گالی گلوچ دے کر اپنے والدین کو جواباً گالی گلوچ

[5124] اخرجه النسائی فی (المجتبیٰ) فی الضحایا باب: من ذبح لغیر الله عزوجل ۷/ ۲۳۲۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۱۵۲)

کروانا ہے اور غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے سے مراد کسی بھی شخص کا بت، کسی نبی یا رسول یا کعبہ کے نام سے ذبح کرنا ہے، مسلمان کرے یا یہودی و عیسائی، یہ فعل حرام ہے اور یہ ذبیحہ حلال نہیں ہے، اگر اس کی تعظیم و توقیر کے لیے کیا ہے، یا اس کی بندگی تقرب و خوشنودی کے لیے کیا ہے، تو یہ کفر ہے، اگر یہ حرکت کرنے والا مسلمان ہے، تو وہ مرتد ہوگا، (شرح نووی)
علامہ علاؤ الدین حصفکی نے لکھا ہے، امیر یا کسی بڑے آدمی کے آنے پر جانور ذبح کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ بھی اھلال لغیر اللہ ہے، خواہ اس پر اللہ ہی کا نام لیا جائے (کیونکہ اس سے اس کا تقرب و خوشنودی مقصود ہوتی ہے) (رد المختار، علی ھامش رد محتار ج ۵ ص ۲۷۰، آج کل لوگ مزاروں پر، ان کو نفع و نقصان کا مالک سمجھ کر، کہ وہ اس کو کسی مصیبت سے نجات دلا سکتے ہیں، یا اس کا کوئی کام کر سکتے ہیں، مثلاً اولاد، کاروبار میں برکت، تو یہ تعظیم و توقیر عبادت ہے اور یہ صورت کفر ہے، جب کہ علامہ شامی نے لکھا ہے، کسی انسان کا تقرب بطور عبادت حاصل کرنا کفر ہے، (ردمختار، ج ۵، ص ۲۷۰۔ مطبوعہ استنبول) اور کسی امیر کبیر، صدر و وزیر اعظم کی آمد پر جانور ذبح کرنا، اگر ان کی مہمان نوازی، اور تواضع کے لیے ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس کو یہ دکھلانا مطلوب ہو، میں آپ کی خاطر یہ قربان کر رہا ہوں اور یہ محض آپ کی تعظیم کے لیے ہے، تو پھر بقول علامہ شامی، یہ ذبیحہ حرام ہوگا۔ علامہ سعیدی نے خود تسلیم کیا ہے، اس باب کی حدیث اور فقہاء کی عبارات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کی تعظیم کی خاطر کسی جانور کو ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا تاہم یہ کفر نہیں ہے، کفر اس وقت ہوگا، جب وہ اس بزرگ کی تعظیم بطور عبادت کرے۔ (شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۱۷۸)۔

مزاروں پر جا کر ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں یا سجدہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے گا، یا ان کے لیے نذر ماننے والوں کو کیا کہیں گے، ان چیزوں کا ایصال ثواب سے کیا تعلق ہے، صدقہ کرنے کے لیے مزار پر تو جانے کی ضرورت نہیں ہے، کیا کبھی کسی نے والدین کے لیے صدقہ کرنے کے لیے بھی ان کی قبروں کا رخ کیا ہے، کہ وہاں جا کر جانور ذبح کریں یا رقم تقسیم کریں، آوی مُحْدِثًا کا معنی کسی بدعتی یا فسادی کی توقیر و تعظیم کرنا یا انہیں تحفظ و پناہ دینا، تفصیل کتاب الحج میں گزر چکی ہے، غیّر منار الارض، کا مقصد دوسرے کی زمین پر قبضہ کرنے کے لیے حد بندی کرنے والی علامات یا نشانیوں کو تبدیل کرنا۔

[5125] ٤٤ - (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدِ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ

عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ اَبِي طَالِبٍ اَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ اَسَرَّهُ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5125] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٩٦)

فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))

[5125]۔ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو رازدارانہ انداز سے بتائی ہو، انہوں نے جواب دیا، آپ نے لوگوں سے چھپا کر چپکے چپکے مجھے کوئی چیز نہیں بتائی، لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا اور اللہ کی اس پر لعنت ہے جس نے بدعتی یا فسادی کو پناہ دی اور اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے زمین کے نشانات کو تبدیل کیا۔

فائدہ:...... کسی مہمان کی آمد پر مرغ ذبح کرنا یا مہمانوں کی آمد پر بکرا ذبح کرنا اس میں داخل نہیں ہے، کیونکہ مہمان کی عزت وتکریم کا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بھی یہ سنت ہے، کہ انہوں نے مہمانوں کی آمد پر فوراً بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا تھا۔

[5126] ٤٥۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ اَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا))

[5126]۔ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر کوئی چیز بتائی ہے، انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصوصی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی جو سب لوگوں کو بتائی نہ ہو، مگر میری اس نیام میں کچھ باتیں ہیں اور آپ نے ایک صحیفہ نکالا، جس میں لکھا ہوا تھا ''اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا اور اللہ کی اس پر لعنت ہے یا لعنت بھیجے جس نے زمین کے نشانات کو چرایا اور اللہ اس پر لعنت بھیجے، جس نے اپنے والد پر لعنت بھیجی اور اللہ اس پر لعنت برسائے، جس نے بدعتی یا جرم کرنے والوں کو پناہ دی۔

[5126] تقدم تخريجه برقم (٥٠٩٦)
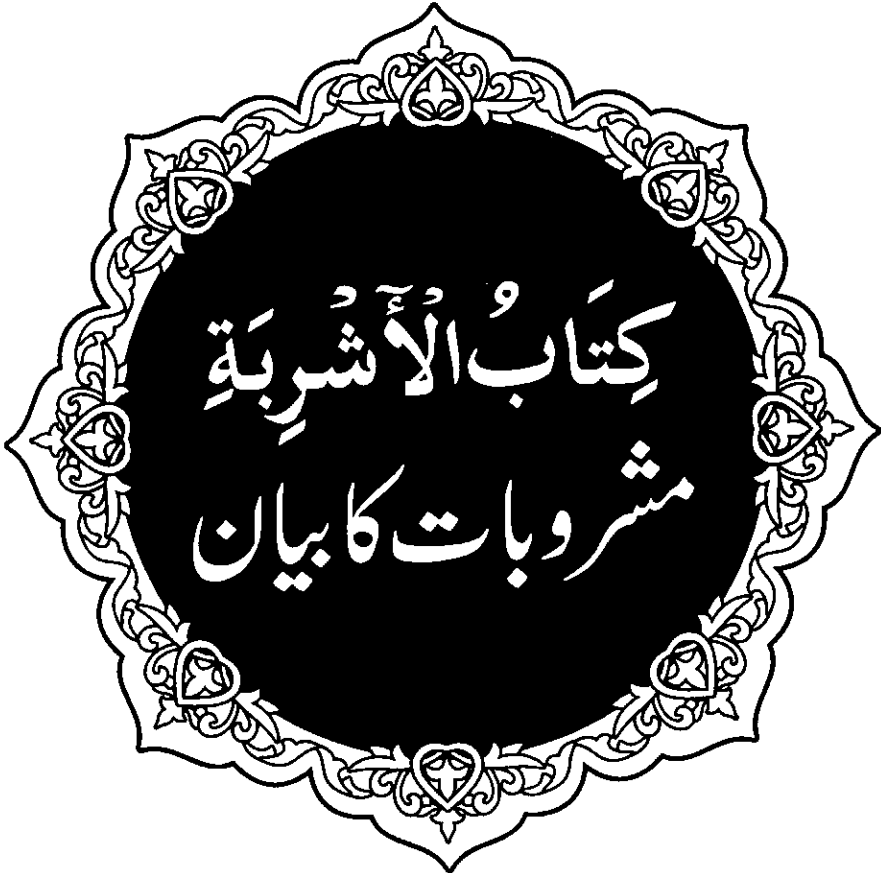
حدیث نمبر 5127 سے 5384 تک

۳۷......كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

۳۷. مشروبات کا بیان

۱...... بَاب :تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب ۱: شراب کی حرمت (اور یہ انگور کے شیرہ، کھجور، ڈوکہ (کچی کھجور) اور منقہ وغیرہ نشہ آور چیزوں سے تیار ہوتی ہے)

[5127] ۱-(۱۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ علی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِينَ بِهٖ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ فَقَالَتْ اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِي فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيدٌ لِاٰبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ

[5127] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: ما قيل فى الصواغ برقم (۲۰۸۹) وفى ←

[5127] ۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غنیمت سے ایک عمر رسیدہ اونٹنی ملی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور عمر رسیدہ اونٹنی دے دی، تو ایک دن میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھایا اور میں چاہتا تھا کہ ان دونوں پر بیچنے کے لیے اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک زرگر بھی تھا، میں اس رقم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر ولیمہ کی تیاری میں مدد حاصل کرنا چاہتا تھا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس گھر میں شراب پی رہے تھے، ان کے پاس ایک گانے والی گا رہی تھی، اس نے کہا، خبردار! اے حمزہ، فربہ عمر رسیدہ اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لیے اٹھو، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر ان دونوں کی طرف کود ے اور ان دونوں کے کوہان کاٹ لیے اور دونوں کے کوکھ چاک کر ڈالے، پھر ان کے جگر نکال لیے، ابن جریج کہتے ہیں، میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان سے؟ انہوں نے کہا، دونوں کے کوہان کاٹ کر لے گئے، ابن شہاب نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، تو میں نے ایسا منظر دیکھا، جس نے مجھے دکھ پہنچایا، تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے، میں نے آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا، تو آپ چل پڑے، حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا، آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس پر ناراض ہوئے، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نظر اوپر اٹھا کر کہا، تم میرے بزرگوں کے غلام ہی تو ہو؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں لوٹے اور گھر سے نکل گئے۔

مفردات الحدیث ❶ **شارف ج شُرُف:** عمر رسیدہ اونٹنی۔ ❷ **قینة:** گلوکارہ، گانے والی لونڈی۔ ❸ **نِوَاء:** ناوية کی جمع ہے فربہ۔ ❹ **للشرف النواءِ:** فربہ، موٹی، عمر رسیدہ اونٹنیاں۔ ❺ **ثار الیها:** ان پر جھپٹے۔ ❻ **جَبَّ:** کاٹا۔ ❼ **أَسْنِمَةٌ:** سَنَام کی جمع ہے کوہان۔ ❽ **بَقَر:** نحر کیا، پھاڑا۔ ❾ **خواصر:** خاصرہ کی جمع ہے، کوکھ۔ ❿ **اکباد، کبدٌ:** کلیجہ، جگر۔ ⓫ **اَفْظَعنِی:** مجھے مصیبت و پریشانی میں ڈال دیا۔

[5128] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5128] ایک اور استاد سے مصنف یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

← المساقاة باب: بیع الحطب والکلا برقم (۲۳۷۵) وفی فرض الخمس باب: فرض الخمس برقم (۳۰۹۱) وفی المغازی باب (۱۲) برقم (٤٠٠٣) وفی اللباس باب: الاردية برقم (۵۷۹۳) وابو داود فی (سننه) فی الخراج والفی والامارة باب: فی بیان مواضع قسم الخمس ذی القربی برقم (۲۹۸٦) انظر (التحفة) برقم (۱۰۰٦۹)

[5128] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۰۹۹)

[5129] ۲-(. . .)و حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ اَبُو عُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَنِ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ

اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِي فَنَأْتِي بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَاَسْتَعِينَ بِهٖ فِيْ وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَآئِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَآئِهٖ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوا لَهُ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيدٌ لِاَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

[5129] تقدم تخريجه برقم (۵۰۹۹)

[5129]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن غنیمت میں میرے حصہ ایک عمر رسیدہ اونٹنی آئی اور ایک عمر رسیدہ اونٹنی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خمس (پانچواں حصہ) میں سے عنایت فرمائی، تو جب میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر کی رخصتی کا ارادہ کیا، یا شب زفاف گزارنے کا ارادہ کیا، میں نے بنو قینقاع کے ایک کاریگر (سنار) سے اپنے ساتھ جانے کا وعدہ لیا، تاکہ ہم اذخر گھاس لائیں، میں نے چاہا، اس کو زرگروں سے بیچ کر اپنی دلہن کے ولیمہ کی تیاری کروں گا، اس دوران کہ میں اپنی دونوں اونٹنیوں کے لیے سامان پالان، بورے اور رسیاں اکٹھی کر رہا تھا اور دونوں اونٹنیاں ایک انصاری آدمی کے کمرہ کے پہلو میں بٹھائی ہوئی تھیں، جب میں نے جو سامان جمع کرنا تھا، جمع کر لیا، تو میں اچانک دیکھتا ہوں، میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹے جا چکے ہیں اور ان کی کوکھیں چاک کی جا چکی ہیں اور ان کے کلیجے نکال لیے گئے ہیں، جب میں نے ان کا یہ نظارہ دیکھا تو میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا، (رو دیا) میں نے پوچھا یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا، یہ کام حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور وہ اس گھر میں ایک انصاری شرابی ٹولی کے ساتھ موجود ہے، ایک مغنیہ نے اسے اور ان کے ساتھیوں کو شعر سنائے، شعر پڑھتے ہوئے کہنے لگی، خبردار! اے حمزہ، فربہ اونٹنیوں پر پل پڑو، تو حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، ان کے کوہان کاٹ لیے، ان کی کوکھیں چاک کر کے، ان کے جگر نکال لیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چل پڑا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے، تو عرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر جو گزرا میرے چہرے سے جان لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا؟“ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آج جیسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ میری دونوں اونٹنیوں پر حملہ آور ہوئے، ان کی کوہانیں کاٹ لیں اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ ایک گھر میں، ان کے ساتھ شرابی ٹولی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوا کر اوڑھی پھر پیدل روانہ ہو گئے، میں اور زید بن حارثہ آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیے، حتیٰ کہ اس دروازہ پر پہنچ گئے جس کے گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، اجازت طلب فرمائی، گھر والوں نے اجازت دے دی اور وہ شرابی ٹولی نکلی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کی کرتوت پر ملامت کرنے لگے اور حمزہ کی آنکھیں سرخ ہو چکیں تھیں، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پھر نظر آپ کے گھٹنوں تک اٹھائی، پھر نظر اٹھا کر آپ کی ناف پر نظر ڈالی، پھر نظر اٹھائی اور آپ کے چہرے کو دیکھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میرے باپ کے غلام ہی تو ہو نا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے، وہ نشہ میں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں، اپنی ایڑیوں پر لوٹ آئے، گھر سے نکل گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

مفردات الحدیث

❁ (1) شُرُب: شارب کی جمع ہے، شرابی پارٹی کو کہتے ہیں۔ (2) يُقَهْقِرُ: الٹے پاؤں

لوٹنے لگے اور نکص علی عقبیه کا بھی یہی مفہوم ہے۔ ③ ثمل: نشہ میں مبتلا، نشئی۔ ④ اقتاب: قتب پالان
⑤ غرائر: غرارہ بورے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں، (۱) انسان محنت و مزدوری کرتے ہوئے گھاس کاٹ کر بیچ سکتا ہے اور کسی کام میں کافر سے تعاون لے سکتا ہے۔ (۲) نشہ کی حالت میں انسان کو پتہ نہیں چلتا، میں کیا کہہ رہا ہوں اور کسے کہہ رہا ہوں، مجھے یہ کہنا چاہیے یا نہیں۔ (۳) مظلوم اپنی واستان سنا سکتا ہے اور اس کی فریاد رسی کرنا چاہیے۔ (۴) انسان اپنے گھر میں اوپر والی چادر اتار سکتا ہے اور اگر کہیں جانا ہو تو پھر مکمل لباس میں جانا چاہیے۔ (۵) بڑا انسان بھی کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لے گا اور اس کو اجازت اس کے سب ساتھ والوں کے لیے ہوگی۔ (۶) انسان جب اندوہناک منظر دیکھتا ہے، تو اس پر آنسو بہا سکتا ہے۔ (۷) انسان جب شراب پی لیتا ہے، تو نشہ میں دھت ہو کر دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور چھوٹے بڑے کی تمیز سے محروم ہو جاتا ہے، اس لیے شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ (۸) انسان کو خطرہ کے وقت اپنا تحفظ کرنا چاہیے، حضور اکرم ﷺ واپس مڑنے کی بجائے الٹے پاؤں واپس لوٹے ہیں، کہ شراب میں دھت حمزہ کوئی غلط اقدام ہی نہ کر بیٹھے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دونوں اونٹنیوں کی قیمت ڈالی تھی۔

[5130] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَادَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الإِسْنَادِ، مِثْلَهُ۔

[5130]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5131] ۳۔(۱۹۸۰) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَابِت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي

[5130] تقدم تخريجه

[5131] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: صب الخمر في الطريق برقم (٢٤٦٤) والتفسير باب ﴿ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا﴾ الى قوله ﴿والله يحب المحسنين﴾ برقم (٤٦٢٠) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في تحريم الخمر برقم (٣٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (٢٩٢)

اَبُـو طَـلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُـطُـونِهِـمْ قَالَ فَلَا اَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ اَنَسٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [المائدة: ۹۳]

[5131]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس دن شراب حرام ہوئی، میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان کی شراب صرف فضیخ یعنی گدری کھجور اور چھوہارے کا آمیزہ تھی، تو اچانک ایک منادی کرنے والے نے آواز بلند کی، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نکل کر دیکھو، (کیا آواز ہے) میں نے نکل کر دیکھا، ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے، خبردار شراب حرام ہو چکی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، وہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی، مجھے بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، باہر نکل کر اس کو بہا دو، میں نے اسے بہا دیا، لوگوں نے یا بعض نے کہا، فلاں لوگ قتل کیے گئے، جبکہ شراب ان کے پیٹوں میں تھی، راوی کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، یہ بات حضرت انس کی حدیث میں ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے، انہیں گناہ نہیں ہوگا، جو وہ حرمت شراب سے پہلے پی چکے ہیں، جبکہ وہ تقویٰ، ایمان اور عمل صالح کی روش پر قائم ہوں۔'' المائدہ آیت نمبر ۹۳۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے، کیونکہ ابوطلحہ اور ان کے ساتھی جو شراب پی رہے تھے، وہ بُسر کچی پکی کھجور اور تمر پختہ کھجور یعنی چوہارہ کی آمیزہ فضیخ نامی تھی اور انہوں نے شراب کی حرمت کا اعلان سنتے ہی فوراً بلا پس و پیش بہا دیا، اسی طرح سب لوگوں نے ہر قسم کی شراب گلیوں کی نذر کر دی، اس سے جمہور ائمہ، جن میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور محمد بن حسن داخل ہیں نے کہا ہے، تمام نشہ آور مشروبات، خمر ہیں، (المغنی ج ۱۲، ص ۴۹۵) اور نشہ آور چیز کثیر ہو یا قلیل، حد سکر تک پہنچے یا نہ حرام ہے اور نجس ہے، پینے والے کو حد لگائی جائے گی۔(۲) امام ربیعہ اور داود کے نزدیک ہر نشہ آور چیز حرام ہے، لیکن نجس نہیں ہے، (شرح المہذب، ج ۲، ص ۵۶۹۔۵۷۰۔ بحوالہ تکملہ ج ۳، ص ۵۹۹)۔

نیز امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور نخعی اور بعض اہل بصرہ کے نزدیک مشروبات کی تین اقسام ہیں۔(۱) انگور کا شیرہ جب شدت اختیار کرتے ہوئے جوش مارنے لگے اور اس میں جھاگ اٹھے، امام ابو یوسف کے نزدیک جھاگ اڑانا ضروری نہیں ہے، یہ اصلی خمر ہے، اس کا قلیل و کثیر حرام ہے اور یہ نجس ہے، اس لیے اس کی خرید و فروخت جائز نہیں، اگر کوئی اس کا ایک قطرہ بھی پی لے گا، اس کو حد لگائی جائے گی۔(۲) تین حرام مشروبات (ا) انگور کا شیرہ جب پکایا جائے اور اس کا دو تہائی سے کم حصہ اڑ جائے۔(ب) نقیع التمر: جو سکر کہتے ہیں، یعنی کھجوروں کو تازہ پانی میں

ڈالا جائے، اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔ (ج) نقیع الزبیب: وہ کچا پانی یعنی جسے پکایا نہ گیا ہو، اس میں منقہ ڈالا گیا ہو، کئی دن پڑا رہنے سے اس میں شدت اور جوش پیدا ہو جائے، بقول علامہ تقی یہ تینوں بھی امام ابوحنیفہ کے صحیح قول کے مطابق خمر ہیں، اس لیے حرام اور نجس ہیں، قلیل ہو یا کثیر اس کا پینا حرم ہے، لیکن اس کا شراب ہونا اصلی خمر کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے، اس لیے جب تک نشہ پیدا نہ ہو، حد نہیں لگائی جائے گی، کیونکہ اس کا شراب ہونا قطعی نہیں ہے، بلکہ شراب ہونے میں شبہ موجود ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا بیچنا جائز ہے، لیکن صاحبین کے نزدیک بیچنا جائز نہیں ہے۔ (۳) ان چار اقسام کے سوا جتنے نشہ آور مشروبات ہیں، وہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک پینا جائز ہے، (تکملہ ج ۳ ص ۵۹۹، ۶۰۰) (ہدایہ) لیکن ظاہر ہے احادیث صحیحہ کی رو سے جمہور کا موقف درست ہے، کیونکہ آپ کا صریح فرمان ہے، "ما اسکر کثیرہ فقلیلهٗ حرام" جس شراب کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے، اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے، اس لیے بہت سے احناف نے حرام ہونے میں جمہور کا موقف قبول کیا ہے، مگر اصلی خمر کے سوا کی خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے اور حد اس وقت لگائی ہے، جب نشہ آور مقدار میں پیا جائے، (تکملہ ج ۳ ص ۶۰۸)۔ ابن المنذر کہتے ہیں، اہل کوفہ جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں، وہ سب معلول ہیں اور امام اثرم نے ان تمام احادیث اور اقوال صحابہ کا ضعف واضح کیا ہے۔ (المغنی ج ۱۲، ص ۴۹۷)

[5132] ٤-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ

[5132]۔ عبد العزیز بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فضیخ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا ہماری شراب تمہارے اس فضیخ کے سوا نہ تھی جس کو تم فضیخ کا نام دیتے ہو میں کھڑا حضرت ابوطلحہ، ابو ایوب اور بہت سے دوسرے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو اپنے گھر میں یہ فضیخ پلا رہا تھا، تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہا، کیا تمہیں خبر پہنچ گئی ہے؟ ہم نے کہا، نہیں، اس نے کہا، شراب حرام ہو چکی ہے،

[5132] اخرجه البخاري في (صحيحه) في تفسير باب: ﴿انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان﴾ برقم (٤٦١٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٠١)

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے انس، ان مٹکوں کو بہا دو، انہوں نے اس آدمی سے خبر سننے کے بعد اس کو نہیں پیا اور نہ اس کے بارے میں سوال کیا۔

مفردات الحدیث ✲ **فضیخ:** کھجوروں کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جوش مارنا شروع کر دے، کبھی کبھی، بسر کچی پکی کھجوروں اور رطب تازہ کھجوروں کو ملا کر بناتے ہیں اور کبھی بسر اور تمر کو ملا کر بناتے ہیں، اوپر کی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بسر اور تمر کے آمیزہ کو فضیخ کہا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث میں حضرت انس نے فضیخ کو ہی خمر کا نام دیا ہے اور صحابہ کرام نے خمر کی حرمت ایک آدمی سے سنی، کہ اتنے میں ایک منادی بھی آ گیا، تو صحابہ کرام نے فوراً اس حکم پر بلا کسی توقف کے عمل کیا، حالانکہ، شراب ان کی گھٹی میں رچی بسی تھی اور یہ سوال بھی نہیں کیا، خمر حرام ہوا ہے اور فضیخ تو خمر نہیں، بلکہ فوراً فضیخ کے مٹکے بہا دیے، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ صحابہ کرام صرف ماء الذبیب (انگور کا شیرہ) کو ہی شراب (خمر) نہیں سمجھتے تھے، بلکہ ہر نشہ آور چیز کو خمر سمجھتے تھے، اس لیے انہوں نے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

[5133] ۵-(. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا

[5133]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خاندان کے لوگوں کو اپنے چچوں کو کھڑا، ان کی فضیخ پلا رہا تھا، کیونکہ میں سب سے کم عمر تھا، کہ ایک آدمی آ کر کہنے لگا، واقعہ یہ ہے کہ خمر حرام کر دی گئی ہے، تو انہوں نے کہا، اس کو الٹ دو، اے انس! تو میں نے اسے الٹا دیا، سلیمان تیمی کہتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، فضیخ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، کچی پکی اور تازہ کھجوروں کا آمیزہ، حضرت ابو بکر بن انس نے بتایا، ان دنوں ان کا خمر یہی تھا، سلیمان کہتے ہیں، مجھے ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی قول نقل کیا، ابو بکر والا)

[5133] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: نزل تحريم الخمر وهي البسر والتمر برقم (٥٥٨٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر الشراب الذى اهريق بتحريم الخمر ٨/ ٢٨٧- انظر (التحفة) برقم (٨٧٤)

[5134] ٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ ذَاكَ و قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي اَنَّهُ عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ

[5134]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قبیلہ کے لوگوں کو کھڑا شراب پلا رہا تھا، جیسا کہ اوپر ابن علیہ نے بیان کیا ہے، اس میں یہ بھی ہے، تو ابوبکر بن انس نے کہا، ان دنوں ان کا خمر یہی تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ موجود تھے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہ کیا اور معتمر کے باپ کہتے ہیں، مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتایا، کہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، ان دنوں ان کا خمر یہی تھا۔

[5135] ٧-(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَاْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

[5135]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری جماعت کے ساتھ ابوطلحہ، ابو دجانہ اور معاذ بن جبل کو ایک انصاری گروہ میں شراب پلا رہا تھا، تو ایک آنے والا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا، ایک واقعہ رونما ہو گیا ہے، خمر کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا ہے، تو ہم نے اس وقت اس کو الٹ دیا اور وہ بسر اور تمر کا آمیزہ تھا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، شراب (خمر) حرام قرار دیا گیا اور ان دنوں ان کا عمومی خمر بسر (کچی پکی کھجور) اور تمر (خشک کھجور) کا آمیزہ تھا۔

[5136] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَه

[5134] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١٠٥)
[5135] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر الشراب الذي اهريق بتحريم الخمر ٨/ ٢٨٧ و ٢٨٨ ـ انظر (التحفة) برقم (١١٩٠)
[5136] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: من راى ان لا يخلط البسر والتمر اذا كان مسكرا وان لا يجعل ادامين في ادام برقم (٥٦٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٠)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّي لَاَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَآءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ

[5136]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو ایک مشک سے شراب پلا رہا تھا، جس میں بسر اور تمر کا آمیزہ تھا، اوپر والی حدیث بیان کی۔

[5137] ۸۔(۱۹۸۱) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ

[5137]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمر اور گدری کھجور کو ملا کر پینے سے منع فرمایا اور جس وقت خمر کو حرام قرار دیا گیا، ان کی عمومی شرابیں یہی تھیں۔

[5138] ۹۔(۱۹۸۰) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طلحة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَاطَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ

[5138]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابوعبیدہ بن جراح، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ اور تمر کی شراب پلا رہا تھا، تو ان کے پاس ایک آنے والا آ کر کہنے لگا، شراب (خمر) حرام قرار دے دی گئی ہے، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے انس! اٹھو اور اس مٹکے کو توڑ دو، میں نے اٹھ کر اپنا ایک تراشیدہ پتھر اٹھایا اور اسے گھڑے کے نچلے حصہ میں مارا، حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا۔

[5139] ۱۰۔(۱۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ

[5137] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۰)
[5138] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: نزل تحریم الخمر وهی من البسر والتمر برقم (۵۵۸۲) وفی اخبار الآحاد باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحکام برقم (۷۲۵۳) انظر (التحفة) برقم (۲۰۷)
[5139] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۱۸)

اَنَس بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ

[5139]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کی آیات اتاری، تو مدینہ میں کھجور کی شراب کے سوا کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

۲...... بَاب: تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

باب ۲: خمر کو سرکہ بنانا جائز نہیں ہے

[5140] ۱۱۔(۱۹۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ ((لَا))

[5140]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، کیا خمر کو سرکہ بنا لیا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔"

فائدہ:...... اس حدیث کی رو سے جمہور فقہاء، امام شافعی، احمد، مالک وغیرہم کے نزدیک شراب سے سرکہ بنانا جائز نہیں ہے، ہاں اگر خود بخود بن جائے تو بالاتفاق جائز ہے، لیکن امام ابوحنیفہ، لیث اور اوزاعی کے نزدیک شراب سے سرکہ بنانا جائز ہے اور اس کے لیے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جس کا معنی دو احتمال رکھتا ہے، مثلاً "خير خلكم خلّ خمركم" تمہارا بہترین سرکہ، تمہارے شراب کا سرکہ ہے، اس کا صحیح معنی تو یہ ہے، جب وہ خود بخود سرکہ بن جائے، تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ (حالانکہ اس حدیث کو ابن جوزی اور صنعانی نے موضوع قرار دیا ہے)

۳...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

باب ۳: شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔

[5141] ۱۲۔(۱۹۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ

[5140] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: ما جاء فی الخمر تخلل برقم (۳٦۷۵) والترمذی فی (جامعه) فی البيوع باب: النهی ان يتخذ الخمر خلا برقم (۱۲۹٤) انظر (التحفة) برقم (۱٦٦۸)

[5141] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی كراهية التداوی بالمسكر برقم (۲۰٤٦) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۷۱)

عَنْ اَبِيهِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدِ الْجُعْفِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَّصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَآءِ فَقَالَ ((اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَآءٍ وَلٰكِنَّهُ دَآءٌ))

[5141]۔حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے اس سے منع فرمایا، یا اس کے بنانے کو ناپسند کیا، اس نے کہا، میں تو اسے بس بطور دوا تیار کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''وہ دواء نہیں ہے، وہ تو داء (بیماری) ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، شراب سے سرکہ بنانا درست نہیں ہے اور اس سے علاج معالجہ کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ دوا نہیں ہے، بلکہ داء یعنی بیماری ہے اور اکثر فقہاء کا یہی موقف ہے، امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے کہ حرام چیزوں سے علاج جائز نہیں ہے اور بقول سعیدی صاحب متقدمین فقہائے احناف نے خمر کے ساتھ علاج کرنے سے منع کیا ہے اور اس کو ناجائز کہا ہے لیکن متاخرین فقہائے احناف نے ضرورت کی بنا پر خمر کے ساتھ علاج کرنے کو جائز کہا ہے، شرح صحیح مسلم، ج ٦ ص ٢٣٥۔ ایک معنی یہ ہے کہ بہترین سرکہ وہ ہے جو شراب سے بنایا جائے دوسرا سرکہ صحیح نہیں۔

٤...... بَابٌ: بَيَانِ اَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا

باب ٤: تمام نبیذ جو کھجور اور انگور سے تیار کیے جاتے ہیں، ان کو خمر کہا جاتا ہے

[5142] ١٣۔(١٩٨٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اَبَا كَثِيرٍ حدثه

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ))

[5142]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دو درختوں کھجور اور انگور سے شراب بنتی ہے۔''

[5143] ١٤۔(. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو كَثِيرٍ قَالَ سمعت ابا هريره

[5142] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة باب: الخمر مما هي برقم (٣٦٧٨) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر برقم (١٨٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: قول الله تعالى ﴿ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون مسكرا ورزقا حسنا﴾ ٨/ ٢٩٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: ما يكون من الخمر برقم (٣٣٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٤١)

[5143] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١١٤)

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ))

[5143] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،''شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے، کھجور اور انگور۔''

[5144] ۱۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَعُقْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ عن ابى كثير عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ

[5144]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''شراب ان دو درختوں انگور اور کھجور سے بنتی ہے۔'' ابوکریب کی روایت میں الکرمة والنخلة کی بجائے الکرم والنخل ہے۔

۵...... بَاب: كَرَاهَةِ اِنْبِيَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ

باب ۵: تمر اور زبیب (چھوہارہ اور منقہ) کو ملا کر نبیذ بنانا ناپسندیدہ

[5145] ۱۶۔(۱۹۸۶)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

[5145]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے چھوہاروں اور کشمش اور کچی پکی کھجور اور چھوہاروں کو ملانے سے منع فرمایا۔'' یعنی ان کو ملا کر نبیذ بنانا جائز نہیں ہے۔

فائدہ:...... چونکہ دو چیزیں ملا کر نبیذ بنانے سے اس میں شدت اور نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے آپ نے سد ذریعہ کے طور پر اس سے منع فرمایا، بقول علامہ عینی، ائمہ حجاز، مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک یہ فعل حرام ہے اور بقول علامہ نووی یہ سد ذریعہ کے لیے ہے، اس لیے نہی تنزیہی ہے، جب تک سکر پیدا نہ ہو، حرام نہیں ہے، شافعی اور جمہور علماء کا قول یہی ہے، بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے، علامہ تقی نے کراہت تنزیہ کے قول کو ترجیح دی ہے، (تکملہ ج ۳ ص ۶۱۹)۔

[5146] ۱۷۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي عَنْ جَابِرٍ

[5144] تقدم تخريجه برقم (٥١١٤)

[5145] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٤٠٣)

[5146] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى خليط البسر والتمر برقم (١٨٧٦) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: خليط البسر والتمر ٨/ ٢٩٠- وابن ماجه ←

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا

[5146] ۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے تمر اور زبیب ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور تازہ کھجور (رطب) اور بسر کچی پکی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5147] ۱۸۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي عَطَاءٌ

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا ((تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا))

[5147] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبیذ بنانے کے لیے رطب و بسر اور زبیب و تمر کو جمع نہ کرو۔''

مفردات الحدیث ❶ رُطب: تازہ کھجور۔ ❷ بُسر: کچی پکی۔ رُطب دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ:......نبیذ یہ ہے کہ پانی میں ان اشیاء کو بھگو دیا جاتا ہے، کچھ وقت گزرنے کے بعد ان کی مٹھاس پانی کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور یہ نشہ آور ہونے سے پہلے پہلے پیا جا سکتا ہے، الگ الگ بھگونے سے جلد نشہ نہیں پیدا ہوتا، اگر دو چیزوں کو ملا دیا جائے تو جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

[5148] ۱۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حزام

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا

← في (سننه) في الاشربة باب: النهى عن الخليطين برقم (٣٣٩٥) انظر (التحفة) برقم (٢٤٧٨)

[5147] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاشربة باب: من راى ان لا يخلط البسر والتمر اذا كان مسكرا وان لا يجعل ادامين فى ادام برقم (٥٦٠١) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: خليط البسر والرطب ٨/ ٢٩٠۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤٥١)

[5148] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: خليط البسر والزبيب ٨/ ٢٩١۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: النهى عن الخليطين برقم (٣٣٩٥) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٦)

[5148]۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیب وتمر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اور بسر ورطب کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا۔

[5149] ۲۰۔(۱۹۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِى نضرة عَنْ اَبِى سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا

[5149]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمر اور زبیب دونوں کو ملانے سے، تمر اور بسر دونوں کو ملانے سے نبیذ کی خاطر منع فرمایا۔

[5150] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِى عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَاَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ

[5150]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع فرمایا کہ ہم (نبیذ بنانے کے لیے) زبیب اور تمر کو ملائیں، بسر اور تمر کو ملائیں۔

[5151] (. . .)وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ عَنْ اَبِى مُسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5151]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے ابومسلمہ کی سند ہی سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5152] ۲۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا))

[5149] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى خليط البسر والتمر برقم (۱۸۷۷) انظر (التحفة) برقم (٤٣٥)

[5150] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٠)

[5151] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٠)

[5152] اخرجه النسائى فى (سننه) فى الاشربة باب: الترخص فى انتباذ وحده برقم (٥٥٨٥) وفى باب: الرخصة فى انتباذ البسر وحده برقم (٥٥٨٧) انظر (التحفة) برقم (٤٢٥٤)

[5152] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو نبیذ پینا چاہے، وہ اکیلا منقہ سے پیے، صرف کھجوروں سے پیے، اکیلی بسر سے پیے۔''

[5153] ٢٣۔(. . .)وحَدَّثَنِيهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

[5153] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم بسر کو تمر سے ملائیں، یا زبیب کو تمر سے ملائیں، یا زبیب کو بسر سے ملائیں اور آپ نے فرمایا؛ ''تم میں سے جو اس کو پینا چاہتا ہو۔'' وکیع کی طرح روایت بیان کی۔

[5154] ٢٤۔(١٩٨٨)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عن اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ))

[5154] ۔عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زھو اور رطب دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، زبیب اور تمر دونوں کو ملا کر نبیذ نہ تیار کرو، ہر ایک کو الگ الگ کر کے نبیذ بناؤ۔''

مفردات الحدیث ✲ زھو: سرخی یا زردی مائل کچی پکی کھجور، (گدری کھجور)

[5155] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5155]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یحییٰ بن ابی کثیر ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5153] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥١٢٣)

[5154] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: من رای ان لا یخلط البسر والتمر اذا کان مسکرا وان لا یجعل ادامین فی ادام برقم (٥٦٠٢) وابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الخلیطین برقم (٣٧٠٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: خلیط الرطب والزبیب ٨/ ٢٩١۔ وفی انتباذ البسر وحده وشربه قبل تغیره فی فضیخه ٨/ ٢٩٢ وفی باب: الرخصة فی الانتباذ فی الاسقیة التی یلاث علی افواهها ٨/ ٢٩٢ و ٢٩٣۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: النهی عن الخلیطین برقم (٣٣٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٢١٠٧)

[5155] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥١٢٥)

[5156] ٢٥۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیٰی

عَنْ اَبِی قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَتِهٖ)) وَزَعَمَ یَحْیٰی اَنَّهٗ لَقِیَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِی قَتَادَةَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا

[5156] ۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زھو اور رطب دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، رطب اور تمر دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، لیکن ہر ایک کو الگ الگ کر کے نبیذ بناؤ۔“ یحییٰ کا دعویٰ ہے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ کو ملا تو اس نے اسے اپنے باپ سے یہی روایت سنائی۔“

[5157] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِی كَثِيرٍ بِهٰذَيْنِ الْاِسْنَادَيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ((الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ))

[5157] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یحییٰ بن ابی کثیر کی دونوں سندوں سے ان الفاظ میں روایت بیان کرتے ہیں، ”رطب اور زھو، تمر اور زبیب۔“

[5158] ٢٦۔(. . .)و حَدَّثَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِی كَثِيرٍ

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ ((انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَتِهٖ))

[5158] ۔عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) تمر اور بسر کے ملانے سے، زبیب اور تمر کے ملانے سے، زھو اور رطب ملانے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا: ”ہر ایک سے الگ الگ نبیذ بناؤ۔“

[5156] تقدم تخریجه برقم (٥١٢٥)

[5157] تقدم تخریجه برقم (٥١٢٥)

[5158] تقدم تخریجه برقم (٥١٢٥)

[5159] (. . .) وحَدَّثَنِی اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيث

[5159]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5160] ٢٦م۔(١٩٨٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی كَثِيرٍ عَنْ اَبِیهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ ((يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَتِهٖ))

[5160]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زبیب اور تمر، بسر اور تمر (کے ملانے) سے منع فرمایا اور فرمایا: ''ان ہر دو سے الگ الگ نبیذ بنایا جائے۔''

[5161] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ وَهُوَ اَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِیُّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ

[5161]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5162] ٢٧۔(١٩٩٠) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جبير

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ اِلٰی اَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ

[5162]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) تمر اور زبیب دونوں کو ملانے سے، بسر اور تمر دونوں کے ملانے سے منع فرمایا، اہل جرش کو لکھا کہ وہ تمر اور زبیب کو نہ ملائیں۔

[5159] تقدم تخريجه برقم (٥١٢٥)

[5160] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: النهی عن الخليطين برقم (٣٣٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٤٢)

[5161] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥١٣١)

[5162] اخرجه النسائی فی (المجتبی) باب: خليط البسر والتمر ٨/ ٢٩٠ و ٢٩١۔ انظر (التحفة) برقم (٥٤٧٨)

[5163] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

[5163]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن وہ صرف تمر و زبیب کا ذکر کرتے ہیں، بسر اور تمر کا تذکرہ نہیں کرتے۔

[5164] ۲۸۔(۱۹۹۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا

[5164]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے، ان سے منع کیا گیا ہے، کہ بسر اور رطب دونوں کو ملا کر، تمر اور زبیب دونوں کو ملا کر نبیذ تیار کیا جائے۔

[5165] ۲۹۔(. . .) وحَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا

[5165]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بسر اور تمر دونوں کے نبیذ سے، تمر اور زبیب دونوں کے نبیذ سے منع کیا گیا ہے۔

٦...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ اَنَّهٗ مَنْسُوخٌ

باب ٦: تارکول ملے برتن، سبز مٹکے، تونبہ (کھوکھلا کدو) اور کھودے تنے میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا، پھر اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور اب ان میں نبیذ بنانا حلال ہے، بشرطیکہ نشہ آور نہ ہو

[5166] ۳۰۔(۱۹۹۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيهِ

[5163] تقدم

[5164] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٣)

[5165] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٣)

[5166] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: النهي عن نبيذ الدباء والمزفت ٨/ ٣٠٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٤)

[5166]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبہ اور تارکول ملے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5167] ٣١۔(. . .)و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ

[5167]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوکھلے کدو اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5168] (١٩٩٣)قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُو سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّآءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ

[5168]۔زہری ابوسلمہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تونبہ اور لاکھی برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے، ہر قسم کے روغنی برتنوں (مٹکوں) سے بچو یا سبز مٹکوں سے بچو۔

[5169] ٣٢۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ

[5169]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے لاکھ ملے برتن سبز مٹکے اور چٹھو، (اندر سے کھودی لکڑی) سے منع فرمایا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، حنتم کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، سبز مٹکے۔

مفردات الحدیث

① مُزَفَّت: جسے تارکول ملا گیا ہو، اس لیے اس کو مقیّر بھی کہتے ہیں، زفت اور قار ایک ہی چیز ہے، لاکھ، تارکول، لک۔ ② حنتم: جمع حناتم: سبز مٹکے۔ ③ نقیر: اندر سے کھودا گیا تنا، چٹھو۔

[5167] طريق الزهرى عن انس بن مالك تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠) وطريق الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الدباء والمزفت برقم (٥٦٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥١٥٠)

[5168] طريق الزهرى عن انس بن مالك تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠) وطريق الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الدباء والمزفت برقم (٥٦٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥١٥٠)

[5169] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٤)

[5170] ٣٣۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ((اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمُ وَالْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ))

[5170]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا،''میں تمہیں، تونبہ، سبزہ مٹکے، چھواور لاکھی برتن، منہ کٹے مشکیزہ سے منع کرتا ہوں، لیکن اپنے چمڑے کے مشکیزہ میں پیو اور اس کا منہ باندھ لو۔''

مفردات الحدیث ❋ **الحنتم:** کا یہاں دوسرا معنی منہ کٹا مشکیزہ بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ ......شراب کی حرمت کے ابتدائی دور میں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا تھا، کیونکہ ان میں نبیذ میں اگر سکر پیدا ہو جائے تو اس کا پتہ نہیں چلتا تھا، لیکن اگر مشکیزہ میں نبیذ بنایا جائے اور اس میں سکر پیدا ہو جائے، تو وہ جوش مار کر مشکیزہ کو پھاڑ دیتا ہے اور جب تک سکر (نشہ) پیدا نہ ہو، وہ پھٹتا نہیں ہے۔

[5171] ٣٤۔(١٩٩٤)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سويد عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5171]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، یہ جریر کے الفاظ ہیں، عبثر اور شعبہ کی حدیث ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے تونبے اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5172] ٣٥۔(١٩٩٥)و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ منصور

[5170] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعية برقم (٣٦٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٧٠)

[5171] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: ترخيص النبی ﷺ فی الاوعية والظروف بعد النهی برقم (٥٥٩٤) والنسائی فی (المجتبى) فی الاشربة باب: النهی عن نبيذ الدباء والمزفت ٨/ ٣٠٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٠٣٢)

[5172] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: ترخيص النبی ﷺ فی الاوعية والظروف بعد النهی برقم (٥٥٩٥) (التحفة) برقم (١٥٩٨٩)

عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَخْبِرِينِي عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اَؤُحَدِّثُكَ مَا لَمْ اَسْمَعْ

[5172]۔ ابراہیم کہتے ہیں، میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المؤمنین (عائشہ) سے سوال کیا تھا، کن چیزوں میں نبیذ بنانا ناپسندیدہ ہے؟ اس نے کہا، ہاں، میں نے کہا، اے ام المؤمنین مجھے بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، انہوں نے جواب دیا، آپ نے ہمیں اہل البیت کو تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، ابراہیم کہتے ہیں، میں نے اسود سے پوچھا، کیا انہوں نے (عائشہ نے) سبز مٹکے اور عام مٹکے کا ذکر نہیں کیا، انہوں نے جواب دیا، میں تمہیں بس وہی سنا رہا ہوں جو میں نے سنا ہے، کا جو میں نے نہیں سنا، وہ بھی سناؤں؟

[5173] ۳۶۔(. . .)و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5173]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تونبے اور سبز مٹکے سے منع فرمایا۔

[5174] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5174]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5175] ۳۷۔(. . .)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ

[5173] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٥)

[5174] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٩٣٦)

[5175] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر النهي عن نبيذ الدباء والنقير والمقير والحنتم ٨/ ٣٠٧۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠٤٦)

[5175]۔ ثمامہ بن حزن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملا اور ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے بتایا، عبد القیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے ان کو تو نبے مٹکے، چھوٹا لاکھی برتن اور سبز مٹکے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5176] ٣٨۔(. . .) و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

[5176]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے، سبز مٹکے، چھٹو اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5177] (. . .) و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنُ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ

[5177]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، مگر اس نے مُزفّت کی جگہ مقیّر کہا ہے، (دونوں کا معنی ایک ہے)

[5178] ٣٩۔(١٧) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ)) وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ

[5178]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''میں تمہیں، تو نبے، سبز مٹکے، چھٹو اور لاکھی برتن سے روکتا ہوں۔''
حماد کی حدیث میں مقیّر کی جگہ مزفت ہے۔

[5179] ٤٠۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

[5176] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: ذكر النهی عن نبيذ الدباء والنقير والمقير والحنتم ٨/ ٣٠٧۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٦٨)

[5177] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (١٥٤٧)

[5178] تقدم تخريجه فی الايمان باب: قول الله تعالی ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (١١٥) وبرقم (١١٦) وبرقم (١١٧)

[5179] اخرجه النسائی فی الاشربة باب: خليط البسر والتمر ٨/ ٢٩٠ و ٢٩١۔ انظر (التحفة) برقم (٥٤٧٨) وبرقم (٥٤٧٩)

عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ

[5179]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو نبے، سبز مٹکے، لاکھی برتن اور چھو سے منع فرمایا۔

[5180] ٤١۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ

[5180]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو نبے، سبز مٹکے، لاکھی برتن اور کھوکھلے تنہ سے منع فرمایا اور ڈڈری کو گدری کھجور سے ملانے سے۔ البلح، سبزی مائل کچی کھجور۔

[5181] ٤٢۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيٰى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى عمر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

[5181]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تو نبہ، چھواور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5182] ٤٣۔(١٩٩٦)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عن ابى نضرة عَنْ اَبِى سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُّنْبَذَ فِيهِ

[5182]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کے روغنی برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5183] ٤٤۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

[5180] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: خليط البلح والزهور برقم (٥٥٦٣) وبرقم (٥٥٦٤) انظر (التحفة) برقم (٥٤٨٧)

[5181] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٤٩)

[5182] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٢)

[5183] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٣)

عَنْ اَبِی نضرة عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیرِ وَالْمُزَفَّتِ

[5183]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے توبنے، سبز مٹکے، چھٹو اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5184] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّنْتَبَذَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ

[5184]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5185] ٤٥۔(. . .) وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیدِ عَنْ اَبِی المتوکل

عَنْ اَبِی سَعِیدِ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِیرِ

[5185]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سبز مٹکے، توبنے اور چھٹو میں نبیذ پینے سے منع فرمایا۔

[5186] ٤٦۔(١٩٩٧) وحَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَسُرَیْجُ بْنُ یُونُسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَکْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیرِ

[5186]۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے توبنے، سبز مٹکے، لاکھی برتن اور چھٹو سے منع فرمایا۔

[5187] ٤٧۔(. . .) حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ یَعْنِی ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ حکیم

[5184] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٣)

[5185] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی ذکر النهی عن نبیذ الدباء والحنتم والنقیر ٨/٣٠٦ وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: النهی عن نبیذ الاوعیة برقم (٣٤٠٣) انظر (التحفة) برقم (٤٢٥٣)

[5186] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعیة برقم (٣٦٩٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: ذکر الدلالة علی النهی للموصوف فی الاوعیة التی تقدم ذکرها کان حتما لازما واعلی تادیب ٨/٣٠٨۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٢٣)

[5187] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعیة برقم (٣٦٩١) انظر (التحفة) برقم (٥٦٤٩)

عَـنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَـالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيـذَ الْـجَـرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ

[5187]۔سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مٹکے کے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے مٹکے (گھڑے) کے نبیذ کو حرام قرار دیا، تو میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، کیا آپ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات نہیں سن رہے؟ انہوں نے پوچھا، وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، انہوں نے کہا، وہ سچ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ کو حرام ٹھہرایا ہے، میں نے پوچھا، گھڑے کا نبیذ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا، جوشئی (برتن) مٹی سے بنایا جائے، وہ جرّ ہے۔

[5188] ٤٨۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5188]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں لوگوں کو خطاب فرمایا تو میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اس سے پہلے کہ میں آپ تک پہنچوں تو میں نے پوچھا آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے بتایا،''آپ نے تونبہ اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔''

[5189] ٤٩۔(. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ الْأَيْلِيُّ

[5188] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٩٣)

[5189] طريق قتيبة اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: النهی عن نبيذ الاوعية برقم (٣٤٠٢) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٩) والباقی تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٨٣) وبرقم (٧٥٧٠) وبرقم (٧٧١١) وبرقم (٧٩٩٩) وبرقم (٨٥٢٧)

اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی اُسَامَةُ کُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَلَمْ یَذْکُرُوا فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ

[5189] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے نافع کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا امام مالک والی حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن مالک اور اسامہ کے سوا کسی نے بعض غزوات کا تذکرہ نہیں کیا (کہ آپ نے کسی غزوہ میں فرمایا)

[5190] ٥٠ـ(. . .) وحَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ اَنَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ

[5190] ۔ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، لوگوں کا خیال یہی ہے، میں نے پوچھا، کیا اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا، لوگوں کا یہی خیال ہے۔

[5191] (. . .) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهٰی نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّی سَمِعْتُهُ مِنْهُ

[5191] ۔طاوس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، کیا نبی اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا، ہاں، پھر طاوس نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے ان سے خود سنا ہے۔

[5192] ٥١ـ(. . .) وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَهٗ فَقَالَ اَنَهٰی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّنْبَذَ فِی الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ قَالَ نَعَمْ

[5192] ۔طاوس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے گھڑے اور تونبے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔

[5190] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٦٤)
[5191] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاشربة باب: ما جاء فی نبیذ الجر برقم (١١٦٧) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: النهی عن نبیذ الجر مفردا ٨/ ٣٠٢ و ٣٠٣۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٩٨)
[5192] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (١٥٦٢)

[5193] ٥٢-(...)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ

[5193] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے سے منع فرمایا

[5194] ٥٣-(...)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ عَنْ طَاوُسٍ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ

[5194] ۔طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تونبے اور لاکھی برتن کے نبیذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا، ہاں۔

[5195] ٥٤-(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ

[5195] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے، تونبے، لاکھی برتن سے منع فرمایا، میں نے آپ سے کئی بار سنا۔

[5196] (...)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ وَاُرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ

[5196]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے خیال میں نقیر (چٹھو) کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

[5197] ٥٥-(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

[5193] تقدم تخريجه برقم (١٥٦٢)

[5194] تقدم تخريجه برقم (١٥٦٢)

[5195] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: النهى عن نبيذ الادباء والحنتم والمزفت ٨/ ٣٠٦۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤١٠)

[5196] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٥٦٦)

[5197] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٣٤١)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوا فِى الْاَسْقِيَةِ

[5197] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تو نبے، لاکھی، برتن کے نبیذ سے منع کیا اور فرمایا، ''چمڑے کے مشکیزوں میں (منہ بند کر کے) نبیذ بناؤ۔''

[5198] ٥٦۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ

[5198] ۔ جبلہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حَنتمه سے منع فرمایا ہے میں نے پوچھا، حنتمة کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، گھڑا۔

[5199] ٥٧۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِى بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِىُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِى بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِىَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِىَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِىَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِى الْاَسْقِيَةِ

[5199] ۔زاذان رحمۃ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، اپنی لغت میں بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن مشروبات سے منع فرمایا ہے اور ان کی وضاحت ہماری زبان میں کیجئے، کہ آپ کی زبان، ہماری زبان سے الگ ہے تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے حنتم یعنی گھڑے، دباء، یعنی قرعة، تو نبے، مزفت یعنی مقیّر تارکول ملا برتن، نقیر، کھجور کا تنا، جسے چھیل کر اندر سے اچھی طرح کھودا جاتا ہے، سے منع فرمایا اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

مفردات الحدیث ❶ **تُنْسَحُ نَسْحًا:** اچھی طرح اوپر سے چھیلا جاتا ہے اور ❷ **تُنْقَرُ نَقْرًا:** اندر سے اچھی طرح کھودا جاتا ہے۔

[5198] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الجر مفردا ٨/ ٣٠٣۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٧٠)

[5199] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى كراهية ان ينبذ فى الدباء والحنتم والنقير برقم (٨٦٨) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: تفسير الاوعية ٨/ ٣٠٨ و ٣٠٩۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧١٦)

[5200] (. . .) و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ

[5200]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دواور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5201] ٥٨۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سمعت

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰی مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ

[5201]۔ سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منبر کے پاس...... اور رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف اشارہ کیا...... سنا، عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے انہوں نے مشروبات کے بارے میں سوال کیا، آپ نے انہیں، تونبے، چٹھو، گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا، میں نے ان سے کہا، اے ابو محمد (سعید کی کنیت ہے) اور لاکھی برتن؟ ہم نے سمجھا وہ اسے بھول گئے ہیں انہوں نے کہا، میں نے اس دن یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

[5202] ٥٩۔(١٩٩٨) وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ

عَنْ اَبِی الزبير عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ

[5202]۔ حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے چٹھو، لاکھی برتن اور تونبے سے منع فرمایا ہے۔

[5200] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥١٦٨)

[5201] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: ذكر النهی عن نبيذ الدباء والحنتم والنقير ٨/ ٣٠٦۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٨٢)

[5202] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: الاذن فی الانتباذ التی خصتها بعض الروايات التی اتينا علی ذكرها الاذن فيما كان فی الاسقية منها ٨/ ٣٠٩۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٦)

[5203] ٦٠۔(...) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5203]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو گھڑے، تونبے اور لاکھی برتن سے منع فرماتے سنا۔

[5204] (...) قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ.

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ، نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

[5204]۔ ابو زبیر کہتے ہیں، میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، لاکھی برتن اور چٹھو سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن نہ ملتا، تو آپ کے لیے پتھر کے بڑے پیالے میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

[5205] ٦١۔(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

[5205]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے، پتھر کے ایک بڑے پیالے میں نبیذ تیار کیا جاتا تھا۔

مفردات الحدیث ✲ تور: ہنڈیا جتنا بڑا پیالہ جو پتھر، پیتل وغیرہ سے بنایا جاتا تھا۔

[5206] ٦٢۔(...) و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ

[5203] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٤٤)

[5204] تقدم

[5205] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: النهي عن نبيذ الجر مفردا ٨/ ٣٠٢۔ وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: صفة النبيذ وشربه برقم (٣٤٠٠) انظر (التحفة) برقم (٢٩٩٥)

[5206] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في الاوعية برقم (٣٧٠٢) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٢)

[5207] - حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا، اگر انہیں مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے بڑے پیالے میں آپ کے لیے نبیذ بنایا جاتا، بعض لوگوں نے، ابوزبیر سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا برام سے؟ انہوں نے کہا، برام سے۔

مفردات الحدیث ✲ برام: بُرْمة کی جمع ہے، پتھر کی ہنڈیا کو کہتے ہیں، مراد تو ری ہے۔

[5207] ٦٣ـ(٩٧٧) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُوبَكْرٍ عَنْ اَبِى سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلَّا فِى سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِى الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا**))

[5207] - امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے عبداللہ بن بریدہ کی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں، مشکیزہ کے سوا نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب سب برتنوں میں نبیذ بنا کر پیو اور نشہ آور نہ پیو۔''

[5208] ٦٤ـ(. . .) و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَاِنَّ الظُّرُوفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ**))

[5208] - ابن بریدہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں (کچھ) برتنوں سے منع کیا تھا اور ظروف یا ظرف (برتن) کس چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

فائدہ: ...... مختلف برتنوں میں حرمت شراب کے ساتھ نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا تھا، کیونکہ ان میں نبیذ جلد نشہ آور حد تک پہنچ سکتا تھا اور شراب کی یاد تازہ کر سکتا تھا، نیز شراب کے عادی ہونے والوں کو اس کے نشہ آور حد تک پہنچنے کا احساس نہیں ہوتا تھا، اس لیے سد ذریعہ کے طور پر ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے روک دیا گیا، لیکن جب شراب کی حرمت کی بنا پر شراب پینے کی عادت چھوٹ گئی اور نشہ آور اشیاء کی حرمت دلوں میں بیٹھ گئی اور اس بات کا خطرہ نہ رہا کہ نبیذ

[5207] راجع: ٢٢٦٠ تقدم تخريجه فى الجنائز باب: استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

[5208] تقدم تخريجه فى الجنائز باب: استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

کے بہانہ شراب پی لی جائے گی، (کیونکہ نبیذ میں سکر کا آغاز ہو چکا ہوگا اور وہ سمجھیں گے نشہ پیدا نہیں ہوا) تو پھر ممنوعہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی گئی، کیونکہ ممانعت کا سبب زائل ہو گیا اور لوگوں کو ان برتنوں کی ضرورت تھی۔

[5209] ٦٥-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ عَنِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِيْ ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

[5209]- ابن بریدہ رحمۃ اللہ اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں میں مشروبات پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پیو، لیکن نشہ آور چیز نہ پیو۔''

فائدہ:...... اس روایت میں حرف استثناء چھوٹ گیا ہے، اس لیے مفہوم الٹ ہو گیا ہے، اصل عبارت یہ ہے، كُنْتُ نهيتكم عن الاشربة الا في ظروف الادم، یہی روایت سنن ابی داود نمبر ۳۶۹۸ میں اس طرح ہے، نهيتكم عن الاشربة ان تشربوا الافی ظروف الادم۔" جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہاں الا رہ گیا ہے، معنی ہے میں نے تمہیں چمڑے کے ظروف کے سوا میں مشروب پینے سے روک دیا تھا۔

[5210] ٦٦-(٢٠٠٠) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

[5210]- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں میں نبیذ بنانے سے روک دیا، لوگوں نے کہا، ہر انسان کے پاس (چمڑے، مشکیزے) نہیں ہیں، تو آپ نے لاکھی برتن کے سوا، عام برتنوں (گھڑوں) کی انہیں اجازت دے دی۔

فائدہ:...... پہلے آپ نے عام گھڑوں کی اجازت دی تھی، روغنی سے منع فرمایا تھا، بعد میں سب برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی، جیسا کہ حضرت بریدہ کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

[5209] تقدم تخريجه في الجنائز باب: استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زیارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)
[5210] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاشربة باب: ترخيص النبی ﷺ فی الاوعية والظروف بعد النهی برقم (٥٥٩٣) وابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعية برقم (٣٧٠١) وبرقم (٣٧٠٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: الاذن فی الجر خاصة ٨/ ٣١٠۔

۷...... بَاب: بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

باب ۷: ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر شراب حرام ہے

[5211] ۶۷۔(۲۰۰۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

[5211]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے شہد سے بنی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''جو مشروب نشہ آور ہے، وہ حرام ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ بِتْعٌ: شہد سے بننے والی شراب اور نبیذ۔

فائدہ:...... آپ نے سائل کو انتہائی جامع جواب دیا، تاکہ وہ تمام مشروبات کا حکم جان سکے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ہر نشہ آور چیز بلا تخصیص کم ہو یا زیادہ حرام ہے۔

[5212] ۶۸۔(...)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

[5212]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشروب نشہ آور ہے، تو وہ حرام ہے۔''

[5213] ۶۹۔(...)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ

[5211] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر برقم (٢٤٢) وفي الاشربة باب: الخمر من العسل برقم (٥٥٨٥) وبرقم (٥٥٨٦) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في كل مسكر حرام برقم (١٨٦٣) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: تحريم كل شراب اسكر ٨/ ٢٩٧ و ٢٩٨ وفي باب: كل مسكر حرام برقم (٣٣٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٦٤)

[5212] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١٧٩)

[5213] تقدم تخريجه برقم (٥١٧٩)

بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

[5213] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے زہری کی مذکورہ بالا سند سے حدیث بیان کرتے ہیں، سفیان اور صالح کی روایت میں شہد کی شراب کے بارے میں سوال کا ذکر نہیں ہے، اس کا ذکر معمر کی روایت میں ہے، صالح کی حدیث ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

[5214] ۷۰۔(۱۷۳۳) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ ﷺ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

[5214] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہماری سرزمین (یمن) میں جو سے ایک مشروب تیار کیا جاتا ہے، جسے مِزْر کہا جاتا ہے اور ایک مشروب ہے جسے بتع کہتے ہیں، شہد سے تیار کیا جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ مِزْر: یہ شراب مکئی یا جو گندم سے تیار کی جاتی ہے۔

[5215] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا وَاُرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلّٰى

رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ))

[5215] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور دونوں کو فرمایا، ''بشارت دینا، آسانی اور سہولت پیدا کرنا اور سکھانا اور نفرت نہ دلانا۔'' میرا خیال ہے، آپ نے یہ

[5214] تقدم تخريجه فى الجهاد والسير باب: فى الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١)
[5215] تقدم تخريجه فى الجهاد والسير باب: فى الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١)

بھی فرمایا: ''باہمی اتفاق رکھنا،'' تو جب آپ نے پشت پھیری، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! وہ ایک شراب شہد سے بناتے ہیں، اسے پکایا جاتا ہے، حتیٰ کہ پکانے میں گرہ بندھ جاتی ہے اور مزر ہے جسے جو سے بنایا جاتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نماز سے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔''

فائدہ:......قرآن مجید سے شراب کی حرمت کی علت، ذکر الٰہی اور نماز سے بندش یا رکاوٹ بیان کی ہے اور ہر نشہ میں یہ چیز موجود ہے، آپ نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

[5216] ۷۱-(...) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی خَلَفٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِی اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمُعَاذًا اِلَی الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ ((وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِی شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰی يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتّٰی يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اُعْطِیَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ ((اَنْهٰی عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ))

[5216]۔ حضرت ابو بردہ اپنے باپ (حضرت ابوموسیٰ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''لوگوں کو دین کی دعوت دو اور بشارت سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو۔'' تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہمیں ان دو مشروبوں کے بارے میں بتائیں، جو ہم یمن میں تیار کرتے تھے، بتع وہ شہد کا نبیذ ہے جو گاڑھا کر لیا جاتا ہے اور مزر ہے جو، مکئی اور جو کا نبیذ ہے، حتیٰ کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع مانع کلام سے نوازا گیا تھا، اس لیے آپ نے فرمایا: ''میں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں، جو نماز سے مدہوش کر دے۔''

مفردات الحدیث ☆ اعطی جوامع الکلم بخاتمہ: انتہائی کم الفاظ جو بہت سارے مفہوم و معنی پر مشتمل ہوں، کوئی چیز اس سے خارج نہ ہو، یعنی جامع اور مانع کلمات سے نوازے گئے۔

[5217] ۷۲-(۲۰۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِی الزبير

[5216] تقدم تخریجه فی الجهاد والسیر باب: فی الامر بالتیسیر وترك التنفیر برقم (٤٥٠١)

[5217] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: ذکر ما اعد الله عزوجل لشارب المسکر من الذل والهوان والیم العذاب ٨/ ٣٢٧۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٩١)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ))

[5217]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی یمن کے علاقہ جیشان سے آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے ایک مشروب کے بارے میں پوچھا، جسے وہ اپنی سرزمین میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے، جسے مزر کہا جاتا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا'' کیا وہ نشہ آور ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہے، کہ جو نشہ آور مشروب پیے گا، اسے وہ دوزخیوں کی پیپ یا ان کا پسینہ پلائے گا۔'' انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! طينة الخبال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا کچ لہو اور پیپ۔''

[5218] ۷۳۔(۲۰۰۳)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))

[5218]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو دنیا میں شراب پیتا رہا اور وہ اس پر ہمیشگی کرتا مرا، اس سے توبہ نہ کی، وہ اس کو آخرت میں نہیں پی سکے گا۔''

فائدہ: ...... اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے، عرف شریعت میں ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور عرف شرعی کے مقابلہ میں لغوی معنی متروک ہوتا ہے، اس لیے جس طرح لغوی خمر (انگوری شراب) کی ہر مقدار ناجائز ہے، قلیل و کثیر کا اعتبار نہیں ہے، اس طرح ہر نشہ آور کی ہر مقدار حرام ہے، قلیل و کثیر کا اعتبار نہیں ہے۔

[5219] ۷۴۔(...)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ كِلَاهُمَا عَنْ

[5218] تقدم تخريجه في الجهاد والسير باب: في الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١) اخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة باب: النهي عن المسكر برقم (٣٦٧٩) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في شارب الخمر برقم (١٨٦١) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الاشربة ٨/ ٢٩٦ و ٨/ ٢٩٧۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٢)

[5219] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٢)

رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

[5219] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

[5220] (. . .) وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5220] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5221] ۷۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))

[5221] ۔نافع بیان کرتے ہیں، میرے علم کی حد تک ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور (خمر) حرام ہے۔''

۸...... بَاب: عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

باب ۸: جو انسان شراب پیتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا اس کی سزا یہ ہے کہ وہ قیامت میں اس سے محروم ہوگا

[5222] ۷۶۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ))

[5222] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، وہ اس سے آخرت میں محروم رہے گا۔''

[5220] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸٤۹۲)

[5221] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۱۹۳)

[5222] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: قوله تعالى ﴿انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾ برقم (٥٥٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: توبة شارب الخمر ۸/ ۳۱۸۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳٥۹)

[5223] ٧٧۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ

[5223]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، پھر اس سے توبہ نہ کی، وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا، وہ اسے نہیں پلائی جائے گی۔'' امام مالک سے پوچھا گیا، اس نے، اس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی تھی، انہوں نے کہا، ہاں۔

فائدہ:......شراب پر دوام اور اصرار کبیرہ گناہ ہے، لیکن اگر کوئی اس کو حلال سمجھتا ہے اور شریعت کے قطعی حکم سے انکار کرتا ہے، تو شریعت کے یقینی حکم کا انکار کفر ہے، اس لیے ایسا انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، لیکن اگر وہ اس کی حرمت کا انکار نہیں کرتا، اخلاص نیت سے مسلمان ہوا ہے، تو پھر کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے انسان ایمان سے خارج نہیں ہوتا، اس لیے وہ سزا بھگت کر (اگر کسی دوسری نیکی کے نتیجہ میں معافی نہ ملی) جنت میں چلا جائے گا، لیکن شراب کی خواہش ختم ہو چکی ہو گی، اس کا دل اس کی طرف مائل نہیں ہو گا، اور وہ جنت کی اس نعمت سے محروم رہے گا۔

[5224] ٧٨۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَتُوبَ

[5224]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، وہ اسے آخرت میں نہیں پیے گا، الا یہ کہ توبہ کر لے۔''

[5225] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

[5225]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5223] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥١٩٠)

[5224] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: من شرب الخمر فى الدنيا لم يشربها فى الآخرة برقم (٣٣٧٣) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥١)

[5225] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٤)

٩...... بَاب: اِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِى لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

باب ٩: جونبیذ (گاڑھا) تیز اور نشہ آور نہ ہو، اس کو پینا جائز ہے۔

[5226] ٧٩-(٢٠٠٤)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُبَيْدٍ أَبِى عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهٗ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِى تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِىَ شَىْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ

[5226] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کے آغاز میں پانی میں کھجوریں ڈالی جاتیں، جب صبح ہوتی، آپ اس کو پی لیتے، دن بھر پیتے، بعد والی رات پیتے، اگلا دن پیتے، اگلی رات پیتے، اس سے اگلا دن عصر تک پیتے، اگر کچھ بچ جاتا، اسے خادم کو پلا دیتے، یا اس کو انڈیل دینے کا حکم دے دیتے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دو، تین دن تک پانی میں بھگوئی ہوئی کھجوروں یا منقہ سے نشہ پیدا نہیں ہوتا، اس لیے جب تک نشہ کا خطرہ نہ ہوتا آپ اسے پیتے رہتے، جب نشہ کا احتمال پیدا ہو جاتا تو ابتدا میں آپ اسے خادم کو پلا دیتے، لیکن اگر نشہ کا کوئی اثر معلوم ہوتا تو گرانے کا حکم دے دیتے۔

[5227] ٨٠-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيٰى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِى سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَىْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهٗ

[5227] ۔ یحییٰ بہرانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس نبیذ کا ذکر چھیڑا، تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، سوموار کی رات، تو آپ اسے سوموار کی صبح سے منگل کی عصر تک پیتے، اگر اس سے کچھ بچ جاتا، خادم کو پلا دیتے، یا انڈیل دیتے۔

[5226] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاشربة باب: فى صفة النبيذ برقم (٣٧١٣) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: ذكر ما يجوز شربه من الانبذة وما لا يجوز ٨/ ٣٣٣- وابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: صفة النبيذ وشربه برقم (٣٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (٦٥٤٨)

[5227] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥١٩٣)

[5228] ۸۱۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَان حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْ يُهَرَاقُ

[5228]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے منقہ پانی میں ڈالا جاتا، تو آپ اسے دن بھر پیتے، اگلا دن پیتے اور تیسرے دن کی شام تک پیتے پھر اس کو پلانے یا بہانے کا حکم دیتے۔

[5229] ۸۲۔(. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي عمر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ اَهْرَاقَهُ

[5229]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزہ میں منقہ کا نبیذ بھگویا جاتا، تو آپ دن بھر پیتے، اگلا دن پیتے، تیسرے دن پیتے اور جب شام ہو جاتی، خود پیتے، پلاتے، اگر کچھ بچ جاتا تو اسے بہا دیتے۔

[5230] ۸۳۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيخَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زيد عَنْ يَحْيٰى اَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَاَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ اَمُسْلِمُونَ اَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيقَ ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَمْسٰى فَشَرِبَ وَسَقٰى فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَاُهْرِيقَ

[5230]۔ابو عمر نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کچھ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب کی خرید و فروخت اور اس کی تجارت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے پوچھا، کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا، واقعہ یہ ہے کہ

[5228] تقدم تخريجه برقم (۵۱۹۳)

[5229] تقدم تخريجه برقم (۵۱۹۳)

[5230] تقدم تخريجه برقم (۵۱۹۳)

اس کو بیچنا، اس کو خریدنا اور اس کی تجارت کچھ بھی جائز نہیں ہے، تو انہوں نے ان سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے، پھر واپس آئے اور آپ کے کچھ ساتھی سبز گھڑوں، تو نبے اور چٹھو میں نبیذ بنا چکے تھے تو آپ نے اسے بہانے کا حکم دیا، پھر مشکیزہ لانے کا حکم دیا، اس میں منقہ اور پانی ڈالا گیا، رات بھر اسی طرح رہا، صبح ہوئی، تو آپ نے اس سے وہ دن پیا اور اگلی رات پیا، اگلا دن شام تک پیا اور پلایا، جب صبح ہوگئی تو جو اس میں بچ گیا تھا، اس کو بہانے کا حکم دیا۔

[5231] ٨٤-(٢٠٠٥) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ

[5231] ۔ثمامہ یعنی ابن حزن قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملا اور ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلوایا اور فرمایا، اس سے پوچھو، کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بناتی تھی، حبشن رضی اللہ عنہا نے کہا، میں آپ کے لیے رات کو مشکیزہ میں نبیذ بناتی، اس کا منہ باندھ دیتی اور اسے لٹکا دیتی، جب صبح ہوتی تو آپ اس سے پی لیتے۔

[5232] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

[5232] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ایک مشکیزہ میں بناتے، جس کے اوپر والا حصہ کا منہ باندھ دیا جاتا، اس کے نیچے سوراخ تھا، ہم اس میں صبح نبیذ بناتے، تو آپ شام تک پیتے اور رات کو نبیذ بناتے تو صبح تک پیتے۔

فائدہ:...... اگر کھجور یا منقہ کو ہاتھ کے ساتھ اچھی طرح مل کر پانی میں ڈالا جائے، تو جلد نبیذ تیار ہو جاتا ہے اور اس میں جلد نشہ کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے، اگر کھجوروں اور منقہ اسی طرح ڈال دیا جائے، تو پھر جلد سکر پیدا نہیں ہوتا، گرمی اور سردی کے موسم کا بھی فرق ہوتا ہے، گرمیوں میں تیزی اور شدت جلد پیدا ہوتی ہے اور سردیوں میں تاخیر سے، اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق سردی سے ہوگا اور حضرت عائشہ کی حدیث موسم گرما کے بارے میں ہوگی۔

[5231] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٠٤٧)

[5232] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في صفة النبيذ برقم (٣٧١١) والترمذي ←

[5233] ٨٦۔(٢٠٠٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ

[5233] ۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو بلایا، (آپ کے کچھ ساتھی بھی ساتھ تھے) اس دن ان کی خدمت، ابو اسید رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ہی کی جو دلہن تھی، حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تم جانتے ہو، اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا؟ اس نے رات کو ایک پتھر کے بڑے پیالے میں کچھ کھجوریں پانی میں ڈال دیں، جب آپ نے کھانا کھالیا تو آپ کو یہ نبیذ پلا دیا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دلہن کا خاوند کے گھر آنے والے مہمانوں کے لیے کھانا وغیرہ تیار کرنا اور اس سلسلہ کے دوسرے کام کاج کرنا معیوب نہیں ہے، وہ شادی کے مہمانوں کی خود اس قسم کی خدمت کر سکتی ہے، جو پردہ میں خلل انداز نہ ہو۔

[5234] (...)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ

[5234]۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دعوت دی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، لیکن اس میں یہ نہیں ہے، جب آپ نے کھانا کھالیا، تو آپ کو نبیذ پلایا۔

[5235] ٨٧۔(...)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

← في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في الانتباذ في السقاء برقم (١٨٧١) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٣٦)

[5233] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: اذا حلف لا يشرب نبيذا فشرب طلاء او سكرا او عصيرا لم يحنث في قول بعض الناس وليس هذه بانبذة عنده برقم (٦٦٨٥) وفي النكاح باب: حق اجابة الوليمة والدعوة برقم (٥١٧٦) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الوليمة برقم (١٩١٢) انظر (التحفة) برقم (٤٧٠٩)

[5234] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: النقيع والشراب الذي لا يسكر في العرس برقم (٥١٨٣) وفي الاشربة باب: الانتباذ في الاوعية والتور برقم (٥٥٩١) انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٩)

[5235] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: قيام المراة على الرجال في العرس وخدمتهم بالنفس برقم (٥١٨٢) انظر (التحفة) برقم (٤٧٥٢)

مُحَمَّدٌ يَعْنِي أَبَا غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ

[5235]۔امام صاحب ایک اور استاد سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں تور کے بعد من حجارة ہے اور جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے، اس نے کھجوروں کو ملایا اور آپ کو خصوصی طور پر پلایا۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مہمانوں میں کوئی ممتاز شخصیت ہو جس کے علم، تقویٰ، نیکی اور شرف و منزلت کے سب معترف ہوں اور اس کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہوں، اس کی خصوصی آؤ بھگت سے انہیں شکوہ و شکایت پیدا نہ ہو، وہ اس کو برا محسوس نہ کریں، تو پھر اس کو خصوصی کھانے یا مشروب پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5236] ۸۸۔(۲۰۰۷)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُّرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((اسْقِنَا لِسَهْلٍ)) قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ((اسْقِنَا يَا سَهْلُ))

[5236]۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا، (کہ آپ اس سے شادی کر لیں) تو آپ نے ابو اسید کو حکم دیا اس کو پیغام بھیجیں تو انہوں نے اسے پیغام بھیجا، وہ آ گئی اور بنو ساعدہ کی گڑھی میں ٹھہری، رسول اللہ ﷺ نکل کر اس کے پاس پہنچ گئے تو وہ ایک عورت تھی جو سر جھکائے

[5236] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: الشرب من قدح النبي ﷺ وآنيته برقم (٥٦٣٧) انظر (التحفة) برقم (٤٧٥١)

ہوئے بیٹھی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کا آغاز فرمایا، وہ کہنے لگی، میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں، آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے اپنے سے پناہ دی۔'' لوگوں نے پوچھا، تجھے معلوم ہے یہ کون ہیں؟ اس نے کہا، نہیں، لوگوں نے بتایا، یہ اللہ کے رسول ہیں، تجھے منگنی کا پیغام دینا چاہتے ہیں، اس نے کہا، میں یہ مقام حاصل کرنے میں انتہائی بدبخت رہی۔ حضرت سہل کہتے ہیں، اس دن رسول اللہ ﷺ آ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنو ساعدہ کے سقیفہ (چھپر) میں بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے سہل سے فرمایا: ''ہمیں پانی پلاؤ۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں نے ان کے لیے یہ پیالا نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا، ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت سہل رضی اللہ عنہ وہ پیالا ہمارے پاس لائے اور ہم نے اس میں پانی پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا، یہ پیالہ مجھے ہبہ کر دو تو انہوں نے اسے انہیں ہبہ کر دیا۔ ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''ہمیں پلایئے، اے سہل!''

فائدہ :...... یہ عورت امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھی، جو انتہائی خوبرو تھی اور اپنے چچا زاد خاوند کی موت دیکھ چکی تھی، اس کے باپ نعمان بن شراحیل نے خود پیش کش کی تھی کہ آپ میری بیٹی سے جو "اجمل ایم فی العرب" عرب کی سب سے زیادہ خوبصورت بیوہ ہے، شادی کر لیں، کیونکہ وہ خود بھی اس کی خواہشمند ہے، آپ نے اس کی پیش کش قبول کر لی اور اس کہنے پر حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کو اس کے لانے کا انتظام کرنے کا حکم دیا، وہ خود ہی اس کے لیے تیار ہو گئے اور اسے لے آئے، چونکہ وہ انتہائی خوبصورت تھی، اس لیے ناز و نخرے کی بنا پر اس کا دماغ بہت اونچا تھا۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق جب آپ نے اسے اپنے پاس آنے کے لیے کہا تو اس نے اپنی بددماغی سے کہا، کیا کبھی رانی بھی عام آدمی کے پاس آئی ہے تو آپ نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اس کو تسلی و تشفی دینے کے لیے، اس پر شفقت کا ہاتھ رکھنا چاہا تو اس نے یہ کلمات کہہ ڈالے اور اس حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں، وہ آپ کو منگنی کا پیغام دینے آئے تھے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کا باپ آپ سے شادی کر چکا تھا، وہی اسے بتانا چاہتے تھے، کیونکہ دوسری روایات سے ثابت ہوتا ہے، آپ اس کے باپ کے کہنے پر اس سے شادی کر چکے تھے، اس لیے آپ نے اس سے خلوت کی اور اس پر شفقت کا ہاتھ رکھنا چاہا، لیکن جب اس نے آپ سے اللہ کی پناہ چاہی تو آپ نے اسے طلاق دے دی اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ کو فرمایا، اسے رازقی کپڑوں کو جوڑا دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی استعمال شدہ اشیاء سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے، جس چیز کو آپ نے چھوا ہو، جس کپڑے کو آپ نے پہنا ہو، جس برتن سے آپ نے پانی پیا ہو، اس پر اجماع ہے، لیکن اس پر دوسرے حقیقی یا فرضی اولیاء اور صلحاء کو قیاس کرنا درست نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو صحابہ کرام کم از کم شیخین کی متروکہ اشیاء سے تبرک حاصل کرتے یا تابعین صحابہ کرام کے آثار سے تبرک حاصل کرتے، اس قیاس نے شرک و بدعت کا دروازہ کھولا ہے اور لوگ اولیاء کے مزارات پر طرح طرح کے شرکیہ اور بدعی کام کرتے نظر آتے ہیں۔

[5237] ۸۹-(۲۰۰۸) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ بِقَدَحِي هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ

[5237]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے مشروبات، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔

۱۰...... بَاب: جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب ۱۰: دودھ پینا جائز ہے

[5238] ۹۰-(۲۰۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي

عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ اَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ [انظر:۷۵۲۱]

[5238]۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کے لیے نکلے، ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگ چکی تھی تو میں نے آپ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ نے اس سے اتنا پیا کہ میں مطمئن ہو گیا۔

مفردات الحدیث ✲ کثبة: تھوڑی سی چیز کو کہتے ہیں۔

فائدہ:...... عربوں کا یہ دستور تھا کہ اگر کسی مسافر کو دودھ کی ضرورت ہوتی تو چرواہا اس کو دے سکتا تھا اور اس حدیث سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آپ سے محبت و عقیدت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے کہ وہ آپ کی پیاس سے بے قرار اور پریشان تھے، جب انہوں نے آپ کو دودھ پیش کیا اور آپ نے پی کر اپنی پیاس بجھائی تو ان کی بے قراری کو قرار آ گیا اور وہ راضی خوش ہو گئے۔

[5237] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۳۰)

[5238] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۳٦۱۵) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب المهاجرين وفضلهم برقم (۳٦۵۲) وفيمناقب الانصار باب: هجرة النبی ﷺ برقم (۳۹۰۸) وبرقم (۳۹۱۷) وفی اللقطة باب: من عرف اللقطة ولم يدفعها الى السلطان برقم (۲٤۳۹) وفی الاشربة باب: الباذق ومن نهی عن كل مسكر من الاشربة برقم (۵٦۰۷) ومسلم فی (صحيحه) فی الزهد والرقاق باب: فی حديث الهجرة ويقال له حديث الرحل برقم (۷٤۳۸) انظر (التحفة) برقم (٦۵۸۷)

[5239] ۹۱-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیَّ

عَنِ الْبَرَاءَ یَقُولُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَی الْمَدِینَةِ فَاَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَیْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِی وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاعِی غَنَمٍ قَالَ اَبُوبَكْرِ الصِّدِّیقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِیهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُهُ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیتُ

[5239]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا تعاقب کیا، آپ نے اس کے لیے بد دعا کی تو اس کی گھوڑی زمین میں دھنس گئی، اس نے درخواست کی، آپ میرے حق میں دعا فرمائیں میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا تو آپ نے اس کے حق میں اللہ سے دعا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تو ان کا گزر بکریوں کے چرواہے سے ہوا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا، میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے پیا کہ میں آپ کے پینے سے مطمئن ہو گیا۔

مفردات الحدیث ✲ **ساخت فرسه:** اس کی گھوڑی کی ٹانگیں سخت زمین میں دھنس گئیں۔

فائدہ:...... **یہ سفر ہجرت کا واقعہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے اللہ اپنے بندوں کی دشمنوں سے کس طرح حفاظت فرماتا ہے اور ان سے کسی قسم کے حیرت انگیز امور کا صدور ہوتا ہے، لیکن اس سے یہ استدلال کرنا کہ اب بھی مصیبت و تکلیف کے وقت ان سے دعا اور امداد کی درخواست کی جا سکتی ہے، غلط بات ہے، کیونکہ اس وقت آپ اس کے سامنے موجود تھے اور وہ آپ کو دیکھ رہا تھا اور اب یہ صورتحال نہیں ہے، ہاں کسی زندہ نیک آدمی کے پاس جا کر اس سے دعا کی درخواست کی جا سکتی ہے، نیز اگر زمین آپ کے تابع فرمان تھی تو پھر اللہ سے دعا کرنے کی ضرورت کیا تھی، آپ براہ راست زمین کو حکم صادر فرماتے۔**

[5240] ۹۲-(۱٦۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو صَفْوَانَ اَخْبَرَنَا یُونُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ

[5239] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۲۰٦)

[5240] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: ﴿اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام﴾ برقم (۴۷۰۹) وفی الاشربة باب: شرب اللبن برقم (۵٦۰۳) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: منزلة الخمر ۸/ ۳۱۲۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۲۳)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِیَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِاِيْلِيَآءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ [راجع:٤٢٤]

[5240] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسراء کی رات ایلیاء (بیت المقدس) میں آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے، آپ نے ان پر نظر دوڑائی اور دودھ کا پیالہ پکڑ لیا تو آپ سے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا، شکر کا سزاوار اللہ ہے، جس نے آپ کی رہنمائی فطرت کی طرف کی، اگر آپ شراب پکڑتے تو آپ کی امت بھٹک جاتی۔

[5241] (. . .) وحَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ بِاِيْلِيَآءَ

[5241]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ایلیاء کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ :......دودھ اور شراب بطور امتحان آپ کو پیش کیے گئے اور آپ اللہ کی توفیق سے اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور آپ نے شراب پر دودھ کو ترجیح دی، جس پر انسان اپنی زندگی کا آغاز کرتا ہے اور اگر آپ امتحان میں ناکام ہوتے تو شراب جو انسان کو ذکر الٰہی سے روکتی ہے، نماز سے غافل کرتی ہے اور انسانوں میں باہمی عداوت و بغض کو جنم دیتی ہے، پی لیتے تو آپ کی امت بھی اس کی رسیا ہوتی اور راہ راست سے بھٹک جاتی ہے۔"

۱۱...... بَاب: فِی شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْاِنَاءِ

باب ۱۱: نبیذ پینا اور برتن کو ڈھانپنا

[5242] ۹۳۔(۲۰۱۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِی عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ عَنْ اَبِی حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ **((اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا))** قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا

[5241] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٦٥)
[5242] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٨٩٠)

[5242] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نقیع نامی جگہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا، جسے ڈھانپا نہیں گیا تو آپ نے فرمایا، ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں ہے؟ خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔'' ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رات ہی کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا حکم دیا گیا اور دروازوں کو رات کو بند کرنے کا حکم دیا گیا۔

مفردات الحدیث ✻ **مُخَمَّر**: ڈھانپا گیا، شراب کو اس لیے خمر کہتے ہیں کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور عورت کے دوپٹہ کو خمار کہتے ہیں کہ وہ اس کے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔

فائدہ:...... **اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر گھر سے باہر کوئی کھانے پینے کی چیز لے جانی ہو تو اسے کسی چیز سے ڈھانپ لینا چاہیے، اگر اس کو مکمل طور ڈھانپا نہ جا سکے تو اس پر کوئی لکڑی وغیرہ ہی رکھ لینی چاہیے، جو درحقیقت اس بات کی یاد دہانی کرائے گی کہ ڈھانپتے وقت بسم اللہ پڑھ لو تا کہ یہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہے۔**

[5243] (...) وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ

أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ

[5243]۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا پیالہ لائے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے لیکن زکریا کی حدیث میں رات کے بارے میں حضرت ابوحمید کا قول بیان نہیں کیا گیا۔

[5244] ٩٤-(٢٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ ((بَلٰى)) قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ))**

[5244]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے پانی مانگا، ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' وہ آدمی دوڑتا ہوا گیا اور ایک نبیذ کا پیالہ لے آیا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔'' پھر آپ نے پی لیا۔

[5243] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٨٩٠)

[5244] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: شرب اللبن برقم (٥٦٠٦) وابو ←

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر برتن میں کسی چیز کے گرنے کا احتمال نہ ہو تو اس کو اگر ڈھانپا نہ گیا ہو تو اس سے کھانے یا پینے کی چیز استعمال کی جا سکتی ہے، لیکن یہ آداب اسلامی کے منافی ہے کہ اس کو ڈھانپا نہ جائے۔

[5245] ۹۵-(. . .) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي صَالِحٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا))

[5245]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوحمید نامی آدمی نقیع جگہ سے دودھ کا پیالہ لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ اس پر چوڑائی میں لکڑی رکھ دیتے۔''

۱۲...... بَاب: اسْتِحْبَابِ تَخْبِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب ۱۲: برتن کو ڈھانپنے، مشکیزہ کا منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے اور ان پر اللہ کا نام لینے کا حکم اور رات کو چراغ اور آگ بجھانے کا حکم اور مغرب کے بعد بچوں اور مویشیوں کو روکنے کا حکم

[5246] ۹۶-(۲۰۱۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ))

← داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی ابکاء الآنية برقم (۳۷۳٤) انظر (التحفة) برقم (۲۲۳۳)

[5245] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: شرب اللبن برقم (٥٦٠٥) انظر (التحفة) برقم (۲۲۳٤)

[5246] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: تخمير الاناء برقم (٣٤١٠)

[5246] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برتن کو ڈھانپ دو، مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور دروازہ بند کر دو، چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان بندھا مشکیزہ نہیں کھول سکتا، بند دروازہ کھول نہیں سکتا اور ڈھانپا برتن ننگا نہیں کر سکتا، اگر تم میں سے کسی کو لکڑی رکھنے سے سوا برتن کے لیے کوئی چیز نہ ملے اور اللہ کا نام لے تو ایسا کر لے، کیونکہ چوہیا گھر والوں کے لیے ان پر ان کا گھر جلا دیتی ہے۔'' قتیبہ نے اپنی حدیث میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

[5247] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ

[5247] ۔امام صاحب یہی روایت امام مالک کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، اكفؤوا الاناء او خمّروا الاناء، ''برتن الٹ دو یا ڈھانپ دو'' اور اس میں برتن پر لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

نوٹ:...... تعریض کی جگہ عرض کا لفظ درست ہے۔

[5248] (. . .) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ))

[5248] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دروازہ بند کرو۔'' لیث کی پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کی، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: "خمّروا الآنية" اور فرمایا: "تُضرِم على اهل البيت ثيابهم" گھر والوں کے لیے کپڑے جلا دیئے جاتے ہیں۔

[5249] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ ((وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ))

[5249] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں آپ نے فرمایا: "الفُوَيسقهُ تُضْرِمُ البيتَ على اهله" ''چوہیا گھر والوں پر گھر جلا دیتی ہے۔''

[5247] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی ایکاء الآنیة برقم (٢٧٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی تخمیر الاناء واطفاء السراج والنار عند المنام برقم (١٨١٢) انظر (التحفة) برقم (٢٩٣٤)

[5248] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٠)

[5249] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٥٦)

فائدہ :...... اس حدیث میں آپ نے مختلف اشیاء کے بارے میں ایسی ہدایات دی ہیں کہ اگر انسان ان کی پابندی کرے تو بہت سے دینی اور دنیوی مفاسد سے محفوظ رہتا ہے، لیکن بخاری شریف میں ہر فعل کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کا ذکر ہے کہ چراغ بسم اللہ پڑھ کر بجھاؤ، دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو، برتن بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپو، مشکیزے کا بسم اللہ پڑھ کر منہ باندھو۔'' گویا دینی اور دنیوی مفاسد اور خرابیوں سے بچنے کے لیے اللہ کے نام کی پناہ لی گئی ہے، جو انسان ان کی پابندی نہیں کرتا، وہ دنیوی طور پر بھی نقصان اٹھاتا ہے، مثلاً کھلے دروازے سے کوئی ناپسندیدہ آدمی یا جانور داخل ہو کر نقصان پہنچا سکتا ہے، کھلے برتن پر کوئی گندگی یا نجاست گر سکتی ہے، کوئی نقصان دہ کیڑا، سانپ، بچھو، چھپکلی وغیرہ گر سکتی ہے، جلتا چراغ گر کر گھر کو جلا سکتا ہے، جیسا کہ بعض دفعہ سوئی گیس کھلا چھوڑا گیا، رات کو وہ کس وقت آنا بند ہوا، پھر دوبارہ آ گیا تو کمرے میں سونے والے، اس کی بدبو پھیلنے سے مر گئے، اس طرح رات بھر بجلی کا بلاوجہ جلنا اسراف وتبذیر کا باعث بنتا ہے۔

[5250] ٩٧-(. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيْحَكُمْ))

[5250]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کی تاریکی کا آغاز ہو یعنی سورج ڈوبنے لگے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس روک لو، باہر نہ نکلنے دو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں تو جب رات کا کچھ وقت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، دروازے بسم اللہ پڑھ کر بند کر لو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے مشکیزہ کا منہ باندھ لو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے برتن ڈھانپ لو، خواہ ان پر کوئی چیز ہی رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔'' جُنح اللیل، رات کا آغاز۔

[5250] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی بدء الخلق باب: صفة ابليس وجنوده برقم (٣٢٨٠) وفی باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شغف الجبال برقم (٣٣٠٤) وفی باب: تغطية الاناء برقم (٥٦٢٣) وابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: ايكاء الآنية برقم (٣٧٢١) انظر (التحفة) برقم (٢٤٤٦) وبرقم (٢٥٥٦)

فائدہ :...... جب سورج غروب ہونے لگتا ہے اور سورج پرست اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں تو اس وقت شیطان بھی پھیلتے ہیں، اس لیے اس وقت مویشیوں کو جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے اور بچوں کو آزاد نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ شیطان ان پر اپنے نقصان دہ اثرات ڈالتے ہیں اور سالانہ وباء بھی ان پر اترتی ہے، اگر ان ہدایات پر عمل کیا جائے تو یہ اشیاء شیطانی اثرات اور سالانہ وباء کے انزال سے محفوظ رہتے ہیں۔

[5251] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَحْوًا مِمَّا أَخْبَرَ عَطَآءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[5251] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بسم اللہ کے ذکر کے بغیر مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5252] (. . .) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَآءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْح

[5252] ۔ امام دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5253] ۹۸۔(۲۰۱۳) و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ))

[5253] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج غروب ہونے لگے تو اپنے مویشیوں اور بچوں کو نہ چھوڑو، یہاں تک کہ شام کی تاریکی زائل ہو جائے، کیونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے، شیطان پھیلتے ہیں، یہاں تک کہ شام کے بعد کی تاریکی ختم ہو جائے۔''

مفردات الحدیث ❶ **مواشیکم**: مَاشية کی جمع ہے، پھیلنے والے حیوانات۔ ❷ **فحمة العشاء**: مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان پھیلنے والی تاریکی۔

[5251] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢١٧)

[5252] تقدم تخريجه برقم (٥٢١٧)

[5253] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في كراهية السير في اول الليل برقم (٢٦٠٤) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٣)

[5254] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ

[5254]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے زہیر کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

[5255] ۹۹۔(۲۱۰۴) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ)) لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ

[5255]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''برتن ڈھانپ دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ہے، اس میں عام بیماری اترتی ہے، وہ جس ایسے برتن سے گزرتی ہے، جس پر ڈھکنا نہیں ہوتا، یا ایسے مشکیزے سے جس کا منہ بندھا نہیں ہوتا تو اس وبا سے کچھ حصہ ان میں اترتا ہے۔''

[5256] (. . .) وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ

[5256]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے لیث بن سعد ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، مگر اتنا فرق ہے، آپ نے فرمایا: ''سال میں ایک دن ہے جس میں وباء اترتی ہے اور حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے، لیث نے کہا، عجمی لوگ اس کا اندیشہ کانون الاوّل دسمبر میں رکھتے ہیں۔''

[5254] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۵٤)
[5255] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵۷۳)
[5256] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵۷۳)

فائدہ:...... سال میں ایک دن اور رات ہے، جس میں وباء عام بیماری کا نزول ہوتا ہے، لیکن اس کی تعیین کی کوئی دلیل نہیں ہے، عجمی لوگ اپنے طور پر یہ محسوس کرتے تھے کہ یہ دن، رات دسمبر میں ہے۔

[5257] ۱۰۰ ـ (۲۰۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سالم

عَنِ سالم عن ابیه عَنْ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوتِکُمْ حِینَ تَنَامُونَ))

[5257] ـ حضرت سالم اپنے باپ (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب سوتے ہوتو اپنے گھروں میں آگ کو جلتی نہ چھوڑو۔''

[5258] ۱۰۱ ـ (۲۰۱۶) حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ وَاَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِیُّ وَاَبُو کُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِی بردة

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَیْتٌ عَلَی اَهْلِهِ بِالْمَدِینَةِ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ ((اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْکُمْ))

[5258] ـ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں ایک گھر اپنے اہل سمیت جل گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے حال سے آگاہ کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے تو جب تم سونے لگے، اس کو بجھا دو۔''

۱۳...... بَاب: آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْکَامِهِمَا

باب ۱۳: کھانے اور پینے کے آداب اور احکام

[5259] ۱۰۲ ـ (۲۰۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُوکُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی حذیفه

عن حُذَیْفَةَ قَالَ کُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَیْدِیَنَا حَتّٰی یَبْدَاَ

[5257] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: لا تترك النار فی البیت عند النوم برقم (۶۲۹۳) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی اطفاء النار باللیل برقم (۵۲۴۶) والترمذی فیجامعه فی الاطعمةباب:ماجاء فی تخمیرالاناء واطفاء السراج والنارعندذلك المنام برقم(۱۸۱۳) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: اطفاء النار عند المیت برقم (۳۷۶۹) انظر (التحفة) برقم (۶۸۱۴)

[5258] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: لا تترك النار فی البیت عند النوم برقم (۶۲۹۴) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: اطفاء النار عند المیت برقم (۳۷۷۰) انظر (التحفة) برقم (۹۰۴۸)

[5259] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: التسمیة عند الطعام برقم (۳۷۶۶) انظر (التحفة) برقم (۳۳۳۳)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا))

[5259] ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ آغاز فرماتے ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے اور ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر تھے تو ایک بچی آئی ہے گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے ہم اپنے ہاتھ نہ بڑھاتے، تو وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک بدوی آیا، گویا کہ اس کا پیچھا کیا جا رہا ہے، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ''شیطان اس کھانے کو حلال سمجھ لیتا ہے، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور وہ اس بچی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال بنائے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس اعرابی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ حلال بنالے، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کا ہاتھ بھی اس بچی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔''

[5260] (. . .) وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا اِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ((كَاَنَّمَا يُطْرَدُ)) وَفِي الْجَارِيَةِ ((كَاَنَّمَا تُطْرَدُ)) وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْاَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهٖ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ

[5260] ۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت ملتی، آگے اوپر کی ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ہم معنی روایت ہے اور اس کانّما تدفع کی جگہ بچی کے لیے تطرد ہے اور اعرابی کے لیے يُطْرَدُ ہے اور اس نے اعرابی کی آمد کا تذکرہ پہلے کیا ہے، اور حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے، پھر اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کر دیا، تدفع اور تطرد (دونوں کا معنی بھگانا ہے)

[5260] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٢٧)

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب لوگ دعوت میں شریک ہوں تو اپنے میں سے بڑی شخصیت کے آغاز کرنے کا انتظار کریں، پھر اللہ کا نام لے کر بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں، یہ اس بات کا اقرار اور اعتراف ہے کہ یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمایا ہے، اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو ہمارے لیے اس کا حصول ممکن نہ تھا اور بسم اللہ ہر کھانے اور پینے والی چیز پر ہر فرد پڑھے گا، جنبی اور حائض بھی پڑھیں گے، اگر حاضرین میں سے بڑا آغاز کرتے وقت بسم اللہ اونچی پڑھے تاکہ دوسرے بھی اس کی اقتدا کریں تو بہتر ہے، اگر کسی وجہ سے آغاز میں بسم اللہ رہ جائے اور بعد میں یاد آ جائے تو بسم اللہ اوّله وآخرهٗ، پڑھ لے، جیسا کہ سنن کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اور بقول علامہ نووی اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو بہتر ہے، کیونکہ اللہ کا نام لینے کا ذکر ہے، بسم اللہ کی تعیین نہیں ہے۔

[5261] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْاَعْرَابِيِّ

[5261]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں بچی کی آمد کو اعرابی کی آمد سے پہلے بیان کیا ہے۔

[5262] ۱۰۳۔(۲۰۱۸) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزبير

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَآءَ))

[5262]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ کو یاد کرتا ہے، شیطان کہتا ہے، تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ شام کا کھانا اور جب وہ داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا، شیطان (ساتھیوں کو) کہتا ہے، تمہیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا، شیطان کہتا ہے، قیام گاہ اور کھانا دونوں تمہیں مل گئے۔''

[5261] تقدم تخريجه برقم (٥٢٢٧)

[5262] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: التسمية على الطعام برقم (٣٧٦٥) انظر (التحفة) برقم (٢٧٩٧)

فائدہ :.......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جب انسان کھاتے پیتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان بھی ساتھ شریک ہو جاتا ہے اور وہ حقیقتاً کھانا کھاتا ہے، جمہور علماء سلف ہوں یا خلف، متکلم ہوں یا فقیہ و محدث، سب کا نظریہ یہی ہے کہ شیطان کھانا کھاتا ہے، اس تاویل کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے کھانے کی برکت ختم ہونا مراد ہے، اسی طرح جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا، گھر میں داخل ہونے کی دعا نہیں پڑھتا تو شیطان اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور بچوں اور بڑوں کو ڈراتا ہے۔

[5263] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سمع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ))

[5263]۔ یہی روایت مصنف ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں، ''اگر وہ اپنے کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا اور گھر وہ داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا۔''

[5264] ١٠٤ ـ(٢٠١٩)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزبير

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ))

[5264]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

[5265] ١٠٥ ـ(٢٠٢٠)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جده

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ))

[5263] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٢٣٠)

[5264] اخرجه ابن ماجه فی الاطعمة باب: الاكل باليمين برقم (٣٢٦٨) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٨)

[5265] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: الاكل باليمين برقم (٣٧٧٦) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی النهی عن الاكل والشرب بالشمال برقم (١٧٩٩) انظر (التحفة) برقم (٨٥٧٩)

[5265]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور اپنے بائیں سے پیتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے لیے دائیں ہاتھ سے کھانا اور دائیں ہاتھ سے پینا لازم ہے اور بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطانی کام ہے، اس لیے جائز نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ ہر معاملہ میں دائیں ہاتھ سے آغاز فرماتے تھے، ہر کام میں تیامن کو پسند فرماتے، جو یمین اور برکت پر دلالت کرتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا، فاسق اور فاجر لوگوں کی عادات و خصائل سے بچنا ضروری ہے۔

[5266] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا ابْـنُ نُـمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَحْيٰی وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَان

[5266]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے زہری ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5267] ۱۰۶۔(. . .) وحَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ)) مِّنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ((يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)) قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا ((وَلَا يَاْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِی بِهَا)) وَفِی رِوَايَةِ اَبِی الطَّاهِرِ ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ))

[5267]۔ حضرت سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہرگز اس سے پیے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں سے کھاتا اور اس سے پیتا ہے۔'' اور نافع اس میں یہ اضافہ کرتے تھے ''نہ بائیں سے پکڑے اور نہ اس سے دے۔'' ابو طاہر کی روایت میں، لا یاکلن احد منکم کی جگہ لا یاکلنّ احدکم ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی چیز لیتے دیتے وقت بھی بایاں ہاتھ نہیں استعمال کرنا چاہیے اور شیطان کا بھی ہاتھ ہے، اس لیے آپ نے اس کو پکڑ لیا تھا۔

[5266] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٢٣٣)
[5267] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٩٢)

[5268] ۱۰۷-(۲۰۲۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ

ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا اَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلَى فِيهِ

[5268]۔ حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس نے کہا، یہ میرے بس میں نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ''تیرے بس میں نہ رہے۔'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ اس نے محض تکبر کی بنا پر کہا تھا، اس لیے بعد میں اس کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے بُسر بن راعی اشجعی کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھ کر فرمایا، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، لیکن چونکہ آپ نے قرائن سے محسوس کر لیا کہ اس کا یہ کہنا یہ میرے بس میں نہیں یہ محض بہانہ سازی ہے، اس لیے دعا فرمائی کہ تو اس ہاتھ سے کام نہ لے سکے، اس سے معلوم ہوا اگر کوئی خلاف شریعت بات سے ٹوکے اور شریعت کے مطابق کام کرنے کی تلقین کرے تو اس کو تکبر سے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، یا اس ہدایت کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو، اللہ تعالیٰ فوراً مواخذہ کر لے اور اپنی کسی نعمت سے محروم کر دے۔

[5269] ۱۰۸-(۲۰۲۲)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ

عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي ((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

[5269]۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا اور میرا ہاتھ پلیٹ میں گھوم رہا تھا، (میں ہر طرف سے کھا رہا تھا) تو آپ نے مجھے فرمایا: ''اے بچے، اللہ کا نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے پاس سے کھاؤ۔''

[5268] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٥)

[5269] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: التسمية على الطعام والاكل باليمين برقم (٥٣٧٦) وفی باب: الاكل مما يليه برقم (٥٣٧٧) وبرقم (٥٣٧٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: الاكل باليمين برقم (٣٢٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٨٨)

[5270] ١٠٩-(. . .) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ

[5270]۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور میں گوشت پلیٹ کے ہر طرف سے لینے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قریب سے کھاؤ، سامنے سے کھاؤ۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے، کیونکہ دوسروں کے سامنے سے کھانا حرص و لالچ کی علامت ہے اور دوسروں کا حق مارنا ہے، ہاں اگر ایک جگہ مختلف کھانے ہوں یا مختلف پھل ہوں تو پھر دوسری جگہ سے کھانا جائز ہے، کیونکہ کسی کو کوئی کھانا پسند ہے اور کسی کو کوئی اور یا ہر قسم سے ہر انسان متمتع ہونا چاہتا ہے۔

[5271] ١١٠-(٢٠٢٣) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

[5271]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ موڑنے سے منع فرمایا۔

مفردات الحدیث ❋ **اِخْتِنَاثٌ**: منہ موڑنا یا اس کا سرا موڑنا۔

[5272] ١١١-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عتبة

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا

[5272]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مشکوں کا منہ موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔''

[5273] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

[5270] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٣٧)

[5271] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: اختناث الاسقية برقم (٥٦٢٥) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في اختناث الاسقية برقم (٣٧٢٠) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في النهي عن اختناث الاسقية برقم (١٨٩٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٣٨)

[5272] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٣٩)

[5273] تقدم تجريحه برقم (٥٢٣٩)

الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُّقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ

[5273] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے، اختناث کا معنی یہ ہے کہ مشک کا منہ موڑ کر یا سرا موڑ کر اس سے پیا جائے۔

فائدہ :......مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس کے اندر کوئی موذی چیز ہو سکتی ہے، جو پیٹ میں جا کر خرابی کا باعث بن سکتی ہے اور دوسرے دیکھنے والے کے لیے جس نے بعد میں پینا ہے، یہ چیز کراہت اور نفرت کا باعث بن سکتی ہے اور اس طرح اس میں جلد بو پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے۔

۱۴...... بَاب: كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب ١٤: کھڑے ہو کر پانی پینا ناپسندیدہ ہے

[5274] ١١٢ ۔(٢٠٢٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قتاده عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

[5274]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا۔

[5275] ١١٣ ۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قتاده عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ

[5275] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا کہ انسان کھڑا ہو کر پانی پیے، قتادہ کہتے ہیں، ہم نے پوچھا تو کھانا، انہوں نے کہا، وہ زیادہ برا یا خبیث ہے۔

[5276] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قتاده عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ

[5276]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے کرتے ہیں، لیکن اس میں قتادہ کا قول بیان نہیں کیا۔

[5277] ١١٤ ۔(٢٠٢٥)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسٰى الاسواری

[5274] تفرد به مسلم انظر (التحفه) برقم (٥٤٣٠)

[5275] اخرجه الترمذی فی جامعه فی الاشربة باب: ماجاء فی النهی عن الشرب قائما برقم (١٨٧٩) وابن ماجه فی سننه فی الاشربة باب: الشرب قائما برقم (٣٤٢٤) انظر (التحفه) برقم (٦١٨٠)

[5276] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الشرب قائما برقم (٣٧١٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧)

[5277] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٣٥)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

[5277] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا۔

[5278] ۱۱۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّی قَالُوا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی عِیسٰی الاسواری

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

[5278]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

[5279] ۱۱۶۔(۲۰۲۶)حَدَّثَنِی عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ یَعْنِی الْفَزَارِیَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ اَخْبَرَنِی اَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّیُّ اَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنكُمْ قَآئِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْ))

[5279] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایک کھڑا ہو کر ہرگز نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کر لے، وہ قے کر دے۔“

فائدہ:...... کھڑے ہو کر پانی پینے کے سلسلہ میں مختلف روایات وارد ہیں، اس لیے ان میں تطبیق دینے میں اختلاف ہے، کسی نے جواز کی احادیث کو منسوخ قرار دیا اور کسی نے ممانعت کی روایات کو منسوخ کہا ہے، کسی نے جواز کی احادیث کو ترجیح دی ہے اور کسی نے کہا، کھڑا ہونے سے مراد چلتے پھرتے ہے، لیکن اکثر فقہاء کے نزدیک اس کا تعلق ادب اور سلیقہ سے ہے، یعنی ادب کا تقاضا اور سلیقہ شعار یہی ہے کہ انسان بیٹھ کر پیے، یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پینے کو معمول اور عادت بنانا درست نہیں ہے، یا بیٹھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور کھڑا ہونے کی مجبوری نہ ہو تو پھر کھڑے ہو کر پینا درست نہیں ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ”جس نے کھڑے ہو کر پیا، وہ قے کر دے، تاکہ آئندہ وہ اس حرکت سے باز رہے۔

۱۵...... بَاب: فِی الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

باب ۱۵: زم زم کھڑے ہو کر پینا

[5280] ۱۱۷۔(۲۰۲۷)و حَدَّثَنَا اَبُو کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشعبی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

[5278] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٣٥)

[5279] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٥٤)

[5280] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: ما جاء فی زمزم برقم (١٦٣٧) وفی ←

[5280] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پی لیا۔

[5281] ۱۱۸۔(...)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشعبى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ

[5281] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زم زم کے کنویں کے ڈول سے پیا اور آپ کھڑے تھے۔

[5282] ۱۱۹۔(...)وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ ح و حَدَّثَنِى يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِىُّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنَا و قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشعبى سمع ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِم

[5282] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زم زم کے کنویں سے کھڑے ہو کر پیا۔

[5283] ۱۲۰۔(...)وحَدَّثَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِىَّ سَمِعَ عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ

[5283] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ زم زم سے پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ نے بیت اللہ کے پاس پانی طلب فرمایا تھا۔

[5284] (...)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِى حَدِيثِهِمَا فَاَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ

← الاشربة باب: ما جاء فى الرخصة فى الشرب قائما برقم (۱۸۸۲) والنسائى فى (المجتبى) فى الحج باب: الشرب من زمزم برقم (۲۹٦٤) وفى باب: الشرب من ماء زمزم قائما ٥/ ۲۳۷۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: الشرب قائما برقم (۳٤۲۲) انظر (التحفة) برقم (٥۷٦۷)

[5281] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥۲٤۸)

[5282] تقدم تخريجه برقم (٥۲٤۸)

[5283] تقدم تخريجه برقم (٥۲٤۸)

[5284] تقدم تخريجه برقم (٥۲٤۸)

[5284]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے، میں آپ کے پاس ڈول لے کر آیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، زم زم کھڑا ہو کر پیا جا سکتا ہے۔

۱۶......بَاب: كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ

باب ۱۶: برتن کے اندر سانس لینا ناپسندیدہ ہے اور برتن سے باہر تین سانس لینا پسندیدہ ہے

[5285] ۱۲۱۔(۲۶۷)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِی كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ

عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ [راجع:٦١٣]

[5285]۔عبداللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

[5286] ۱۲۲۔(۲۰۲۸)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

عَنْ اَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا

[5286]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں (اس سے پانی پیتے وقت، باہر) تین سانس لیتے تھے۔

[5287] ۱۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی عصام

[5285] تقدم تخريجه في الطهارة باب: النهى عن الاستنجاء باليمين برقم (٦١٤)

[5286] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاشربة باب: الشرب بنفسين او ثلاثة برقم (٥٦٣١) والترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى التنفس فى الاناء برقم (١٨٨٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: الشرب بثلاثة انفاس برقم (٣٤١٦) انظر (التحفة) برقم (٤٩٨)

[5287] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاشربة باب: فى الساقى من يشرب برقم (٣٧٢٧) والترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى التنفس فى الاناء برقم (١٨٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٢)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا

[5287] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پیتے وقت تین سانس لیتے تھے اور آپ فرماتے تھے، اس سے خوب سیرابی ہوتی اور یہ پیاس سے محفوظ سے رہنے کا باعث اور بہت زود ہضم ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانی پینے میں تین سانس لیتے ہوں۔

[5288] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِي عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْاِنَاءِ

[5288]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے کرتے ہیں اور اس میں فی الشراب کی بجائے فی الاناء، (برتن میں) ہے۔

۱۷...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَآءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِي

باب ۱۷: دودھ، پانی یا اور کوئی مشروب تقسیم کرتے ہوئے ابتدا کرنے والے کی دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

[5289] ۱۲۴۔(۲۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شهاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ ((الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ))

[5289]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایسا دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی کی آمیزش تھی اور آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر تھے تو آپ ﷺ نے پیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں یعنی دائیں کو پہلے دیا جائے گا۔

[5290] ۱۲۵۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

[5288] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٥٥)

[5289] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: الايمن فالايمن في الشرب برقم (٥٦١٩) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في الساقي من يشرب برقم (٣٧٢٦) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في ان الايمن احق بالشراب برقم (١٨٩٣) وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: اذا شرب اعطى الايمن فالايمن برقم (٣٤٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤)

[5290] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩١)

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزهرى
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَارَسُولَ اللهِ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ))

[5290]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے جبکہ میں دس سال کا تھا اور آپ فوت ہوئے جبکہ میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر ابھارتی تھیں آپ ہمارے ہاں ہمارے گھر میں داخل ہوئے تو ہم نے آپ کے لیے گھریلو بکر دوہی اور اس میں گھر کے کنویں سے پانی ملایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف تھے اے اللہ کے رسول ابوبکر کو دیجیے، تو آپ نے وہ اعرابی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دائیں کو پہلے ''دائیں کو پہلے۔''

فائدہ:......**اگر مہمان کو دودھ میں پانی ملا کر پلایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن خریدار کو پانی ملا کر دینا دھوکا اور فریب ہے، اس لیے جائز نہیں ہے اور ادب و احترام کے اعتبار سے عزیز و اقارب سے تعلق رکھنے والی عورتوں کو بھی ماں کہا جا سکتا ہے۔**

[5291] ۱۲۶۔(...)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ أَبِي طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِي هٰذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَابَكْرٍ

[5291] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: من استسقى برقم (۲۵۷۱) انظر (التحفة) برقم (۹۷۲)

وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَيْمَنُونَ اَلْاَيْمَنُونَ اَلْاَيْمَنُونَ قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ

[5291]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو پانی طلب کیا تو ہم نے آپ کے لیے بکری دوھی پھر میں نے اس میں اپنے اس کنواں سے اس میں پانی کی آمیزش کی، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پی لیا، ابوبکر آپ کے بائیں تھے اور عمر سامنے اور اعرابی آپ کے دائیں حضرت عمر نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ابوبکر ہے، اس پر آپ کی نظر دوڑاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے دودھ اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے دائیں، دائیں، دائیں (مقدم ہوں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو یہ سنت ہے یہ سنت ہے یہ سنت ہے۔

[5292] ۱۲۷ ۔(۲۰۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ

[5292]۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اس میں سے پی لیا، آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے، آپ نے نوعمر لڑکے سے پوچھا، "کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دے دوں؟" لڑکے نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! آپ سے ملنے والے اپنے حصہ پر میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا تو آپ نے اسے سختی سے اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

فائدہ:...... اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھنے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے، جو آپ کے عزیز تھے اور بائیں طرف، بیٹھنے والے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے عزیز تھے، اس لیے آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کو دینے کی اجازت طلب کی کہ وہ اپنا حق اپنے بڑوں کو دے دیں اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد حضرت خالد بن ولید کو دینا چاہا، لیکن انہوں نے حضور کا جھوٹا ہونے کی برکت کی بنا پر اس کو گوارا نہیں کیا تو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ہی دے دیا۔

[5292] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: اذا اذن له او احله ولم يبين كم هو برقم (۲۴۵۱) وفي الهبة باب: هبة الواحد للجماعة برقم (۲۶۰۲) وفي باب: الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة برقم (۲۶۰۵) وفي الاشربة باب: هل يستاذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الاكبر برقم (۵۶۲۰) انظر (التحفة) برقم (۴۷۴۴)

[5293] ۱۲۸۔(۔ ۔ ۔)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

[5293]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے فَتَلَّهُ نہیں کہا، لیکن ایک راوی نے فاعطاء ایاہ تو وہ اسے ہی دے دیا، کہا ہے۔

مفردات الحدیث ٭ تَلَّهُ فِي يَدِهِ: اسے اس کے ہاتھ میں دے دیا، زور و شدت سے رکھ دیا۔

۱۸...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ، وَأَكْلِ اللُّقْمَةِ السَّاقِطَةِ بَعْدَ مَسْحِ مَا يُصِيبُهَا مِنْ أَذًى، وَكَرَاهَةِ مَسْحِ الْيَدِ قَبْلَ لَعْقِهَا لِاحْتِمَالِ كَوْنِ بَرَكَةِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ الْبَاقِي، وَأَنَّ السُّنَّةَ الْأَكْلُ بِثَلَاثِ اصَابِعَ

باب ۱۸: انگلیاں اور کھانے کا برتن چاٹنے اور نیچے گر جانے والے لقمے کو جو ناپسندیدہ چیز لگی ہے، اسے صاف کر کے کھا لینے کا مستحب اور اس کو چاٹنے سے پہلے کہ برکت اسی میں ہوسکتی ہے ہاتھ پونچھنا مکروہ ہے اور سنت تین انگلیوں سے کھانا ہے

[5294] ۱۲۹۔(۲۰۳۱)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا))**

[5294]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تم میں سے کوئی ایک کھانا کھائے

[5293] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المساقاة باب: من رای ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه برقم (۲۳۶۶) انظر (التحفة) برقم (۴۷۱۹) وطريق قتيبة بن سعيد عن يعقوب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۷۹۰)

[5294] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاطعمة باب: لعق الاصابع ومصها قبل ان تمسح بالمنديل برقم (۵۴۵۶) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: لعق الاصابع برقم (۳۲۶۹) انظر (التحفة) برقم (۵۹۴۲)

تو وہ اپنا ہاتھ (انگلیاں) چاٹے یا چٹائے بغیر اپنا ہاتھ صاف نہ کرے۔“

فائدہ :...... انسان جب کھانا کھاتا ہے تو اس کا کچھ حصہ انسان کے ہاتھوں، انگلیوں اور برتن کے ساتھ لگ جاتا ہے اور انسان اس سے بے خبر ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے، اس لیے آپ نے ہاتھ اور برتن کو چاٹنے اور اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ان کو دھونے اور صاف کرنے کی ترغیب دی اور انسان کے منہ کے لعاب سے جس اچھے طریقہ سے انگلیاں صاف ہوتی ہیں، ٹشو پیپر سے اس طرح صفائی حاصل نہیں ہوتی، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کھانے کے کسی معمولی سے جز کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے، لیکن آج ہم غیروں کی تقلید میں اسلام کے اس سنہری اصول پر عمل کرنے کی بجائے ٹشو پیپروں کو بطور فیشن استعمال کرتے ہیں اور انگلیوں اور برتن کو صاف کرنا گنوار پن اور حرص و بخل تصور کرتے ہیں اور اپنی انگلی اپنے کسی عزیز بیوی بچوں کو بھی چٹا سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کو ناپسند نہیں کریں گے اور انہیں اس اصول کا بھی پتہ چل جائے گا اور بقول بعض یہاں او تنویع کے لیے یعنی یہ کر لو یا نہ کرو، نہیں ہے بلکہ شک کے لیے ہے کہ آپ نے یہ لفظ کہا یا یہ لفظ بولا، اس صورت میں معنی ہوگا، اپنے منہ کو چٹوائے، دونوں لفظوں کا مقصد ایک ہی ہوگا کہ وہ خود چاٹے۔

[5295] ۱۳۰ـ(. . .)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا))

[5295] ـ امام صاحب مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے، جب تک اسے چاٹ نہ لے، یا چٹوا نہ لے۔“

[5296] ۱۳۱ـ(۲۰۳۲)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مهدى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

[5295] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: فى المنديل برقم (٣٨٤٧) انظر (التحفة) برقم (٥٩١٦)

[5296] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: فى المنديل برقم (٣٨٤٨) انظر (التحفة) برقم (١١١٤٦)

عَنْ اَبِیهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ یَذْكُرْ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ فِی رِوَایَتِهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیهِ

[5296] ۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھانا کھانے کی بنا پر انہیں اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا۔" ابن حاتم نے تین کا لفظ استعمال نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ابن کعب کی جگہ عبدالرحمٰن بن کعب کہا۔

[5297] (. . .) حَدَّثَنَا یَحْیٰى بْنُ یَحْیٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ اَبِیهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَیَلْعَقُ یَدَهُ قَبْلَ اَنْ یَمْسَحَهَا

[5297] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ ابن کعب اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ کو صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

[5298] ۱۳۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ

عَنْ اَبِیهِ كَعْبٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا

[5298] ۔حضرت عبدالرحمٰن بن کعب یا عبداللہ بن کعب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے۔

[5299] (. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5299] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن کعب اور عبداللہ بن کعب دونوں نے یا ان میں سے ایک نے روایت سنائی۔

[5297] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٢٦٤)

[5298] تقدم تخریجه برقم (٥٢٦٤)

[5299] تقدم تخریجه برقم (٥٢٦٤)

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانے کا ادب یہ ہے کہ انسان اس کے لیے تین انگلیاں، (انگوٹھا اور اس کی ساتھی والی) استعمال کرے، اس لیے بلاضرورت تین سے زائد انگلیوں سے کھانا خلاف ادب ہے، ضرورت کی صورت میں پانچوں انگلیاں استعمال ہوسکتی ہیں۔

[5300] ۱۳۳ ۔(۲۰۳۳)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ

[5300]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انگلیوں اور پلیٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے اس کے کس حصہ میں برکت ہے۔"

[5301]۱۳٤۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ))

[5301]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کو اٹھائے اور اس کو لگنے والی تکلیف دہ چیز (مٹی، ریت اور تنکے وغیرہ) دور کر کے اس کو کھالے اور جب تک اپنی چاٹ نہ لے، اپنا ہاتھ رمال سے صاف نہ کرے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے، اس کے کھانے کے کس حصہ میں خیر و برکت ہے۔"

فائدہ:...... جب انسان کھانا شروع کر دیتا ہے تو اس کا اکثر حصہ اس کے پیٹ میں چلا جاتا ہے، کچھ برتن کو لگ جاتا ہے، کچھ انگلیوں کو لگ جاتا ہے، بعض دفعہ کچھ برتن میں رہ جاتا ہے اور کوئی لقمہ گر جاتا ہے، اب انسان کو معلوم نہیں ہے، کھانے کے ان سب اجزاء میں سے کون سا حصہ یا جز اس کے لیے خیر و برکت اور سیری کا باعث ہے اور اس کے لیے قوت و طاقت کا سبب ہے، اس لیے اسے ان تمام اجزاء کو استعمال کرنا چاہیے، کوئی حصہ چھوڑنا نہیں چاہیے، حتی کہ گرنے والا لقمہ بھی اسی طرح گرے پڑے نہیں رہنا دینا چاہیے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے برتن میں اتنا ہی کھانا ڈالنا چاہیے جتنا کھانا ہو۔

[5302] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح و حَدَّثَنِيهِ

[5300] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷٦٦)

[5301] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: لعق الاصابع برقم (۳۲۷۰) انظر (التحفة) برقم (۲۷٤٥)

[5302] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥۲٦۹)

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِیْ حَدِيْثِهِمَا وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهٗ

[5302]۔ یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں، ان کی حدیث میں بھی ہے، ''وہ اپنا ہاتھ تولیے سے صاف نہ کرے حتی کہ اسے چاٹ لے یا چٹوائے'' اور اس کے بعد والا حصہ۔

[5303] ۱۳۵۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سفيان عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِی فِیْ اَیِّ طَعَامِهٖ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ))

[5303] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''شیطان تمہارے ہر معاملہ کے وقت آ جاتا ہے، حتی کہ وہ تمہارے کھانے کے وقت بھی آ جاتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر جائے تو وہ اس سے اذیت کا باعث چیز زائل کر کے اس کو کھا لیے، اس کو شیطان کے لیے نہ پڑا رہنے دے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے علم نہیں ہے، اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان ہر وقت اور ہر آن انسان کی تاک میں رہتا ہے، وہ جب بھی کوئی کام شروع کرتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے، میرا بھی اس کام میں کچھ حصہ پڑ جائے، اس لیے وہ اکسا کر اس سے کوئی نہ کوئی کام دینی ہدایات وتعلیمات کا منافی کروا لیتا ہے، جس طرح گرنے والا لقمہ کو اٹھانا وہ اسے اپنی شان کے منافی باور کرواتا ہے اور اس کو خست وکمینگی بتاتا ہے، اس طرح انسان اس کے چکمے میں آ کر لقمہ اس کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ شیطان کا داؤ چل گیا ہے، ہاں اگر لقمہ ناپاک جگہ میں گر جائے یا اس کو صاف کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے بلی، کتے کو ڈال دے، اس کو ضائع نہ کرے، کیونکہ شریعت کسی معمولی چیز کا ضیاع بھی گوارا نہیں کرتی۔

[5304] (. . .)وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ اَبِی عَنِ الْاَعْمَشِ

[5303] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: اللقمة اذا سقطت برقم (۳۲۷۹) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰۵)

[5304] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۲۷۱)

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ)) اِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيثِ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ))

[5304] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اذا سقطت لقمة احدكم سے آخر تک ہے، ابتدائی حصہ "ان الشيطان يحضر احدكم" والا حصہ نہیں ہے۔

[5305] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَاَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

[5305] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو صالح اور ابو سفیان دونوں سے چاٹنے کا ذکر کرتے ہیں اور ابو سفیان سے لقمہ والا حصہ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر والے دونوں استاد بیان کرتے ہیں۔

[5306] ١٣٦۔(٢٠٣٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثابت

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ ((فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ))

[5306] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے اذیت وہ چیز زائل کر دے اور اس کو کھا لے اور شیطان کے لیے اسے نہ چھوڑے۔'' اور آپ ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا، فرمایا: ''کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت اور فیض بخشی ہے۔''

[5307] ١٣٧۔(٢٠٣٥) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ ابيه

[5305] تقدم تخريجه برقم (٥٢٧١)

[5306] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اللقمة تسقط برقم (٣٨٤٥) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اللقمة تسقط برقم (١٨٠٣) انظر (التحفة) برقم (٣١٠)

[5307] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٣)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا یَدْرِی فِی اَیَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ))

[5307] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے، کس حصہ میں برکت ہے۔''

[5308] (. . .)وحَدَّثَنِیهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ عَنْ حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ ((وَلْیَسْلُتْ اَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ ((فِی اَیِّ طَعَامِكُمْ الْبَرَكَةُ اَوْ یُبَارَكُ لَكُمْ))

[5308] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اتنا فرق ہے کہ اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک اپنی پلیٹ تھالی صاف کر لے۔'' اور فرمایا ''تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔''

۱۹...... بَاب: مَا یَفْعَلُ الضَّیْفُ اِذَا تَبِعَهُ غَیْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ وَاسْتِحْبَابِ اِذْنِ صَاحِبِ الطَّعَامِ لِلتَّابِعِ

باب ۱۹: مہمان اس وقت کیا کرے جب اس کے ساتھ (جسے میزبان مہمان نواز نے دعوت نہیں دی ہے) بھی چل پڑے اور بہتر یہ ہے کہ کھانے کا مالک (میزبان) ساتھ آنے والے کو اجازت دے

[5309] ۱۳۸۔(۲۰۳٦)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ اَبُو شُعَیْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ فِی وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَیْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّی اُرِیدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهُ یَارَسُولَ اللّٰهِ

[5308] تقدم تخریجه برقم (۵۲۷٤)

[5309] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: ما قیل فی اللحام والجزار برقم (۲۰۸۱) وفی المظالم باب: اذا اذن انسان لآخر شیئا جاز برقم (۲٤۵٦) وفی الاطعمة باب: الرجل یتکلف الطعام لاخوانه برقم (۵٤۳٤) وفی باب: الرجل یدعی الی طعام فیقول: وهذا←

[5309] ۔حضرت ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ ابو شعیب نامی انصاری کا گوشت فروخت غلام تھا، انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات محسوس کر لیے تو اپنے غلام سے کہا، تم پر افسوس! ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر، کیونکہ میں پانچوں میں پانچواں نبی اکرم ﷺ کو دعوت دینا چاہتا ہوں، اس نے کھانا تیار کیا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پانچوں میں پانچواں آپ کو بلایا اور ایک آدمی نے ان کا پیچھا کیا تو جب دروازے پر پہنچ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے، اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو اور چاہو تو یہ واپس چلا جائے۔'' انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول! واپس نہ جائے، کیونکہ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی مہمان کے ساتھ بن بلایا مہمان چل پڑے اور مہمان اس کو ضرورت مند سمجھتا ہو، یا یہ خیال کرتا ہو کہ میزبان اس کو اجازت دے دے گا تو وہ اس کو ساتھ لے جا سکتا ہے اور میزبان کو اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اس کو اجازت دے دینی چاہیے، اگر گنجائش نہ ہو یا کوئی اور وجہ ہو تو اس کو واپس بھی کر سکتا ہے اور مہمان کو میزبان سے اصل حقیقت بیان کر دینی چاہیے اور بڑا اپنے چھوٹوں کی دعوت قبول کر سکتا ہے اور بظاہر ہر حقیر پیشوں والے، اگر ان میں کوئی خرابی نہ ہو تو ان کی دعوت قبول کی جا سکتی ہے۔

[5310] (...) وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِىُّ وَاَبُوسَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وائل عَنْ اَبِى مَسْعُودٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِىْ رِوَايَتِهٖ لِهٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِىُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

[5310] ۔امام صاحب یہی حدیث اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے اعمش ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5311] (...) وحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِى رَوَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ

← معی برقم (٥٤٦١) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فيمن يجى الى الوليمة من غير دعوة برقم (١٠٩٩) انظر (التحفة) برقم (٩٩٩٠)

[5310] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٢٧٧)

[5311] طريق سلمة بن شبيب تقدم تخريجه برقم (٥٢٧٧) وطريق محمد بن عمرو بن جبلة بن ابى رواد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٥)

حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[5311]۔امام صاحب یہی حدیث مختلف سندوں سے حضرت ابومسعود اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔

[5312] ۱۳۹۔(۲۰۳۷)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ ((وَهٰذِهِ)) لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهِ)) قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهِ)) قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهُ

[5312]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی، شوربہ بہت اچھا تیار کرتا تھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شوربہ تیار کیا، پھر وہ آپ کو بلانے آیا، تو آپ نے فرمایا: ''اور یہ؟'' یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا، اس نے کہا، نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں،'' اس نے دوبارہ آپ کو دعوت دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور یہ؟'' اس نے کہا، نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے آ کر آپ کو سہ بارہ دعوت دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور یہ؟'' اس نے تیسری دفعہ کہا، جی ہاں تو آپ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے چل پڑے حتی کہ اس کے گھر پہنچ گئے۔''

فائدہ:...... عام طور پر رسول اللہ ﷺ دعوت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ نہیں لے جاتے تھے، بلکہ مردوں میں سے مخصوص ساتھیوں کے ساتھ جاتے تھے، جیسا کہ اوپر کی حدیث میں انصاری نے آپ کو پانچ ساتھیوں کی صورت میں بلایا، لیکن یہ پڑوسی تھا، اس لیے اس کو حضور کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی دعوت دینی چاہیے تھی، کیونکہ حسن معاشرت کا یہی تقاضا تھا اور یہ بھی ممکن ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی کھانے کی ضرورت لاحق ہو اور گھر میں کھانا نہ ہو، اس لیے آپ نے اکیلے کھانا مناسب خیال نہ کیا اور فارسی یہ سمجھتا ہو کہ کھانا ایک کے لیے ہے، اگر ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بلا لیا تو آپ سیر نہ ہو سکیں اور وہ چاہتا تھا کہ آپ سیر ہو کر کھا لیں، جب آپ نے اصرار کیا اور پڑوسی کے ساتھ ایسی بے تکلفی ہو سکتی ہے تو وہ مان گیا، کیونکہ وہ سمجھ گیا، آپ کسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنا گوارا نہیں کر رہے تو چلو دونوں کا گذارہ ہو جائے گا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سے استدلال کیا

[5312] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الطلاق بالاشارة المفهومة ٦/ ١٥٨۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٥)

ہے کہ دعوت میں جس شخص کو بلایا جا رہا ہے، اس کے خصوصی احباب کو بھی بلانا چاہیے، جیسا کہ انصاری نے کیا تھا، لیکن فارسی نے اس کی خلاف ورزی کی، اس لیے آپ نے دعوت قبول کرنے سے انکار فرمایا اور اکیلے یہ عمدہ شوربہ کھانا پسند نہ فرمایا۔

٢٠...... بَاب: جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ اِلَى دَارِ مَنْ يَّثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ وَبِتَحَقُّقِهِ تَحَقُّقًا تَامًّا وَاسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب ٢٠: اگر میزبان کی رضامندی کا پوری طرح مکمل یقین ہو کیونکہ وہ معتمد ساتھی ہے تو دوسروں ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس کے گھر بن بلائے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مل کر کھانا پسندیدہ عمل ہے

[5313] ١٤٠ ـ(٢٠٣٨)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ((مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ)) قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَاَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَخْرَجَنِي الَّذِي اَخْرَجَكُمَا قُومُوا)) فَقَامُوا مَعَهُ فَاَتَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيْنَ فُلَانٌ)) قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ

[5313] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٧)

[5313]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن یا رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ملے تو آپ نے پوچھا، ''اس وقت کس بنا پر گھروں سے نکلے ہو؟'' دونوں نے جواب دیا، بھوک کے سبب، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میں بھی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے بھی اس چیز نے گھر سے نکالا ہے، جس نے تمہیں نکالا ہے، اٹھو،'' تو وہ آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ ایک انصاری آدمی کے گھر آئے تو وہ گھر میں موجود نہیں تھا، جب اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا، اس نے خوش آمدید کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: ''فلاں کہاں ہے؟'' اس نے کہا، وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے، اتنے میں انصاری بھی آ گیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا، پھر کہا، اللہ کا شکر ہے، آج مجھ سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں ہیں، وہ گیا اور کھجوروں کا ایک گچھا لے آیا، جس میں، کچی پکی کھجوریں، خشک کھجوریں اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کی، اس سے کھائیے اور چھری پکڑ لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''دودھیاری سے احتراز کرنا۔'' اس نے بکری ذبح کی اور ان حضرات نے بکری کا گوشت اور یہ گچھا کھایا اور پانی پیا تو جب سیر اور سیراب ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا، تم اپنے گھر میں سے بھوک کے سبب نکلے پھر گھروں کو اس وقت تک نہیں لوٹے، جب تک تمہیں یہ نعمتیں نہیں ملیں۔''

[5314] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ يَعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُوبَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا)) قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ

[5314]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ ابو بکر عمر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟'' دونوں نے کہا، ہمیں ہمارے گھروں سے بھوک نے نکالا ہے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، پھر مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اپنے جگری ساتھیوں کے ساتھ اپنی احتیاج وضرورت یا بھوک کا اظہار اگر شکوہ وشکایت کے طور پر نہ ہو تو زہد و توکل کے منافی نہیں ہے اور بعض دفعہ آپ پر اور آپ کے

[5314] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٧)

ساتھیوں پر اسے حالات گزرتے تھے کہ بھوک سے تنگ آ کر گھروں سے باہر نکل آتے تھے، تا کہ بھوک مٹانے کی کوئی صورت پیدا ہو۔ ❷ کھانے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے انسان اپنے کسی ایسے ساتھی کے گھر دو تین ساتھیوں سمیت جا سکتا ہے، جس کے بارے میں یہ یقین اور اطمینان ہو کہ اس کو ہمارے آنے سے تکلیف اور گھٹن کی بجائے مسرت اور شادمانی حاصل ہو گی اور وہ شوق سے خوش ہو کر کھانے کی دعوت دے گا اور اس کی بیوی بھی ایسے قابل احترام اور قابل اعتماد ساتھیوں کو خاوند کی غیر موجودگی میں خوش آمدید کہہ سکتی ہے اور انہیں گھر میں بٹھا سکتی ہے اور یہ صحابی حضرت ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ تھے، جو آپ کو دیکھ کر مسرت سے جھوم اٹھے اور آپ کو ساتھیوں سمیت اپنے باغ میں لے گئے، اس کے کھجوروں کے باغ تھے اور بہت بکریوں کے مالک تھے، اس لیے فوراً کھجوروں کا خوشہ پیش کیا اور بکری ذبح کی اور آپ نے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت قرار دے کر ساتھیوں کو شکر کی تلقین فرمائی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، کھانے کے لیے کسی ایسے ساتھی کا انتخاب کرنا چاہیے جو گنجائش اور وسعت و فراخی رکھتا ہو اور اس کو بھی ساتھیوں کی آمد کو بار نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہوئے، انہیں اچھا کھانا پیش کرنا چاہیے اور مہمانوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں یہ نعمت بخشی ہے کہ میزبان نے ہمیں عمدہ کھانا اور بہترین مشروب پیش کیا ہے اور ان نعمتوں کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس بھی ہو گی کہ ان پر کیا شکر ادا کیا۔

[5315] ١٤١ـ(٢٠٣٩)حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَاَهُ عَلَيَّ قَالَ اَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّي رَاَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا فَاَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ

[5315] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: من تکلم بالفارسیة والرطانة برقم (٣٠٧٠) وفی المغازی باب: غزوة الخندق برقم (٤١٠٢) انظر (التحفة) برقم (٢٢٦٣)

لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتّٰى اَجِيءَ)) فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدَمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((اُدْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا)) وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِينَتَنَا اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ

[5315] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب خندق کھودی جا رہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ میں بھوک کا اثر محسوس کیا تو میں اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور اس سے پوچھا، کیا تیرے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے، اس نے مجھے ایک چمڑے کا تھیلا پیش کیا، جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا پالتو چھترا تھا، میں نے اسے ذبح کیا اور اس نے جو پیسے اور میرے ساتھ ہی اس سے فارغ ہو گئی، میں نے گوشت چھوٹا چھوٹا کر کے ہانڈی میں ڈالا، پھر واپس رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا، اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو ساتھیوں سمیت لا کر مجھے رسوا نہ کرنا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سرگوشی کی، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنا ایک چھوٹا سا پالتو چھترا ذبح کیا ہے اور بیوی نے ہمارے پاس ایک صاع جو تھے، پیس لیے ہیں تو آپ چند ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: ''اے خندق والو! جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری دعوت کی ہے تو جلدی کرو،'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ہانڈی ہرگز نہ اتارنا اور آٹے کی روٹیاں نہ پکانا، حتی کہ میں آ جاؤں۔'' میں چل پڑا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے چل پڑے، حتی کہ میں بیوی کے پاس پہنچ گیا، (اس کو صورت حال بتائی)، اس نے کہا، تیری وجہ سے ایسا ہوا تو ہی رسوا ہو گا، میں نے کہا، میں نے تو تیری بات پر عمل کیا تھا، اس نے آپ کے سامنے گندھا ہوا آٹا پیش کیا، آپ نے اس میں لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے ہماری ہنڈیا کا رخ کیا، اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا: ''ایک روٹی پکانے والی بلا لو، وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور اپنی ہانڈی سے چمچہ سے سالن نکالنا اور اس کو چولہے سے نہ اتارنا۔'' آپ کے ساتھی ایک ہزار تھے، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، سب نے کھایا، حتی کہ اس کو باقی چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا اس طرح پکایا جا رہا تھا، جو لفظ ضحاک نے کہا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے ساتھیوں کا لحاظ رکھنا چاہیے، وہ ان کو بھوکا محسوس کرے اور اس کے پاس گنجائش ہو تو اس کو ان کی بھوک مٹانے کا انتظام کرنا چاہیے اور اتنے ہی ساتھیوں کو دعوت دینا چاہیے، جن کا آسانی کے ساتھ انتظام کر سکے، تاکہ بعد میں رسوائی نہ ہو، اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سلیقہ شعار بیوی نے اپنے خاوند کو تلقین کی کہ زیادہ ساتھیوں کو دعوت دے کر مجھے ذلیل و رسوا نہ کرنا، حضرت جابر نے اس کی بات پر عمل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی مقدار سے آگاہ کر کے دو تین ساتھیوں کے ساتھ آنے کی دعوت دی، لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا، اس لیے آپ نے تمام موجود ساتھیوں کو دعوت کے لیے چلنے کے لیے کہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہا، میرے آنے تک روٹیاں نہ تیار کرنا اور نہ ہانڈی اتارنا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بشری تقاضوں کے مطابق ایک ہزار ساتھیوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے، بیوی کو جا کر صورت حال سے آگاہ کیا، اس نے کہا یہ سب کچھ تیرا کیا دھرا ہے، اب سزا بھگتو، ذلیل و خوار ہو، انہوں نے کہا، میں نے تو تیری بات پر عمل کرتے ہوئے، آپ کو کھانے کی مقدار بتا دی تھی اور دو تین ساتھیوں کے ساتھ آنے کے لیے کہا، تھا تو اس نے کہا تو پھر ہمیں کوئی پروا نہیں ہے، اس طرح اس نے میری پریشانی دور کر دی اور آپ کے لعاب دہن کی برکت اور دعا کے نتیجہ میں چند افراد کا کھانا ایک ہزار کے لیے کافی ہو گیا اور پھر بھی ختم نہ ہوا بلکہ سارا ہی بچ رہا اور اس سے ایک طرف کھانے میں اضافہ کے معجزے کا اظہار ہوا تو دوسری طرف حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی کی عقل مندی اور اللہ کے رسول پر یقین و اعتماد کا بھی اظہار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ساتھیوں سے محبت کا بھی پتہ چلا کہ آپ نے ان کو بھوکے چھوڑ کر خود کھا لینا گوارا نہ فرمایا، اللہ تعالیٰ سے دعا فرما کر سب کو کھلایا۔

[5316] ١٤٢-(٢٠٤٠) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[5316] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: ما دعا الطعام في المسجد ومن اجاب منه برقم (٤٢٢) والمناقب باب: من علامات النبوة برقم (٣٥٧٨) وفي الاطعمة باب: من اكل حتى شبع برقم (٥٣٨١) والايمان والنذور باب: اذا حلف ان لا ياتدم فاكل يخبز وما يكون منه الادم برقم (٦٦٨٨) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: (٦) برقم (٣٦٣) انظر (التحفة) برقم (٢٠٠)

جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ)) قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَلِطَعَامٍ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ ((قُومُوا)) قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ)) لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ

[5316]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی کمزور آواز سنی ہے، جس سے میں نے بھوک محسوس کی ہے تو کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں تو اس نے جو کی کچھ روٹیاں پیش کیں، پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس کے کچھ حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں، پھر اسے میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اوڑھنی کا باقی حصہ مجھ پر ڈال دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج دیا، میں اس کو لے کر چلا گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھے پایا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، میں جا کر ان کے پاس ٹھہر گیا، (کہ اب کیسے پیش کروں) تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''کیا تجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے پوچھا، ''کیا کھانے کے لیے؟'' اس نے کہا، جی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو'' آپ چل پڑے اور میں ان کے آگے چل پڑا، حتی کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو ساتھیوں سمیت آ رہے ہیں اور ہمارے پاس ان کو کھلانے کا انتظام نہیں ہے، ام سلیم نے کہا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چل پڑے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو جا ملے اور رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ آگے بڑھے، حتی کہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم، جو کچھ تیرے پاس ہے لاؤ۔'' تو اس نے وہ روٹیاں پیش کیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا،

ایسا کیا گیا، حضرت ام سلیم نے ان ٹکڑوں پر کُپہ (چمڑے کا گول برتن) نچوڑا اوران کو سالن والی بنا دیا، پھران پر رسول اللہ ﷺ نے وہ دعا پڑھی جو اللہ کو منظور تھی، پھر فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی، وہ کھا کر سیر ہو گئے، پھر گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' انہوں نے انہیں اجازت دی، انہوں نے کھایا، حتی کہ سیر ہو کر نکل گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' حتی کہ تمام لوگوں نے کھایا اور سیر ہو گئے، لوگوں کی تعداد ستر (۷۰) یا اسی (۸۰) تھی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے بھی صحابہ کرام کا حضور اکرم ﷺ سے تعلق خاطر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح آپ کے چہرے، آپ کی آواز یا بیٹھنے اٹھنے کے انداز سے آپ کی بھوک پہچان لیتے تھے اور پھر اس کو دور کرنے کی کوشش کرتے، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بحفاظت، چھپا کر روٹیاں بھیجیں اور آپ چونکہ مسجد میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے، اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ روٹیاں پیش کرنے سے ہچکچائے اور حضور اکرم ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس طرح آمد سے سمجھ گئے کہ وہ کچھ ہدیہ لائے ہیں اور یہاں بھی آپ نے کھانے میں اضافہ کے معجزہ کے اظہار کے لیے ساتھیوں کو ساتھ چلنے کے لیے کہا اور چونکہ یہ روٹیاں ہی آپ کی حضرت ابوطلحہ کے گھر میں آمد کا باعث بنی تھیں، اس لیے بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ ابوطلحہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہما نے آپ کو گھر کھانے کی دعوت دی تھی اور اس واقعہ میں بھی حضرت ام سلیم کی ذہانت و فطانت اور آپ پر یقین واعتماد کا اظہار ہوتا ہے کہ جب آپ سب ساتھیوں کو لا رہے ہیں تو ان کے کھانے کا بھی انتظام فرمائیں گے، ہمیں پریشانی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

[5317] ۱۴۳ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حدثني

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِاَدْعُوَهٗ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا)) فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((اَدْخِلْ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِي عَشَرَةً)) وَقَالَ ((كُلُوا)) وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ((اَدْخِلْ عَشَرَةً)) فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ

[5317] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٥)

عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوا مِنْهَا

[5317] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، آپ کو اس کھانے کے لیے بلانے کے لیے بھیجا، جو انہوں نے تیار کیا تھا، میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو میں شرما گیا اور میں نے کہا، آپ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دعوت کے لیے بلاتے ہیں، آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''اٹھو۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے تو بس آپ کے لیے کچھ تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس افراد کو داخل کر دو۔'' اور آپ نے انہیں فرمایا، ''کھاؤ۔'' اور ان کے لیے اپنی انگلیوں میں سے کوئی چیز نکالی، انہوں نے کھایا، حتی کہ سیر ہو کر نکل گئے، آپ نے (ابوطلحہ سے) فرمایا: ''دس کو داخل کرو۔'' انہوں نے سیر ہو کر کھایا، آپ انہیں دس دس داخل اور خارج کرتے رہے، حتی کہ کوئی نہ رہ گیا جو داخل نہ ہوا ہو، پھر آپ نے سیر ہو کر کھایا، پھر آپ نے کھانا ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا، جتنا انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

[5318] (. . .) وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سمعت اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((دُونَكُمْ هٰذَا))

[5318] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور ابن نمیر کی مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی، ہاں آخر میں کہا، پھر باقی کو آپ نے جمع کروایا، پھر اس میں برکت کی دعا فرمائی تو وہ پہلی حالت پر لوٹ آیا اور آپ نے فرمایا: ''اس کو لے لو۔''

[5319] (. . .) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَرَ اَبُو طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهُ وَسَمّٰى

[5318] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٥)

[5319] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٥)

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ ((كُلُوا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوا)) حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا

[5319]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو خصوصی طور پر نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا، پھر مجھے آپ کی طرف بھیجا اور مذکورہ حدیث بیان کیا اور اس میں یہ بھی بتایا، نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' ابوطلحہ کی اجازت سے وہ داخل ہو گئے، آپ نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا، حتی کہ آپ نے یہ عمل اسی افراد کے ساتھ کیا، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور گھر کے افراد نے کھایا اور کھانا باقی چھوڑا۔''

فائدہ:......بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، آپ تقسیم کے وقت یہ پڑھتے رہے، "بسم اللّٰہ اللھم اعظم فیھا البرکۃ"

[5320] (. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ ابيه

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ اَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ ((هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ))

[5320]۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، ابوطلحہ کے کھانے کا یہی واقعہ بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازہ پر کھڑے ہو گئے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو ان سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ تو بہت تھوڑا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے لاؤ، اللہ تعالیٰ ابھی اس میں برکت ڈال دے گا۔''

[5321] (. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طلحة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوا مَا اَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ

[5320] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩)

[5321] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٦٦)

[5321]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا باقی چھوڑا جو پڑوسیوں تک پہنچایا گیا۔

[5322] (. . .) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طلحة

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَأَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا

[5322]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے اس حال میں دیکھا کہ آپ لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں تو وہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں اس حال میں لیٹے دیکھا ہے کہ آپ پشت اور پیٹ کو بار بار اوپر نیچے کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ، ابوطلحہ، ام سلیم، انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) نے کھایا اور کچھ کھانا بچ گیا تو وہ ہم نے بطور تحفہ پڑوسیوں کو دیا۔

[5323] (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سمع

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشُكُّ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[5322] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٣)

[5323] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥)

وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَآءَ آخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهٖ

[5323]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کرتے ہوئے پایا اور آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی تھی، حدیث کے راوی اسامہ کہتے ہیں، مجھے شک ہے کہ پٹی پتھر پر باندھی ہوئی تھی تو میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کیوں باندھا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا، بھوک کی وجہ سے تو میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، جو ام سلیم بنت ملحان (میری والدہ) کے خاوند تھے، کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی، اے ابا جان! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے ایک پٹی سے اپنا پیٹ باندھا ہوا ہے تو میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا، انہوں نے بتایا، بھوک کی بنا پر باندھا ہے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس گئے اور پوچھا، کیا کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا، ہاں، میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہمارے ہاں اکیلے تشریف لائے تو ہم آپ کو سیر کر سکیں گے اور اگر آپ کے ساتھ کوئی اور آ گیا تو کھانا ان کے لیے کم پڑ جائے گا، پھر روایت واقعہ سمیت سنائی۔

[5324] (. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ انس

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[5324]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں روایت، دوسروں کی طرح بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مختلف راویوں نے کم و بیش اسلوب میں بیان کی ہے، تمام روایات کو جمع کرنے سے اس واقعہ کی پوری تفصیلات سامنے آتی ہیں، کسی ایک آدمی نے مکمل واقعہ، پوری جزئیات کے ساتھ بیان نہیں کیا، اس لیے بعض روایات میں خلا یا تضاد محسوس ہوتا ہے، لیکن تمام روایت کو جمع کرنے سے تمام کڑیاں مل جاتی ہیں۔ اور سب کا مشترکہ مضمون یہی ہے کہ آپ کے ہاتھ لگانے، برکت کی دعا کرنے اور خود تقسیم کرنے سے بہت کم کھانا بہت سے افراد کے لیے کافی ہو گیا، حتی کہ گھر والوں نے خود کھا کر پڑوسیوں کو بھی بھیجا، سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا، جس سے معلوم ہوا کبھی کبھی خوب شیر شکم ہو کر کھایا جا سکتا ہے۔

[5324] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٣)

۲۱...... بَاب: جَوَازِ اَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ اَكْلِ الْيَقْطِينِ، وَإِيثَارِ أَهْلِ الْمَائِدَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَّإِنْ كَانُوا ضِيفَانًا، إِذَا لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ صَاحِبُ الطَّعَامِ

باب ۲۱: شوربہ کا استعمال جائز ہے، کدو کھانا پسندیدہ ہے اور ایک دسترخوان پر کھانے والے مہمان ایک دوسرے کے لیے ایثار کر سکتے ہیں، بشرطیکہ صاحب طعام (میزبان) اس کو ناپسند نہ کرے

[5325] ۱۴۴-(۲۰۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ

[5325]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آپ کے لیے تیار کردہ کھانے کے لیے آپ کو بلایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں بھی اس کھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا، جس میں کدو اور خشک گوشت تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پلیٹ کے اطراف سے کدو تلاش کر رہے ہیں، اس لیے میں اس دن سے کدو پسند کرنے لگا ہوں۔

فائدہ:...... کدو اور گوشت ملا کر پکانا ایک بہترین اور مفید کھانا ہے، آپ نے ساتھیوں کے ساتھ ایثار کرتے ہوئے کدو کو کھانا پسند کیا، تاکہ دوسرے ساتھی گوشت کھا سکیں، ظاہر ہے ایسی صورت میں دوسروں کے سامنے سے کم تر چیز اٹھانا اور بہترین چیز چھوڑنا ایک پسندیدہ عمل ہے، لیکن دوسروں کے سامنے بہترین اٹھانا اور کم تر ان کے لیے

[5325] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: الخیاط برقم (۲۰۹۲) وفی الاطعمة باب: من تتبع حوالی القصعة مع صاحبه اذا لم یعرف منه کراهية برقم (۵۳۷۹) وفی باب: المرق برقم (۵۴۳۶) وفی باب: القدید برقم (۵۴۳۷) وفی باب: من ناول او قدم الی صاحبه علی المائدة شیئا برقم (۵۴۳۹) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اکل الدباء برقم (۳۷۸۲) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اکل الدباء برقم (۱۸۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۹۸)

چھوڑنا یہ پسندیدہ نہیں ہے، اس لیے متنوع کھانوں یا پھلوں کی صورت میں، تنوع کے لیے یا دوسروں کے لیے بہتر چھوڑنے کی خاطر ان کے آگے سے اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن دوسروں کے آگے سے پسندیدہ اور بہتر چیز اٹھانا کو پسندیدہ قرار نہیں دیا جا سکتا، اس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ آپ کو کدو بہت پسند ہے، اس لیے وہ کدو کو پسند کرنے لگے، بہر حال آپ کی پسندیدہ چیز کو آپ سے محبت و عقیدت کی خاطر پسند کرنا پسندیدہ عمل ہے، وگرنہ مختلف طبائع کی بنا پر اپنی اپنی پسند میں اختلاف ہو سکتا ہے اور فقہی و قانونی طور پر انسان اس کا پابند نہیں ہے کہ اس کی پسند، آپ کی پسند ہو، یہ محض آپ سے محبت اور عقیدت کی خاطر کر لینا پسندیدہ عمل بن جائے گا۔

[5326] ١٤٥ ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِيهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ

[5326]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی ایک آدمی نے دعوت کی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا تو شوربا لایا گیا، جس میں کدو تھا، رسول اللہ ﷺ وہ کدو کھانے لگے اور اسے پسند کرنے لگے، جب میں نے یہ صورت حال دیکھی، میں اسے آپ کو پیش کرنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس کے بعد سے میں ہمیشہ کدو پسند کرنے لگا۔

[5327] (. . .)وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ عَلَى اَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ

[5327]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ثابت اس واقعہ میں یہ اضافہ کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا، اس کے بعد، جو کھانا بھی میرے لیے تیار کیا گیا اور میرے لیے اس میں کدو ڈلوانا ممکن تھا تو اس میں کدو ڈالا گیا۔

[5326] تفربه مسلم انظر (التحفه) برقم (٤١٨)

[5327] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٠)

۲۲...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰی خَارِجَ التَّمْرِ، وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ، وَطَلَبِ دُعَاءٍ مِّنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ، وَإِجَابَتِهِ إِلٰى ذٰلِكَ

باب ۲۲: کھجوروں سے گٹھلیوں کو الگ کر دینا بہتر ہے اور مہمان کو میزبان کے لیے دعا کرنی چاہیے اور میزبان کو نیک مہمان سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے اور مہمان اس کی درخواست قبول کرے

[5328] ١٤٦ ـ (٢٠٤٢) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَبِی قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِی النَّوٰی بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّی وَهُوَ فِيهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلْقَاءُ النَّوٰی بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِی عَنْ يَمِينِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِی وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ))

[5328]۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے ہاں ٹھہرے اور ہم نے آپ کو کھانا اور برنی کھجور، پنیر اور گھی کا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس سے کھایا، پھر آپ کو خشک کھجوریں پیش کی گئیں، آپ انہیں کھا رہے تھے اور گٹھلی انگلیوں میں ڈالتے، شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کے درمیان رکھ کر پھینکتے تھے، شعبہ کہتے ہیں، میرے خیال میں ان شاء اللہ دو انگلیوں سے گٹھلی پھینکنا اس حدیث میں موجود ہے، پھر آپ کے پاس مشروب لایا گیا، آپ نے اس سے پی کر بعد میں دائیں والے کو دے دیا تو میرے باپ نے آپ کو سواری کی لگام پکڑ کر درخواست کی، ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمایئے، آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ ان کو جو کچھ دیا ہے، اس میں برکت فرما، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

[5329] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ

[5328] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی النفخ فی الشراب والتنفس فيه برقم (٣٧٢٩) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: فی دعاء الضيف برقم (٣٥٧٦) انظر (التحفة) برقم (٥٢٠٥)

[5329] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٢٩٦)

الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي اِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ

[5329]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، شعبہ کی اس سند سے روایت کرتے ہیں اور دو انگلیوں میں رکھ کر گٹھلی پھینکنے کے بارے میں شک کا اظہار نہیں کرتے۔

مفردات الحدیث ✽ وَطْبَة: برنی کھجور، باریک پنیر اور گھی سے تیار کردہ آمیزہ۔

نوٹ:...... اس حدیث سے اخذ کردہ تعلیم کو ترجمۃ الباب میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۲۳...... بَاب: اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ

باب ۲۳: کھیرے کو تازہ کھجور کے ساتھ کھانا

[5330] ۱۴۷۔(۲۰۴۳)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ

[5330]۔حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھیرے کے ساتھ تازہ کھجوریں کھاتے دیکھا۔

فائدہ:...... کھیرا یا ککڑی ٹھنڈی ہوتی ہے اور کھجور گرم ہے، دونوں کے امتزاج سے اعتدال اور توازن ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، ایک دوسرے میں اعتدال و توازن پیدا کرنے والی خوراک کھانا بہتر ہے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، شادی کے بعد مجھے کھیرا اور کھجور ملا کر کھلائی گئیں تو میں اس سے موٹی ہوگئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، مختلف انواع کے کھانے کھائے جا سکتے ہیں اور کھانوں میں وسعت و فراوانی جائز ہے، بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے اور انسان پیٹو نہ بنے۔

۲۴...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهٖ

باب ۲۴: کھانے والے کا تواضع اختیار کرنا پسندیدہ ہے اور اس کے لیے بیٹھنے کا طریقہ و کیفیت

[5331] ۱۴۸۔(۲۰۴۴)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوسَعِيدٍ الْاَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ قَالَ

[5330] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في الجمع بين لونين في الاكل برقم (۳۸۳۵) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكل القثاء بالرطب برقم (۱۸۴۴) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: القثاء والرطب يجمعان برقم (۳۳۲۵) انظر (التحفة) برقم (۵۲۱۹)

[5331] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: ما جاء في الاكل متكئا برقم (۳۷۷۱) انظر (التحفة) برقم (۱۵۹۱)

اَبُوبَکْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَیْمٍ حدثنا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ مُقْعِیًا یَاْکُلُ تَمْرًا

[5331] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرین کے بل بیٹھ کر، پنڈلیاں کھڑی کر کے کھجوریں کھاتے دیکھا۔

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ کھانا تواضع اور انکساری کے ساتھ کھاتے تھے، متکبرین اور ان لوگوں کی طرح نہیں کھاتے تھے جو کھانا پینا ہی مقصد زندگی سمجھتے ہیں اور ایسے طریقہ سے بیٹھتے ہیں، جس سے خوب کھایا جاسکے، اس لیے آپ پوری طرح چوکڑی مار کر، خوب کھانے کے لیے نہیں بیٹھتے تھے، بلکہ جلدی جلدی فارغ ہونے کی کوشش کرتے تھے۔

[5332] ۱۴۹۔(. . .)وحَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِیعُمَرَ جَمِیعًا عَنْ سُفْیَانَ قَالَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مُصْعَبٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْسِمُهٗ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ یَاْکُلُ مِنْهُ اَکْلًا ذَرِیعًا وَفِی رِوَایَةِ زُھَیْرٍ اَکْلًا حَثِیثًا

[5332] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں تو نبی اکرم ﷺ انہیں اکڑوں بیٹھ کر تقسیم کرنے لگے، ان سے جلدی جلدی کھا رہے تھے، زہیر کی روایت میں ذَرِیعاً کی جگہ حثیثاً ہے، معنی دونوں کا ایک ہے۔

مفردات الحدیث ✲ **محتفز**: اس آدمی کو کہتے ہیں، جو جلدی میں ہو، اس لیے اطمینان اور سکون کے ساتھ نہ کھائے، بلکہ غیر مطمئن ہو کر بیٹھ کر چند لقمے لگا کر اپنے کسی دوسرے اور اہم کام میں مشغول ہو جائے، اس لیے آپ نے ٹیک لگا کر یا سہارا کے ساتھ کھانا پسند نہیں کیا، لیکن چوکڑی مارنا یا آلتی پالتی مارنا ناجائز نہیں ہے، بہتر ہے کہ انسان گھٹنوں کے بل اپنے پاؤں کی پشت پر بیٹھے، یا دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۲۵...... بَاب: نَهْیِ عَنِ الْقِرَانِ فِیْ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَیْنِ وَنَحْوِهِمَا فِی لُقْمَةٍ، إِلَّا بِإِذْنِ أَصْحَابِهِ

باب ۲۵ : جب انسان دوسروں کے ساتھ مل کر کھا رہا ہو تو ایک لقمہ میں دو کھجوریں یا اس قسم کی دوسری چیزوں کو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر اکٹھا کر کے کھانا جائز نہیں ہے

[5333] ۱۵۰۔(۲۰۴۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

[5332] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۲۹۹)

[5333] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: القران فی التمر برقم (۵۴۴۶) وفی ←

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أُرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الِاسْتِئْذَانَ

[5333]۔ جبلہ بن سحیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں کھجوریں دیتے تھے، کیونکہ لوگ ان دنوں (قحط سالی کی وجہ سے) ضرورت مند تھے اور ہم کھا رہے ہوتے تو ہمارے پاس سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرتے اور فرماتے، ملا کر نہ کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ملانے سے منع فرمایا ہے، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، اجازت لینے کی بات، میرے خیال میں ابن عمر کی بات ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اگر کھانا وافر نہ ہو، جسے لوگ کھل کر سیر ہو کر کھا سکیں تو پھر اپنے دوسرے ساتھیوں کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے، یہ نہیں ہے کہ اپنے ساتھیوں سے بے نیاز ہو کر اپنا پیٹ ہی بھرنے کی فکر کرے اور دوسروں کا احساس نہ ہو، جس طرح آج کل عام طور پر دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ ہر فرد کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑتا ہے کہ چھوٹے بڑے کا لحاظ بھی نہیں رہتا اور اپنے لیے بہتر سے بہتر چیز کو انتخاب کرتا ہے اور دوسروں کے لیے کم تر چیز چھوڑتا ہے اور ہر فرد حرص کا بندہ نظر آتا ہے۔

[5334] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ

[5334]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں شعبہ کا قول موجود نہیں ہے اور نہ یہ بات ہے کہ لوگ ان دنوں قحط سالی کا شکار تھے، یا مشقت میں مبتلا تھے۔

← المظالم باب: اذا اذن انسان لآخر شيئا جاز برقم (٢٤٥٥) وفي الشركة باب: القران في التمر بين الشركاء حتى يستاذن اصحابه برقم (٢٤٨٩) وبرقم (٢٤٩٠) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: الاقران في التمر عند الاكل برقم (٣٨٣٤) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في كراهية القران بين التمرتين برقم (١٨١٤) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: النهي عن قران التمر برقم (٣٣٣١) انظر (التحفة) برقم (٦٦٦٧)

[5334] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٠١)

[5335] ١٥١ـ(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ

[5335] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر کھائے۔

فائدہ :...... یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے موقوف (اپنا قول) اور مرفوع (آپ کی طرف منسوب) دونوں طرح ثابت ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، دانے دار اشیاء جن کو ایک ایک کر کے اور ملا کر کے کھایا جاتا ہے، ان کو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ملا کر کھانا جائز نہیں ہے، یا کم از کم ادب اور وقار کے منافی ہے، لیکن آج کل ان اخلاقی ہدایات کو درخور اعتناء نہیں سمجھا جاتا اور کھانوں میں اسلامی شریعت کی ہدایات کی بجائے، مغربی تہذیب کی پابندی کی جاتی ہے اور اس پر بڑا خوش ہوا جاتا ہے کہ ہم بڑے مہذب اور شائستہ لوگ ہیں۔

٢٦...... بَاب: فِيْ اِدِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهٖ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

باب ٢٦ : کھجور وغیرہ خوراک کو اہل وعیال کے لیے گھر میں رکھنا

[5336] ١٥٢ـ(٢٠٤٦)حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ))

[5336] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر کے افراد بھوکے نہیں رہتے، جن کے پاس کھجوریں ہوں۔''

[5337] ١٥٣ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ

[5335] تقدم تخريجه برقم (٥٣٠١)

[5336] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في التمر برقم (٣٨٣٠) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في استحباب التمر برقم (١٨١٥) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: التمر برقم (٣٣٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٤٢)

[5337] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩١٧)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا))

[5337] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں موجود نہیں، اس کے باشندے بھوکے ہیں، اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہیں، اس کے مالک بھوکے ہیں،'' آپ نے یہ بات دو تین بار فرمائی۔

فائدہ :......عربوں کی عمومی خوراک کھجوریں تھیں اور وہ لوگ انہیں پر گزارہ کر لیتے تھے، اس لیے جو گھر ان سے محروم ہو وہ ہمیشہ بھوک کے خطرہ سے دوچار رہتا ہے، اس لیے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، گھر میں عام طور پر کھائے جانے والے غلہ یا پھل کا کچھ نہ کچھ ذخیرہ رہنا چاہیے اور یہ توکل کے منافی نہیں ہے۔

٢٧...... بَاب: فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

باب ٢٧ : مدینہ کی کھجوروں کی فضیلت

[5338] ١٥٤ ۔(٢٠٤٧)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرٍ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ))

[5338] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی کھجوروں میں سے سات کھجوریں کھا لے، وہ شام تک زہر کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔''

[5339] ١٥٥ ۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

[5338] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٥)

[5339] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: العجوة برقم (٥٤٤٥) وفي الطب باب: الدواء بالعجوة للسحر برقم (٥٧٦٨) وبرقم (٥٧٦٩) وفي باب: شرب السم والدواء به وما يخاف منه والخبيث برقم (٥٧٧٩) وابو داود في (سننه) في الطب باب: في تمرة العجوة برقم (٣٨٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٨٩٥)

سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

[5339]۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے گا، اس کو اس دن زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور جو کھجوروں کی اعلیٰ قسم ہے، اس میں حضور اکرم ﷺ کی دعا کی بنا پر یہ تاثیر اور خاصیت ہے کہ اس کا صبح صبح روزانہ سات کی تعداد میں استعمال کرنا انسان کو جادو اور زہر کے نقصان سے بچاتا ہے۔

[5340] (. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5340]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔لیکن وہ سمعت النبی نہیں کہتے۔

[5341] ١٥٦۔(٢٠٤٨)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي عتيق

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ))

[5341]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مدینہ کے بالائی علاقہ کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے یا ان کا صبح صبح کھانا تریاق ہے، یعنی زہر کا اکسیر علاج ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مدینہ کے بالائی علاقہ کی عجوہ میں ہی خصوصی طور پر شفاء رکھی گئی ہے۔

٢٨...... بَاب: فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا

باب ٢٨: کھنبی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج کرنا

[5342] ١٥٧۔(٢٠٤٩)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

[5340] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٣٠٧)
[5341] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٧٠)
[5342] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: ﴿وظللنا علیکم الغمام وانزلنا ←

جَرِيرٌ وَعَمْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ))

[5342] ۔حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کھمبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔''

[5343] ۱۵۸ ـ(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ))

[5343] ۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کھمبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔''

فائدہ :...... کھمبی اس مَــنّ کا حصہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے لیے اتارا تھا اور اس میں آنکھ کے لیے شفاء ہے اور اس کے پانی کو کھمبی نچوڑ کر نکالا جاتا ہے اور یہ پانی خاص طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور سرمہ وغیرہ میں ڈال کر بھی استعمال کیا جاتا ہے، یہ مفرد استعمال ہو، یا مرکب، اس کا انحصار آنکھوں کی بیماری اور انسان کے مزاج پر ہے، بعض بیماریوں اور افراد کے لیے مفرد مفید ہے اور بعض کے لیے مرکب، اس لیے کسی ایک طریقہ کو ضروری ٹھہرانا حدیث سے ثابت نہیں ہوتا، اس لیے اپنے علاقہ کے مسلمان حکیم یا ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ بعض کے لیے مفرد صورت میں مفید ثابت ہوا اور بعض کے لیے مضر، فتح الباری باب المنّ شفاء اللعین دیکھیں)۔

← عليكم المن والسلوى كلوا من طيبات ما رزقناكم وما ظلمونا ولكن كانوا انفسهم يظلمون﴾ برقم (٤٤٧٨) وفي باب: (ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارني انظر اليك قال لن تراني ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف تراني فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسى صعقا فلما افاق قال سبحانك تبت اليك وانا اول المومنين) برقم (٤٦٣٩) وفي الطب باب: المن شفاء للعين برقم (٥٧٠٨) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في الكمارة والعجوة برقم (٢٠٦٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الكماة والعجوة برقم (٣٤٥٤) انظر (التحفة) برقم (٤٤٦٥)

[5343] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣١٠)

[5344] (. . .)وحدثناه محمد بن المثنى حدثنى محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال واخبرنى الحكم بن عتيبة عن الحسن العرنى عن عمرو بن حريث
عن سعيد بن زيد عن النبى ﷺ قال شعبة لما حدثنى به الحكم لم انكره من حديث عبد الملك

[5344]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور یہاں شعبہ ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، اس لیے کہتے ہیں، جب یہ روایت مجھے حکم نے سنائی تو میں نے اس کا انکار نہ کیا، کیونکہ میں سن چکا تھا۔

[5345] ۱۵۹۔(. . .)حدثنا سعيد بن عمرو الاشعثى اخبرنا عبثر عن مطرف عن الحكم عن الحسن عن عمرو بن حريث
عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال قال رسول الله ﷺ ((الكمأة من المن الذى انزل الله تبارك وتعالى على بنى اسرآئيل ومآؤها شفآء للعين))

[5345]۔حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی اس منّ میں سے ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل پر اتارا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔“

[5346] ۱۶۰۔(. . .)و حدثنا اسحق بن ابراهيم اخبرنا جرير عن مطرف عن الحكم بن عتيبة عن الحسن العرنى عن عمرو بن حريث
عن سعيد بن زيد عن النبى ﷺ قال ((الكمأة من المن الذى انزل الله على موسى ومآؤها شفآء للعين))

[5346]۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی اس مَنّ میں سے ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔“

[5347] ۱۶۱۔(. . .)حدثنا ابن ابى عمر حدثنا سفيان عن عبد الملك بن عمير قال سمعت عمرو بن حريث قال سمعت
سعيد بن زيد يقول قال رسول الله ﷺ ((الكمأة من المن الذى انزل الله عزوجل

[5344] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)
[5345] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)
[5346] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)
[5347] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)

عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ))

[5347] ۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھنبی مَـنّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔''

[5348] ١٦٢۔(...)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ

[5348]۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھنبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

٢٩...... بَاب: فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاث

باب ٢٩: پیلوں کے سیاہ پھل یا سیاہ پیلوں کی فضیلت

[5349] ١٦٣۔(٢٠٥٠)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا)) أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ

[5349]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام مر الظہران میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم پیلوں چن رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے سیاہ کا انتخاب کرو،'' ہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! گویا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر ایک نبی نے ان کو چرایا ہے،'' یا اس قسم کی بات فرمائی۔

فائدہ:...... جلیل القدر انبیاء علیہم السلام اپنی ابتدائی زندگی میں بکریاں چراتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا

[5348] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)

[5349] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: الكباث وهو ورق الاراك برقم (٥٤٥٣) وفي احاديث الانبياء باب: يعكفون على اصنام لهم برقم (٣٤٠٦) انظر (التحفة) برقم (٣١٥٥)

انتظام اس لیے کیا گیا ہے کہ بکری ایک کمزور جانور ہے، جس کو چرانے کے لیے انسان کو صبر و تحمل اور پیار و شفقت کی ضرورت ہے، وہ ادھر ادھر بھاگتی ہے اور اس کو مختلف جگہوں میں لے جانا پڑتا ہے، اس لیے ریوڑ کو اکٹھا کرنے کے لیے چرواہے کو بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے، لیکن وہ ان پر غصہ نہیں نکال سکتا، اس لیے ان کی چرانے کی صورت میں انسان کو تواضع و فروتنی اختیار کرنی پڑتی ہے اور ان کے مختلف طبائع کو سمجھنا اور اس کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے، اس طرح انبیاء ان کو اپنی امتوں کے ساتھ تواضع اور شفقت سے پیش آنے اور ان کو اکٹھا رکھنے کا تجربہ پہلے سے حاصل ہو جاتا ہے۔

۳۰...... بَاب: فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأَدُّمِ بِهِ

باب ۳۰: سرکہ کی فضیلت اور اس کو بطور سالن استعمال کرنا

[5350] ١٦٤ ـ(٢٠٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ))

[5350] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بہترین سالن، سرکہ ہے یا سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ اِدام: کی جمع اُدُم ہے، جس طرح کِتَاب کی جمع کُتُب ہے۔

[5351] ١٦٥ ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه مُوسٰى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ

[5351] ـ امام صاحب ایک اور استاد سے سلیمان بن بلال ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔'' اس میں اُدُم یا بلا شک آیا ہے۔

[5352] ١٦٦ ـ(٢٠٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي سفيان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ((نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ))

[5350] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی الخل برقم (١٨٤٠) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: الائتدام بالخل برقم (٣٣١٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٤٣)

[5351] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٣١٨)

[5352] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٢٩٠)

[5352] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا، ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے اسے ہی منگوا لیا اور اس کے ساتھ روٹی کھانے لگے اور فرماتے ''سرکہ بہترین سالن ہے، بہترین سالن سرکہ ہے۔''

فائدہ:...... عربوں کے لیے اس دور میں سرکہ کا حصول بہت آسان تھا، اس لیے یہ عام تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کھانے میں تکلف روا نہیں رکھتے تھے، جو میسر آ جاتا کھا لیتے اور انگوری سرکہ ویسے بھی لذیذ ہوتا ہے۔

[5353] ۱۶۷۔(. . .)حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ ((مَا مِنْ أُدُمٍ)) فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ)) قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ ((الْخَلَّ مُنْذُ)) سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ و قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ

[5353] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور اسے روٹی کے ٹکڑے پیش کیے اور آپ نے پوچھا، ''کوئی سالن ہے؟'' گھر والوں نے کہا، تھوڑے سے سرکہ کے سوا کچھ نہیں، آپ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، میں سرکہ کو پسند رکھتا ہوں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد طلحہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، جب سے میں نے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، میں سرکہ کو پسند رکھتا ہوں۔

مفردات الحدیث ❊ فِلق: فِلْقَةَ کی جمع ہے، ٹکڑے کو کہتے ہیں، کِسْرَة کا ہم وزن اور ہم معنی ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان دوسرے کو ہاتھ پکڑ کر گھر لے جا سکتا ہے، یا چلتے وقت دوسرے کا ہاتھ پکڑا جا سکتا ہے۔

[5354] ۱۶۸۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ إِلَى قَوْلِهِ ((فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[5353] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی الخل برقم (۳۸۲۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان والنذور باب: اذا حلف ان یاتدم خبزا بخل ۷/ ۱۴۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۳۸)

[5354] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۳۲۱)

[5354] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں صرف آپ کے اس فرمان تک حدیث ہے، ''سرکہ بہترین سالن ہے۔'' بعد والا حصہ نہیں، جابر وطلحہ کا قول بیان نہیں کیا۔

[5355] ۱۶۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي زَيْنَبَ حَدَّثَنِي اَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سمعت جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ غَدَآءٍ)) فَقَالُوا نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نبي فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ مِنْ اُدْمٍ)) قَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ ((هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْاُدْمُ هُوَ))

[5355] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ گزرے، آپ نے مجھے اشارہ فرمایا تو میں اٹھ کر آپ کے پاس چلا گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل پڑے، حتی کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے حجرہ کے پاس پہنچ گئے تو اندر داخل ہو گئے، پھر آپ نے مجھے اجازت دی اور میں پردہ کی حالت میں ان کی پاس پہنچ گیا، آپ نے پوچھا، ''کیا صبح کا کھانا ہے؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں، آپ کو تین روٹیاں پیش کی گئیں اور انہیں ایک دسترخوان پر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ ایک روٹی پکڑ کر اپنے آگے رکھ لی اور دوسری روٹی پکڑ کر میرے آگے رکھ دی، پھر تیسری روٹی پکڑ کر اس کے دو حصے کیے اور اس کا آدھا حصہ اپنے آگے رکھ لیا اور آدھا حصہ میرے آگے رکھ دیا، پھر پوچھا، ''کوئی سالن ہے؟'' انہوں نے کہا، نہیں، مگر تھوڑا سا سرکہ ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے لاؤ، وہ تو بہترین سالن ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ بَنِيٌّ: کھجور کے پتوں کا دسترخوان۔ بَنِيّ، با پر زبر اور نون پر زبر ہے، کھجور کے پتوں کا تھال۔

[5355] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳٤٥٥)

۳۱...... بَاب: اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّومِ، وَاَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ أَرَادَ خِطَابَ الْكِبَارِ تَرْكُهُ، وَكَذَا مَا فِي مَعْنَاهُ

باب ۳۱: لہسن کھانا جائز ہے، لیکن اگر بڑوں سے ہم کلام ہونا ہو تو اس کو نہیں کھانا چاہیے، اس جیسی دوسری بدبودار چیزوں کا بھی یہی حکم ہے

[5356] ۱۷۰-(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سمرة عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ اِلَيَّ وَاِنَّهُ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ ((لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ))

[5356]۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی کھانا لایا جاتا، آپ اس سے کھا لیتے اور اس کا بچا ہوا حصہ میری طرف بھیج دیتے اور آپ نے ایک دن مجھے بچا ہوا کھانا بھیجا، جس سے آپ نے کھایا نہیں تھا، کیونکہ اس میں لہسن تھا تو میں نے آپ سے پوچھا، کیا وہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔'' میں نے کہا، جو آپ کو ناپسند ہے مجھے بھی ناپسند ہے۔

فائدہ :...... کچا لہسن کھانا پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ اس میں بو ہوتی ہے، لیکن اگر اس کو اچھی طرح پکا کر اس کی بو ختم کر دی جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کچا لہسن کھا کر مسجد میں یا مجلس میں آنا درست نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، اگر کھانا بھیجنے والا زیادہ کھانا بھیج دے یا کوئی دوسرا اس میں سے کچھ کھانے کا خواہش مند ہو تو اس کا کچھ حصہ چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ اس حدیث میں اس دور کی صورت حال بیان کی گئی، جب آپ حضرت ابو ایوب انصاری کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔

[5357] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[5357]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5358] ۱۷۱-(...) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ اَبُو زَيْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ

[5356] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۴۵۵)
[5357] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۴۵۵)
[5358] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۴۵۳)

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَفْلَحَ مَوْلٰی اَبِی اَیُّوبَ عَنْ اَبِی اَیُّوبَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَزَلَ عَلَیْهِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ فِی السُّفْلِ وَاَبُو اَیُّوبَ فِی الْعُلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُو اَیُّوبَ لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِی فَوْقَ رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِی جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((السُّفْلُ اَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا اَعْلُو سَقِیفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ ﷺ فِی الْعُلُوِّ وَاَبُو اَیُّوبَ فِی السُّفْلِ فَكَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ ﷺ طَعَامًا فَاِذَا جِیءَ بِهِ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهِ فَیَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِیهِ ثُومٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ ﷺ فَقِیلَ لَهُ لَمْ یَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَا وَلٰكِنِّی اَكْرَهُهُ)) قَالَ فَاِنِّی اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُؤْتٰی بالوحی

[5358] ۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں ٹھہرے تو نبی اکرم ﷺ نچلی منزل میں ٹھہرے اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں تھے، سو ابو ایوب ایک رات بیدار ہوئے تو کہنے لگے ہم رسول اللہ ﷺ کے سر (اوپر) پر چلیں تو وہ ایک طرف ہٹ گئے اور ایک طرف رات گزاری، پھر نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نچلی منزل میں آسانی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، میں اس چھت پر نہیں چڑھ سکتا، جس کے نیچے آپ ہوں، تب نبی اکرم ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور ابو ایوب نچلی منزل میں آ گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرواتے تھے، جب کھانا ان کے پاس واپس آتا، وہ آپ کی انگلیوں کی جگہ کے بارے میں پوچھتے، اور آپ کی انگلیوں کی جگہ کی جستجو کرتے، انہوں نے ایک دن آپ کے لیے کھانا تیار کروایا، اس میں لہسن تھا، جب ان کے پاس واپس لایا گیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کی جگہ (جہاں سے آپ نے کھایا تھا) کے بارے میں پوچھا تو انہیں بتایا گیا، آپ نے کھایا نہیں ہے تو وہ گھبرا کر اوپر چڑھ کر آپ کے پاس گئے اور پوچھا، کیا وہ حرام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا، جسے آپ ناپسند کرتے ہیں یا ناپسند کیا ہے، میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں، '' ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس وحی لائی جاتی تھی۔

فائدہ :......اس حدیث سے صحابہ کرام کی حضور اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت اور آپ کی تعظیم و توقیر کا اظہار ہوتا ہے کہ حضرت ابو ایوب کھانے میں آپ کی انگلیوں والی جگہ سے کھاتے اور آپ کا پس خوردہ کھاتے، آپ کی پسند اور ناپسند کا لحاظ رکھتے اور آپ کے اوپر والی منزل میں رہنا گوارا نہیں کیا، حالانکہ آپ کے لیے اور آپ کے پاس آنے والوں کے لیے آپ کا نچلی منزل میں رہنا سہولت اور آسانی کا باعث تھا، لیکن آپ نے اپنے میزبان کے

جذبات کا لحاظ رکھا اور اوپر کی منزل پر منتقل ہو گئے، لیکن ہمارے ہاں ادب و احترام کو ایک تکلف خیال کیا جاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ بدبودار چیز سے اس لیے بھی پرہیز کرتے تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ نے آنا ہوتا تھا اور معلوم ہوتا ہے، لہسن کو اچھی طرح پکایا نہیں گیا تھا، اس لیے اس کی بو باقی رہ گئی تھی، اب اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔ حقہ اور سگریٹ پی کر مسجد میں آنا اور بدبودار منہ سے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنا کتنا ناپسندیدہ کام ہے اور منہ میں نسوار رکھ کر نماز پڑھنا کس قدر بری حرکت ہے۔

۳۲...... بَاب: إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ إِيثَارِهِ

باب ۳۲: مہمان کی تکریم اور اس کے لیے ایثار کرنے کی فضیلت

[5359] ۱۷۲ ۔(۲۰۵۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ ((مَنْ يُّضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

[5359] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، میں بھوکا ہوں تو آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس پیغام بھیجا، اس نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ نے دوسری کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے بھی یہ بات کہی، حتی کہ ان سب نے یہی جواب دیا، نہیں، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس

[5359] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: قوله تعالى ﴿ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة﴾ برقم (۳۷۹۸) وفي التفسير باب: ﴿ويؤثرون على انفسهم﴾ برقم (۴۸۸۹) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الحشر برقم (۳۳۰۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۱۹)

صرف پانی ہے تو آپ نے فرمایا: ''جو آج رات اس کی مہمان نوازی کرے گا، اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔'' تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہا، میں، اے اللہ کے رسول! وہ اس کو لے کر اپنے گھر چلا گیا اور اپنی بیوی سے کہا، کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا، نہیں، سوائے میرے بچوں کی خوراک کے، اس نے کہا، انہیں کسی چیز سے بہلا دے اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ گل کر دینا اور اسے یوں دکھانا کہ ہم کھا رہے ہیں تو جب وہ کھانے کے لیے بڑھے تو اٹھ کر چراغ بجھا دینا، سو وہ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا، جب صبح ہوئی، وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ''آج رات تم نے اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا، اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ضرورت مند اور محتاج کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی سے پیش آنا چاہیے، اگر انسان خود یہ کام نہ کر سکتا ہو تو پھر دوسروں کو اس کی ترغیب دے، حضور اکرم ﷺ نے پہلے اپنے گھروں سے اس کو کھانا مہیا کرنے کی کوشش فرمائی، یہ نہ ہو سکا تو پھر دوسروں کو ترغیب دی، پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جو ایک مال دار صحابی تھے، وہ اس کو ساتھ لے گئے، لیکن اتفاقاً اس رات ان کے گھر میں مہمان کے لیے وافر کھانا نہ تھا، اس لیے انہوں نے ایک تدبیر کے ذریعہ اسے کھانا کھلایا اور اسے یہ محسوس نہ ہونے دیا کہ ان کے پاس کھانا کم ہے، اس سے سب سیر نہیں ہو سکتے، تاکہ وہ کھانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے۔

[5360] ۱۷۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ ابی حازم عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوتُهٗ وَقُوتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِی الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئُ السِّرَاجَ وَقَرِّبِی لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ [الحشر: ۹]

[5360]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی ایک انصاری کا رات کو مہمان بنا اور اس کے پاس اپنے اور بچوں کی خوراک کے سوا کچھ نہ تھا تو اس نے اپنی بیوی کو کہا، بچوں کو سلا دے اور چراغ گل کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ مہمان کو پیش کر دے، اسی سلسلہ میں یہ آیت اتاری، ''وہ اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود فاقہ سے ہوں۔'' حشر آیت نمبر ۹۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انصاری صحابی کے پاس اپنے اور اپنے بچوں کے لیے بقدر گزارہ کھانا موجود تھا، لیکن اتنا نہ تھا کہ سب اس سے سیر ہو سکتے، اس لیے انہوں نے مہمان کے لیے ایثار کرتے ہوئے ایک تدبیر اور حیلہ سوچا کہ پتہ نہیں، وہ کب کا بھوکا ہے اور اسے کتنا کھانا درکار ہو، اس لیے اگر بچ گیا تو بچوں کو کھلا دیں گے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے شدید بھوک میں مبتلا نہ تھے، وگرنہ ان کو بہلا کر سلانا ممکن نہ ہوتا۔

[5360] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۳۲۷)

[5361] (. . .)وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ ((اَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى رَحْلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ

[5361] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تاکہ آپ اس کی مہمان نوازی کریں اور آپ کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ تھا، اس لیے آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی شخص ہے، جو اس کی مہمان نوازی کرے، اللہ اس پر رحم فرمائے؛'' تو ایک انصاری ابوطلحہ نامی کھڑا ہوا اور اسے اپنے گھر لے گیا اور آگے جریر کی طرح حدیث بیان کی اور وکیع کی طرح آیت کے اترنے کا تذکرہ کیا۔

[5362] ١٧٤-(٢٠٥٥)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى
عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلَى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا اِلَى اَهْلِهٖ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((احْتَلِبُوا)) هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَاْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَاْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهٖ حَاجَةٌ اِلَى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ

[5361] تقدم تخريجه برقم (٥٣٢٧)

[5362] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: كيف السلام برقم (٢٧١٩) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٦)

خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَاي وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ ((**اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ أَسْقَانِي**)) قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ**)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا**)) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ

[5362] ۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو ساتھی آئے اور ہمارے کان اور ہماری آنکھیں بھوک کی وجہ سے ختم ہو رہے تھے، یعنی ہماری سماعت اور بصارت متاثر ہو رہی تھی تو ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے پیش کرنے لگے اور ان میں سے کوئی ہمیں قبول کرنے کی سکت نہ رکھتا تھا تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ہمیں لے کر اپنے گھر چلے گئے تو وہاں تین بکریاں موجود تھیں، سو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے مشترکہ طور پر ان کو دوہ لو۔'' تو ہم ان کا دودھ نکال لیتے اور ہم میں سے ہر انسان اپنا حصہ پی لیتا اور ہم نبی اکرم ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے تو آپ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کہتے جس سے سونے والا بیدار نہ ہوا اور بیدار سن لے، پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھتے، پھر اپنے مشروب کے پاس آ کر اسے نوش فرما لیتے، ایک رات میرے پاس شیطان آیا، جبکہ میں اپنا حصہ پی چکا تھا، کہنے لگا، محمد (ﷺ) انصار کے پاس جاتا ہے، وہ اسے تحفے پیش کرتے ہیں اور وہ ان کے ہاں اپنی ضرورت کی چیز پا لیتے ہیں، اسے اس گھونٹ کی ضرورت نہیں ہے تو میں اس کے پاس آیا اور اسے پی لیا تو جب وہ میرے پیٹ

میں سما گیا اور میں نے جان لیا، اب اس تک پہنچنے کی کوئی راہ نہیں، (وہ واپس نہیں آ سکتا) شیطان نے مجھے پشیمان کرنا شروع کر دیا، کہنے لگا، تم پر افسوس! تو نے کیا حرکت کی؟ کیا تو نے محمد (ﷺ) کا مشروب بھی پی لیا ہے؟ وہ آئے گا اور اسے نہ پا کر تیرے خلاف دعا کرے گا اور تو ہلاک ہو جائے گا، جس سے تیری دنیا اور آخرت تباہ ہو جائے گی اور مجھ پر ایک چادر تھی، جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور مجھے نیند نہیں آ رہی تھی، جبکہ میرے دونوں ساتھی سو چکے تھے اور انہوں نے میرے والی حرکت نہ کی تھی، اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے معمول کے مطابق سلام کہا، پھر مسجد میں آ کر نماز پڑھی، پھر اپنے مشروب کے پاس آئے، اس سے پردہ اٹھایا تو برتن میں کچھ نہ پایا، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، میں نے دل میں کہا، اب آپ میرے خلاف دعا کریں گے، جس سے میں ہلاک ہو جاؤں گا، آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! مجھے کھلانے والے کو کھلا اور مجھے پلانے والے کو پلا۔'' تو میں نے اپنی چادر کی طرف توجہ کی اور اسے اپنے اوپر اچھی طرح باندھ لیا اور چھری پکڑی اور بکریوں کی طرف چل پڑا تاکہ جو ان میں سے زیادہ موٹی ہو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کروں تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اور ان سب کے تھنوں میں دودھ جمع ہو چکا تھا تو میں نے محمد (ﷺ) کے گھر والوں کا وہ برتن لیا، جس میں وہ دودھ نکالنے کی خواہش نہیں کر سکتے تھے، میں نے اس میں دودھ دوہا، حتی کہ اس پر جھاگ آ گئی، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا، ''کیا آج رات تم نے اپنا مشروب پی لیا؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! پیجئے، آپ نے پی لیا، پھر مجھے پکڑا دیا، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! پیجئے، آپ نے پیا اور پھر مجھے پکڑا دیا، جب میں نے سمجھ لیا کہ نبی اکرم ﷺ سیر ہو چکے ہیں اور میں نے آپ کی دعا بھی لے لی، میں کھل کھلا کر ہنس پڑا، حتی کہ زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تیری حرکتوں میں سے ایک ہے، اے مقداد!'' اس پر میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا اور میں نے یہ کام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو محض اللہ کی رحمت ہے تو نے مجھے آگاہ کیوں نہ کیا، ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو جگاتے، اور وہ بھی اس رحمت سے حصہ پا لیتے'' میں نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، جب آپ نے اس کو پا لیا اور میں نے آپ کے ساتھ اس کو پا لیا، یہ لوگوں میں سے کس کو ملتی ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **الجُرْعَة:** گھونٹ۔ ❷ **وَغَلَتْ فِي بَطْنِي:** میرے پیٹ میں اس نے جگہ بنالی۔

❸ **حافلة:** وہ دودھ جمع کر چکی تھی، حافلة کی جمع حُفَّل ہے، سب نے دودھ جمع کر لیا تھا، سب کے تھنوں میں دودھ بھر گیا تھا۔ **رُغوہ:** دودھ کے اوپر اٹھنے والی جھاگ، **احدی سواء تك:** تیری کرتوتوں میں سے ایک کرتوت ہے۔

فائدہ:......اس حدیث میں صحابہ کرام کے فقر و فاقہ کا اظہار ہو رہا ہے کہ ان میں سے (جن کو وہ ملے) کسی کے پاس اتنی سکت نہ تھی کہ وہ تین آدمیوں کی مہمان نوازی کر سکتا، مجبور ہو کر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ بھی دودھ کے سوا انہیں کچھ پیش نہ کر سکے اور وہ آپ کے ساتھ دودھ پر ہی گذارہ کرتے رہے تھے، حتی کہ شیطان نے حضرت مقداد کے دل میں عجیب سوچ پیدا کی اور انہیں سے ایک حرکت سرزد کروا کر انہیں پشیمان کرنا شروع کر دیا، جس کے نتیجہ میں اللہ کی رحمت کا ظہور ہوا اور بکریوں کے تھنوں میں دوبارہ دودھ جمع ہو گیا، تا کہ شرمسار ہونے والا آپ کا معجزہ بھی دیکھ لے اور آپ دودھ سے محروم بھی نہ رہیں اور حضرت مقداد، آپ کی دعا کے مستحق ٹھہرے، جس سے وہ خوف اور غم و حزن سے نکل کر خوشی سے سرشار ہو گئے۔

[5363] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5363]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5364] ١٧٥۔(٢٠٥٦) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ وَحَدَّثَ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُشْوٰى قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَآئِبًا خَبَاَ لَهٗ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيرِ اَوْ كَمَا قَالَ

[5363] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٣٠)
[5364] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: الشراء والبيع مع المشركين واهل الحرب برقم (٢٢١٦) وفی الهبة باب: قبول الهدية من المشركين برقم (٢٦١٨) انظر (التحفة) برقم (٩٦٨٩)

[5364] ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک سوتیس افراد تھے تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، ''کیا تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا ہے؟'' تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے قریب آٹا نکلا، اسے گوندھا گیا، پھر ایک مشرک آدمی پراگندہ بال یا لمبا تڑنگا بکریاں ہانکتے ہوئے آیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیچتے ہو یا عطیہ ہے یا فرمایا ہبہ ہے؟'' اس نے کہا نہیں، بلکہ بیچوں گا، آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی، اسے تیار کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی کلیجی کو بھوننے کا حکم دیا اور اللہ کی قسم! ایک سوتیس آدمیوں میں سے ہر ایک کے لیے آپ نے اس کلیجی سے ایک ٹکڑا کاٹا، اگر موجود تھا تو اس کو دے دیا اور اگر غیر موجود تھا تو اس کے لیے رکھ لیا گیا اور بکری کے گوشت کو دو پیالوں میں ڈالا، ان سے سب نے کھایا اور ہم سیر ہو گئے اور دونوں پیالوں میں کھانا بچ گیا، اسے میں نے اونٹ پر رکھ لیا، یا جو بات انہوں نے کہی۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ مُشْعَانٌ: پراگندہ اور بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد جیسا کہ راوی نے تفسیر کی ہے۔ ❷ حُزَّةٌ: ٹکڑا، حصہ۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرک کے ساتھ خرید و فروخت کرنا جائز ہے اور اس سے تحفہ بھی قبول کیا جا سکتا ہے، اور اس سے آپ کے معجزہ کا اظہار ہو رہا ہے کہ آپ نے ایک بکری کی کلیجی کو ایک سوتیس آدمیوں میں تقسیم فرمایا اور وہ سب ایک بکری کے گوشت سے سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا، جبکہ آٹا صرف ایک صاع (ڈھائی کلو یا بقول احناف چار کلو) تھا، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کھانا اکٹھے کھانا باعث برکت ہے، کیونکہ اتفاق و اتحاد میں برکت ہے۔

[5365] ١٧٦۔(٢٠٥٧)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ اَنَّهُ حدّثه

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ

[5365] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مواقیت الصلاة باب: سمر مع الضیف والاهل برقم (٦٠٢) وفی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٥٨١) وفی الادب باب: ما یکره من الغضب والجزع عند الضیف برقم (٦١٤٠) وفی باب: قول الضیف لصاحبه والله لا آکل حتی تاکل برقم (٦١٤١) وابو داود فی (سننه) فی الایمان والنذور باب: فیمن حلف علی طعام لا یاکله برقم (٣٢٧٠) وبرقم (٣٢٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٦٨٨)

بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ)) اَوْ كَمَا قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوبَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِي وَاُمِّي وَلَا اَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ فَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوبَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ يَا اُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوبَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ اِلَّا اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُونَ اَوْ كَمَا قَالَ

[5365] ۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے، وہ تین کو لے اور جس کے پاس چار کا کھانا، وہ پانچواں چھٹا لے جائے۔'' یا جو آپ نے فرمایا: ''اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تین افرد کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس افراد کو لے گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تین افراد لائے کیونکہ گھر میں، میں، میرا باپ اور میری ماں تھے، (اور عبدالرحمٰن کے شاگرد کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کیا انہوں نے کہا، میری بیوی اور ہمارے دونوں گھروں کا مشترکہ خادم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے شام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ہاں کھایا، پھر عشاء کی نماز پڑھنے تک وہیں ٹھہرے رہے، پھر دوبارہ وہیں آئے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ سونے لگے اور جس قدر اللہ کو منظور تھا، اتنی رات گزرنے کے بعد آئے، ان کی بیوی نے ان سے کہا، اپنے مہمانوں یا مہمان سے کیوں رکے رہے؟ انہوں نے پوچھا کہ یا تم نے ان کو شام کا کھانا نہیں کھلایا؟ اس نے کہا، انہوں نے آپ کی آمد تک انکار کیا، گھر والوں نے ان کے سامنے پیش کیا تھا اور وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں جا کر چھپ گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے احمق، نادان، تیری ناک کٹے

اور برا بھلا کہا اور مہمانوں کو کہا، کھاؤ، یہ تمہارے لیے خوش گوار نہ ہو اور کہا، اللہ کی قسم! میں کبھی بھی اس کو نہیں کھاؤں گا اور اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ اٹھاتے، اس سے زیادہ نیچے سے ابھر آتا، حتی کہ ہم سیر ہو گئے اور وہ پہلے سے زیادہ ہو گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر نظر دوڑائی تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ تھا، انہوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے بنوفراس کے فرد، یہ کیا ہوا؟ اس نے کہا، نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے اور اس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور فرمایا، وہ قسم تو شیطانی کام تھا، پھر اس سے لقمہ اٹھایا، پھر اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، وہ صبح تک آپ کے پاس رہا، ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا، مدت گزر گئی اور ہم نے بارہ نگران مقرر کیے، ہر آدمی کے ماتحت لوگ تھے، اللہ ہی جانتا ہے، ہر ایک آدمی کے تحت کتنے لوگ تھے، اتنی بات ہے کہ آپ نے کھانا ان کے ساتھ بھیجا اور ان سب نے اس سے کھایا، یا جو الفاظ استاد نے کہے۔

مفردات الحديث

❶ **يا غُنْثَرُ**: اے نادان، جاہل، کمینے، کیونکہ انہوں نے سمجھا عبدالرحمٰن نے مہمانوں کو کھانا کھلانے میں کوتاہی کی ہے، اس لیے، انہیں برا بھلا کہا اور ناک کٹنے کی بات کی۔ ❷ **لا هنيئا**: تم نے گھر والوں کو پریشان کیا اور بیٹے کی بجائے باپ کی حاضری پر اصرار کیا، اس لیے کھانا تمہارے لیے خوش گوار نہ ہو، یا کھانا پڑے پڑے ٹھنڈا ہو گیا، اس لیے خوش گوار نہیں ہے۔

قُرَّةِ عيني: کھانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہوئی، جو ان کے لیے مسرت و شادمانی کا باعث بنی۔

فائدہ: ...... اصحاب صفہ، طالب علم تھے، جو گھر بار چھوڑ کر تعلیم کے لیے آپ کے پاس آتے تھے اور مسجد کے چھپر میں ہی رہتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانے کا انتظام فرماتے اور وہ خود بھی اس کے لیے کوشش کرتے اور آپ نے لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ایک دن ساتھیوں سے فرمایا، ہر آدمی اپنی وسعت و گنجائش کے مطابق ان میں سے ایک یا دو کو لے جائے اور دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے خود اپنے گھر کے افراد کی تعدد کے مطابق دس آدمیوں کو لے گئے، اس طرح آپ نے آغاز اپنے گھر سے کیا اور سب سے زیادہ جود و سخا کا مظاہرہ فرمایا اور یہ اسوہ حسنہ ہی دراصل لوگوں کو حوصلہ دلاتا ہے اور ان کے اندر کام کرنے کی رغبت پیدا کرتا ہے، جو بدقسمتی سے آج مفقود ہے، کوئی دینی و دنیوی لیڈر دوسروں کے لیے نمونہ نہیں بنتا صرف زبانی کلامی نعروں سے لوگوں کا پیٹ بھرتا ہے، آج یہ لوگ اپنی تجوریوں کا منہ کھول دیں تو لوگ بھی یقیناً ان کی اقتدا میں اپنا مال فقراء اور مساکین کو دینے کے لیے تیار ہو جائیں اور غربت کا علاج ہو جائے اور اس حدیث سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی تعلق اور ربط بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنے مہمان اپنے بیٹے کے سپرد کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گئے اور رات گئے تک، جب تک آپ سو نے نہیں گئے، گھر واپس نہیں آئے اور پھر مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی کا مرتکب خیال کر کے اپنے شادی شدہ بیٹے کو بھی برا بھلا کہا اور وہ ڈر کے

مارے چھپ گیا، جس سے معلوم ہوا وہ دوسروں کے لیے تو بہت نرم اور شفیق تھے، لیکن بیٹوں کا سخت محاسبہ کرتے تھے اور انہوں نے مہمانوں کے بیجا اصرار پر غصہ کا اظہار فرماتے ہوئے، کھانا کھانے سے انکار کیا اور قسم اٹھا دی، لیکن جب مہمانوں نے بھی قسم اٹھا دی تو اپنی قسم کو توڑ ڈالا تا کہ مہمان بھوکے نہ رہیں اور اس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کی کرامت ظاہر کردی کہ کھانے میں برکت ڈال دی، جس کو دیکھ کر انہوں نے دوبارہ لقمہ لیا اور پھر وہ کھانا آپ کو پیش کر دیا، جس میں آپ کی کرامت کا ظہور ہوا کہ وہ کھانا بارہ افراد کے ماتحت افراد کے لیے کافی ہو گیا۔"

[5366] ۱۷۷۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ أَلَمْ آمُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا لِي ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ)) قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ

[5366]۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہمارے ہاں مہمان آئے اور میرے والد رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر گفتگو کیا کرتے تھے، اس لیے وہ چلے گئے اور مجھے کہہ گئے، اے عبدالرحمٰن، اپنے

[5366] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۵۳۳۳) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی طعام الواحد يكفى الاثنين برقم (۱۸۲۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۰٤)

مہمانوں سے فارغ ہو جانا، یعنی ان کی ضیافت کرنا تو جب شام ہوگئی، ہم نے انہیں ان کی ضیافت پیش کی، انہوں نے (کھانے سے) انکار کر دیا، کہنے لگے، گھر کا مالک آ کر ہمارے ساتھ کھانا کھائے تو ہم تب کھائیں گے، میں نے ان سے کہا، وہ سخت گیر آدمی ہے اور اگر تم نے کھانا نہ کھایا تو مجھے خطرہ ہے کہ تو وہ مجھے سزا دیں گے، یعنی مجھے ان سے تکلیف برداشت کرنی پڑے گی، انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا تو جب وہ آئے، ان کے بارے میں سوال کرنے سے پہلے کوئی گفتگو نہیں کی، پوچھا، کیا تم اپنے مہمانوں سے فارغ ہو گئے ہو؟ گھر والوں نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! ہم فارغ نہیں ہوئے، انہوں نے کہا، کیا میں عبدالرحمٰن کو حکم دے کر نہیں گیا تھا؟ اور میں ان سے ایک طرف ہٹ گیا، انہوں نے کہا، اے عبدالرحمٰن! تو میں دور ہٹ گیا، انہوں نے کہا، اے احمق، کمینے، میں تمہیں قسم دیتا ہوں، اگر میری آواز سن رہے ہو تو آ جاؤ تو میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا، اللہ کی قسم! میرا کوئی قصور نہیں، یہ آپ کے مہمان ہیں، ان سے پوچھ لیجئے، میں نے انہیں ان کی ضیافت پیش کی تھی، انہوں نے آپ کی آمد تک کھانے سے انکار کر دیا تو ابوبکر نے ان سے پوچھا، تم نے ہماری ضیافت قبول کرنے سے کیوں انکار کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم بھی اسے نہیں کھائیں گے، جب تک آپ اسے نہیں کھاتے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، آج کی رات جیسا شر کبھی نہیں دیکھا، تم پر افسوس، تمہیں کیا ہوا ہے، تم ہماری دعوت قبول نہیں کرتے ہو؟ پھر ابوبکر نے کہا، پہلی بات (قسم) تو شیطانی فعل ہے، اپنی ضیافت کی طرف بڑھو، کھانا لایا گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کر دیا اور وہ بھی کھانے لگے، جب صبح ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! مہمانوں نے قسم کو پورا کیا اور میں نے قسم توڑ ڈالی اور آپ کو پورا واقعہ سنایا، آپ نے فرمایا: ''بلکہ تو ان سے زیادہ وفادار اور اطاعت گزار ہے اور ان سے بہترین ہے۔'' عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے کفارہ کا علم نہیں ہو سکا۔

فائدہ :...... مہمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احترام میں کھانا کھانے سے انکار کیا تھا کہ وہ آ جائیں تو ان کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے عذر کی بنا پر ضیافت کا کام بیٹے کے سپرد کر گئے اور اسے تاکید فرما گئے تھے کہ مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے انہیں اس سے آگاہ بھی کر دیا تھا، اس لیے انہیں کھانا کھا لینا چاہیے تھا، گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا، اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ناراضگی کا اظہار کیا، لیکن پھر ضیافت کا حق ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی قسم توڑ دی اور شریعت کا یہی تقاضا ہے کہ اگر قسم توڑنا بہتر ہو تو اس کو توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہیے، کفارہ سے ڈر کر قسم پر اصرار نہیں کرنا چاہیے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شریعت کے ضابطہ کے مطابق قسم توڑ دی اور ظاہر کفارہ بھی دیا ہوگا، جس کا آپ کے بیٹے، یا راوی کو علم نہیں ہو سکا۔

۳۳...... بَاب: فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ، وَأَنَّ طَعَامَ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب ۳۳: کم کھانے میں غمگساری اور ہمدردی کرنے کی فضیلت اور واقعہ یہ ہے کہ دو کا کھانا تین کو کفایت کر جاتا ہے اور اس سے ملتی صورت میں بھی

[5367] ۱۷۸-(۲۰۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

[5367]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کا کھانا تین افراد کے لیے کافی ہے اور تین افراد کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد امت کو قناعت اور ہمدردی کا سبق دینا ہے کہ کھانا کم ہو تو پھر بھی دوسروں کے ساتھ مواساۃ اور ہمدردی کا رویہ اختیار کرنا چاہیے، دو آدمیوں کا کھانا، تین، چار کے لیے کفایت کر سکتا ہے، اس کا انحصار وسعت ظرفی اور کشادہ دلی پر ہے، جتنا ظرف بڑا ہوگا، اتنی برکت زیادہ ہوگی، کیونکہ ہر وقت اور ہر حالت میں پیٹ بھرنا ضروری نہیں ہے، انسان بعض اوقات تھوڑے کھانے پر بھی گزارہ کر سکتا ہے، صرف حوصلہ کی ضرورت ہے، جو مواساۃ اور ہمدردی کے جذبہ سے پیدا ہوتا ہے۔

[5368] ۱۷۹-(۲۰۵۹)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ

[5368]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''ایک کا

[5367] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: طعام الواحد يكفي الاثنين برقم (٥٣٩٢)

[5368] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: طعام الواحد يكفي الاثنين برقم (٣٢٥٤) انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٨)

کھانا دو کے لیے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہے، اسحاق کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ کے سماع کا ذکر نہیں ہے، اتنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[5369] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

[5369]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5370] ۱۸۰۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ**))

[5370]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے۔''

[5371] ۱۸۱۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً**))

[5371]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

۳۴...... بَاب: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

باب ۳۴: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

[5372] ۱۸۲۔(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نافع

[5369] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷٤۹)

[5370] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین برقم (۱۸۲۰) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰۱)

[5371] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۳۳۸)

[5372] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء ان المومن یاکل فی معی واحد←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ))

[5372]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

[5373] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5373]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❊ مِعًى کی، جمع أَمْعَاءٌ ہے، انتڑی، آنت۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مومن آدمی کافر کی طرح کھانا پینا ہی مقصد زندگی نہیں سمجھنا چاہیے، کافر چونکہ زندگی برائے خوردن سمجھتا ہے، اس لیے خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام﴾ (سورہ محمد) اور مومن زندگی برائے بندگی سمجھتا ہے، اس لیے اس کو خوب پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیے، نیز مومن قناعت پسند ہوتا ہے اور کافر حریص ولالچی، اس لیے دونوں کے کھانے میں بہت تفاوت ہے، سات کا عدد محض کثرت اور مبالغہ کے لیے ہے، حقیقتاً سات کا عدد مراد نہیں ہے اور اس میں کم کھانے کی ترغیب دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مومن کو کم خور ہونا چاہیے، بسیار خوری کافروں کا کام ہے، اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کو کھانے میں شریک کرنے سے منع کر دیا تھا، جو کافروں کی طرح بسیار خور تھا، اس حدیث کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہر مومن کم کھاتا ہے اور ہر کافر زیادہ کھاتا ہے۔

[5374] ۱۸۳۔(...) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى

← والكافر ياكل فى سبعة امعاء برقم (١٨١٨) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٦)

[5373] طريق محمد بن عبدالله بن نمير اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الاطعمة باب: المومن ياكل فى معى واحد والكافر ياكل فى سبعة امعاء برقم (٣٢٥٧) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥٠) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق محمد بن رافع تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٧٦) وبرقم (٧٨٦٤)

[5374] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاطعمة باب: المومن ياكل فى معى واحد برقم (٥٣٩٣) انظر (التحفة) برقم (٨٥١٧)

ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

[5374] ۔ امام نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مسکین آدمی کو دیکھا اور اس کے سامنے کھانا رکھنے لگے، اس کے آگے رکھتے رہے اور وہ خوب کھانے لگا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ میرے پاس بالکل نہ آئے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''کافر ہی سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

فائدہ :...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھانے کے وقت کسی نہ کسی کو بلاتے تھے اور اس کو کھانے میں شریک کرتے تھے، اس لیے جب اس مسکین میں کافروں والی خوب پیٹ بھر کر کھانے کی خصلت دیکھی تو کہا، آئندہ اس کو میرے کھانے میں شرکت کے لیے نہ لایا جائے، بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ آدمی ابونہیک آدمی بسیار خور تھا۔

[5375] ۱۸۴۔(۲۰۶۱)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

[5375] ۔ حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حقیقی مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[5376] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عن النبي ﷺ بمثله ولم يذكر ابن عمر

[5376] ۔ امام صاحب نے ایک اور استاد سے یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔

[5377] ۱۸۵۔(۲۰۶۲)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جده عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

[5375] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۵۳)

[5376] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۵۳)

[5377] اخرجه الترمذي في (جامعه) في العلل باب (۱) برقم (۴۰۱۰) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: المومن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء برقم (۳۲۵۸) انظر (التحفة) برقم (۹۰۵۰)

[5377]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کامل مومن، ایک آنت سے کھاتا ہے اور نرا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[5378] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمِ

[5378]۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5379] ١٨٦۔(٢٠٦٣)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابيه

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَآءٍ**))

[5379]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک کافر مہمان ٹھہرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا، وہ دوہی گئی اور اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی تو اس نے اس کا برتن بھی خالی کر دیا، پھر تیسری دوہی گئی، حتی کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر وہ مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا تو اس نے اس کا دودھ پی لیا، پھر دوسری کے دوہنے کا حکم دیا تو وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

فائدہ:......اس قسم کا واقعہ کئی مسلمان ہونے والے کافروں کے ساتھ پیش آیا، ابوغزوان، جہجاہ غفاری، ابوبصرہ غفاری، نضلہ بن عمرو، ثمامہ بن اثال، قاضی عیاض اور امام نووی نے اس حدیث کا مصداق نضلہ بن عمرو کو قرار دیا ہے، لیکن حافظ ابن حجر اس پر مطمئن نہیں ہے، فتح الباری باب المؤمن یاکل معی واحد، ج۹۔

[5378] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦١)

[5379] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء ان المومن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء برقم (١٨١٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٩)

٣٥...... بَاب: لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ

باب ۳۵: کھانے میں عیب نہ نکالے

[5380] ١٨٧ـ(٢٠٦٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

[5380] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہ نکالا، اگر کسی چیز کی طلب خواہش ہوتی، اسے کھا لیتے اور اگر اس کو ناپسند کرتے چھوڑ دیتے۔

[5381] (. . .)وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5381]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5382] (. . .)وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5382]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد کی سند سے، اعمش ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... ہر قسم کا حلال اور پاک کھانا، عیب سے مبرا اور پاک ہے، ہاں بعض کھانوں سے انسان کو طبعی مناسبت نہیں ہوتی، اس لیے نفس طعام پر اعتراض کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر کھانے پکانے والے نے کھانا درست نہیں پکایا، اس میں نمک، مرچ کم وبیش ڈالا ہے، یا اس کو اچھی طرح پکایا نہیں ہے تو پھر اگر اس کی دل شکنی مقصود نہیں ہے، بلکہ اصلاح مقصود ہے تاکہ وہ آئندہ خیال رکھے، تو پھر پیار ومحبت کے ساتھ آگاہ کرنے میں کوئی

[5380] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٦٣) وفي الاطعمة باب: ما عاب النبي ﷺ طعاما برقم (٥٤٠٩) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في كراهية ذم الطعام برقم (٣٧٦٣) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في ترك العيب للنعمة برقم (٢٠٣١) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: النهي ان يعاب الطعام برقم (٣٢٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٠٣)

[5381] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٤٨)

[5382] تقدم تخريجه برقم (٥٣٤٨)

حرج نہیں ہے، لیکن اگر ضیافت کی تحقیر مقصود ہے یا دعوت کرنے والے کی شکر گزاری سے انحراف کے لیے ہے کہ کیا کھانا کھلایا ہے، یا پکانے والے کا مذاق اڑانا مقصود ہے تو پھر جائز نہیں ہے، ہاں انسان اپنی طبعی کراہت کا اظہار کر سکتا ہے کہ میں طبعی طور پر اس کھانے کو پسند نہیں کرتا، اس لیے نہیں کھا رہا۔

[5383] ۱۸۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي يَحْيٰى مَوْلٰى آلِ جعدة عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ

[5383]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کھانے میں عیب نکالتے نہیں دیکھا، جب اس کی اشتہاء (خواہش) ہوتی اسے کھا لیتے اور اگر اس کی اشتہاء نہ ہوتی، خاموش رہتے۔

[5384] وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5384]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5383] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: النهی ان یعاب الطعام برقم (۳۲۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۵۴۶۵)
[5384] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۳۴۸)

حدیث نمبر 5385 سے 5585 تک

۳۸...... كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

۳۸. لباس اور زینت کی کتاب

١...... بَاب: تَحْرِيمِ اِسْتِعْمَالِ اَوَانِيَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ لَى الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

باب ۱: پانی پینے وغیرہ کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہے

[5385] ١ ـ (٢٠٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ))

[5385] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ بس اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹا غٹ ڈالتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ يُجَرْجِرُ: غٹا غٹ، مسلسل آواز کے ساتھ۔

فائدہ :...... سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال، کھانے پینے کے لیے ہو یا کسی اور صورت کے لیے مثلاً سرمہ دانی یا سلائی بنانا، ان میں تیل ڈالنا، جمہور کے نزدیک حرام ہے، کیونکہ اس میں اسراف و تبذیر ہے اور انسان کے فخر و غرور اور خود پسندی کے جذبات ابھرتے ہیں، نادار اور محتاج لوگوں کی دل شکنی ہوتی ہے اور کافروں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔

[5386] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ

[5385] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاشربة باب: آنية الفضة برقم (٥٦٣٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: الشرب فی آنية الفضة برقم (٣٤١٣) انظر (التحفة) برقم (١٨١٨٢)

[5386] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٣٥٣)

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِى ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هولاء عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِى حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ((اَنَّ الَّذِى يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِىْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِىْ حَدِيثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِىْ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ

[5386]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے اساتذہ کی سات سندوں سے بیان کرتے ہیں، علی بن مسہر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ''جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔'' ابن مسہر کے سوا کسی کی روایت میں کھانے اور سونے کا ذکر نہیں ہے۔

[5387] ۲۔(. . . .) وحَدَّثَنِى زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِى ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ خالته

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِىْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِىْ بَطْنِهٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ))

[5387]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ بس اپنے پیٹ میں غٹاغٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔''

۲...... بَاب: تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ، وَإِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ، وَإِبَاحَةِ الْعَلَمِ وَنَحْوِهِ لِلرَّجُلِ، مَالَمْ يَزِدْ عَلٰى أَرْبَعِ أَصَابِعَ

باب ۲: مردوں اور عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے برتن کا استعمال ناجائز ہے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے جائز ہے اور مردوں کے لیے نقش ونگار وغیرہ بشرطیکہ چار انگل سے زائد نہ ہو، جائز ہے

[5388] ۳۔(۲۰۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى

[5387] تقدم تخريجه برقم (۵۳۵۳)

[5388] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز باب: الامر باتباع الجنائز برقم (۱۲۳۹)←

الشَّعْثَاءِ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِي وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ

[5388] ۔ معاویہ بن سوید بن مقرن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ کہتے سنا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، آپ نے ہمیں بیمار پرسی، جنازہ کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو دعا دینے، قسم پوری کرنے یا قسم دینے والے کی بات پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو عام کرنے کا حکم دیا اور ہمیں انگوٹھیوں یا سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پینے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے، قسی، ریشم، استبرق اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔

مفردات الحدیث ❶ ابرار القَسم: اپنی قسم پوری کرنا، بشرطیکہ توڑنا بہتر نہ ہو۔ ❷ ابرار المُقسِم: قسم اٹھانے والے کی قسم بشرطیکہ اس کو پورا کرنا ممکن ہو، پوری کرنا، مثلاً کوئی انسان قسم اٹھاتا ہے کہ جب تک آپ یہ کام نہیں کریں گے، میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا اور آپ یہ کام کر سکتے ہیں تو آپ یہ کام کر دینا چاہیے، تاکہ اس کی قسم نہ ٹوٹے۔ ❸ مَیَاثِر: مِیثَرۃ کی جمع ہے، وہ گدے جو زین پر رکھے جاتے ہیں، جو عموماً ریشم اور دیباج سے بنائے جاتے ہیں اور کافر لوگ استعمال کرتے تھے، اگر ریشم اور دیبا کے ہوں تو حرام ہوں گے اور اگر ارغوانی

← وفي المظالم باب: نصر المظلوم برقم (٢٤٤٥) وفي النكاح باب: حق اجابة الوليمة والدعوة برقم (٥١٧٥) وفي الاشربة باب: آنية الفضة برقم (٥٦٣٥) وفي المرض باب: وجوب عيادة المريض برقم (٥٦٥٠) وفي اللباس باب: لبس القسي برقم (٥٨٣٨) وفي باب: الميثرة الحمراء برقم (٥٨٤٩) وفي باب: خواتيم الذهب برقم (٥٨٦٣) وفي الادب باب: تشميت العاطس اذا حمد الله برقم (٦٢٢٢) وفي الاستئذان باب: انشاء السلام برقم (٦٢٣٥) وفي الايمان والنذور باب: قول الله تعالى ﴿واقسموا بالله جهد ايمانهم﴾ برقم (٦٦٥٤) والترمذي في (جامعه) في اللباس باب: ما جاء في ركوب المياثر برقم (١٧٦٠) وفي الادب باب: ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل والقسي برقم (٢٨٠٩) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الامر باتباع الجنائز ٤/ ٥٤ وفي الايمان والنذور باب: ابرار القسم ٩/ ٦ و ٧ وفي الزينة من السنن باب: النهي عن الثياب القسية ٨/ ٢٠١ - وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: ابرار القسم برقم (٢١١٥) وفي اللباس باب: كراهية لبس الحرير برقم (٣٥٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٩١٦)

ہوں تو کفار سے مشابہت کی صورت میں ناجائز ہوں گے۔ 4 قَسّی: قسّ علاقہ میں ریشم سے بننے والے کپڑے، ریشم کی بنا پر ممنوع ہیں۔ 5 استبرق: موٹا ریشم، دیباج، باریک ریشم، بہرحال ریشم کی ہر قسم حرام ہے۔

[5389] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ

[5389]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اشعث بن سلیم ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں قسم کو پورا کرنے یا قسم دینے والے کی تصدیق کرنے کا ذکر نہیں ہے اور اس کی جگہ گم شدہ چیز کے اعلان کا ذکر ہے۔

[5390] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ اِبْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ

[5390]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے زہیر کی طرح حدیث بیان کرتے ہی اور اس میں بغیر شک کے قسم پوری کرنے کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں یہ اضافہ کرتے ہیں، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے، کیونکہ جو اس میں دنیا میں پیے گا، آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

[5391] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ اَبِي عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ

[5391]۔ امام صاحب یہی روایت ابو کریب سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں جریر اور ابن مسہر والا اضافہ نہیں ہے۔

[5392] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي بَهْزٌ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا

[5389] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٥٦)

[5390] تقدم تخريجه برقم (٥٣٥٦)

[5391] تقدم تخريجه برقم (٥٣٥٦)

[5392] تقدم

شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ، إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا: وَرَدِّ السَّلَامِ، وَقَالَ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ۔

[5392]۔اور یہی روایت پانچ اور اساتذہ کی چار سندوں سے بیان کرتے ہیں، مگر اس میں اسلام عام کرنے کی جگہ سلام کا جواب دینا بیان کیا ہے، اور کہا ہے، آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے چھلہ سے منع فرمایا۔

اور امام صاحب پانچ اور اساتذہ کی چار سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[5393] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ

[5393]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں شک کے بغیر بیان کیا ہے، اسلام کو عام کرنا اور سونے کی انگوٹھی پہننا۔

[5394] ٤-(٢٠٦٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

[5394]۔عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ان کے پاس زمیندار چاندی کے برتن میں پانی لایا تو انہوں نے وہ برتن اسے دے مارا اور کہا،

[5393] تقدم تخریجه برقم (٥٣٥٦)

[5394] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاطعمة باب: الاكل فی اناء مفضض برقم (٥٤٢٦) وفی الاشربة باب: الشرب فی آنية الذهب برقم (٥٦٣٢) وفی باب: آنية الفضة برقم (٥٦٣٣) وفی اللباس باب: لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه برقم (٥٨٣١) وفی باب: افتراش الحرير برقم (٥٨٣٧) وابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الشرب فی آنية الذهب والفضة برقم (٣٧٢٣) والترمذی فی (جامعه) فی الاشربة باب: ما جاء فی كراهية الشرب فی آنية الذهب والفضة برقم (١٨٧٨) وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: كراهية لبس الحرير برقم (٣٥٩٠) وفی الاشربة باب: الشرب فی آنية الفضة برقم (٢٤١٤) انظر (التحفة) برقم (٣٣٦٨)

میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں اسے کہہ چکا ہوں، مجھے اس برتن میں پانی نہ پلانا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور دیباج وحریر نہ پہنو، کیونکہ یہ چیزیں، ان کے لیے (کافروں کے لیے) دنیا میں ہے اور تمہارے لیے قیامت کے دن آخرت میں ہیں۔

[5395] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی فَرْوَةَ الْجُهَنِیِّ قَالَ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَیْمٍ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ فِی الْحَدِیْثِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

[5395]۔ امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن عکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

[5396] (. . .) و حَدَّثَنِی عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی نَجِیحٍ اَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا یَزِیدُ سَمِعَهٗ مِنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ قَالَ سمعت عَنِ ابْنِ عُكَیْمٍ فَظَنَنْتُ اَنَّ ابْنَ اَبِی لَیْلٰی اِنَّمَا سَمِعَهٗ مِنَ ابْنِ عُكَیْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَقُلْ ((یَوْمَ الْقِیَامَةِ))

[5396]۔ امام صاحب مختلف سندوں سے ابن عکیم سے بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور مذکورہ بالا روایت بیان کی اور قیامت کے دن کا ذکر نہیں کیا۔

[5397] (. . .) و حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ اَبِی لَیْلٰی قَالَ شَهِدْتُ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهٗ بِمَعْنٰی حَدِیثِ ابْنِ عُكَیْمٍ عَنْ حُذَیْفَةَ

[5397]۔ عبد الرحمٰن یعنی ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہی، میں حضرت حذیفہ کے پاس مدائن میں تھا، انہوں نے پانی مانگا تو ان کے پاس ایک انسان چاندی کا برتن لایا، آگے ابن عکیم کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[5398] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ

[5395] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٦١)

[5396] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)

[5397] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)

[5398] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)

اَبِی عَدِیٍّ ح و حَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِیثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ یَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِی الْحَدِیثِ شَهِدْتُ حُذَیْفَةَ غَیْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوا اِنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی

[5398]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے معاذ کی حدیث اور سند کی طرح بیان کرتے ہیں اور کسی نے بھی حدیث میں یہ بیان نہیں کیا، میں حذیفہ کے پاس تھا، صرف معاذ یہ بیان کرتا ہے، باقیوں نے صرف یہ کہا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔

[5399] (. . .) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا جَرِیرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیثِ مَنْ ذَكَرْنَا

[5399]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا اساتذہ کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دہقان کو برتن دے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کے برتن میں پینا حرام ہے اور روکنے کے باوجود اگر کوئی اس میں پانی پلائے تو اس کو سرزنش اور توبیخ کی جا سکتی ہے اور اسے سزا بھی دی جا سکتی ہے اور اگر انسان کوئی ایسا کام کرے جس پر دوسروں کو خلجان ہو سکتا ہو تو اس کا سبب اور دلیل یا وجہ بیان کرنا چاہیے۔

[5400] ٥۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا سَیْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُولُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِی لَیْلٰی قَالَ اسْتَسْقٰی حُذَیْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِیٌّ فِی اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ((**لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیرَ وَلَا الدِّیبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِی آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوا فِی صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْیَا**))

[5400]۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک مجوسی نے انہیں چاندی کے برتن میں پیش کیا تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''نہ ریشم پہنو اور نہ دیباج اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ یہ برتن دنیا میں ان کے لیے (کافروں کے لیے) ہیں۔

[5399] تقدم تخریجه برقم (٥٣٦١)

[5400] تقدم تخریجه برقم (٥٣٦١)

مفردات الحدیث ❊ صِحَاف: صَحْفَة کی جمع ہے، پلیٹ، رکابی۔

[5401] ٦-(٢٠٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

[5401]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازہ کے پاس ایک ریشمی دھاری دار جوڑا دیکھا تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اے کاش، آپ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن لوگوں کے لیے اور وفد کے لیے جب وہ آپ کے پاس آئے پہن لیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو تو بس وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، یعنی کافر،'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس قسم کے جوڑے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ مجھے عنایت کیا ہے، حالانکہ آپ عطارد کے حلہ (جوڑا کے بارے میں جو کہہ چکے ہیں، آپ کو معلوم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا ہے،'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مکہ میں اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا۔

مفردات الحدیث ❊ ① حُلّة: جوڑا، تہبند اور چادر جب ایک ہی کپڑے کے ہوں۔ ② سیراء: ریشمی دھاریوں والا، اہل تحقیق اور ماہر عربی دان حلة سيراء کو مرکب اضافی پڑھتے ہیں،، اگرچہ امام قرطبی اور امام خطابی اس کو مرکب توصیفی حلةً سيَراء قرار دیتے ہیں۔ ③ لا خلاق له: اس کا کوئی حصہ نہیں ہے، یعنی آخرت کو جسے یہ نصیب ہوگا، کفر کی وجہ سے یا مسلمان ہونے کی صورت میں دنیا میں ہمیشہ پہننے کی وجہ سے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن اچھے اور عمدہ کپڑے زیب تن کرنا چاہیے اور وفود کے

[5401] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: يلبس احسن ما يجد برقم (٨٨٦) وفي الهبة باب: هدية ما يكره لبسها برقم (٢٦١٢) وابو داود في (سننه) في الصلاة باب: اللبس للجمعة برقم (١٠٧٦) والنسائي في (المجتبى) في الجمعة باب: الهيئة للجمعة ٣/ ٩٦ و ٩٧۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٥)

سامنے خوش پوشی کا اظہار ہو سکتا ہے، نیز مسلمان اپنے کافر عزیز و اقارب کو تحفہ تحائف دے سکتا ہے اور ان سے حسن سلوک کر سکتا ہے اور مردوں کو ریشمی لباس تحفہ میں دیا جا سکتا ہے، کیونکہ وہ اسے اپنی عورتوں کو پہنا سکتے ہیں، یا بیچ سکتے ہیں، کافر اگرچہ شوافع کے نزدیک احکام شرعیہ کے مکلف ہیں، لیکن وہ اس کی پابندی نہیں کرتے، اور اپنے آپ کو آزاد تصور کرتے ہیں اور احناف کے نزدیک، احکام شرعیہ کے مخاطب نہیں ہیں، لیکن ایک مسلمان غلط کاموں میں ان کا تعاون نہیں کر سکتا، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحفہ خود پہننے کے لیے نہیں دیا تھا، بلکہ اس لیے دیا تھا کہ وہ اپنی عورتوں میں سے کسی کو دے دے۔

[5402] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ

[5402]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[5403] ٧۔(. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))** فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ **((شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))** قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ **((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا**

[5402] طريق ابن نمير اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر النهي عن لبس السيرا برقم (٥٣١٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٥١) وطريق ابي بكر بن ابي شيبة وطريق محمد بن ابي بكر المقدسي وطريق سويد بن سعيد تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٥) وبرقم (٨١٩٤) وبرقم (٨٤٩٩)

[5403] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦١٣)

اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا) وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَظَرًا عَرَفَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ ((اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))

[5403] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا، بازار میں ایک ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت کر رہا ہے، وہ ایسا آدمی تھا، جو بادشاہوں کے پاس جاتا اور ان سے انعام پاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا ہے، وہ بازار میں ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت کرنا چاہتا ہے، اے کاش، آپ اسے خرید لیں اور عربی وفود جب آپ کے پاس آئیں تو اسے پہن لیں اور میرے خیال میں یہ بھی کہا جمعہ کے دن پہن لیں، میرے خیال کے مطابق یہ بھی کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ''اس کو دنیا میں صرف وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' اس کے کچھ عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اس قسم کے جوڑے لائے گئے تو آپ نے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، ایک جوڑا اسامہ بن زید کی طرف بھیجا اور ایک جوڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو دوپٹے بنا دو۔'' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا جوڑا اٹھا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ بھیج دیا ہے، حالانکہ آپ کل عطارد کے جوڑے کے بارے میں جو فرما چکے ہیں، آپ کو معلوم ہے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ تجھے اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ اسے پہن لو، لیکن میں نے تو اس لیے بھیجا، اس سے اپنی ضرورت پوری کر لو۔'' رہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تو وہ اپنا جوڑا پہن کر چل پڑے تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسی نظر سے دیکھا کہ وہ سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حرکت کو برا محسوس کیا ہے تو عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کس نظر سے دیکھ رہے ہیں، آپ ہی نے تو مجھے یہ بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا کہ تو اسے پہن لے، بلکہ میں نے تو تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لیے دوپٹے بنا، ان میں تقسیم کر دے۔''

مفردات الحدیث ❶ **یقیم فی السوق**: بازار میں بیچ رہا ہے۔ ❷ **خُمُر**: خِمَار کی جمع ہے، دوپٹہ۔

[5404] ۸۔(. . .)وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ

[5404] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: اللبس للجمعة برقم (١٠٧٧) وفی اللباس باب: ما جاء فی لبس الحرير برقم (٤٠٤١) والنسائی فی (المجتبی) فی العيدين باب: الزينة للعيدين ٣/ ١٨١۔ انظر (التحفة) برقم (٦٨٩٥) وبرقم (٦٩٨٧)

وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰی بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِیدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ)) قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِیبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰی اَتٰی بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ ((اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهٖ)) فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَبِیعُهَا وَتُصِیبُ بِهَا حَاجَتَكَ))

[5404] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے پایا تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گذارش کی، اے اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں اور عید کے موقعہ پر اور وفد کے لیے خوش پوشی کا اظہار فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو بس ان لوگوں کا لباس ہے، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، حضرت ٹھہرے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیباج کا جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر بڑھے، حتی کہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ کہہ چکے ہیں، ''یہ تو بس ان لوگوں کا لباس ہے، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' یا ''اسے تو بس وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' پھر آپ نے یہ مجھے بھیج دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جواب دیا اور اسے بیچ کر، اس سے اپنی ضروری پوری کرلو۔''

[5405] (. . .)و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5405] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[5406] ۹۔(. . .)حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سالم

[5405] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٧١)

[5406] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء برقم (٢١٠٤) انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٧)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَآءً مِّنْ دِيبَاجٍ اَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) فَاُهْدِيَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَآءُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا))

[5406] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد کے خاندان کے کسی آدمی کے پاس، دیباج یا ریشم کی قبا دیکھی تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے کاش! آپ اسے خرید لیں تو آپ نے فرمایا: ''اس کو صرف وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک دھاری دار ریشمی جوڑا تحفہ میں ملا تو آپ نے وہ مجھے (عمر رضی اللہ عنہ) بھیج دیا، میں نے کہا، آپ نے یہ میری طرف بھیج دیا ہے، حالانکہ میں اس کے بارے میں جو کچھ آپ نے فرمایا تھا، آپ سے سن چکا ہوں'' آپ نے فرمایا: ''میں نے تو تجھے صرف اس لیے بھیجا ہے، تاکہ تم اس سے فائدہ اٹھالو۔''

[5407] (. . .) وحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا

[5407] ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عطارد کے خاندان کے ایک آدمی پر جیسا کہ مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تو تیری طرف صرف اس لیے یہ بھیجا تاکہ اس سے فائدہ اٹھالو اور میں نے یہ اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو۔''

[5408] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حدثني يَحْيٰى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَاٰى عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا))

[5407] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٧٣)

[5408] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الادب باب: من تجمل للوفود برقم (٦٠٨١) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة من السنن باب: صفة الاستبرق ٨/ ١٩٨ ـ انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٣)

[5408]۔ یحییٰ بن ابی اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے استبرق کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا، وہ دیباج جو موٹا اور کھردرا ہو تو اس نے کہا، میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو استبرق کا جوڑا پہنے دیکھا تو وہ جوڑا لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آگے مذکورہ بالا راویوں کی طرح حدیث بیان کی، ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تیری طرف صرف اس لیے بھیجا ہے، تاکہ تم اس سے مال و دولت حاصل کرلو۔''

[5409] ١٠ - (٢٠٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الملك عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِى بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَآءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِى اَسْمَآءُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِى اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَآءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِى الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِى عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِى الثَّوْبِ فَاِنِّى سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِىَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلَى اَسْمَآءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْرَجَتْ اِلَىَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى يُسْتَشْفٰى بِهَا

[5409]۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبد اللہ جو عطارد کی اولاد کے ماموں تھے، بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور کہا، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں، کپڑوں کے نقش و نگار، ارغوانی گدے اور پورے رجب کے روزے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا، جو تو نے رجب کے بارے میں کہا تو وہ انسان جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا ہے، رہا جو تو نے کپڑے کے نقش و نگار کے بارے میں کہا ہے تو میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے،

[5409] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: الرخصة فى العلم وخيط الحرير برقم (٤٠٥٤) والترمذى فى (جامعه) فى الاستئذان باب: ما جاء فى كراهية الحرير والديباج برقم (٢٨١٧) وابن ماجه فى (سننه) فى الجهاد باب: لبس الحرير والديباج فى الحرب برقم (٢٨١٩) وفى اللباس باب: الرخصة فى العلم فى الثوب برقم (٣٥٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢١)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، ''ریشم وہی پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ نقش ونگار اس میں داخل نہ ہو، رہے انتہائی سرخ (ارغوانی) گدے تو یہ عبداللہ کا گدا ہے اور وہ ارغوانی تھا تو میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا، یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے اور انہوں نے میرے سامنے ایک ارغوانی کسروانی جبہ پیش کیا، جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن دیباج سے سلے ہوئے تھے اور انہوں نے بتایا، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک ان پاس تھا، جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے لے لیا اور نبی اکرم ﷺ اسے پہنتے تھے اور ہم اسے صحت یابی کے لیے دھو کر بیماروں کو پلاتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **العَلَمُ فی الثوب**: کپڑے کے نقش ونگار، بیل بوٹے۔ ❷ **اُرْجُوان**: انتہائی سرخ رنگ، اگر گدا نے سرخ ریشم کا تو جائز نہیں ہے، ریشم کے علاوہ سرخ گدا جائز ہے۔ ❸ **کیف بمن یصوم الابد**: یہ بات وہ کیسے کہہ سکتا ہے، جو ممنوعہ ایام کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔ ❹ **خفتُ ان یکون العَلَمُ منه**: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ریشمی نقش ونگار ریشم کے حکم میں نہ ہوں۔ ❺ **طَیالسة**: طیلسان کی جمع ہے، بادشاہوں اور سرداروں کا مخصوص لباس۔ ❻ **کِسْرَوانیه**: کسریٰ ایران کی طرف منسوب۔ ❼ **لِبنة**: گریبان کا نقش۔ ❽ **فُروج الجبة**: جبہ کا دامن۔ ❾ **خُرُجان**: اگلا اور پچھلا چاق۔ **المکفوف**: سلا ہوا، گریبان، آستین اور دامن پر ریشمی بیل بوٹے، بشرطیکہ چار انگلی سے زائد نہ ہوں، جائز ہیں۔

فائدہ:...... حضرت اسماء نے رسول اللہ ﷺ کا جبہ دکھایا، تاکہ یہ معلوم ہو سکے، ریشم کے نقش ونگار ریشم کے حکم میں نہیں ہیں۔

[5410] ۱۱۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ سَعِیدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِیفَةَ بْنِ کَعْبٍ اَبِی ذِبْیَانَ قَالَ سمعت

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ یَخْطُبُ یَقُولُ اَلا لَا تُلْبِسُوا نِسَائَکُمُ الْحَرِیرَ فَاِنِّی سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْآخِرَةِ))

[5410]۔ ابوذبیان خلیفہ بن کعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا، خبردار، اپنی عورتوں کو ریشمی لباس نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے عمر بن خطاب کو یہ کہتے سنا، رسول اللہ ﷺ

[5410] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: لبس الحریر للرجال وقدر ما یجوز منه برقم (۵۸۳۴) والنسائی فی (المجتبی) فی باب: التشدید فی لبس الحریر وان من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۸۳)

نے فرمایا: ''ریشم نہ پہنو، کیونکہ جس نے اسے پہنا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔

فائدہ :...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے عموم سے یہ سمجھتے تھے کہ ریشم مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے حرام ہے، بعض صحابہ اور تابعین کا یہی موقف تھا، لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپ نے حضرت علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ ریشمی جوڑے کے دوپٹے بنا کر عورتوں کو دے دیں اور سنن اور منصور احمد کی روایت ہے، جسے ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے، کہ آپ نے ریشم اور سونے کو مردوں کے لیے حرام قرار دیا اور عورتوں کے لیے حلال ٹھہرایا۔

[5411] ۱۲-(...) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هٰذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ

[5411] ۔ ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا، اے عتبہ بن فرقد! صورت حال یہ ہے کہ تیرے پاس جو مال ہے، وہ تیری محنت و مشقت کا نتیجہ نہیں ہے، نہ تیرے باپ کی محنت کی کمائی ہے اور نہ تیری ماں کی محنت کا ثمرہ ہے، اس لیے مسلمانوں کو ان کے گھروں میں اس سے سیر کرو، جس سے تم اپنے گھر میں سیر ہوتے ہو اور اپنے آپ کو عیش و عشرت، مشرکوں کے لباس اور شکل و صورت اور ریشم کے لباس سے بچاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے، مگر اتنی مقدار سے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی دو انگلیاں، درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی دونوں ملا کر بلند، (ظاہر) کیں عاصم نے کہا، یہ خط میں موجود ہے اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں بلند کیں۔

[5411] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه برقم (٥٨٢٨) وبرقم (٥٨٢٩) وبرقم (٥٨٣٠) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: ما جاء في لبس الحرير برقم (٤٠٤٢) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: الرخصة في لبس الحرير ٨/ ١٧٧۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: لبس الحرير والديباج في الحرب برقم (٢٨٢٠) وفي اللباس باب: الرخصة في العلم في الثوب برقم (٣٥٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٩٧)

[5412] ١٣-(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ

[5412]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے، نبی اکرم ﷺ سے ریشم کے بارے میں ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5413] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ

[5413]۔ابوعثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس حضرت عمر کا خط پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم وہی پہنتا ہے، جس کا آخرت میں اس میں کوئی حصہ نہیں ہے، مگر اتنی مقدار۔'' ابوعثمان نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا، میں نے دیکھا، وہ دونوں انگلیاں طیالسہ کے اطراف کے بقدر ہیں، جب میں نے طیالسہ دیکھا۔

مفردات الحدیث

☆ ازرار: زر کی جمع ہے، بٹن، گھنڈی، مراد اطراف و جوانب ہیں۔

[5414] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

[5414]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5415] ١٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ

[5412] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٧٨)

[5413] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

[5414] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

[5415] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ

[5415]۔ ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، جبکہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذربائیجان یا شام میں تھے، حمد وصلاۃ کے بعد، رسول اللہ ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا ہے، مگر اتنا دو انگلیوں کے بقدر، ابوعثمان کہتے ہیں، ہم نے یہ سمجھنے میں تاخیر نہیں کی کہ ان کا مقصد نقش ونگار ہے۔

مفردات الحدیث ✻ عَتَمَ: تاخیر یا دیر کرنا۔

[5416] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي عُثْمَانَ

[5416]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور ابوعثمان کا قول بیان نہیں کرتے۔

[5417] ۱۵۔(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

[5417]۔ امام صاحب اپنے چھ اساتذہ سے حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ میں فرمایا، نبی اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر دو، یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر۔

[5418] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5418]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کپڑے میں تین، چار انگلی کے بقدر ریشمی نقش ونگار یا گل بوٹوں کی

[5416] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

[5417] اخرجه الترمذي في (جامعه) في اللباس باب: ما جاء في الحرير والذهب برقم (١٧٢١) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٥٩)

[5418] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٨٦)

گنجائش ہے، لیکن آج بدقسمتی سے نوجوان ریشم پہننے سے عار محسوس نہیں کرتے، جبکہ حضور اکرم ﷺ کا صریح فرمان ہے کہ دنیا میں ریشم پہننے والے کو آخرت میں ریشم کی کوئی چیز دستیاب نہ ہوگی۔

[5419] ١٦-(٢٠٧٠)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سمع

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهُ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ((**نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ**))فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا((**لِي قَالَ اِنِّي لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ**))فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ

[5419]۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دیباج کی قبا پہنی، جو آپ کو تحفتاً دی گئی تھی، پھر آپ نے اسے جلدی کھینچ ڈالا اور اسے حضرت عمر بن خطاب کی طرف بھیج دیا، آپ سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے فوراً ہی اتار ڈالا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''مجھے جبریل علیہ السلام نے اس سے منع کر دیا ہے،'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ایک چیز آپ نے ناپسند فرمائی ہے اور وہ مجھے عطا کر دی ہے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے وہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دی، صرف اس لیے دی ہے کہ تم اسے بیچ لو۔'' تو انہوں نے وہ دو ہزار درہم میں فروخت کر دی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے، جب ابھی آپ کو ریشم پہننے سے منع نہیں کیا گیا تھا، جب آپ نے ریشمی قبا پہن لی تو فوراً جرائیل نے آ کر اس سے منع کر دیا اور آپ نے تعمیل حکم کرتے ہوئے، اس وقت اسے اتار ڈالا، جس سے معلوم ہوا، جرائیل قرآن کے علاوہ بھی احکام وہدایات لے کر آپ کے پاس آتے تھے، چونکہ ریشم کا استعمال صرف مردوں کے لیے منع ہے، اس لیے آپ نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے بیچنے کا حکم دیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا، اگر کسی کے فعل کے بارے میں کوئی خلجان ہو تو وہ متعلقہ آدمی کے سامنے پیش کر کے اسے حل کروا لینا چاہیے، خواہ مخواہ دل میں اس کے بارے میں بدظنی پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ اور یہ اور واقعہ ہے ''مشرک'' کو دینے کا واقعہ اس سے الگ ہے۔

[5419] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر نسخ ذلك ٨/ ٢٠٠۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٥)

[5420] ١٧ـ(٢٠٧١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِى ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ سِيَرَآءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَىَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ ((اِنِّى لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ))

[5420] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو تحفہ میں ریشمی دھاری دار جوڑا دیا گیا اور آپ نے وہ مجھے بھیج دیا تو میں نے وہ پہن لیا، پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے اور آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں، یہ اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اس کو پہن لو، میں نے تو صرف اس لیے یہ بھیجا تھا کہ تم اسے پھاڑ کر عورتوں میں دوپٹے بانٹ دو۔''

[5421] (. . .)وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ اَبِى عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِى حَدِيثِ مُعَاذٍ فَاَمَرَنِى فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِى وَفِى حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِى وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرَنِى

[5421] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، معاذ کی روایت میں ہے، آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے، میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا، اس میں حکم دینے کا ذکر نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ❊ **اَطَرْتُهَا:** میں نے اسے تقسیم کر دیا۔

[5422] ١٨ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِى عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُومَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

[5420] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: ما جاء فى لبس الحرير برقم (٤٠٤٣) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: ذكر الرخصة للنساء فى لبس السيرا ٨/ ١٩٧ـ انظر (التحفة) برقم (١٠٣٢٩)

[5421] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٨٧)

[5422] تقدم تخريجه برقم (٥٣٨٧)

ثَوْبَ حَرِيرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ ((شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) و قَالَ اَبُوبَكْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ

[5422] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دومہ علاقہ کے رئیس اکیدر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کپڑا تحفتاً بھیجا، آپ نے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''اسے فاطمات میں دوپٹے بنا کر تقسیم کر دو۔''
ابوبکر اور ابوکریب، بین الفواطم کی جگہ بین النسوۃ (عورتوں میں) کہتے ہیں۔

فائدہ :...... فواطم سے مراد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد اور حضرت حمزہ کی بیٹی فاطمہ ہے، بعض نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی بیوی فاطمہ بنت شیبہ کو بھی داخل کیا ہے۔

[5423] ۱۹۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

[5423] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دھاری دار ریشمی جوڑا دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں بانٹ دیا۔

[5424] ۲۰۔(۲۰۷۲) و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُوكَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الاصم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا))

[5424] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سندس کا ایک جبہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ نے یہ مجھے بھیجا ہے، حالانکہ آپ اس کے بارے میں جو فرما چکے

[5423] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: ما يكره لبسها برقم (٢٦١٤) وفي النفقات باب: كسوة المراة بالمعروف برقم (٥٣٦٦) وفي اللباس باب: الحرير للنساء برقم (٥٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٩٩)

[5424] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٦)

ہیں، آپ کو معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو، میں نے تو صرف اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ اٹھالو۔''

[5425] ۲۱ ـ (۲۰۷۳) حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَزُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ وَھُوَ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِیرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ))

[5425] ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

[5426] ۲۲ ـ (۲۰۷٤) وحَدَّثَنِی اِبْرَاھِیمُ بْنُ مُوسٰی الرَّازِیُّ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِیُّ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی شَدَّادٌ اَبُو عَمَّارٍ

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِیرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ))

[5426] ـ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

[5427] ۲۳ ـ (۲۰۷۵) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِی حَبِیبٍ عَنْ اَبِی الْخَیرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اُھْدِیَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِیرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ ((لَا یَنْبَغِی ھٰذَا لِلْمُتَّقِینَ))

[5427] ـ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی قبا تحفہ میں دی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا، پھر اس میں نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا تو اسے بڑی سختی سے ناپسند کرتے ہوئے کھینچ ڈالا، پھر فرمایا: ''یہ حدود کے پابند متقی لوگوں کے شایان شان نہیں۔''

[5425] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: کراهیة لبس الحریر برقم (۳۵۸۸) انظر (التحفة) برقم (۹۹۸)

[5426] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٨٨٠)

[5427] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلاة باب: من صلی فی فروج حریر ثم نزعه برقم (۳۷۵) وفی اللباس باب: القباء وفروج حریر وهو القباء برقم (۵۸۰۱) والنسائی فی (المجتبی) فی القبلة باب: الصلاة فی الحریر ۲/ ۲۱۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۵۹)

[5428] (. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَاد

[5428]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۳...... بَاب: اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ اَوْ نَحْوُهَا

باب ۳: خارش وغیرہ کی بنا پر مرد کے لیے ریشم پہننا جائز ہے

[5429] ٢٤۔(٢٠٧٦)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا

[5429]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ایک سفر میں ریشمی قمیص پہننے کی رخصت دی، کیونکہ ان دونوں کو خارش یا کوئی اور تکلیف تھی۔

مفردات الحدیث ✲ **حِكَّة**: خارش۔

[5430] (. . .)وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ

[5430]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس نے سفر کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ:...... جمہور کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر خارش یا کسی اور عذر کی بنا پر خالص ریشم پہننا جائز ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر بانا ریشم کا ہو اور تانا غیر ریشمی ہو تو پھر جائز ہے، خالص ریشم صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔

[5431] ٢٥۔(. . .)وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

[5428] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٩٤)

[5429] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: الحرير في الحرب برقم (٢٩١٩) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في لبس الحرير لعذر برقم (٤٠٥٦) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: الرخصة في لبس الحرير ٨/ ٢٠٢۔ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: من رفض له لبس الحرير برقم (٣٥٩٢) انظر (التحفة) برقم (١١٦٩)

[5430] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٩٦)

[5431] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرير في الحرب برقم (٢٩٢١)←

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِى لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

[5431] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی، یا زبیر بن عوام اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت ان کو خارش کے سبب دی گئی۔

[5432] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه

[5432]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5433] ۲٦۔(. . .) وحَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قتادہ ان انسا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِى قُمُصِ الْحَرِيرِ فِى غَزَاةٍ لَهُمَا

[5433] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ایک جنگ میں، ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی۔

فائدہ :...... جوؤں کی بنا پر خارش پیدا ہوگئی تھی، جنگ کا موقعہ تھا، اس لیے آپ نے ریشمی قمیص کی رخصت دے دی۔

۴...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَر

باب ٤: مردوں کے لیے زرد رنگ میں رنگے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے

[5434] ۲۷۔(۲۰۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهٗ

← وبرقم (۲۹۲۲) وفي اللباس باب: ما يرخص للرجال من الحرير والحكة برقم (۵۸۳۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲٦٤)

[5432] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۳۹۸)

[5433] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرير في الحرب برقم (۲۹۲۰) والترمذي في (جامعه) في اللباس باب: ما جاء في الرخصة في لبس الحرير ى الحرب برقم (۱۷۲۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳۹٤)

[5434] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر النهي عن لبس المعصفر برقم (۵۳۳۱) انظر (التحفة) برقم (۸٦۱۳)

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ ((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا))

[5434]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں، اس لیے ان کو مت پہنو۔''

مفردات الحدیث ✲ **عُصْفُرٌ**: ایک سرخی مائل زرد رنگ کی بوٹی ہے، جس سے عرب کپڑے رنگتے تھے۔

[5435] (. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

[5435] امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5436] ۲۸۔(. . .) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ الْمُوصِلِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اَاُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ ((بَلْ اَحْرِقْهُمَا))

[5436]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو (کُسُم) زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: ''کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' میں نے عرض کیا، میں انہیں دھو دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''بلکہ ان کو جلا دو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، عورتوں کے لیے کپڑوں کو زرد کُسُم کا رنگ دینا جائز ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ''تیری ماں نے اسے پہننے کا حکم دیا ہے، لیکن مردوں کے لیے جائز نہیں ہے، اس لیے آپ نے سختی سے روکتے ہوئے، ان کو جلانے کا حکم دیا، لیکن بقول امام نووی صحابہ و تابعین کی اکثریت نے اس کو جائز قرار دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، زرد رنگ گہرا اور شوخ ہو جس سے عورتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہو تو جائز نہیں، اگر ہلکا پیلا رنگ ہو تو جائز ہے، کیونکہ بعض روایات سے زرد رنگ کا کپڑا پہننا جائز معلوم ہوتا ہے، اس صورت میں جائز نہیں جب کافروں سے مشابہت پیدا ہوتی ہو، یا جب بعد میں رنگا گیا ہو۔

[5435] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٠١)

[5436] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر النهي عن لبس المعصفر ٨/ ٢٠٣ و ٢٠٤۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٣٠)

[5437] ۲۹۔(۲۰۷۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابيه

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ

[5437]۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، ریشمی اور کسنبے رنگ میں رنگے کپڑے پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرأت قرآن سے منع فرمایا۔

[5438] ۳۰۔(...)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ

عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِرَائَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

[5438]۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے، رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے، سونا پہننے اور زرد رنگ میں رنگے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

[5439] ۳۱۔(...)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابيه

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

[5439]۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی لباس پہننے، رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے اور زرد رنگ میں رنگے لباس پہننے سے منع فرمایا۔

۵...... بَاب: فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحِبَرَةِ

باب ۵: دھاری دار کپڑوں کا لباس پہننے کی فضیلت

[5440] ۳۲۔(۲۰۷۹)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

[5437] تقدم تخريجه في الصلاة باب: النهي عن قراة القرآن في الركوع والسجو برقم (١٠٧٥)

[5438] تقدم تخريجه برقم (١٠٧٥)

[5439] تقدم تخريجه برقم (١٠٧٥)

[5440] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: البرود والحر والشملة برقم (٥٨١٢) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في لبس الحبرة برقم (٤٠٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٥)

عَنْ قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَیُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَعْجَبَ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ

[5440] ۔ جناب قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کون سا لباس رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھا، یا رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا؟ انہوں نے کہا، دھاری دار یا منقش یمنی چادر۔

[5441] ۳۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ

[5441] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں سے یمنی دھاری دار منقش چادر پسند تھی۔

مفردات الحدیث ❋ حِبَرة : بروزن عِنَبہ: دھاری دار منقش یمنی چادر جو بقول بعض سبز رنگ کی ہوتی ہے جو اہل جنت کا لباس ہے اور بقول ابن بطال روئی سے بنتی تھیں اور اہل یمن کے ہاں سب سے عمدہ اور اشرف لباس تھا، جس سے ثابت ہوتا ہے، اعلیٰ اور عمدہ اور خوبصورت لباس پہننا پسندیدہ ہے۔

٦...... بَاب :التَّوَاضُعِ فِيْ اللِّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ وَالْيَسِيرِ، فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا، وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعَرِ، وَمَا فِيهِ أَعْلَامٌ

باب ٦: لباس میں تواضع اختیار کرنا اور موٹے جھوٹے اور تھوڑے لباس اور بستر وغیرہ پر اکتفا کرنا اور بالوں کا بنا ہوا اونی اور منقش لباس پہننا جائز ہے

[5442] ٣٤۔(٢٠٨٠)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حميد عَنْ اَبِی بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِی يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِی هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

[5441] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: البرود والحر والشملة برقم (١٧٨٧) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة من السنن باب: لبس الحبرة ٨/ ٢٠٣۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٣)

[5442] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فرض الخمس باب: ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسیفه وقدحه وخاتمه برقم (٣١٠٨) ﷺفی اللباس باب: الاکسیة والخمائص برقم (٥٨١٨) وابو داود فی (سننه) فی اللباس باب: لباس الغلیظ برقم (٤٠٣٦) والترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی الصوف برقم (١٧٣٣) وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: لباس رسول الله ﷺ برقم (٣٥٥١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩٣)

[5442] ۔ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا تو انہوں نے یمن میں بنائی جانے والی ایک موٹی تہبند اور ایک کمبل نکالا جس کو مُلَبَّدَہ کہتے ہیں اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہا، رسول اللہ ﷺ کی روح ان کپڑوں میں قبض کی گئی۔

مفردات الحديث ✵ مُلَبَّدة: مختلف ٹکڑوں کو ملا کر بنائی گئی یا پیوند لگی لوئی۔

[5443] ۳۵۔(. . .)حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هلال عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا

[5443] ۔ ابو بردہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک تہبند اور ایک پیوند لگی ہوئی لوئی نکالی اور فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے ان کپڑوں میں وفات پائی، ابن ابی حاتم نے اپنی حدیث میں کہا، ایک موٹی تہبند۔

[5444] (. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا

[5444]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں بھی موٹی تہبند کہا ہے۔

[5445] ۳۶۔(۲۰۸۱)وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ

[5445] ۔ امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ سیاہ بالوں کا کمبل جس پر پالان کی تصویر بنی ہوئی تھی، اوڑھ کر نکلے۔

[5443] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٤٠٩)

[5444] تقدم تخريجه برقم (٥٤٠٩)

[5445] اخرجه مسلم فى (صحيحه) فى الفضائل باب: فضائل اهل بيت النبى ﷺ برقم (٦٢١١) وابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى لبس الصوف والشعر برقم (٤٠٣٢) والترمذى فى (جامعه) فى الادب باب: ما جاء فى الثوب الاسود برقم (٢٨١٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٥٧)

مفردات الحدیث ❶ **مِرْط:** کمبل جو اون، بالوں یا کتان یا ریشم سے بنایا جاتا ہے۔ ❷ **مُرَحَّل:** جس پر پالان کی تصویریں بنی ہو، جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، بے جان چیز کی تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5446] ۳۷-(۲۰۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِى يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

[5446] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا وہ گاؤ تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

مفردات الحدیث ❶ **أدم:** أديم کی جمع ہے، رنگا ہوا چمڑا۔ ❷ **لِيف:** کھجور کی چھال۔

[5447] ۳۸-(...) وحَدَّثَنِى عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِىُّ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِى يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيف

[5447] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، محض چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[5448] (...) وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَاعُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى حَدِيثِ اَبِى مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ

[5448] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں فِراش کی جگہ ضِجَاع ہے، جس پر لیٹا جاتا ہے اور ابومعاویہ کی حدیث میں، اس پر آپ سوتے تھے۔

فائدہ :...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لباس اور بستر کے بارے میں کسی تکلف میں نہیں پڑتے تھے، جو موٹا جھوٹا اور معمولی لباس اور فراش (بستر) میسر آتا اس پر قناعت فرماتے۔

[5446] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الزهد باب: (۳۲) برقم (۲۴۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۶۴)

[5447] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى اللباس باب: ما جاء فى فراش النبى ﷺ برقم (۱۷۶۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۰۷)

[5448] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: ضجاع آل محمد ﷺ برقم (۴۱۵۱) انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۸۴) وطريق اسحاق بن ابراهيم اخرجه ابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى الفراش برقم (۴۱۴۶) انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۰۲)

۷...... بَاب: جَوَازِ اِتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب ۷: قالین یا غالیچہ رکھنا جائز ہے

[5449] ۳۹-(۲۰۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَ حَدَّثَنَا . وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ المنكدر عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ ((أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا)) قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ))

[5449]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: "کیا تم نے قالین رکھے ہیں؟" میں نے عرض کیا، ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، اب جلد ہی ہوں گے۔"

مفردات الحدیث ❊ اِنْماط: نَمَطٌ کی جمع ہے، بستر کے ابرہ یعنی دہرے کپڑے کی اوپر کی تہہ کو یا بستر پوش کو کہتے ہیں، قالین اور غالیچہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث میں آپ نے فتوحات کے سبب مال و دولت کے حصول اور آسائشوں کی فراہمی کی پیشین گوئی فرمائی، جو حرف بحرف پوری ہوئی، خلفائے راشدین کے دور میں فتوحات کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ہر قسم کی سہولتیں اور آسانیاں میسر آئیں۔

[5450] ۴۰-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا)) قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ)) قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ))

[5450]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے

[5449] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: الانماط ونحوها للنساء برقم (٥١٦١) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الفراش برقم (٤١٤٥) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: الانماط ٨/ ٢١٨۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٩)

[5450] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٣١) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في الرخصة في اتخاذ الانماط برقم (٢٧٧٤) انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٣)

فرمایا: ''کیا تم نے قالین رکھے ہیں؟'' میں نے عرض کیا، ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، یہ عنقریب ہوں گے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میری بیوی کے پاس ایک غالیچہ ہے، میں کہتا ہوں، اسے مجھ سے دور کر دو، وہ کہتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں، ''یہ عنقریب ہوں گے۔''

[5451] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَادَعُهَا

[5451]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں، یعنی قالین کو گھر سے نہیں نکالتا۔

فائدہ:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ زیب و زینت دنیا سے احتراز کرنے کے لیے بیوی کو غالیچہ گھر سے نکال دینے کی بات کرتے تو وہ آگے سے کہتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے میسر آنے کی پیشین گوئی فرمائی تھی اور اس پر انکار نہیں کیا، اعتراض نہیں فرمایا تھا، اس لیے اس کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے۔

۸...... بَاب: كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاس

باب ۸: ضرورت سے زائد بستر اور لباس ناپسندیدہ ہے

[5452] ۴۱۔(۲۰۸۴) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ))

[5452]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ایک بستر خاوند کے لیے اور ایک بستر اس کی بیوی کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ظروف اور حالات کے مطابق بستر بنانا صحیح ہے، لیکن محض فخر و مباہات اور اپنی دولتمندی کے اظہار کے لیے بستروں کی بھرمار کرنا، حالانکہ کبھی ان کی ضرورت پیش نہیں آ سکتی، یہ اسراف اور تبذیر ہے، جس پر شیطان خوش ہوتا ہے اور آمادہ کرتا ہے اور بقول بعض ایسے بستروں پر شیطان ہی رات گزارتا ہے اور قیلولہ کرتا ہے، جیسا کہ اس انسان کے گھر میں رات گزارتا ہے، جو رات کو گھر داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا اور

[5451] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۵۴۱۷)

[5452] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى الفرش برقم (۴۱۴۲) والنسائى فى (المجتبى) فى النكاح باب: الفرش ۸/ ۲۱۸۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۷۷)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، حالات کے پیش نظر خاوند بیوی الگ الگ بھی سو سکتے ہیں، ہر حالت میں اکٹھے سونا لازم نہیں ہے، حالات اجازت دیں تو پھر اکٹھے سونا افضل ہے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا۔

٩..... بَاب: تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ، وَبَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ، وَمَا يُسْتَحَبُّ

باب ۹: تکبر اور گھمنڈ کے لیے کپڑا گھسیٹنا حرام ہے اور وہ حد جہاں تک لٹکانا جائز ہے اور جہاں تک پسندیدہ ہے

[5453] ٤٢-(٢٠٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ))

[5453] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان تکبر اور گھمنڈ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہیں ڈالتا۔''

مفردات الحدیث ❊ خُيَلَاءَ: خود پسندی، انسان کا اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اور اپنی کسی موہوم خوبی پر اترانا۔

فائدہ :..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے تہبند شلوار، پاجامہ، قمیص وغیرہ لٹکانا جبکہ تکبر، گھمنڈ اور خود پسندی کے لیے ہو، حرام ہے، لیکن اگر بلا تکبر و غرور لٹکاتا ہے، تو وہ اسلامی آداب کے منافی ہے، اس لے بعض روایات میں اس کو بلا قید ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا، وہ جہنم میں ہوگا۔'' تکبر یا خود پسندی ایک مخفی امر ہے اور چادر لٹکانا اس کا فتنہ اور محل ہے، اس لیے چادر لٹکانا، تکبر اور خود پسندی کے قائم مقام ہوگا، جیسا کہ سفر کی علت مشقت ہے، لیکن یہ ایک پوشیدہ چیز ہے، اس لیے سفر کو بلا قید قصر اور افطار کا سبب قرار دیا جاتا ہے، اس لیے اگر کوئی جان بوجھ کر چادر لٹکاتا ہے اور کہتا ہے، میں تکبر کے لیے ایسے نہیں کرتا تو اس کی بات قابل قبول نہیں ہوگی، ہاں اگر غیر شعوری طور پر اتفاقاً ایسے ہو جائے تو اس پر کوئی گرفت نہیں ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے، ایاك وَجَرَّ الازار، فان جَرَّ الازار من المخيلة" چادر گھسیٹنے سے بچو، کیونکہ چادر گھسیٹنا خود پسندی کی بات ہے۔

[5453] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: قوله تعالی ﴿قل من حرم زينة الله التی اخرج لعباده﴾ برقم (٥٧٨٣) وفی باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (٥٧٩١) والترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی كراهية جر الازار برقم (١٧٣١) انظر (التحفة) برقم (٦٧٢٦)

[5454] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْاَيْلِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5454]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سات (۷) سندوں سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں، یوم القیامہ قیامت کے دن کا اضافہ کیا ہے، یعنی قیامت کے دن اس کو پیار و محبت سے نہیں دیکھے گا۔

[5455] ۴۳۔(. . .)وحَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((اِنَّ الَّذِى يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

[5455]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اترا کر اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے محبت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔''

[5456] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ ح

[5454] طريق ابى بكر بن ابى شيبة وابن نمير اخرجه ابن ماجه فى اللباس باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (۳۵٦۹) انظر (التحفة) برقم (۷۸۳۵) وبرقم (۷۹۵۲) وطريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۳) وطريق ابى الربيع وطريق زهير بن حرب اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى اللباس باب: ما جاء فى جر ذيول النساء برقم (۱۷۳۱) انظر (التحفة) برقم (۷۵۲٦) وطريق قتيبة اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: من جرثوبه من الخيلاء برقم (۵۷۹۱) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة من السنن باب: التغليظ فى جر الازار ۸/۲۰٦۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۸۲) وطريق هارون الايلى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۳)

[5455] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (۵۷۹۱) انظر (التحفة) برقم (٦۷۸۳)

[5456] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (۵۷۹۱)

وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سحيم عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[5456]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5457] ٤٤۔(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سالما عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

[5457]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تکبر کی بنا پر اپنا کپڑا گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں ڈالے گا۔''

[5458] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِی سُفْيَانَ قَالَ سمعت سالما

عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثِيَابَه

[5458]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، آگے مذکورہ حدیث اس فرق کے ساتھ ہے کہ یہاں ثوب کی ثیاب جمع کا لفظ ہے۔

[5459] ٤٥۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فعرفه ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ فقال سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ **((مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْمَخِيلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

[5459]۔مسلم بن یناق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، اپنی تہبند گھسیٹ رہا ہے تو پوچھا، تم کس خاندان سے ہو؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا تو وہ بنولیث کا آدمی نکلا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہچان لیا اور کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دونوں کانوں سے یہ فرمان سنا ہے، ''جس نے محض خود پسندی کی بنا پر، اپنی تہبند گھسیٹی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں ڈالے گا۔''

← والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: التغلیظ فی جر الازار ٨/ ٢٠٦۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٠٩)

[5457] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٦)

[5458] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٦)

[5459] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٥٦)

[5460] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبَهُ

[5460] ۔امام صاحب تین اساتذہ کی تین سندوں سے مسلم بن یناق ہی سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، سب نے من جرّ ازارہ کہا ہے، کس نے ثوبهٗ نہیں کہا۔

[5461] ٤٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5461] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، محمد بن عباد بن جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے نافع بن عبدالحارث کے مولیٰ مسلم بن یسار کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرے، جبکہ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے اس انسان کے بارے میں کچھ سنا ہے، جو اترا کر اپنی تہبند گھسیٹتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔''

[5462] ٤٧۔(٢٠٨٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ

[5460] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٥٦)

[5461] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٤١)

[5462] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٢٨٩)

[5462] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میں تہبند کچھ لٹکی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''اے عبد اللہ! اوپر اٹھاؤ۔'' میں نے اسے اوپر کر لیا، آپ نے پھر فرمایا، ''اور اٹھاؤ۔'' تو میں نے اور اوپر کر لی، اس کے بعد میں ہمیشہ اس کی کوشش کرتا رہا تو بعض لوگوں نے پوچھا، کہاں تک؟ تو کہا، آدھی پنڈلیوں تک۔''

فائدہ :......مردوں کے لیے بہتر یہ ہے......جبکہ عورتوں کے پاؤں کی پشت ڈھانپی ہوئی چاہیے......کہ ان کی تہبند شلوار، پاجامہ وغیرہ آدھی پنڈلیوں تک ہو اور ٹخنوں سے اوپر رکھنا ضروری ہے۔

[5463] ٤٨ - (٢٠٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْاَمِيرُ جَاءَ الْاَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى مَنْ يَجُرُّ اِزَارَهُ بَطَرًا))

[5463] ۔محمد جو زیاد کا بیٹا ہے، بیان کرتا ہے، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ اپنی تہبند گھسیٹ رہا ہے تو وہ زمین پر اپنا قدم مارنے لگے اور وہ بحرین کے امیر تھے اور وہ کہہ رہے تھے، امیر آ گیا، امیر (حاکم) آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس انسان پر نظر نہیں ڈالتا جو اترانے کی خاطر اپنی تہبند گھسیٹتا ہے۔''

فائدہ :......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا امیر مقرر کیا تھا اور ان کا محاسبہ بھی کیا تھا۔

[5464] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ

[5464] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور ابن جعفر کی حدیث میں ہے، مروان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بناتا تھا اور ابن المثنیٰ کی حدیث میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا حاکم بنایا جاتا تھا۔

[5463] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٩)

[5464] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٩)

١٠...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ

باب ١٠: اپنے کپڑوں پر گھمنڈ کرتے ہوئے اکڑ کر چلنا حرام ہے

[5465] ٤٩ - (٢٠٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[5465] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس دوران کہ ایک آدمی چل رہا تھا اور اپنے کندھوں پر پڑنے والے بالوں اور اپنے دونوں چادروں پر اترا رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ **جُمَّة**: سر سے کندھوں پر پڑنے والے بال۔ ❷ **يَتَجَلْجَلُ**: وہ مسلسل حرکت کے ساتھ دھنس رہا ہے۔

فائدہ: ...... بقول امام سہیلی رحمہ اللہ یہ دھنس جانے والا فارسی ایرانی جنگلی ھَیْـزَن ہے اور ایک انتہائی ضعیف روایت کے مطابق قارون ہے۔

[5466] (. . .) و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا

[5466] - امام صاحب تین اور اساتذہ سے، اس حدیث کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5467] ٥٠ - (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[5465] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٧٨)

[5466] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (٥٧٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٦)

[5467] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٢)

[5467]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دوران کہ ایک انسان اپنی دو چادروں میں چلتے ہوئے اکڑ رہا تھا، وہ خود پسندی کا شکار تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔''

[5468] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[5468]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں اتراتا ہوا چل رہا تھا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[5469] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((اِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ

[5469]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی جوڑے میں اتراتا ہوا چل رہا تھا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اپنے کپڑوں اور اپنی ڈیل ڈول پر اتراتے ہوئے چلنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے، جو انسان کے لیے زمین میں دھنسنے کا باعث بھی بن سکتی ہے، اس لیے یہ چال چل کر اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دعوت نہیں دینا چاہیے۔

۱۱...... بَاب:تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ،وَ نَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ

باب ۱۱: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور آغاز اسلام کی اباحت یا جواز منسوخ ہے

[5470] ۵۱۔(۲۰۸۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ

[5468] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٦)

[5469] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥)

[5470] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: خواتيم الذهب برقم (٥٨٦٤) ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

[5470] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

فائدہ :......مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا بالاتفاق حرام ہے، اگر کسی صحابی نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے تو انہیں اس نہی کا علم نہیں ہوسکا ہوگا اور آغاز اسلام کی اباحت پر قائم رہا ہوگا اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے جو سونے کی انگوٹھی پہننے کی روایت منقول ہے، اگر اس کو صحیح فرض کر لیا جائے...... چونکہ ان سے منع کرنے کی روایت مسلم میں گزر چکی ہے تو وہ نہی کو تنزیہی سمجھتے ہوں گے، یا چونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے پہنائی تھی، اس لیے وہ اپنے لیے خصوصی اجازت کے قائل ہوں گے، (فتح الباری دار المعرفۃ ج ۱۰ ص ۳۱۷)۔

اور عورتوں کے لیے جائز ہے، کیونکہ آپ نے خود حضرت امامہ بنت ابی العاص کو پہنائی تھی، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸ ص ۲۷۸۔

اور اس پر بقول امام نووی مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی جائز ہے اور مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی حرام ہے اور ابن حزم کا مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کو جائز قرار دینا یا بعض کا مکروہ کہنا خلاف اجماع ہے، ابن حزم سے مراد ابوبکر بن محمد بن عمرو بن محمد بن حزم ہے اور اس کو ابن حزم ظاہری قرار دینا، انتہائی دیدہ دلیری ہے۔

[5471] (. . .) و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ

[5471] ۔یہی روایت مصنف اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5472] ۵۲۔(۲۰۹۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عباس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((**يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ**)) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

← والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: النهی عن لبس خاتم الذهب ۸/ ۱۹۲ برقم (۵۲۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۱٤)

[5471] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٣٧)

[5472] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٣٣٧)

[5472] ۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک آگ کے انگارہ کا رخ کرتا ہے، پھر اسے اپنی انگلی میں ڈال لیتا ہے۔'' جب رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا، اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس کو بیچ کر فائدہ اٹھا لو، اس نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم، جب رسول اللہ ﷺ اس کو پھینک چکے ہیں، میں اس کو کبھی نہیں لوں گا۔

فائدہ ......اس حدیث سے صحابہ کرام کا جذبہ امتثال فرماں برداری ثابت ہوتا ہے اور اگرچہ آپ کا مقصد مبالغہ کے ساتھ اس کو پہننے سے روکنا تھا، اس سے فائدہ اٹھانے سے روکنا نہیں تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی پھینکی ہوئی چیز سے، اس نے فائدہ اٹھانا بھی گوارا نہ کیا اور یہی چیز ان کی کامیابی اور کامرانی کا راز ہے، جس سے آج ہم محروم ہیں۔

[5473] ۵۳۔(۲۰۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ ((اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ ((وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيٰى

[5473] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، جب اس کو پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیتے، سو لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اسے اتار دیا اور فرمایا: ''میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف کر لیتا تھا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا، پھر فرمایا: ''اللہ کی قسم، میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔'' تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[5474] (. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ

[5473] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: من حلف على الشئي وان لم يحلف برقم (٦٦٥١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: طرح الخاتم وترك لبسه ٨/ ١٩٥ انظر التحفة برقم (٨٢٨١)

[5474] طريق ابي بكر بن ابي شيبة اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: طرح الخاتم وترك لبسه برقم (٥٣٠٨) انظر (التحفة) برقم (٨٠٨٩) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: خواتيم الذهب برقم (٥٨٦٥) انظر (التحفة) برقم (٨١٧٠)
← وطريق خالد بن الحارث اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء برقم (٥٢٣٠) انظر (التحفة) برقم (٧٨٨١)

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى

[5474]۔ امام صاحب یہی حدیث سونے کی انگوٹھی کے بارے میں چار اساتذہ کی چار سندوں سے بیان کرتے ہیں، عقبہ بن خالد کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا تھا۔

[5475] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

[5475]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی چار سندوں سے سونے کی انگوٹھی کے بارے میں حدیث نمبر ۵۳ کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۲...... بَابُ: لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نَّقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ، وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ

باب ۱۲: نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا اور آپ کے بعد یہی انگوٹھی خلفاء نے پہنی

[5476] ٥٤۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ

[5475] طريق احمد بن عبده تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٧٤) وطريق موسى بن عقبة اخرجه الترمذي في اللباس باب: ما جاء في لبس الخاتم في اليمين برقم (١٧٤١) انظر (التحفة) برقم (٨٤٧١) وطريق محمد بن عباد و هارون الايلي تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٧٦)

[5476] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٥٨٧٣) انظر (التحفة) برقم (٧٩٤٢)

اَبِی بکْرٍ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ حَتّٰی وَقَعَ مِنْهُ فِیْ بِئْرِ اَرِیسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ بِئْرٍ وَلَمْ یَقُلْ مِنْهُ

[5476] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور وہ آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، حتی کہ ان سے اریس کنواں میں گر گئی، اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا، ابن نمیر کی روایت میں ہے، حتی کہ وہ کنویں میں گر گئی، منہ ان سے کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چاندی کی انگوٹھی مہر لگانے کے لیے بنوانا درست ہے اور بقول حافظ ابن حجر محض زینت و زیبائش کے لیے پہننا خلاف اولیٰ ہے اور جمہور علماء مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی جائز قرار دیتے، اور بعض کے نزدیک حاکم کے لیے جائز ہے، کیونکہ اسے مہر لگانے کی ضرورت ہوتی ہے، دوسروں کے لیے ناپسندیدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی، ان کے خلاف فتنہ و فساد برپا نہیں ہوا، جب اپنے غلام حضرت معیقب کو پکڑاتے یا ان سے لیتے وقت اریس نامی کنویں میں گر گئی جو مسجد قباء کے قریب ایک باغ میں تھا اور اب ایک بڑی سڑک کرزد میں آ کر ختم ہو چکا ہے تو ان کے خلاف شورش برپا ہو گئی، جس کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔

[5477] ٥٥-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَکْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَیُّوبَ بْنِ مُوسٰی عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِیُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَنَقَشَ فِیهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ ((**لَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِی هٰذَا**)) وَکَانَ اِذَا لَبِسَهٗ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا یَلِی بَطْنَ کَفِّهٖ وَهُوَ الَّذِی سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیسٍ

[5477] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الخاتم باب: ما جاء فی اتخاذ الخاتم برقم (٤٢١٩) والترمذی فی (جامعه) فی الشمائل باب: ما جاء فی تختم النبی ﷺ برقم (٩٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء برقم ٨/ ١٧٨ وفی باب: موضع الفص ٨/ ١٩٦- وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٣٦٣٩) انظر (التحفة) برقم (٧٥٩٩)

[5477] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی، پھر اسے پھینک دیا، پھر چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا، ''میری اس انگوٹھی کے نقش پر کوئی نقش نہ بنوائے۔'' اور جب آپ اسے پہنتے تو اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیتے اور یہی انگوٹھی حضرت معیقیب سے اریس نامی کنویں میں گر گئی۔

فائدہ :...... یہ انگوٹھی اس وقت گری جبکہ حضرت عثمان کا دور خلافت تھا اور ان کے قبضہ میں تھی، اس لیے بعض روایات میں گرنے کی نسبت ان کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ ان کے بعد کسی خلیفہ کو ان کی طرف سے منتقل نہیں ہو سکی، یا اس کی وجہ وہ ہے جو ہم مذکورہ بالا فائدہ میں بیان کر چکے ہیں۔

[5478] (٢٠٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صهيب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ ((اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ))

[5478] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کندہ کروایا اور لوگوں سے فرمایا: ''میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور میں نے اس میں محمد رسول اللہ کندہ کروایا ہے تو کوئی اور آدمی یہ الفاظ نقش نہ کروائے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نام کا نقش انگوٹھی میں کندہ کروانا درست ہے۔

[5479] (. . .) وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((بِهٰذَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

[5479] ۔امام صاحب یہی حدیث اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور حدیث میں محمد رسول اللہ کا ذکر نہیں ہے۔

[5478] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: قول النبي ﷺ (لا ينقش على نقش خاتمه) برقم (٥٨٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٠١٣)

[5479] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: صفة خاتم النبي ﷺ ونقشه ٨/ ١٩٣۔ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٣٦٤٠) انظر (التحفة) برقم (٩٩٩)

۱۳...... بَاب: فِيْ اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتِمًا لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

باب ۱۳: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت انگوٹھی بنوائی جب عجمیوں کو خطوط لکھنا چاہا

[5480] ٥٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

[5480]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے (شاہ) روم کی طرف خط لکھنا چاہا، صحابہ نے عرض کیا، وہ لوگ بلا مہر خط نہیں پڑھتے تو رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، اس کا نقش محمد رسول اللہ ہے۔

[5481] ٥٧-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِي

[5481]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے عجمیوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تھا، تو آپ سے کہا گیا، عجمی وہی خط قبول کرتے ہیں، جس پر مہر ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، گویا کہ میں اب بھی اس کی سفیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

[5480] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: ما یذکر فی المناولة وکتاب اهل العلم بالعلم الی البلدان برقم (٦٥) وفی الجهاد باب: دعوة الیهود والنصاری وعلی ما یقاتلون علیه برقم (٢٩٣٨) وفی اللباس باب: اتخاذ الخاتم لیختم به الشئی او لیکتب به الی اهل الکتاب وغیرهم برقم (٥٨٧٥) وفی الاحکام باب: الشهادة علی الخط المختوم وما یجوز من ذلك وما یضیق علیه وکتاب الحاکم الی عماله والقاضی الی القاضی برقم (٧١٦٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: صفة النبی ﷺ ٨/ ١٧٤ وفی باب: صفة خاتم النبی ﷺ ونقشه ٨/ ١٩٢۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٦)

[5481] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی ختم الکتاب برقم (٢٧١٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٨)

[5482] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

[5482] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو کہا گیا، وہ صرف مہر والا خط قبول کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ چاندی کی گول انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا۔

فائدہ:...... آپ نے مختلف بادشاہوں کو صلح حدیبیہ کے بعد خطوط لکھوائے، اس طرح انگوٹھی ۶ھ کے آخر میں بنوائی گئی، کیونکہ خطوط محرم ۷ھ میں روانہ کیے گئے۔

۱۴...... بَابٌ: فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ

باب ۱۴: انگوٹھیوں کا پھینکنا

[5483] ۵۹۔(۲۰۹۳)حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

[5483] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہی دن چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، اس پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[5484] ۶۰۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ

[5482] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۳)

[5483] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: خاتم الفضة برقم (۵۸۶۸) وابو داود في (سننه) في الخاتم باب: ما جاء في ترك الخاتم برقم (۴۲۲۱) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۵)

[5484] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب (۴۷) برقم (۵۸۶۸) انظر (التحفة) برقم (۱۴۸۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

[5484] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہی دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی، پھر لوگوں نے بھی جلدی کرتے ہوئے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی، پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[5485] (. . .)حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5485] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

فائدہ :......حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اکثر شاگرد سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر کرتے ہیں، لیکن امام زہری نے چاندی کی انگوٹھی پھینکنے کا تذکرہ کیا ہے......اس لیے اکثر علماء کے نزدیک یہ راوی یعنی امام زہری کا وہم ہے کہ انہوں نے سونے کی جگہ چاندی کہہ دیا اور بعض حضرات نے اس کی تاویل کی ہے کہ لوگوں نے بھی آپ کے انداز میں انگوٹھیاں بنوالیں، جس سے امتیاز ختم ہو گیا اور اصل مقصد فوت ہو گیا، تو آپ نے انگوٹھی پھینک دی اور پھر دوبارہ انگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ تھا اور لوگوں کو اس نقش سے منع کر دیا، تا کہ خطوط پر مہر لگانے کا مقصد حاصل ہو سکے۔

۱۵...... بَابٌ: فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ

باب ۱۵: حبشی نگینہ والی چاندی کی انگوٹھی بنوانا

[5486] ٦١-(٢٠٩٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ وَّرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

[5485] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٤٥١)

[5486] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: خاتم الفضة برقم (٥٨٦٨) وابو داود فى (سننه) فى الخاتم باب: ما جاء فى اتخاذ الخاتم برقم (٤٢١٦) والترمذى فى (جامعه) فى اللباس باب: ما جاء فى خاتم الفضة برقم (١٧٣٩) وفى الشمائل باب: ما جاء فى ذكر خاتم رسول الله ﷺ برقم (٨٢) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: صفة خاتم النبى ﷺ ٨/ ١٧٣ وفى باب: صفة خاتم النبى ﷺ ونقشه ٨/ ١٩٢۔ وابن ماجه فى (سننه) فى اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٣٦٤١) وفى باب: من جعل فص خاتمه مما يلى كفه برقم (٣٦٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٤)

[5486]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

فائدہ:......نگینہ حبشی تھا کا مفہوم بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ اس کا نگینہ حبشہ سے آنے والے پتھر کا تھا اور بقول بعض سیاہ رنگ تھا، لیکن بعض احادیث میں آیا ہے، اس کا نگینہ چاندی کا تھا، اس لیے صحیح معنی یہ ہے کہ اس کا اسلوب وانداز حبشی طرز پر تھا۔

[5487] ٦٢۔(. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰی قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی وَهُوَ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الزُّرَقِیُّ عَنْ یُونُسَ عَنِ ابْنِ شهاب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِیْ یَمِینِهٖ فِیهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ كَانَ یَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا یَلِی كَفَّهٗ

[5487]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی، جس میں حبشی نگینہ تھا اور آپ اس کے نگینہ کو ہتھیلی کی طرف کرتے تھے۔

[5488] (. . .)و حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِی اِسْمٰعِیلُ بْنُ اَبِی اُوَیْسٍ حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ عَنْ یُونُسَ بْنِ یَزِیدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیثِ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی

[5488]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

١٦...... بَاب: فِیْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِی الْخِنْصِرِ مِنَ الْیَدِ

باب ١٦: انگوٹھی ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی جائے گی

[5489] ٦٣۔(٢٠٩٥)و حَدَّثَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصِرِ مِنْ یَدِهِ الْیُسْرٰی

[5489]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی اس میں تھی اور اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ سے انگوٹھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا ثابت ہے، اس لیے دونوں

[5487] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٥٣)

[5488] تقدم تخريجه برقم (٥٤٥٣)

[5489] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: وقف العشاء وتاخيرها برقم (١٤٤٦)

ہاتھوں میں سے کسی میں بھی پہنی جا سکتی ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ زیب و زینت کے لیے ہو تو دائیں میں پہننا بہتر ہے اور اگر ضرورت کے لیے تو بائیں میں پہننا افضل اور انگوٹھی چھنگلی میں اس لیے پہنی جاتی ہے کہ وہ ایک طرف اور کام کاج کرتے وقت مختلف چیزوں کے ساتھ ٹکرانے سے بچی رہتی ہے، کیونکہ یہ کام کاج میں کم ہی استعمال ہوتی ہے، اس لیے آپ درمیان انگلی اور انگشت شہادت میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، کیونکہ کام کاج کا وزن ان پر زیادہ ہوتا ہے۔

۱۷...... بَابُ: النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا

باب ۱۷: درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی (شہادت والی انگلی) میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے

[5490] ٦٤-(٢٠٧٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ

[5490]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آپ نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ میں انگوٹھی اس میں یا اس کے ساتھ والی میں ڈالوں، عاصم کو معلوم نہیں، وہ کون سی انگلیاں ہیں اور آپ نے مجھے قسی پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور بتایا قسی سے مراد وہ چار خانہ دار کپڑے ہیں، جو مصر اور شام سے آتے تھے، ان میں اس قسم کی تصویر ہوتی، رہے میاثر تو یہ ایک چیز ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے پالان پر ڈالتی تھیں، جس طرح ارغوانی چادریں ہوتی ہیں۔

[5491] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ

[5490] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: لبس القسی برقم (٥٨٣٨) وابو داود فی (سننه) فی الخاتم باب: ما جاء فی خاتم الحدید برقم (٤٢٢٥) والترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: كراهة التختم فی اصبعین برقم (١٧٨٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: النهی عن الجلوس علی المیاثر من الارجوان ٨/ ٢١٩ وفی باب: النهی عن الخاتم فی السبابة ٨/ ١٧٧ وفی باب: موضع الخاتم برقم (٥٣٠١) وبرقم (٥٣٠٢) وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: التختم فی الابهام برقم (٣٦٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٣١٨)

[5491] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٤٥٧)

لَاَبِی مُوسٰی قَالَ عَنْ عَلِیٍّ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[5491]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5492] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهٰى اَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[5492]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا، یا مجھے روکا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5493] ۶۵۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِي اِصْبَعِي هٰذِهِ اَوْ هٰذِهِ قَالَ فَاَوْمَا اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا

[5493]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے، میری اس انگلی یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی (انگشت شہادت) کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

باب ۱۸: جوتا اور اس جیسی چیز پہننا پسندیدہ ہے

[5494] ۶۶۔(۲۰۹۶) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا ((اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ))

[5494]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں جو ہم نے کیا تھا، رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا، ''جوتے خوب استعمال کرو، بکثرت پہنو، کیونکہ انسان جب تک جوتا پہنے گا، سوار ہوتا ہے۔''

فائدہ:...... جو شخص جوتا پہنتا ہے، وہ مشقت اور تکان کے کم ہونے اور پاؤں کے محفوظ ہونے میں سوار کے مشابہ ہے، کیونکہ اس کے پاؤں، راستہ میں کانٹے، پتھر وغیرہ، تکلیف دہ اشیاء سے محفوظ رہتے ہیں۔

[5492] تقدم تخريجه برقم (٥٤٥٧)

[5493] تقدم تخريجه برقم (٥٤٥٧)

[5494] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٩٤٨)

١٩...... بَاب :اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنٰى اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى اَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

باب ١٩: جوتا پہنتے ہوئے دائیں پاؤں میں پہنا جائے گا اور پہلے بائیں پاؤں سے اتارا جائے گا اور ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

[5495] ٦٧-(٢٠٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَاد

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا**))

[5495]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جوتی پہنے تو دائیں پیر سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں سے ابتدا کرے اور دونوں جوتے اکٹھے پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

فائدہ:...... جوتا پہننا عزت و شرف کا باعث ہے، کیونکہ پاؤں کے لیے آرام دہ حفاظت کا باعث ہے، چونکہ آپ ہر شرف و عزت والا کام دائیں طرف سے شروع کرتے تھے، اس لیے آپ نے جوتوں کے لیے بھی یہی حکم دیا اور اتارنا عزت و شرف نہیں، اس لیے بایاں پہلے اتارا جائے گا، چونکہ جوتا پہننا عزت و شرف اور پاؤں کی حفاظت و زینت کا باعث ہے، اس لیے دونوں جوتے پہنے جائیں گے، یا دونوں اتارے جائیں گے، تاکہ دونوں پیروں میں مساوات اور برابری قائم رہے، اگر ایک جوتا پہنے گا تو دوسرا پاؤں غیر محفوظ اور زینت سے محروم ہوگا اور اس کی حفاظت کے لیے خصوصی اہتمام کرنا پڑے گا، نیز انسان کی چال ڈھال، میں بھی توازن قائم نہیں رہے گا اور انسان کو لوگ عجیب نظروں سے دیکھیں گے، کیونکہ وہ بے ڈھنگی چال چلے گا اور اونچ نیچ کی بنا پر گرنے کا بھی خطرہ ہے۔

[5496] ٦٨-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعراج عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا**))

[5495] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٣٧٧)

[5496] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس باب: ينزع نعله اليسرى برقم (٥٨٥٦) وابو داود فی (سننه) فی اللباس باب: فی الانتعال برقم (٤١٣٦) والترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی كراهة المشی فی النعل الواحدة برقم (١٧٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠٠)

[5496] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اتار لے۔''

[5497] ٦٩۔(٢٠٩٨)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الاعمش عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَال

خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ اَلَا اِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ اَنِّي اَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِتَهْتَدُوا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّي اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا))

[5497] ۔حضرت ابو رزین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف آئے، پھر اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا، خبردار تم آپس میں باتیں کرتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولتا ہوں، تاکہ تم راہ یاب ہو جاؤ اور میں راہ راست سے بھٹک جاؤں، سنو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے جوتے میں، اس کو ٹھیک کرانے تک نہ چلے۔''

[5498] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي رَزِينٍ وَاَبِي صالح عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الْمَعْنٰى

[5498] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تمام صحابہ کرام سے زیادہ روایات منقول ہیں، اس لیے بعض لوگ اس پر حیرت کا اظہار کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام کے مقابلہ میں ان کی روایات کیوں اتنی زیادہ ہیں اور یہ اس کثرت سے روایات کیوں بیان کرتے ہیں، ایک جوتا پہن کر چلنے میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم ان کے مخالف تھے، اس لیے انہوں نے فرمایا، تم یہ سمجھتے ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا ہے...... باقی رہا بعض صحابہ کرام کا ایک جوتا پہن کر چلنا تو انہیں یا تو یہ حدیث پہنچی نہ تھی یا وہ اس کو آداب واخلاق کی چیز سمجھتے تھے، فقہی اور قانونی طور پر ممنوع نہیں سمجھتے تھے، یعنی نہی تنزیہی قرار دیتے تھے اور تھوڑی دور تک جہاں کوئی خطرہ نہ ہو ایک جوتے میں چل لیتے تھے۔

[5497] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: ذكر النهى عن المشى فى نعل واحد ٨/ ٢١٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٠٨)

[5498] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٤٣)

٢٠...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالِاحْتِبَآءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب ٢٠: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنا اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مارنا

[5499] ٧٠-(٢٠٩٩) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّاكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ

[5499] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے، یا ایک جوتی پہن کر چلے، یا گونگی بکل مارے اور ایک کپڑے میں اس طرح گوٹھ مارنے سے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہو۔

مفردات الحدیث ❶ **الصَّمَّاءَ**: اہل لغت کے نزدیک اس کا معنی گونگی بکل ہے، جس میں ہاتھ بند ہو جاتے ہیں اور انہیں باہر نکالنے کی گنجائش نہیں رہتی، اس طرح انسان ضرورت کے وقت اپنا تحفظ یا دفاع نہیں کر سکتا اور فقہاء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنا جسم ایک کپڑے سے ڈھانپ لے، پھر اس کو آگے سے یا پیچھے سے اٹھا کر سر پر رکھ لے یا چادر کو ایک طرف سے اٹھا کر کندھے پر رکھ لے جس سے شرم گاہ کھل جائے تو یہ شرم گاہ کے کھلنے کی بنا پر ممنوع ہے۔ ❷ **احتباء**: انسان اپنی سرین کے بل بیٹھ کر، اپنی پنڈلیاں کھڑی کر لے اور انہیں ایک کپڑے سے گھیر لے، یعنی گھٹنوں کے گرد کپڑے یا ہاتھوں کا حلقہ باندھ لیں، اس سے اگر شرم گاہ کھل جائے تو ناجائز ہے، اگر شرم گاہ ننگی نہ ہو جبکہ انسان شلوار، قمیص پہن کر ایسا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5500] ٧١-(. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزبير

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّآءَ**))

[5500] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے، یا جس کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے، حتی کہ

[5499] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٣٥)

[5500] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الانتعال برقم (٤١٣٧) انظر (التحفة) برقم (٢٧١٧)

اپنا تسمہ درست کروائے، (اور دوسری جوتی پہن لے) اور ایک موزے میں نہ چلے اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹھ نہ مارے اور گونگی بکل نہ مارے۔''

فائدہ :...... لا يجتبى بالثوب الواحد میں لا يجتبى جملہ خبریہ ہے، یعنی وہ ایک کپڑے میں گوٹھ نہیں مارتا ہے، لیکن جملہ انشائیہ کے معنی میں ہے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

۲۱...... بَاب: فِيْ مَنْعِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

باب ۲۱: چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھنا منع ہے

[5501] ۷۲-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَّأَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

[5501] - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گونگی بکل، ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے اور پشت کے بل لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا۔

فائدہ :...... چت لیٹ کر، ٹانگ کھڑی کر کے، دوسرے پاؤں گھٹنے پر رکھنا منع ہے، کیونکہ اس سے شرم گاہ کھلنے کا احتمال ہے اور ہیت کذائی بھی اچھی نہیں ہے، لیکن اگر پاؤں پھیلا کر، ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لیا جائے تو اس میں شرم گاہ کھلنے کا احتمال یا خطرہ نہیں ہے اور یہ جائز ہے اور آپ اس طرح لیٹ جاتے تھے، ابوبکر، عمر عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسے لیٹ جاتے تھے۔

[5502] ۷۳-(...) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَحْتَبِ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّآءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرٰى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ))

[5501] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى برقم (٤٨٦٥) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی الكراهية فی ذلك برقم (٢٦٦٧) والنسائی فی (المجتبى) فی الزينة باب: النهی عن الاحتباء فی ثوب واحد ٨/ ٢١٠- انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٥)

[5502] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٦)

[5502] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک جوتا پہن کر نہ چلو، نہ ایک تہبند میں گوٹھ مارو، نہ بائیں ہاتھ سے کھاؤ، نہ گونگی بکل مارو اور نہ چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھو۔''

[5503] ٧٤۔(. . .)وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى))

[5503] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی چت نہ لیٹے کہ پھر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ لے۔''

٢٢...... بَابُ: فِي إِبَاحَةِ الِاسْتِلْقَاءِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى

باب ٢٢: چت لیٹ کر ایک پاؤں، دوسرے پاؤں پر رکھنا جائز ہے

[5504] ٧٥۔(٢١٠٠)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ

أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى

[5504] ۔حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی) سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا، ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

فائدہ:...... اس کی صورت کی وضاحت ہم پچھلے باب میں کر چکے ہیں یعنی پاؤں پر پاؤں رکھنا جائز ہے گھٹنا کھڑا کر کے اس پر پاؤں رکھنا درست نہیں۔

[5503] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٨١)

[5504] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: الاستلقاء في المسجد ومد الرجل برقم (٤٧٥) وفي الادب باب: الاستلقاء ووضع الرجل على الاخرى برقم (٥٩٦٩) وفي الاستئذان باب: الاستلقاء برقم (٦٢٨٧) وابو داود في (سننه) في الادب باب: الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى برقم (٤٨٦٦) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في وضع احدى الرجلين على الاخرى مستلقيا برقم (٢٧٦٥) والنسائي في (المجتبى) في المساجد باب: الاستلقاء في المسجد ٢/ ٥٠۔ انظر (التحفة) برقم (٥٢٩٨)

[5505] ۷۶۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5505]۔امام صاحب اپنے بہت سارے اساتذہ کی تین سندوں سے، زہری ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۳...... بَاب: نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ

باب ۲۳: مرد کے لیے زعفران میں رنگے کپڑے پہننا ممنوع ہے

[5506] ۷۷۔(۲۱۰۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صهيب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ

[5506]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زعفران استعمال کرنے (یعنی جسم اور کپڑوں پر) سے منع فرمایا، حماد کہتے ہیں، زعفران لگانا مردوں کے لیے منع ہے۔

[5507] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صهيب

عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ))

[5507]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مرد کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

فائدہ:...... زعفران لگانے سے آپ نے کیوں منع فرمایا ہے، اس میں اختلاف ہے، بعض لوگوں کے نزدیک

[5505] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۴۷۱)

[5506] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الخلوف للرجل برقم (۴۱۷۹) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في كراهية التزعفر والخلوف للرجال برقم (۲۸۱۵) والنسائي في (المجتبى) في المناسك باب: الزعفران للمحرم ۵/ ۱۴۲۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۱۱)

[5507] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: الخلوف للرجال برقم (۴۱۷۹) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في كراهية التزعفر والخلوف للرجال برقم (۲۸۱۵) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: الزعفران للمحرم ۵/ ۱۴۱ و ۵/ ۱۴۲ وفي الزينة باب: التزعفر برقم (۵۲۷۱) انظر (التحفة) برقم (۹۹۲)

رنگ اور خوشبو ہونے کی بنا پر منع فرمایا ہے، کیونکہ رنگ دار خوشبو عورتوں کے لیے ہے، اس لیے اگر اس سے خوشبو زائل کر دی جائے تو اس کا لگانا، یا کپڑا رنگنا مردوں کے لیے بھی جائز ہے، بعض نے پیلا رنگ ہونے کی بنا پر منع کیا ہے، امام شافعی اور احناف کے نزدیک زعفران سے کپڑے رنگنا جائز نہیں ہے لیکن امام مالک اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک یہ ممانعت محرم (احرام باندھنے والا) کے ساتھ خاص ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بخاری شریف میں روایت ہے کہ میں زرد رنگ میں کپڑے اس لیے رنگتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا ہے، مسلم شریف میں بھی یہ روایت باب الحج میں گزر چکی ہے اور زعفران کا رنگ بھی زرد ہے، لیکن اگر خوشبو ممانعت کا سبب ہو تو پھر یہ حدیث زعفران کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی۔

٢٤..... بَاب: اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ اَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ

باب ٢٤: سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ سے رنگنا پسندیدہ ہے اور سیاہ خضاب ممنوع ہے

[5508] ٧٨-(٢١٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهِ اِلَى نِسَائِهِ قَالَ ((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ))

[5508]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو قحافہ کو لایا گیا یا وہ فتح مکہ کے سال یا فتح کے دن آیا اور اس کا سر اور اس کی داڑھی ثغامہ بوٹی کے سفید پھولوں کی طرح تھی تو آپ نے حکم دیا، یا ان کی عورتوں کو یہ حکم دیا گیا، آپ نے فرمایا: ''اس کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔''

[5509] ٧٩-(. . .) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ))

[5509]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا، اس کا سر اور اس کی داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔''

[5508] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٤٠)

[5509] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الترجل باب: فى الخضاب برقم (٤٢٠٤) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: النهى عن الخضاب بالسواد ٧٨/ ١٣٨ ـ انظر (التحفة) برقم (٢٨٠٧)۔

فائدہ:...... حضرت ابو قحافہ عثمان بن عامر تیمی رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں، جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور ثغام ایک بوٹی ہے، جس کے پھول انتہائی سفید ہوتے ہیں، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر بال بالکل سفید ہو گئے ہوں تو ان کو رنگنا بہتر ہے اور جن حدیثوں میں ممانعت آئی ہے، وہ اس صورت میں ہے، جب بال مکمل طور پر سفید نہ ہوں، یا ان کو سیاہ رنگ کیا جائے، کیونکہ سیاہ رنگ سے رنگنا آپ نے صراحتاً منع فرمایا ہے اور بعض صحابہ وتابعین سے جو سیاہ رنگ کا استعمال منقول ہے، وہ مہندی کے ساتھ ملا کر ہے، یا جنگ کی حالت میں ہے اور اصل چیز سنت ہے، اس کے مقابلہ میں کسی کا فعل حجت نہیں ہے۔

۲۵...... بَابُ: فِي مُخَالَفَةِ الْيَهُودِ فِي الصَّبْغِ

باب ۲۵ : یہود کی مخالفت میں بال رنگنا

[5510] ۸۰-(۲۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يسار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ))

[5510] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے تو تم ان کی مخالفت کرو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، روز مرہ کی عادات، لباس اور وضع میں کافروں کی تقلید نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ان کی مخالفت کرنی چاہیے اور یہ اس وقت ہے، جب وہ ان کا شعار، نشان یا علامت ہو، اگر شعار اور علامت نہ رہے تو پھر مخالفت بھی نہ رہے گی اور بقول امام نووی، قاضی عیاض نے اس سلسلہ میں صحابہ کرام کے دو موقف نقل کیے ہیں، ایک گروہ کے نزدیک رنگ نہ کرنا افضل ہے، دوسرے کے نزدیک سفید بالوں کو رنگنا افضل ہے، اگرچہ رنگ کے بارے میں اختلاف ہے اور امام طبرانی نے لکھا ہے، سفید بالوں کی رنگت کی تبدیلی اور عدم تبدیلی دونوں صحیح روایات سے ثابت ہیں، تغیر وتبدیلی کا حکم ان کے لیے ہے، جن کے بال ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی طرح بالکل سفید ہو چکے ہوں اور ممانعت ان کے لیے ہے، جن کے بال سیاہ وسفید ملے جلے ہوں اور امر ونہی یہاں

[5510] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: في الخضاب برقم (٥٨٩٩) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الخضاب برقم (٤٢٠٣) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الاذن بالخضاب ٨/ ١٣٧ ـ وفي باب: الامر بالخضاب ٨/ ١٨٥ ـ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: الخضاب بالحناء برقم (٣٦٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٨٠)

بالاتفاق وجوب کے لیے نہیں ہے، اس لیے سلف صحابہ وتابعین نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا، اس لیے یہاں حدیثوں کو ناسخ یا منسوخ بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور بقول امام نووی صحیح یہی ہے، سفید بالوں کو مردوں اور عورتوں کے لیے زرد رنگ سے رنگنا بہتر ہے اور سیاہ رنگ سے بدلنا ممنوع ہے۔

۲۶...... بَاب :تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ، وَتحرِيمِ اتِّخَاذِ مَا فِيهِ صُوَرٌ غَيْرُ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ

باب ۲۶: جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے اور اس چیز کو رکھنا بھی حرام ہے جس میں تصویر ہے اور اس کو بچھانے وغیرہ کے ذریعہ پامال اور رسوا نہیں کیا جاتا اور فرشتے ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا ہو

[5511] ۸۱۔(۲۱۰۴)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ ((**مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ**)) ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا ((**عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا**)) فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ**)) فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

[5511] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مخصوص وقت میں آپ کے پاس آنے کا وعدہ کیا، وہ معین وقت پر آ گیا، لیکن جبریل علیہ السلام نہ آئے، آپ کے ہاتھ میں ایک عصا (ڈنڈا) تھا، آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ اور اس کے فرستادے، اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتے۔'' پھر آپ نے توجہ کی یا نظر دوڑائی تو اپنی چارپائی کے نیچے کتے کا ایک پلا دیکھا اور پوچھا: ''اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب آ گیا؟'' انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں ہے تو آپ کے حکم سے اس کو نکال دیا گیا تو جبریل علیہ السلام بھی آ گئے، اس پر آپ نے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تو میں

[5511] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۲۲)

آپ کے انتظار میں بیٹھا، لیکن آپ آئے ہی نہیں،'' اس پر اس نے جواب دیا، مجھے اس کتے نے آنے سے روکا جو آپ کے گھر میں تھا، کیونکہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

[5512] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ

[5512]۔ یہی حدیث امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس آنے کا وعدہ کیا، لیکن یہ مذکورہ بالا حدیث کی طرح مفصل نہیں ہے۔

فائدہ:...... امام نووی نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے، ہمارے فقہاء اور دیگر علماء نے کہا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا، انتہائی سخت طور پر حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ احادیث میں اس پر سخت وعید بیان کی گئی ہے، خواہ اس کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنے کے لیے بنایا جائے یا بے قدری اور ذلت کرنے کے لیے، تصویر بنانا ہر حال میں حرام ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اور جانداروں کی یہ تصویر کپڑے میں ہو یا بچھونے میں، درہم میں ہو یا دینار میں یا ایسے ٹکے میں، برتن میں ہو یا دیوار میں یا کسی اور چیز میں، البتہ درختوں، پالانوں اور ان کے سوا دوسری بے جان چیزوں کی تصویر تو وہ حرام نہیں ہے یہ تو تصویر بنانے کا حکم ہے، رہا تصویر والی چیز رکھنے کا حکم تو وہ اگر دیوار پر لٹکی ہو، یا پہننے والے لباس اور پگڑی میں، اس طرح کسی ایسی چیز میں ہو، جس کو پامال اور ذلیل نہیں کیا جاتا تو یہ حرام ہے اور اگر بچھونے پر ہو جسے پامال کیا جاتا ہے، یا چھوٹے بڑے تکیے پر یا کسی اور چیز پر جسے ذلیل کیا جاتا ہے تو وہ حرام نہیں ہے، لیکن اس گھر میں رحمت کے فرشتے جو انسان کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں، برکت کی دعا کرتے ہیں اور شیطانی وساوس سے بچاتے ہیں، داخل نہیں ہوتے، جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تصویر سایہ دار یعنی مجسم ہو، مورت اور مجسم کی شکل میں یا غیر مجسم ہو یعنی مطبوع ہو، کاغذ، کپڑے وغیرہ پر ہو، ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا یہی موقف ہے لیکن مالکیہ کے نزدیک مجسم تصویر حرام ہے اور غیر مجسم اکثر کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے، لیکن یہ موقف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پردہ والی حدیث کے خلاف ہے اور رقم الثوب سے مراد، نقش و نگار یا بیل بوٹے ہیں، اس لیے، اس حدث سے استدلال بھی درست نہیں ہے، یا اس سے مراد غیر جاندار کی تصویر ہے، تصویر ہاتھ سے بنائی جائے، یا کیمرے سے ہر حالت میں ناجائز ہے، (تفصیل کے لیے دیکھئے، تکملہ ج ۴ ص ۱۵۵ تا ۱۶۴)

[5512] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٢٢)

لیکن اگر تصویر کسی ناگزیر مجبوری کے لیے بنوائی جائے مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ویزا، امتحان، حج وغیرہ کے لیے جہاں انسان مجبور ہے تو اس کی بقدر ضرورت گنجائش ہے، بشرطیکہ شوقیہ نہ ہو اور مکمل تصویر نہ ہو۔

جس گھر میں کتا ہو، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کے بارے میں دو نظریات ہیں کہ اس سے مراد ہر قسم کا کتا ہے، اس کا رکھنا جائز ہو یا ناجائز، امام قرطبی اور امام نووی کا یہی نظریہ ہے اور امام خطابی وغیرہ کے نزدیک وہ کتے مستثنیٰ ہیں، جن کو رکھنے کی اجازت ہے اور گھر سے مراد ہر وہ جگہ ہے، جہاں انسان ٹھہرتا ہے، گھر ہو یا خیمہ، یا چھپر۔

[5513] ٨٢ـ(٢١٠٥)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ

عَنْ مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللهِ مَا أَخْلَفَنِي**)) قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ ((**قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ**)) قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ

[5513]۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن صبح کے وقت غمزدہ تھے، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں صبح سے آپ کی ہیئت اوپری انوکھی دیکھ رہی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے آج رات میرے ساتھ ملاقات کا وعدہ کیا تھا، لیکن ملا نہیں ہے، ہاں اللہ کی قسم! اس نے میرے ساتھ کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' تو دن بھر رسول اللہ ﷺ اس حالت میں رہے، پھر آپ کے جی میں آیا، ہمارے خیمے کے نیچے کتے کا پلا ہے تو آپ کے حکم سے اسے نکال دیا، پھر آپ نے بذات خود پانی لے کر اس کی جگہ پر چھڑکا تو جب شام ہوئی، جبریل علیہ السلام آپ سے ملے، آپ نے ان سے پوچھا، ''آپ نے کل شام ملنے کا وعدہ کیا تھا۔'' انہوں نے کہا، ہاں، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہو تو اس دن صبح کو رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا، حتی کہ آپ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی قتل کرنے کا حکم دیتے اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیتے۔

[5513] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الصوم برقم (٤١٥٧) والنسائي في (المجتبى) في الذبائح باب: امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب ٧/ ١٨٦ ـ انظر (التحفة) برقم (١٨٠٦٨)

فائدہ :...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی رنجیدہ حالت دیکھ کر پریشان ہوگئیں اور آپ سے رنجیدگی کا سبب پوچھا، تا کہ اگر ان کے لیے اس کو مدد کرنا ممکن ہو، اس کو دور کرسکیں، یا آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں، انسان کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہی طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے، حضرت عائشہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ اگر ایک ہی ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نے شام کے وقت کتا دیکھا اور اس کو نکالنے کا حکم دیا، جس کے بعد جبریل علیہ السلام آ گئے۔

[5514] ٨٣-(٢١٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عباس

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

[5514] - حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

[5515] ٨٤-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

[5515] - حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

[5516] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

[5514] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذا قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٢٥) وفي باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه فان في احدى جناحيه داء وفي الاخرى شفاء برقم (٣٣٢٢) وفي المغازيباب: (١٢) برقم (٤٠٠٢) وفي اللباس باب: التصاوير برقم (٥٩٤٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب برقم (٢٨٠٤) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب برقم ٧/ ١٨٥ وفي الزينة باب: التصاوير ٨/ ٢١٢- وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: الصور في البيت برقم (٣٦٤٩) انظر (التحفة) برقم (٣٧٧٩)

[5515] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٨١)

[5516] تقدم تخريجه برقم (٥٤٨١)

اَخْبَرَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذِكْرِهِ الْاَخْبَارَ فِي الْاِسْنَادِ

[5516]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5517] ۸۵۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خالد عَنْ اَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ

[5517]۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر ہو۔'' بسر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد زید رحمہ اللہ (جس نے مجھے روایت سنائی تھی) بیمار ہوگئے تو ہم ان کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو ان کے دروازہ پر ایک پردہ پایا، جس میں تصویر تھی تو میں نے (اپنے ساتھی) نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ عبید اللہ خولانی سے پوچھا، کیا زید نے گزشتہ دنوں ہمیں تصویر کے بارے میں حدیث نہیں سنائی تھی؟ تو عبید اللہ رحمہ اللہ نے کہا، کیا تم نے ان سے یہ بات نہیں سنی تھی، مگر کپڑے میں منقش۔

مفردات الحدیث ✲ رقم کا اصل معنی تحریر و کتابت ہوتا ہے، اس لیے اس سے مراد نقش اور بیل بوٹے ہیں۔

فائدہ :......اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے، جو کہتے ہیں، وہ تصویر جس کا سایہ نہ ہو یعنی جسم نہ ہو، وہ جائز ہے، لیکن جمہور کے نزدیک اس کا معنی غیر جاندار اشیاء کا نقش ہے، یعنی پھول، کلیاں، درخت وغیرہ کا نقش، کیونکہ رقم کا معنی بقول ابن منظور خُطَطٌ من الوشی بیل بوٹوں کے نقوش اور بقول امام راغب، الخط الغليظ، موٹی دھاری یا موٹا نقش اور بقول ابن اثیر، الرقم، النقش واصله الكتابه، نقش ونگار اور اس کا اصل معنی لکھنا یا تحریر ہے، اس لیے اس کا معنی تصویر کرنا درست نہیں ہے۔

[5518] ۸۶۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ

[5517] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذ قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٢٦) وفي اللباس باب: من كره العقود على الصور برقم (٥٩٥٨) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الصور برقم (٤١٥٣) وبرقم (٤١٥٤) وبرقم (٤١٥٥) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: التصاوير ٨/ ٢١٢ و ٢١٣۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٤) وبرقم (٣٧٧٥) وبرقم (١٦٠٨٩)

[5518] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٨٤)

الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ

[5518] ۔ بسر بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی اور میرے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر ہو۔'' بسر رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت زید رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے ان کے گھر میں پردہ دیکھا، جس میں تصاویر تھیں تو میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے ہمیں تصاویر کے بارے میں حدیث نہیں سنائی تھی؟ اس نے جواب دیا، انہوں نے کہا تھا، مگر کپڑے میں نقش ونگار، کیا تو نے یہ بات نہیں سنی؟ میں نے کہا، نہیں، اس نے کہا، کیوں نہیں، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی۔

فائدہ:...... ممنوعہ تصاویر سے مراد جاندار اشیاء کی تصاویر ہیں اور غیر جاندار اشیاء کی تصاویر درحقیقت نقش ونگار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ محض بے جان نقش یا خطوط ہیں۔

[5519] ۸۷۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ.

[5519] ۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہوں۔''

مفردات الحدیث ✲ تماثیل: تمثال کی جمع ہے، کسی کی نظیر وشبیہ، مورت ہو یا صورت۔

[5520] (۲۱۰۷) قَالَ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ" فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟

[5519] تقدم تخريجه برقم (٥٤٨٤)

[5520] تقدم

فَقَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ، رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ، عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ، وَقَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ" قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ۔

[5520] ۔حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا، اس ابوطلحہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر و مجسمے ہوں۔'' تو کیا آپ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں، لیکن میں تمہیں ابھی آپ کا وہ واقعہ سناتی ہوں، جو میرا چشم دید ہے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے کسی غزوہ میں چلے گئے تو میں نے ایک جھول دار پردہ لیا اور اسے دروازہ کا پردہ بنا دیا تو جب آپ تشریف لائے اور اس زین پوش کو دیکھا تو میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو آپ نے اس کو کھینچ کر پھاڑ ڈالا، یا چیر ڈالا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں، پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔'' وہ بیان کرتی ہیں، ہم نے اس سے دو تکیے بنا لیے اور میں نے ان میں کھجور کی چھال بھر دی تو اس پر آپ نے اعتراض نہیں فرمایا۔

مفردات الحدیث ✲ **نَمَطٌ**: غالیچہ، بستر کی چادر، زین پوش، ہودج پر ڈالے جانے والی اونی چادر۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دیواروں پر خوبصورتی اور زیبائش کے لیے پردے لٹکانا پسندیدہ فعل نہیں ہے اور تصاویر کو پھاڑ کر، اگر ان کو پامال کیا جائے، تو ایسی صورت میں ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5521] ۸۸۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا**)) قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا

[5521] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمارا ایک پردہ تھا، جس میں پرندے کی شبیہ تھی اور داخل ہونے والے کی نظر سب سے پہلے اس پر پڑتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اس کو یہاں سے ہٹا دو، کیونکہ میں

[5521] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة القيامة باب (۳۲) برقم (۲٤٦۸) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: التصاوير ۲/ ۲۱۳۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۱۰۱)

جب داخل ہوتا ہوں اور اس پر میری نظر پڑتی ہے، مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔" وہ بیان کرتی ہیں اور ہمارے پاس ایک چادر تھی، ہم کہتے تھے، اس کے نقش و نگار ریشمی ہوں اور ہم اس کو پہنتے تھے۔

[5522] ۸۹۔(...)و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ اَبِي عَدِيّ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْاَعْلٰى فَلَمْ يَاْمُرْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِهِ

[5522]۔امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چادر کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

[5523] ۹۰۔(...)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ فَاَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ

[5523]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے اور میں اپنے دروازے پر ایک پردہ ڈال چکی تھی، جس میں پروں والے گھوڑے کی شبیہ تھی تو آپ نے مجھے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو میں نے سے اتار دیا۔

[5524] (...)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ عَنْ وَكِيعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

[5524]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اور عبدہ کی حدیث میں سفر سے واپسی کا ذکر نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ✲ دُرنُوك: پردہ، بچھونا۔

[5525] ۹۱۔(...)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ

[5522] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٤٨٧)

[5523] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٦)

[5524] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨٤) وبرقم (١٧٢٧٣)

[5525] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: ما یجوز من الغضب والشدة لامر الله برقم (٦١٠٩) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: ذکر اشد الناس عذابا ٨/ ٢١٤۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٥١)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ))

[5525] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک باریک پردہ تانا ہوا تھا، جس میں تصویر تھی تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے اس پردہ کو پکڑ کر چاک کر دیا، پھر فرمایا: ''قیامت کے دن جو لوگ سب سے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے ان میں وہ لوگ جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔''

[5526] (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ

[5526]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں، پھر آپ پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا۔

[5527] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا معمر عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا مِنْ

[5527]۔ مصنف یہی روایت اپنے پانچ اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اشد الناس سے پہلے من نہیں ہے، یعنی ان لوگوں کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔

[5528] ۹۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ

[5526] تقدم تخريجه برقم (٥٤٩١)
[5527] تقدم تخريجه برقم (٥٤٩١)
[5528] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: ما وطى في التصاوير برقم (٥٩٥٤) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: ذكر اشد الناس عذابا ٨/ ٢١٣ و ٢١٤۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨٣)

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

[5528] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا مچان پر ایسا پردہ ڈالا ہوا تھا، جس میں تصاویر تھیں تو جب آپ نے اسے دیکھا، اسے پھاڑ دیا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے ہاں، سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا، جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت اختیار کرتے ہیں،'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، بیان کرتی ہیں، ہم نے اس کو پھاڑ کر، اس سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

مفردات الحدیث

* سَهْوَة: الماری، طاقچہ، کھڑکی، مچان، چھوٹا سا تہہ خانہ۔

فائدہ:...... بعض حضرات نے اس حدیث پر یہ اشکال پیش کیا ہے کہ نص قرآنی کی رو سے سخت ترین عذاب تو آل فرعون کو ہوگا اور اس حدیث میں سخت ترین عذاب مصور فوٹوگراف کے لیے بیان کیا گیا ہے، علماء نے اس کے مختلف جواب دیے ہیں، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ آیت میں آل فرعون کے لیے سخت ترین عذاب ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ بس ان کے لیے خاص ہے، اس سخت ترین عذاب میں اور لوگ بھی مبتلا ہوں گے، فوٹوگرافر بھی ان میں داخل ہیں، اس لیے بعض جگہ من اشد الناس کی تصریح موجود ہے اور یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مختلف شاگردوں نے نقل کی ہے، اور ان سے آگے بہت سے راویوں نے نقل کی ہے اور ہر ایک نے اس کو اپنے الفاظ اور اپنے اپنے انداز میں بیان کی ہے اور کسی ایک نے بھی مکمل تفصیلات اور جزئیات بیان نہیں کیں، اس واقعہ کی تمام تفصیلات جمع کرنے سے اس کی صحیح صورت حال سمجھ آتی ہے، الگ الگ دیکھنے سے یہ مختلف واقعات نظر آتے ہیں، حالانکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے اور آپ نے پردہ کے چاک کرنے کی مختلف وجوہ اور اسباب بیان فرمائے، کسی نے کوئی وجہ نقل کر دی، کسی نے کوئی دوسری وجہ بیان کر دی۔

[5529] ۹۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ ((أَخِّرِيهِ عَنِّي)) قَالَتْ فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ

[5529] اخرجه النسائي في (المجتبى) في القبلة باب: الصلاة الى ثوب فيه تصاوير ۲/ ٦٨ وفي الزينة باب: التصاوير برقم (٥٣٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٩٤)

[5529]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا، جس میں تصویریں تھیں، اسے طاق پر لٹکایا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اسے مجھ سے دور کر دیجئے،'' تو میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا لیے۔

[5530] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[5530]۔ امام صاحب یہی روایت اور اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں۔

[5531] ۹۴-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بن محمد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ

[5531]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک باتصاویر پردہ تانا ہوتا تھا تو آپ نے اس کو ہٹا دیا تو اس سے میں نے دو تکیے بنا لیے۔

[5532] ۹۵-(. . .) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

[5532]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے تصویروں والا ایک پردہ لٹکایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اسے کھینچ ڈالا تو میں نے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے تو اس وقت مجلس میں ایک آدمی جسے ربیعہ بن عطاء کہا جاتا تھا اور بنو زہرہ کا آزاد کردہ غلام تھا، نے کہا، کیا تو نے ابو محمد رحمہ اللہ

[5530] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٤٩٦)

[5531] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨١)

[5532] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الزينة من السنن باب: التصاوير ٨/ ٣١٤۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٥٤) وبرقم (١٧٤٧٦)

کو یہ بیان کرتے نہیں سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ ان پر آرام فرماتے تھے؟ ابن قاسم نے کہا، نہیں، لیکن یہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

[5533] ٩٦۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ محمد عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ)) فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ))

[5533]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک تصویروں والا تکیہ خریدا تو جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا، دروازہ پر کھڑے ہو گئے، اندر تشریف نہیں لائے تو میں نے محسوس کر لیا، یا آپ کے چہرے پر کبیدگی کے آثار محسوس ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا، تکیہ کس لیے ہے؟'' تو میں نے عرض کیا، میں نے سے آپ کے لیے خریدا ہے، آپ اس پر بیٹھیں اور اس کا سہارا لیں، تکیہ بنائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تصویریں بنانے والے، ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا، اپنی مخلوق کو زندہ کرو'' پھر آپ نے فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جس گدے اور تکیے کو پامال کیا جاتا ہے، یا اس کو زمین پر پھینکا جاتا ہے، کاٹے بغیر اس کو گھر میں رکھنا درست نہیں ہے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے، تاکہ تصویر مسخ ہو جائے، اس لیے جمہور کا اس سے یہ استدلال کرنا کہ تصویر والا کپڑا اگر پامال کیا جائے تو پھر اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے، درست نہیں کیونکہ نمرقہ کے بارے میں یہ صراحت موجود ہے کہ آپ

[5533] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء برقم (٢١٠٥) وفي بدء الخلق باب: اذا قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٢٤) وفي النكاح باب: هل يرجع اذا راى منكرا في الدعوة برقم (٥١٨١) وفي اللباس باب: من كره العقود على الصور برقم (٥٩٦١) وفي باب: من لم يدخل بيتا فيه صورة برقم (٥٩٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٥٩)

اس پر بیٹھیں اور اس کا سہارا لیں اور اگر نمرقہ سے مراد یہاں پردہ ہو تو پھر بھی اس کو چاک کیا گیا ہے، کیونکہ پردہ لٹکایا بھی جا سکتا ہے اور بچھایا بھی جا سکتا ہے۔

[5534] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ

[5534]۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے نافع ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور بعض نے تفصیل زیادہ بیان کی ہے، ماجشون کے بھتیجے کی روایت میں یہ اضافہ ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اس گدے کو اٹھایا اور اس کے دو تکیے بنا دیے اور آپ گھر پر، ان کا سہارا لیتے تھے، یا ان پر آرام کرتے تھے۔

[5535] ۹۷۔(۲۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

[5535] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تصویریں بناتے ہیں، انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا، جن کی تم نے تخلیق کی تھی، ان کو زندہ کرو۔''

فائدہ :...... بے جان تصویر یا مجسم میں زندگی پیدا کرنا یا اس کو زندگی بخشنا انسان کے لیے ممکن نہیں ہے، اس لیے اس سے مقصود سرزنش و توبیخ اور عذاب کی طوالت ہے، اس لیے بعض روایات میں تصریح موجود ہے، وہ ان میں زندگی پیدا نہیں کر سکے گا، یا روح نہیں پھونک سکے گا۔

[5534] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٩٩)

[5535] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٠٠) وبرقم (٨٠٧٧) وبرقم (٨٢١٠)

[5536] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

[5536]۔ مصنف یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ کی تین سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[5537] ۹۸۔(۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مسروق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ**)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ اِنَّ

[5537]۔ حضرت عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ، قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو، لوگوں میں سے سخت ترین عذاب ہوگا۔'' اشج کی روایت میں اشد سے پہلے اِنّ نہیں ہے۔

[5538] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى وَاَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ((**اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ**)) وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ

[5538]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں سے دو کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، ''اہل نار میں سے سخت ترین عذاب، قیامت کے دن تصویر سازوں کو ہوگا۔'' یا مصور قیامت کے دن سخت ترین عذاب والے لوگوں میں سے ہوں گے اور چوتھے استاد کی روایت وکیع کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

[5536] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التوحيد باب: قوله تعالی ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (۷۵۵۸) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة من السنن باب: ذكر ما يكلف اصحاب الصور يوم القيامة برقم ۸/ ۲۱۵۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۲۰)

[5537] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس باب: عذاب المصور يوم القيامة برقم (۵۹۵۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة من السنن باب: ذكر اشد الناس عذابا ۸/ ۲۱۶۔ انظر (التحفة) برقم (۹۵۷۵)

[5538] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۵۰۳)

[5539] (. . .) وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا منصور عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هٰذَا تَمَاثِيلُ كِسْرٰى فَقُلْتُ لَا هٰذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ))

[5539]۔ مسلم بن صبیح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ایسے گھر میں تھا، جس میں مریم کی تصویریں یا مورتیاں تھیں تو مسروق نے کہا، یہ کسریٰ کی تصاویر ہیں تو میں نے کہا، نہیں، یہ مریم کی تصاویر ہیں تو مسروق رحمہ اللہ نے کہا، ہاں، میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتا سنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قیامت کے دن شدید ترین عذاب والے لوگ مصور ہوں گے۔''

فائدہ: ...... مسلم بن صبیح، ابوالضحیٰ کا نام ہے، جو حضرت مسروق رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور یہ گھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یسار بن نمیر کا تھا، جو انہوں نے کسی عیسائی سے خریدا ہوگا اور یہ نقش ونگار کی صورت میں کسی بچھونے پر ہوں گی، جو چھپر یا چبوترہ میں پڑا تھا، جس طرح آج کپڑے اور کاغذ پر کسی کا تصویری خاکہ بنایا جاتا ہے اور وہ تصویری خاکہ کو درست سمجھتے ہوں گے۔

[5540] ۹۹-(۲۱۱۰) قَالَ مُسْلِم قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي اسحاق

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ قَالَ أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

[5540]۔ سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں ایسا آدمی ہوں کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں تو آپ مجھے ان کے بارے میں فتویٰ دیں تو انہوں

[5539] تقدم تخريجه برقم (٥٥٠٣)

[5540] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع التصاوير التي ليست فيها روح وما يكره من ذلك برقم (٢٢٢٥) انظر (التحفة) برقم (٥٦٥٨)
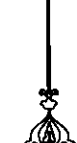
نے اس سے کہا، میرے قریب ہو جا تو وہ ان کے قریب ہو گیا، پھر انہوں نے کہا، میرے قریب ہو جا تو وہ اور قریب ہو گیا، حتی کہ انہوں نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور کہا، میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ہوگا اور اللہ اسے ہر تصویر کے عوض میں، جو اس نے بنائی ہوگی، ایک جان دے گا، جو اس کو جہنم میں دکھ پہنچائے گی۔'' اور فرمایا: ''اگر تجھے ضرور ہی تصویر بنانا ہے تو درخت کی تصویر اور بے جان چیز کی تصویر بنا، امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث اپنے استاد نصر بن علی جہضمی کو سنائی تو انہوں نے اس کا اقرار کیا۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، شجر، حجر، دریا، پہاڑ، عمارات اور ہر اس چیز کی تصویر بنانا جائز ہے، جس میں روح نہیں ہے، کیونکہ ایسی چیزیں انسان اپنے لیے بناتا ہے، یا کاشت کرتا ہے، جن میں روح نہیں ہے اور یہ بے شمار ہیں، اس لیے اگر کسی کو فوٹو گرافی ہی کا شوق ہے، یا یہی اس کا پیشہ ہے تو وہ ان چیزوں کی تصاویر بنا سکتا ہے، یا اتار سکتا ہے۔

[5541] ۱۰۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِی عروبة عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِی وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّی رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اُدْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِی الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

[5541]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے نضر بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ لوگوں کو مسئلے بتانے لگے، لیکن یہ نہیں کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، حتی کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا اور کہا، میں یہ تصویریں بنانے والا آدمی ہوں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا قریب ہو جا تو وہ آدمی قریب ہو گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں تصویر بنائی تو قیامت کے دن اسے اس میں روح پھونکنے کا مکلّف (پابند) بنایا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔''

[5541] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: بيع التصاوير التی ليست فيها روح وما يكره من ذلك برقم (٢٢٢٥) وفی اللباس باب: من لعن المصور برقم (٥٩٦٣) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة باب: ذكر ما يكلف اصحاب الصور يوم القيامة ٨/ ٢١٥۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٣٦)

[5542] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5542] ۔نضر بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[5543] ۱۰۱ ۔(۲۱۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ

عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً**))

[5543] ۔ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، انہوں نے وہاں تصویریں دیکھیں تو کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے، جو میری تخلیق جیسی تخلیق کرنے لگتا ہے؟ وہ ایک ذرہ پیدا کریں، یا دانہ ہی پیدا کریں یا جو پیدا کریں۔''

فائدہ:...... اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ انسان بے جان اشیاء ذرہ، دانہ گندم جو پیدا نہیں کرسکتا، کیونکہ وہ اس کو زمین میں کاشت کرتا ہے، پیدا اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو وہ زندہ اشیاء کی تصویر کشی کی جرأت کیوں کرتا ہے، ہمت ہے تو ان میں جان ڈالے۔

[5544] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ

عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً

[5544] ۔ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے، جو مدینہ میں سعید یا مروان کے لیے بنایا جارہا تھا تو انہوں نے ایک مصور دیکھا، جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا تو انہوں نے

[5542] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٠٧)

[5543] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: نقض الصور برقم (٥٩٥٣) وفي التوحيد باب: قوله تعالى ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (٧٥٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٦)

[5544] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٠٩)

کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس میں، (یا ایک جو پیدا کریں) کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ:......سعید بن عاص اور مروان رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں باری باری مدینہ منورہ کے گورنر بنتے تھے اور ان کے حکم سے گھر کے درودیوار پر نقش و نگار بنائے جا رہے تھے، ان میں کسی جاندار کی تصویر بھی ہو گی، اس لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی۔

[5545] ١٠٢ ـ(٢١١٢)حَدَّثَنَا اَبُوبكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ تَصَاوِيرُ))

[5545] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں مورتیاں یا تصاویر ہوں۔''

٢٧...... بَاب: كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِى السَّفَرِ

باب ٢٧: سفر میں کتا اور گھنٹی ناپسندیدہ ہے

[5546] ١٠٣ ـ(٢١١٣)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ ابيه

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ))

[5546] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلہ والوں کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔

فائدہ:......قافلہ والوں نے کتا اگر شوقیہ طور پر ساتھ رکھا ہو، قافلہ کی حفاظت اور چوروں سے آگاہی اور بیداری کے لیے نہ ہو اور اس طرح گھنٹی بلا ضرورت و مقصد محض زینت و زیبائش اور شوق کے لیے ہو، کوئی ضرورت اور مقصد نہ ہو تو یہ دونوں چیزیں جمہور فقہاء کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں، اگر کسی واقعی ضرورت کے لیے ہوں تو پھر بعض نے اس کی گنجائش رکھی ہے، کیونکہ آپ نے کھیتی اور مویشیوں کے لیے کتا رکھنے کی اجازت دی ہے۔

[5547] (. . .)وحَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ

[5545] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٩)

[5546] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٢)

[5547] طريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٤) وطريق قتيبة←

يَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5547]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5548] ۱۰۴۔(۲۱۱۴)و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ ابيه

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

[5548]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹی شیطانی آواز ہے، یا شیطان کی بانسری ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ مَزَامِير: مزمور کی جمع ہے، گیت، بانسری۔

۲۸...... بَاب: كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِی رَقَبَةِ الْبَعِيرِ

باب ۲۸: اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنا مکروہ ہے

[5549] ۱۰۵۔(۲۱۱۵)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ اَبِی بَشِيرٍ الْاَنْصَارِیِّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَسُولًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِی مَبِيتِهِمْ ((لَا يَبْقَيَنَّ فِی رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ اُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

[5549]۔حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کسی سفر میں شریک تھے تو آپ نے ایک ایلچی روانہ کیا، عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے خیال میں انہوں نے کہا، جبکہ لوگ اپنی آرام گاہ میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار یا کوئی ہار باقی نہ رہے، مگر اسے کاٹ دیا جائے۔'' امام مالک کہتے ہیں، میرا خیال ہے، لوگ اس کو بدنظری کا علاج سمجھتے تھے۔

← اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی كراهية الاجراس على الخيل برقم (۱۷۰۳) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۳)

[5548] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۸۳)

[5549] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: ما قيل فی الجرس ونحوه فی اعناق الابل برقم (۳۰۰۵) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی تقلد الخيل بالاوتار برقم (۲۵۵۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱۸۶۲)

فائدہ :...... جاہلیت کے دور میں لوگ حیوانات خاص کر اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالتے تھے اور سمجھتے تھے، اس میں نظر بد سے بچانے کا خاصہ ہے، اس لیے آپ نے اس کو کاٹنے کا حکم دیا کہ اس کا نظر بند سے بچانے میں کوئی دخل نہیں، بعض حضرات کا خیال ہے، یہ حیوان کے لیے تکلیف کا باعث ہے، اس سے چرنے اور سانس لینے میں وقت پیدا ہوتی ہے، کسی درخت میں پھنس کر گھٹنے کا بھی اندیشہ ہے اور بعض کا خیال ہے، اس میں گھنٹی باندھتے تھے، اگر ہار کھلا ہو، کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو، محض زیب و زینت کے لیے ہو تو بقول امام نووی جائز ہے اور بقول علامہ عینی اگر یہ تعویذ کے لیے ہو اور اس میں قرآن کی آیت ہو، یا اللہ کا نام ہو، جس کا مقصد برکت حاصل کرنا یا اللہ کے اسماء اور اس کے ذکر کی پناہ لینا ہو تو ممنوع نہیں ہے، اس طرح اگر تکسیر اور اسراف سے بچ کر زینت کے لیے ہو تو پھر بھی ممنوع نہیں۔ (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۳)

مگر ظاہر ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قرآنی آیات یا اسماء الٰہی کو جانوروں کے گلے میں نہیں ڈالا تو ہمیں بھی اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۲۹...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

باب ۲۹: حیوان کے چہرہ پر مارنا اور چہرہ کو داغنا (نشان لگانا) ممنوع ہے

[5550] ۱۰۶ ـ (۲۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

[5550]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا۔

فائدہ :...... امام نووی فرماتے ہیں، ہر قابل احترام جاندار کے چہرے پر مارنا ممنوع ہے، انسان، گدھا، گھوڑا، اونٹ، خچر اور بھیڑ بکری، وغیرہ سب اس میں داخل ہیں، لیکن آدمی کے چہرے پر مارنا انتہائی ممنوع ہے، کیونکہ چہرہ تمام محاسن کا مرکز ہے اور لطیف (نرم و نازک) عضو ہے، جس پر مار کا اثر و نشان پڑ جاتا ہے اور بسا اوقات اس کی بدصورتی کا باعث بنتا ہے اور بعض دفعہ اس سے جو اس کو تکلیف پہنچ جاتی ہے،'' اور چہرے پر داغ دینا بھی جائز نہیں ہے، انسان کے سوا باقی حیوانات کو چہرے کے سوا داغنا ضرورت کے وقت جائز ہے، اس طرح چہرے کے سوا ضرورت کے تحت مارنا بھی جائز ہے۔

مفردات الحدیث الوَسْم: داغ، علامت، نشان۔

[5551] (...) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا

[5550] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في كراهية التحرش بين البهائم والضرب والوسم في الوجه برقم (۲۷۱۰)

[5551] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۵۱٦)

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِه

[5551] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5552] ۱۰۷۔(۲۱۱۸)وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ))

[5552] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا اس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ نے فرمایا:''جس نے اسے داغا ہے، اس پر اللہ لعنت بھیجے۔''

[5553] ۱۰۸۔(۲۱۱۸)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَرَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا فِي اَقْصٰى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ

[5553] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کا چہرہ داغا گیا تھا تو آپ نے اس کو برا فعل قرار دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، سو اللہ کی قسم! میں اسے داغ نہیں دوں گا، مگر چہرے سے انتہائی دور جگہ میں تو انہوں نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم دیا تو اس کی سرین کو داغا گیا اور وہ سب سے پہلے فرد ہیں جنہوں نے سرین کو داغا۔

مفردات الحدیث ✻ جاعرتان: دونوں چوتڑوں کا ابھرا ہوا حصہ۔

۳۰...... بَاب: جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ، وَنَدْبِهِ فِي نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ

باب ۳۰: انسان کے سوا حیوان کو چہرے کے سوا داغ دینا جائز ہے، زکوٰۃ اور جزیہ کے جانوروں کو داغنا بہتر ہے

[5554] ۱۰۹۔(۲۱۱۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ محمد

[5552] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۵۷)

[5553] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۵۱۰)

[5554] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العقیقة باب: تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق ←

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَااَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

[5554] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ جنا، مجھے کہا، اے انس! اس بچے کا دھیان رکھ، یہ کوئی چیز نہ کھالے حتی کہ تو اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جائے، آپ اس کو گھٹی دیں تو میں اس کو لے گیا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ پر حویتی چادر تھی اور آپ ان سواریوں کو داغ لگا رہے تھے، جو فتح میں آپ کے پاس تھیں۔

مفردات الحدیث ✲ حويتية: مچھلی کی طرح دھاری دار۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بیت المال کے جانوروں کو امتیاز اور علامت کے طور پر خود نشان یا داغ لگا سکتا ہے اور بقول بعض اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

[5555] ۱۱۰ ۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ اَنَسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهُ حِينَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

[5555] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی ماں کے ہاں جب بچہ پیدا ہوا تو وہ لوگ بچے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے، تاکہ آپ اس کو گھٹی دیں تو نبی اکرم ﷺ باڑہ میں ملے، آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، میرا غالب علم یہی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کے کانوں میں۔

فائدہ :...... امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، زکاۃ اور جزیہ کے جانوروں کو چہرے کے علاوہ جگہ پر علامت کے طور پر داغنا پسندیدہ ہے، دوسرے جانوروں کو داغنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ بکریوں کے کانوں میں داغا جائے، اونٹ اور

← عنه وتحنيكه برقم (٥٤٧٠) وفي اللباس باب: الخميصة السوداء برقم (٥٨٢٤) ومسلم في (صحيحه) في الآداب باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعبد الله وابراهيم وسائر اسماء الانبياء عليهم السلام برقم (٥٥٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٩)

[5555] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصيد والذبائح باب: الوسم والعلم في الصورة برقم (٥٥٤٢) وابو داود في سننه في الجهاد باب: في وسم الدواب برقم (٢٥٦٣) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: لبس الصوف برقم (٣٥٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٢١)

گائے کی ران کی جڑ میں داغا جائے، کیونکہ سخت جگہ میں درد کم ہوتا ہے اور بال کم ہونے کی وجہ سے داغ نمایاں ہوگا اور داغنے کا فائدہ یہ ہے کہ حیوان ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں گے، جزیہ کے جانوروں پر جزیہ یا صغار لکھا جائے گا اور زکاۃ کے جانوروں پر زکاۃ یا صدقہ، شوافع کہتے ہیں، بہتر ہے کہ بکریوں کا نشان، گائے سے کم اور گائے کا نشان اونٹ سے کم بنایا جائے، تمام صحابہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ داغنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ حیوان کو عذاب میں مبتلا کرنا ہے اور شکل بگاڑنا ہے، لیکن علامہ عینی نے لکھا ہے، ہمارے احباب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیوانات کو نشانی کے طور پر داغنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ نفع بخش ہے اور بچوں کو کسی بیماری کے علاج کے لیے داغنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ علاج معالجہ ہے۔

(تکملہ ج ۴ ص ۱۸۵)

پچھلی حدیث اور اس حدیث کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ باڑہ، باغ میں تھا اور آپ نے اونٹوں اور بکریوں دونوں کو داغا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بچوں کو گھٹی کسی نیک اور صالح بزرگ سے دلوانی چاہیے اور حضور اکرم ﷺ انتہائی متواضع تھے اور کام کاج خود کر لیتے تھے، مسلمانوں کے مصالح کا خیال رکھتے اور ان کے حیوانات کی حفاظت کے لیے بطور احتیاط، ان کو داغتے تھے۔

[5556] ١١١-(. . .) و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

[5556]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک باڑے میں گئے اور آپ بکریوں کو داغ رہے تھے اور میرے خیال میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کے کانوں میں۔

[5557] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ، مِثْلَهُ۔

[5557]۔ امام صاحب کہتے ہیں، یہی روایت اس طرح مجھے دو اور اساتذہ نے بھی اپنی اپنی سند سے سنائی۔

[5558] ١١٢-(. . .) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طلحة

[5556] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٢١)

[5557] تقدم

[5558] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: وسم الامام ابل الصدقة بيده برقم (١٥٠٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ

[5558] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ دیکھا اور آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے۔

۳۱...... بَاب: كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب ۳۱: سر کے بعض حصہ کو مونڈنا اور بعض کو چھوڑنا ناپسندیدہ ہے

[5559] ۱۱۳ ـ(۲۱۲۰)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ

[5559] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قَــزَع سے منع فرمایا،عبیداللہ نے نافع سے دریافت کیا،قَزَع کسے کہتے ہیں؟انہوں نے جواب دیا،بچے کے سر کا بعض حصہ مونڈ دیا جائے اور بعض کو چھوڑ دیا جائے۔

فائدہ :......امام نووی نے لکھا ہے،قَزَع کی صحیح تعریف یہی ہے،جو نافع نے کی ہے،اگرچہ بعض نے یہ کہا ہے کہ قزع متفرق مقامات سے بال مونڈنے کا نام ہے،لیکن عبیداللہ سے بخاری شریف میں جو تعریف منقول ہے،وہ یہی ہے کہ اذا حلق الصبى وترك ههنا شعرة وههنا وههنا ، جس کا معنی ہے پیشانی اور سر کے دونوں جوانب سے بال مونڈنا اور درمیان میں بال چھوڑ دینا، نیز عبیداللہ نے نافع سے نقل کیا ہے،لڑکے کے لیے کنپٹی اور گدی کے بال منڈوانے میں کوئی حرج نہیں ہے، امام نووی نے لکھا ہے، علماء کا اس پر اجماع ہے،قزع اگر مختلف مقامات سے ہو تو مکروہ تنزیہی ہے، الا یہ کہ علاج وغیرہ کے لیے ہو،شوافع کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کے لیے بلا قید مکروہ ہے اور امام مالک کے نزدیک لڑکے اور لڑکی کے لیے بھی بلا قید مکروہ ہے، جبکہ بعض مالکیوں کا خیال ہے،کنپٹی اور گدی کے بال لڑکے کے لیے منڈوانا مکروہ نہیں ہے،اور قزع کے مکروہ ہونے کی وجہ خلقت کو بگاڑنا اور برے لوگوں کی روش اختیار کرنا ہے اور سنن ابی داود کی ایک روایت کی رو سے یہ یہودیوں کی شکل اور ہیئت ہے۔

[5559] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: القزع برقم (٥٩٢٠) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الذوابة برقم (٤١٩٣) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: النهي عن القزع ٨/ ١٣١ وفي باب: ذكر النهي عن ان يحلق او يحلق بعض شعر الصبي ويترك بعضه ٨/ ١٨٢ و ١٨٣ـ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: النهي عن القزع برقم (٣٦٣٧) انظر (التحفة) برقم (٨٢٤٣)

[5560] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ

[5560]۔ امام صاحب کہتے ہیں، یہی روایت مجھے دو اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی اور ابواسامہ نے قزع کی تفسیر، عبیداللہ کا قول قرار دیا ہے۔

[5561] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ

[5561]۔ امام صاحب کہتے ہیں، مجھے یہی روایت دو اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی اور قزع کی تفسیر حدیث کا حصہ بنایا۔

[5562] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ

[5562]۔ امام صاحب کہتے ہیں، مجھے یہی روایت چار اساتذہ نے دو سندوں سے سنائی۔

٣٢...... بَابٌ: النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ، وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ

باب ٣٢: راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستہ کے حق کی ادائیگی کا حکم

[5563] ١١٤۔(٢١٢١) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

[5560] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٢٤)

[5561] تقدم تخريجه برقم (٥٥٢٤)

[5562] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٥٦)

[5563] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المظالم باب: افنيه الدور والجلوس فيها والجلوس على الصعدات برقم (٢٤٦٥) وفى الاستئذان باب: قوله تعالى ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستانسوا وتسلموا على اهلها ذلك خير لكم لعلكم تذكرون﴾ ←

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوسَ فِی الطُّرُقَاتِ)) قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ))

[5563] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، ہمیں اپنی ایسی مجلسوں میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں۔'' جہاں ہم ان میں باہمی گفتگو کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہیں بیٹھنے پر اصرار ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے پوچھا، اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔''

فائدہ :......آپ نے سد ذریعہ یعنی مفاسد سے تحفظ اور بچاؤ کے لیے راستوں پر بیٹھنے سے صحابہ کرام کو منع فرمایا، لیکن جب انہوں نے اپنا عذر پیش کیا کہ باہمی گفتگو کے لیے ہمارے پاس کوئی اور جگہ نہیں ہے تو پھر آپ نے راستہ پر بیٹھنے کے آداب بتائے، جن کی تعداد چودہ ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو نظم میں بیان کیا ہے۔

افش السلام ، احسن فی الکلام ، وشمت عاطساً ، سلاما رد احسانا

فی الحمل عاون ، ومظلوما اَعِنْ وَاغِث! ، لهفان ، اِهْدِ سبیلا ، واهد جیرانا

بالعرف مُر ، وانْهَ عن نکر وکفِّ اذی ، وغضِّ طرفا ، واکثر ذکر مولانا

سلام کو عام کر، اچھی گفتگو کر، چھینکنے والے کو دعا دے اور سلام کا بہتر طور پر جواب دے۔

بوجھ اٹھانے میں مدد کر، مظلوم کا تعاون کر، محتاج وضرورت مند کی فریاد رسی کر، راستہ بتا اور ساتھیوں کو تحفہ دے، نیکی کی تلقین کر، برائی سے روک، تکلیف دینے سے باز رہ، نظر نیچی رکھ اور اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کر، امام نووی، تکلیف دینے سے باز رہنے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں، غیبت، بدظنی، گزرنے والوں میں سے کسی کو حقیر سمجھنا، راستہ کو تنگ کرنا، اس میں داخل ہے، اس طرح اگر بیٹھنے والوں سے گزرنے والے مرعوب ہوتے ہوں، یا ان سے خوف زدہ ہوں اور اپنے کام کاج کے لیے خوف کی وجہ سے گزر نہ سکتے ہوں، حالانکہ گزرگاہ یہی ہے تو یہ بھی تکلیف دہ بات ہے۔

←الی قوله ﴿والله یعلم ما تبدون وما یکتمون﴾ برقم (٦٢٢٩) وفی الادب باب: فی الجلوس فی الطرقات۔ ومسلم فی (صحیحه) فی السلام باب: من حق الجلوس علی الطریق رد السلام برقم (٥٦١٣) وبرقم (٥٦١٤) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الجلوس فی الطرقات برقم (٤٨١٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٤)

[5564] (. . .)و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه

[5564]۔امام صاحب کہتے ہیں، ہمیں یہ روایت دو اور اساتذہ نے بھی اپنی اپنی سند سے سنائی ہے۔

۳۳...... بَاب: تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰهِ

باب ۳۳: مصنوعی بال ملانا، ملوانا، سرمہ گودنا، گودوانا، پلکوں کے بال اکھیڑنا، اکھڑوانا، دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا، یہ سب کام کرنے والیوں کا فعل حرام ہے

[5565] ۱۱۵۔(۲۱۲۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمنذر عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهُ فَقَالَ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ))

[5565]۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! میری ایک بچی دلہن ہے، اسے چیچک نکلی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے تو کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ بال ملا سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔''

[5566] (. . .)حَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ اَخْبَرَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا

[5564] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٢٨)

[5565] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: وصل الشعر برقم (٥٩٣٦) وفي باب: الموصوله برقم (٥٩٤١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الواصلة ٨/ ١٤٥ وفي باب: لعن الواصلة والمستوصلة ٨/ ١٨٧ و ١٨٨۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الواصلة والواشمة برقم (١٩٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٧)

[5566] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٣٠)

[5566]۔امام صاحب کہتے ہیں، یہی روایت مجھے چار اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی، مگر شعبہ اور وکیع کی حدیث میں تمرق کی جگہ تمرّط ہے۔

مفردات الحدیث ❶ حَصْبَة: صاد ساکن ہے، اگرچہ اس پر زبر اور زیر پڑھنا بھی درست ہے، چیچک، ❷ تَمَرَّقَ اور تَمَرَّطَ دونوں کا معنی بالوں کا گرنا یا جھڑنا ہے اور تَمَزَّقَ کا معنی ٹوٹنا ہے۔ ❸ الواصلة: بالوں کے ساتھ اور بال جوڑنے والی۔ ❹ المُسْتَوصلة: بالوں کے ساتھ اور بال جوڑنے کا مطالبہ کرنے والی، جس کو موصولہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، بالوں کے ساتھ بال ملانا انتہائی قبیح جرم ہے، جو لعنت کے سزاوار ہے، علماء کے اس کے بارے میں چار قول ہیں، (۱) بالوں کے ساتھ کوئی چیز جوڑنا، انسان کے بال ہوں، یا غیر انسان کے، کوئی چیتھڑا ملایا جائے، یا اون، جمہور کا موقف یہی ہے۔ (۲) انسانی بال جوڑنا یا پلید بال جوڑنا، ناجائز ہے، لیکن انسان کے سوا، کسی حیوان کے پاک بال اپنے خاوند یا اپنے آقا کی اجازت سے جائز ہے، بعض شوافع کا یہی قول ہے۔ (۳) بال جوڑنا ممنوع ہے، انسان کے ہوں یا کسی اور حیوان کے لیکن کوئی اور چیز، مثلاً اون، چیتھڑا وغیرہ جائز ہے، لیث بن سعد کا یہی قول ہے۔ (۴) بالوں کے سوا کوئی اور چیز جوڑنا جبکہ وہ بالوں کے مشابہ نہ ہو یا بال محسوس نہ ہو تو پھر جائز ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے، احناف کے نزدیک دوسرا قول راجح ہے، صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ بالوں کے ساتھ بال جوڑنا ممنوع ہے۔

[5567] ۱۱۶۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعَرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَنَهَاهَ

[5567]۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی، میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اور اس کا خاوند اسے خوبصورت دیکھنا چاہتا ہے تو کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ بال جوڑ دوں؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ نے اس کو روک دیا۔

[5568] ۱۱۷۔(۲۱۲۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيبة

[5567] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: وصلة الشعر برقم (٥٩٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٠)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوا اَنْ يَّصِلُوْهُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

[5568] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری لڑکی نے شادی کی اور وہ بیمار ہوگئی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے، انہوں نے اس کے بالوں کو جوڑنا چاہا تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے بال جوڑنے والی اور جوڑنے کا مطالبہ کرنے والے پر لعنت بھیجی۔

[5569] ١١٨۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شيبة

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا اَفَاَصِلُ شَعَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ))

[5569] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بچی کی شادی کی اور وہ بیمار ہوگئی، جس سے اس کے بال گر گئے تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اس کا خاوند رخصتی کا خواہاں ہے تو کیا میں اس کے بالوں میں پیوند لگا دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوڑنے والیوں پر لعنت بھیجی گئی ہے۔''

[5570] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ))

[5570]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جوڑنے والی واصلات کی جگہ موصلات ہے، پر لعنت کی گئی ہے۔''

[5571] ١١٩۔(٢١٢٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

[5568] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: لا تطيع المراة زوجها في معصية برقم (٥٢٠٥) وفي اللباس باب: وصل الشعر برقم (٥٩٣٤) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: المستوصلة ٨/ ١٤٦۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٨٤٩)

[5569] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٣٢)

[5570] تقدم تخريجه برقم (٥٥٣٣)

[5571] طريق محمد بن عبيدالله بن نمير اخرجه ابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الواصلة والواشمة برقم (١٩٨٧) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥٣) وطريق زهير بن حرب اخرجه ←

[5571]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ لگانے والی، جوڑ لگوانے کا مطالبہ کرنے والی، گودنے والے اور گودوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

[5572] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[5572]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد نے اسی طرح سنائی ہے۔

مفردات الحدیث ✲ الواشمة: شم کرنے والی یعنی ہتھیلی کی پشت، کلائی، ہونٹ، پیشانی یا عورت کے بدن کے کسی حصہ میں سوئی وغیرہ چبھو کر خون نکالنا پھر اس جگہ سرمہ یا نیل بھرنا تاکہ اس جگہ نقش و نگار بنائے جائیں اور مُستوشمة، وہ عورت ہے جو اس کا مطالبہ کرتی ہے، مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو حسن و جمال اور خوبصورتی بخشی ہے، اس پر کفایت کرنا چاہیے، اس میں تبدیلی کرنا، انتہائی گھناؤنا جرم ہے، جو لعنت کا مستحق ہے، لیکن بدقسمتی سے مسلمان عورتیں مغربی اقوام سے نت نئے فیشن سیکھ رہی ہیں اور اس کے لیے مستقل طور پر بیوٹی پارلر کے نام دکانیں کھل گئی ہیں، جن میں مصنوعی حسن و جمال کے حصول کے لیے بے انتہا، پیسا، ضائع ہو رہا ہے، ایک دور کا فیشن یہ تھا کہ عورتیں بالوں کے ساتھ جوڑ لگواتی تھیں اور آج کا فیشن بالوں کو کاٹنا ہے، ناخن جن کو کاٹنے کا حکم ہے، ان کو خونخوار درندوں کی طرح بڑھایا جاتا ہے اور ان پر سرخ یا اپنے ہم رنگ پالش لگائی جاتی ہے، حالانکہ ناخنوں پر گہری پالش سے وضو بھی مشکوک ہو جاتا ہے، اکثر علماء کے نزدیک اس صورت میں وضو نہیں ہوتا، کیونکہ ناخنوں پر پالش ہونے کی وجہ سے، وہ صحیح طور پر دھل نہیں پاتے، مزید برآں یہ کافروں کی نشانی ہے، جو پسندیدہ نہیں ہے، اگر یہ ان کا شعار ہو تو پھر حرام ہے۔

[5573] ١٢٠-(٢١٢٥)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ علقمه

عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ

← البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: المستوشمة برقم (٥٩٤٧) وابو داود فی (سننه) فی الترجل باب: صلة الشعر برقم (٤١٦٨) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة برقم (٢٧٨٣) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة باب: المستوصلة ٨/ ١٤٥ وفی باب: لعن الله الواصلة برقم ٨/ ١٨٧ ـ انظر (التحفة) برقم (٨١٣٧)

[5572] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: الموصولة برقم (٥٩٤٢) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٨)

[5573] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: ﴿ما آتاكم الرسول فخذوه﴾ برقم ←

لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا [الحشر: ٧] فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا

[5573] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، گودنے والی اور گدوانے کا مطالبہ یا خواہش کرنے والی، بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے کا مطالبہ کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی، جو اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ نے لعنت بھیجی ہے، یہ بات بنو اسد کی ایک عورت ام یعقوب نامی تک پہنچی، جو قرآن کی تلاوت کرتی رہتی تھی تو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، وہ بات کیا ہے، جو مجھے آپ کی طرف سے پہنچی ہے کہ آپ بدن گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کروانے والیوں پر لعنت بھیجتے ہیں، جو اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں ان عورتوں پر لعنت کیوں نہ بھیجوں، جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور اس کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے تو عورت کہنے لگی، میں نے قرآن مکمل طور پر پڑھا ہے تو مجھے تو یہ ذکر نہیں ملا تو انہوں نے فرمایا، اگر تو، توجہ کے ساتھ پڑھتی تو تجھے یہ مل جاتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ''رسول تمہیں جو دیں لے لو اور جس سے تمہیں روک دیں، اس سے رک جاؤ۔'' حشر آیت نمبر ۷۔تو وہ عورت کہنے لگی، میں دیکھ رہی ہوں (خیال کرتی ہوں) ان میں بعض کام تو اب آپ کی بیوی بھی کرتی ہے، انہوں نے کہا، میرے گھر جاؤ، اور دیکھ لو تو وہ

←(٤٧٧٦) وبرقم (٤٨٨٧) وفي اللباس باب: المتفلجات للحسن برقم (٥٩٣١) وفي باب: المتنمصات برقم (٥٩٣٩) وفي باب: الموصولة برقم (٥٩٤٣) وفي باب: الواشمة برقم (٥٩٤٤) وفي باب: المستوشمة برقم (٥٩٤٨) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: صلة الشعر برقم (٤١٦٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة برقم (٢٧٨٢) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: المتنمصات ٨/ ١٤٦ وفي باب: لعن المتنمصات والمتفلجات ٨/ ١٨٨۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الواصلة والواشمة برقم (١٩٨٩) انظر (التحفة) برقم (٩٤٥٠)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئی اور اسے کچھ نظر نہ آیا، وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگی، میں نے کچھ نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا، ہاں اگر وہ ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کرتی، ہمارے ساتھ نہ رہتی وہ اس کو ساتھ نہ رکھتے۔

مفردات الحدیث ❶ نامصات: بال اکھیڑنے والی جو چہرے کے بال اکھیڑتی ہے اور متنمصات، جو دوسری عورت سے بال اکھڑواتی ہے، عام طور پر عورتیں یہ کام حسن وزیبائش کے لیے پلکوں اور چہرے کے اطراف میں کرتی ہیں، احناف کے نزدیک عورت کے لیے داڑھی، مونچھیں اور بچہ کے بال زائل کرنا درست ہے اور شوافع کا بھی یہی موقف ہے، لیکن امام طبری، نے اس کو بھی ناجائز قرار دیا ہے، جبکہ امام نووی اس ازالہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ ❷ متفلجات: رباعی اور ثنایا دانتوں کو ریتی کے ذریعہ باریک کرنا تاکہ درمیان میں کشادگی پیدا ہو اور عورت کم عمر نظر آئے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اپنے بدن اور جسم میں حسن و جمال کی خاطر کمی وبیشی کر کے، ایسا رد وبدل کرنا جو دائمی اور مسلسل ہو اور تخلیق و بناوٹ محسوس ہو تو یہ دھوکہ دہی اور بعض بناوٹ میں تبدیلی ہے جو ناجائز ہے، لیکن عارضی رنگ و روغن یا سرخی، پوڈر، محض خاوند کی خاطر استعمال کرنا جائز ہے، لیکن بازاری عورتوں کی طرح ہار سنگھار کر کے اور مجسم دعوت نظارہ بن کر، دوسروں کے سامنے اپنے حسن و جمال کا مظاہرہ کرنا تاکہ لوگ دیدے پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھیں اور اس کے حسن و جمال کا شہرہ ہو اور وہ شمع محفل بن جائے، اس کے فوٹو اتریں تو یہ انتہائی شدید جرم اور کبیرہ گناہ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان دوسروں کے سامنے جو کچھ بیان کرتا ہے، لوگ فوراً اس کے گھر پر نظر ڈالتے ہیں کہ ان باتوں پر اس کے گھر کہاں تک عمل ہو رہا ہے اور انسان کو اپنے گھر کی صفائی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور بدقسمتی ہے کہ یہ چیز آج مفقود ہے، ہمارے قول و فعل میں تضاد ہے، جو ہماری تباہی اور بربادی کا باعث ہے اور اس بیماری میں عام و خاص، عالم و جاہل تمام طبقات مبتلا ہیں، لیکن علماء کی ذمہ داری بہر حال دوسروں سے زائد ہے، اس لیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میری بیوی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرتی تو میں اس کو اپنے ساتھ نہ رکھتا، بلکہ طلاق دے کر جدا کر دیتا، نیز رسول اللہ ﷺ کا امر و نہی کتاب اللہ کے امر اور نہی کے حکم میں ہے، اس سے راہ فرار اختیار کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

[5574] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ

[5574]۔ امام صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث تین اور اساتذہ نے اپنی دو سندوں سے بیان کی۔ سفیان کی روایت میں الواشمات والمستوشمات ہے اور مفضل کی حدیث میں الواشمات والموشومات

[5574] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٣٨)

ہے، مُستوشمة: گدوانے کا مطالبہ کرنے والی اور موشومة جسے گودا گیا ہے۔

[5575] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبكرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ومُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ

[5575]۔ امام صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث تین اساتذہ نے ایک سند سے سنائی، لیکن اس میں پورا واقعہ محذوف ہے امام یعقوب کا ذکر نہیں ہے، یعنی خالص حدیث سنائی۔

[5576] (. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ علقمه عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5576]۔ امام صاحب بیان کرتے ہیں، ہمیں ایک اور استاد نے یہ حدیث سنائی۔

[5577] ۱۲۱۔(۲۱۲۶) وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

[5577]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے ساتھ کسی چیز کو جوڑنے سے سرزنش فرمائی ہے۔

فائدہ ...... جمہور کے نزدیک دوسری روایات کی روشنی میں، شیئاً کوئی چیز سے مراد انسانی بال ہیں۔

[5578] ۱۲۲۔(۲۱۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ ((**إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو** إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ))

[5575] تقدم تخريجه برقم (٥٥٣٧)

[5576] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: المتنمصات ٨/ ١٤٧ وفي باب: لعن المتنمصات والمتفلجات ٨/ ١٨٨ وبرقم (٥٢٧٠) انظر (التحفة) برقم (٩٤٣١)

[5577] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٧)

[5578] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٦٨) وفي اللباس باب: وصل الشعر برقم (٥٩٣٢) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: صلة الشعر برقم ←

[5578] ۔حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، منبر پر بالوں کا ایک گچھا پکڑ کر، جو ایک محافظ کے ہاتھ میں تھا، میں نے ان سے یہ کہتے سنا، اے اہل مدینہ، تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کے کام سے روکتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل بس اس وقت ہلاک ہوئے، جب ان کی عورتوں نے اس قسم کے کاموں اپنا لیا۔''

مفردات الحدیث ✲ حَرَسِيٌّ: باڈی گارڈ، محافظ، پہریدار۔

فائدہ:...... یہ حج حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنے دور خلافت میں آخری حج تھا، جو انہوں نے ۵۱ھ میں کیا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی برائی کا ظہور ہو رہا ہو تو علماء کو اس سے روکنا چاہیے، اور ارباب اختیار، حکمران بھی اگر کسی برائی کو پھیلتے دیکھیں تو علماء کو بھی اس کی طرف متوجہ کریں، اگر برائی کے خلاف کوئی بھی آواز بلند نہیں کرے گا تو ہلاکت و تباہی کا خطرہ ہے اور عورتوں کے فیشن ہی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ بنتے ہیں اور ہماری بدقسمتی ہے، آج روز عورتوں میں بے حیائی اور عریانی بڑھ رہی ہے، اور وہ نت نئے فیشن نکال رہی ہیں، لیکن کوئی انہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے، بلکہ خود حکومت اس کو غذا فراہم کر رہی اور اس کی اشاعت کا باعث بن رہی ہے۔

[5579] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ ((اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو اِسْرَآئِيلَ))

[5579] ۔امام صاحب بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ حدیث تین اساتذہ نے اپنی اپنی سند، زہری ہی کی سند سے سنائی، معمر کی حدیث میں یہ ہے، بنو اسرائیل کو عذاب اس لیے دیا گیا۔

[5580] ۱۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مرة

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْيَهُودَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّور

[5580] ۔امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو ہمیں خطاب

(٤١٦٧) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في كراهية اتخاذ القصة برقم (٢٧٨١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الوصل في الشعر ٨/ ١٨٧ـ انظر (التحفة) برقم (١١٤٠٧)

[5579] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٤٣)

[5580] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: (٥٤) برقم (٣٤٨٨) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: وصل الشعر بالخرق ٨/ ١٤٤ وفي باب: الوصل في الشعر ٨/ ١٨٦ و ١٨٧ وفي باب: وصل الشعر بالخرق ٨/ ١٨٧ـ انظر (التحفة) برقم (١١٤١٨)

فرمایا اور بالوں کا ایک گچھا پکڑ کر دکھایا اور کہا، میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہود کے سوا کوئی اور بھی یہ حرکت کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے اس کو جھوٹ کا نام دیا۔

[5581] ۱۲۴۔(. . .)و حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا اَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَة

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَآءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَهٰذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَآءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ

[5581]۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بری ہیئت وشکل ایجاد کر لی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے جھوٹ سے منع فرمایا ہے اور ایک آدمی لاٹھی لے کر آیا، جس کے سرے پر ایک چیتھڑا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، خبردار، یہی جھوٹ ہے، قتادہ کہتے ہیں، یعنی جن چیتھڑوں سے عورتیں اپنے بالوں کو زیادہ بنا کر پیش کرتی ہیں۔

فائدہ :...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے، ان کے نزدیک کسی مصنوعی طریقہ سے بالوں کی تکثیر یا اضافہ جعل سازی اور دھوکہ وفریب ہے، اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے، ہر وہ مصنوعی وگ، جس سے اصلی بالوں کا اشتباہ پڑتا ہے اور وہ بال ہی محسوس ہوتی ہے، وہ ناجائز ہے، لیکن وہ بالوں سے ممتاز ہو اور اس سے بالوں میں اضافہ نہ ہوتا ہو، جیسے عورتوں کا پراندہ، تو یہ جائز ہے، کیونکہ اس میں تدلیس وتلبیس یا جعل سازی نہیں ہے۔

۳۴...... بَاب: اَلنِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ

باب ۳۴: وہ عورتیں جو ملبوس ہو کر بھی ننگی ہیں، خود راہ راست سے ہٹی ہیں اور دوسروں کو بھی موڑتی ہیں

[5582] ۱۲۵۔(۲۱۲۸)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا)) [انظر:۷۱۹۴]

[5582]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل نار کی دو قسمیں ایسی ہیں، جو

[5581] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٤٥)

[5582] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الجنة وصفة نعيمها واهلها باب: النار يدخلها الجبارون برقم (٧١٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٠)

میں نے دیکھی نہیں ہیں، ایک قسم وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں جیسے کوڑے ہیں، ان سے لوگوں کو پیٹتے ہیں اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں، جو لباس پہنتی ہیں، مگر ننگی ہیں، سیدھی راہ سے بہکنے والی اور دوسروں کو بہکانے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی، نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو، مہک اتنی اتنی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **مائلات**: راہ راست اور حق سے ہٹی ہوئی ممیلات اور دوسروں کو اپنی اس حرکت سے آگاہ کرنے والی۔ ❷ **مائلات** ناز ونخرے سے چلنے والی، ممیلات: اپنے کولہوں کو جھکانے والی۔ ❸ **مائلات**: بازاری عورتوں کی طرح اپنے بالوں کو ایک طرف کرنے والی۔ ❹ **محیلات**: دوسری عورتوں کو بھی اس قسم کی کنگھی پر اکسانے والی۔ ❺ **مائلات**: زنا کے محرکات اور دواعی اور زنا کی مرتکب، ممیلات: دوسروں کے دلوں کو بے حیائی اور عریانی کی دعوت دینے والی۔ ❻ **کاسیات عاریات**: حسن و جمال کے اظہار کے لیے اپنے لباس، بدن کے بعض اجزاء کو عریاں رکھنے والی، جس طرح آج کل عورتیں، اپنا سر، بازو اور پیٹ کا کچھ حصہ ننگا کر لیتی ہیں، یا یورپین عورتیں، انڈرویئر اور بنیان پہن کر بازاروں میں دعوت نظارہ دیتی ہیں اور بے حیائی اور زنا کے مواقع تلاش کرتی ہیں، یا وہ عورتیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے، لیکن وہ اللہ کے شکر سے عاری ہیں، یا اس قدر باریک لباس پہنتی ہیں، جو ان کے بدن کو نمایاں کرتا ہے، ظاہر ہے، نعمتوں سے مالا مال اور شکر سے عاری عورتیں تو آپ کے عہد مبارک میں بھی موجود تھیں، اس لیے دوسرے دونوں مفہوم مراد ہیں اور آپ کی یہ پیشین گوئی حرف بحرف سچی ہو چکی ہے۔ ❼ **رؤسهن كاسنمة البخت**: ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے، آج کل عورتیں، اپنے کھلے بالوں کو گدی پر باندھ لیتی ہیں، یا سر کے درمیان اکٹھا کر لیتی ہیں، جو اونٹ کی کوہان کی طرح نظر آتا ہے اور آپ کی یہ پیشین گوئی بھی پوری ہو چکی ہے اور لوگوں کو بیلوں کی دموں جیسے کوڑوں سے مارنے والے وہ لوگ ہیں، جو ملزم سے اقرار کروانے کے لیے لوگوں کو مارتے پیٹتے ہیں، یا وہ جلاد اور پولیس والے ہیں، جو لوگوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں، یا حکمران کی حفاظت کے نام پر لوگوں پر کوڑے برساتے ہیں، اس طرح حدیث میں بیان کردہ دونوں قسمیں ظاہر ہو چکی ہیں۔

۳۵...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب ۳۵: لباس وغیرہ میں فریب دہی اور جو نہ ملا ہو اس کے ملنے کا اظہار ممنوع ہے

[5583] ۱۲۶-(۲۱۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَقُولُ اِنَّ زَوْجِي اَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ))

[5583] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۸۰) وبرقم (۱۷۲۷۰)

[5583] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں، جو چیز خاوند نے نہیں دی، وہ دینے کا اظہار کر سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز میسر نہیں، اس سے سیری کا اظہار کرنے والا، وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **المتشبعُ بما لم یُعط**: بھوکا، سیر ہونے والے کی مشابہت اختیار کرے، جو خوبی موجود نہیں ہے، اس سے متصف ہونے کا اظہار کرے، جھوٹی زیبائش کے لیے، کنگلا بہت کچھ ہونے کا دعوی کرے، عورت اپنی سوکن کو جلانے کے لیے جو کچھ خاوند نے نہیں دیا ہے، اس کے دینے کا اظہار کرے۔ ❷ **کلابس ثوبی زور** (۱) نیک اور پارسا لوگوں کا لباس پہن کر اپنے زہد اور ورع کا اظہار کرنا۔ (۲) جھوٹ بولنے کو شعار بنانا جس طرح پسندیدہ اخلاق کو ظاهر الثوب کہہ دیا جاتا ہے۔ (۳) جھوٹی گواہی دینے کے لیے بن ٹھن کر جانا، تاکہ اسے متاثر ہو کر اس کی گواہی قبول کر لی جائے۔ (۴) دوہری آستین بنانا، اصل مقصد سرتا پا جھوٹا ہونا ہے کہ ایسا آدمی مجسم جھوٹ ہے۔

[5584] ۱۲۷۔(۲۱۳۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ**))

[5584] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی، میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھے گناہ ہوگا، اگر میں یہ ظاہر کروں، مجھے خاوند نے فلاں مال دیا ہے، حالانکہ اس نے دیا نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور وہ ظاہر کرے کہ میرے پاس فلاں چیز ہے، وہ جھوٹی زیبائش کے کپڑے پہنے والے کی طرح ہے۔''

[5585] (...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[5585] ۔امام صاحب بیان کرتے ہیں، ہمیں دو اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے ہشام کی اس سند سے یہ روایت سنائی۔

[5584] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: المتشبع بما لم ینل وما ینهی عن فتخار العزة برقم (۵۳۱۹) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی المتشبع بما لم یعط برقم (۴۹۹۷) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۴۵)

[5585] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۵۴۹)

حدیث نمبر 5586 سے 5645 تک

۳۹......كِتَابُ الْآدَابِ

۳۹. کتاب الآداب

۱...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

باب ۱: ابوالقاسم کنیت رکھنا ممنوع ہے اور کون سا نام رکھنا پسندیدہ ہے

[5586] ۱-(۲۱۳۱) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ حميد عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي))

[5586] - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے بقیع میں دوسرے آدمی کو آواز دی، اے ابو القاسم! تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرا مقصود آپ نہیں ہیں، (میں نے آپ کو آواز نہیں دی) میں نے تو فلاں کو پکارا ہے، (بلایا ہے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھ لو اور میری کنیت مت رکھو۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی کنیت رکھنے سے اس لیے روکا کہ اس سے التباس پیدا ہوتا تھا، کیونکہ جب ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو ابوالقاسم کہہ کر پکارا تو آپ نے خیال کیا مجھے پکارا ہے، اس لیے آپ متوجہ ہوئے، اس نے جب یہ کہا کہ میں نے آپ کو نہیں بلایا، تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھو، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عرب عام طور پر دوسرے کو کنیت سے یاد کرتے تھے، خاص کر معزز و محترم فرد کو نام لے کر نہیں پکارتے تھے، اس لیے نام رکھنے کی صورت میں اشتباہ کا احتمال کم تھا

[5586] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۷۷۰)

اور اس کی ایک وجہ اور ہے، جو آگے آ رہی ہے، اس لیے ابو القاسم کنیت رکھنے کے بارے میں علماء کے مختلف نظریات ہیں (۱) امام مالک، جمہور سلف اور جمہور فقہاء اور علماء کا یہ موقف ہے کہ اس ممانعت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے دور سے ہے، جب کہ اس کنیت رکھنے سے التباس کا خطرہ تھا اور اب التباس کا خدشہ باقی نہیں رہا ہے، اس لیے اب جو چاہے یہ کنیت رکھ سکتا ہے، خواہ اس کا نام محمد یا احمد ہو یا نہ ہو۔ (۲) امام شافعی اور اہل ظاہر کا نظریہ یہ ہے، یہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے، خواہ اس کا نام محمد یا احمد ہو یا نہ ہو۔ (۳) امام ابن جریر کے نزدیک یہ نص تنزیہہ یا ادب و احترام کے لیے ہے، (۴) یہ کنیت رکھنا اس شخص کے لیے ممنوع ہے، جس کا نام محمد یا احمد ہو اور جس کا یہ نام نہ ہو اس کے لیے ابو القاسم کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بعض متقدمین کا یہی موقف ہے، (۵) ابو القاسم کنیت رکھنا، ہر ایک کے لیے ممنوع ہے، اس طرح قاسم نام رکھنا جائز نہیں ہے، تا کہ اس کے باپ کو ابو القاسم نہ کہا جا سکے۔

[5587] ۲۔(۲۱۳۲) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلَانَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

[5587]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ناموں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام، عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اللہ کے ہاں بندے کا وہ نام پسندیدہ ہے، جس میں اس کی عبدیت اور بندگی کا اظہار و اعتراف ہوتا ہے اور انسان جس قدر عبودیت میں ترقی کرتا جاتا ہے، اتنا ہی اس کا مقام و مرتبہ بڑھتا جاتا ہے۔

[5588] ۳۔(۲۱۳۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

[5587] طريق عبيدالله بن عمر عن نافع اخرجه ابو داود فى الادب باب: فى تغيير الاسماء برقم (٤٩٤٩) انظر (التحفة) برقم (٧٩٢٠) وطريق عبدالله بن نافع اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الادب باب: ما جاء فى ما يستحب من الاسماء برقم (٢٨٣٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الآدب باب: ما يستحب من الاسماء برقم (٣٧٢٨) انظر (التحفة) برقم (٧٧٢١)
[5588] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فرض الخمس باب: قوله تعالى ﴿فان لله خمسه وللرسول﴾ برقم (٣١١٤) وبرقم (٣١١٥) وفى المناقب باب: كنية النبى ﷺ برقم (٣٥٣٨) ←

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

[5588] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا تو اس کی قوم نے کہا، ہم تمہیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے تو وہ اپنے بیٹے کو اپنی پشت پر اٹھا کر چل پڑا اور اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میرا ایک بچہ پیدا ہوا ہے، سو میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے تو میری قوم مجھے کہتی ہے، ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے مطابق کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوالقاسم اس بنا پر تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو کچھ ملتا تھا، وہ علم و فضل ہو یا مال و دولت، آپ اس کو لوگوں میں بانٹ دیتے تھے اور دوسرے کسی میں یہ خوبی کمال درجہ میں موجود نہیں تھا، اس لیے اس کا نام قاسم رکھنا درست نہیں ہے، تاکہ اس کا باپ ابوالقاسم نہ کہلا سکے تو اس سے اس کنیت کے رکھنے کی ایک دوسری وجہ نکلی، اس وجہ کی رو سے اب بھی یہ کنیت رکھنا درست معلوم نہیں ہوتا، لیکن آپ کے دور میں تو قاسم نام رکھنے کی صورت میں، ذہن آپ کی طرف منتقل ہو سکتا تھا اور اب اس کا احتمال باقی نہیں ہے، اس لیے یہ کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5589] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْنُونِي بِهِ حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

← وفي الادب باب: قول النبي ﷺ (سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي) برقم (٦١٨٧) وفي باب: من سمى باسماء الانبياء برقم (٦١٩٦) انظر (التحفة) برقم (٢٢٤٤)

[5589] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٥٣)

[5589]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا تو ہم نے کہا، ہم تیری کنیت رسول اللہ ﷺ والی کنیت نہیں رکھیں گے، حتی کہ آپ سے مشورہ کر لیں تو وہ آپ کو پاس آیا اور عرض کی، میرا ایک بچہ پیدا ہوا ہے، تو میں نے اس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا ہے اور میری قوم نے اس کے نام پر میری کنیت رکھنے سے انکار کیا ہے، حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لے تو آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمہارے درمیان (علم و مال) بانٹتا ہوں۔''

[5590] (. . .) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُم))

[5590]۔ امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ بیان نہیں کیا، میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تمہارے درمیان بانٹتا ہوں۔''

[5591] ٥-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجعد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوا))

[5591]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام کو رکھ لو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو ابو القاسم اس لیے ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔'' اور ابو بکر کی روایت میں ہے میری کنیت نہ رکھے۔

[5592] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُم))

[5592]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے بتایا، آپ نے فرمایا: ''میں تو قاسم ٹھہرایا گیا ہوں، تمہارے درمیان بانٹتا ہوں۔''

[5590] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٥٣)
[5591] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)
[5592] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5593] ٦-(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ فَقَالَ ((اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي))

[5593] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''انصار نے اچھا کیا، میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

[5594] ٧-(...)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الجعد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) و قَالَ سُلَيْمَانُ ((فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

[5594] ۔امام صاحب نے مختلف اساتذہ سے پانچ سندوں سے اس حدیث کو بیان کیا ہے، حصین کی روایت میں یہ اضافہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں،'' اور سلیمان کہتے ہیں، ''میں تو قاسم ہوں کیونکہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[5595] (...)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ

[5593] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5594] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5595] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: احب الاسماء الى الله عزوجل برقم (٦١٨٦)←

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ))

[5595]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے کہا، ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں رکھیں گے اور تیری آنکھوں کو (اس کنیت سے) ٹھنڈا نہیں کریں گے تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھ لے۔''

[5596] (. . .) و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا

[5596]۔ امام صاحب کو یہی روایت دو اور اساتذہ نے بھی سنائی، لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا اور ہم تیری آنکھوں کو آسودگی نہیں بخشیں گے۔

فائدہ:...... اوپر یہ گزر چکا ہے کہ انصاری نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا تھا اور یہاں یہ ہے کہ قاسم رکھا تھا اور انصار کا یہ کہنا ہم تیری کنیت، رسول اللہ والی نہیں رکھیں گے اور آپ کا یہ فرمانا، انصار نے اچھا کیا، نیز آپ کا یہ فرمانا کہ میں تو قاسم اس لیے ہوں کہ تمہارے درمیان علم و خیرات اور مال غنائم تقسیم کرتا ہوں۔'' اس کا مؤید ہے کہ اس نے نام قاسم رکھا تھا تا کہ اس کو ابو القاسم کہا جائے اور آپ نے اپنے نام پر تو نام رکھنے کی اجازت دی ہے، یہ تو قابل انکار نہیں ہے۔

[5597] ٨۔(٢١٣٤) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)) قَالَ عَمْرٌو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ

[5597]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

← وفی باب: قول النبی ﷺ: (سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی) برقم (٦١٨٩) انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٤)

[5596] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠١٦)

[5597] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: كنية النبی ﷺ برقم (٣٥٣٩) وفی ←

[5598] ٩-(٢١٣٥)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُونِي فَقَالُوا اِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ يَا اُخْتَ هَارُونَ وَمُوسٰى قَبْلَ عِيسٰى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِاَنْبِيَآئِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ))

[5598] ۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں علاقہ نجران آیا، لوگوں نے مجھ سے سوال کیا اور کہا، تم پڑھتے ،اے ہارون کی بہن (یا أُخت هارون) حالانکہ موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام سے اتنا اتنا عرصہ پہلے گزر چکے ہیں تو جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، میں نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:''وہ اپنے انبیاء اور پہلے نیک لوگوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔''

فائدہ:...... حضرت مریم علیہا السلام کو یا اخت هارون، کہہ کر پکارا گیا ہے، حالانکہ ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، جو حضرت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام سے کافی عرصہ پہلے گزر چکے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ہارون سے مراد یہاں موسیٰ علیہ السلام کا بھائی نہیں ہے، بلکہ اور ہارون ہے اور بنو اسرائیل، اپنی اولاد کے نام گزشتہ انبیاء اور نیک لوگوں کے نام پر رکھ لیتے تھے اور حضرت مریم کو اخت هارون، اس انسان کی نیکی اور پارسائی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے کہا گیا، وگرنہ وہ ان کا حقیقی بھائی نہ تھا اور اب علماء کے نزدیک بالاتفاق، انبیاء کے نام پر نام رکھنا جائز ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو محمد نام رکھنے سے منع فرمایا ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نام کا شخص اگر کوئی غلط حرکت کرے تو لوگ اس کی غلط کاری پر لعن طعن کرتے ہیں تو گویا اس کے سبب آپ کے نام کو برا بھلا کہا گیا تو یہ آپ کے نام کی عظمت و احترام کے منافی ہے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، یہ نام نہ رکھو، لیکن جب ان کو بتایا گیا کہ یہ نام آپ نے خود بعض لوگوں کا رکھا ہے تو وہ خاموش ہو گئے۔

الادب باب: قول النبي ﷺ: (سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي) برقم (٦١٨٨) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرجل يتكنى بابي القاسم برقم (٤٩٦٥) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الجمع بين اسم النبي ﷺ وكنيته برقم (٣٧٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٣٤)

[5598] اخرجه الترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٥٥) انظر (التحفة) برقم (١١٥١٩)

۲...... بَاب: كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ

باب ۲: برے نام اور نافع وغیرہ نام رکھنا ناپسندیدہ ہے

[5599] ۱۰۔(۲۱۳۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ

[5599]۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھنے سے منع فرمایا، افلح، رباح، یسار اور نافع۔

فائدہ :......عام طور لوگ اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھتے تھے، افلح ، کامیاب، رَبَاح ، نفع بخش تجارت، یسار ، آسان اور سہل، نافع ، سودمند، اب اگر کوئی شخص آ کر پوچھے کہ نافع ہے یا رباح ہے اور جواب میں کہا جائے، میرے پاس یا گھر میں نافع یا یسار نہیں ہے تو یہ ایک قسم کی قبیح اور بری صورت ہے اور بعض لوگ اس سے بدشگونی میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس نہی کا تعلق ادب اور سلیقہ سے ہے، اس لیے آپ نے اپنے غلام رباح اور یسار کا نام تبدیل نہیں کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور غلام اور شاگرد کا نام نافع تھا، جو ایک جلیل القدر محدث ہیں اور امام مالک کے کبار اساتذہ میں سے ہے، جن کی سند کو ''سونے کی زنجیر'' کا نام دیا جاتا ہے۔

[5600] ۱۱۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا ابيه))

[5600]۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے غلام کا نام، رَبَاح یا یَسَار یا افلح یا نافع نہ رکھنا۔''

[5599] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغییر الاسم القبیح برقم (٤٩٥٨) وبرقم (٤٩٥٩) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما یکره من الاسماء برقم (٢٨٣٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: ما یکره من الاسماء برقم (٣٧٢٩) انظر (التحفة) برقم (٤٦١٢)

[5600] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٥٦٤)

[5601] ١٢ ـ(٢١٣٧) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عميلة

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُولُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا)) اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ

[5601] ۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار بول اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ، لا الہ الاّ اللہ، واللہ اکبر، ان میں سے کسی سے بھی ابتدا کرلو تو تمہارے لیے کوئی نقصان کی بات نہیں ہے اور تم اپنے غلام یا بچے کا نام یسار یا رباح یا نجیح (کامیاب) اور افلح نہ رکھنا، کیونکہ تم پوچھو گے، کیا فلاں ادھر ہے؟ اور وہ نہیں ہوگا تو جواب دینے والا کہے گا، نہیں'' یہ چار ہی ہیں، مجھ سے بیان کرتے وقت ان پر اضافہ نہ کرنا۔

فائدہ:......اس حدیث کے راوی کا قول ہے کہ میں نے یہ چار ہی نام سنے ہیں، مجھ سے بیان کرتے وقت ان پر اضافہ نہ کرنا، اگرچہ قیاس کی رو سے ان کے ہم معنی اور ہم مقصود نام اور بھی ہو سکتے ہیں۔

[5602] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنِي جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَاَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ اِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْاَرْبَعَ

[5602] ۔مصنف کو یہی حدیث چار اور اساتذہ نے بھی تین سندوں سے سنائی ہے، جریر اور روح کی حدیث، زہیر کی طرح واقعہ سمیت ہے اور شعبہ کی حدیث میں صرف غلام کے نام رکھنے کا تذکرہ ہے، چار بولوں کا ذکر نہیں ہے۔

[5603] ١٣ ـ(٢١٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْهٰى عَنْ اَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ

[5601] تقدم تخريجه برقم (٥٥٦٤)

[5602] تقدم تخريجه برقم (٥٥٦٤)

[5603] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٦١)

وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ

[5603]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان ناموں کو رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا، یعلیٰ، برکت، افلح، یسار، نافع اور ان کے ہم معنی نام، پھر میں نے دیکھا، بعد میں اس سے خاموش ہو گئے اور کچھ نہ فرمایا، پھر آپ کی وفات ہو گئی اور آپ نے ان سے منع نہ فرمایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ناموں سے روکنے کا ارادہ کیا، پھر اس کو نظر انداز کر دیا۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے ان ناموں سے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے منع فرمایا، پھر قانونی اور فقہی رو سے ان سے روکنے کا ارادہ فرمایا، لیکن اس ارادہ کو عملی جامہ نہیں پہنایا اور قطعی طور پر ان سے روکنے کا حکم نہیں دیا، حتی کہ آپ اس جہان فانی سے چلے گئے۔

۳...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ إِلٰى حَسَنٍ، وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا

باب ۳: برا نام بدل کر اچھا نام رکھنا اور برہ نام کو زینب، جویریہ اور ان جیسے ناموں سے بدل دینا پسندیدہ ہے

[5604] ۱۴۔(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ ((أَنْتِ جَمِيلَةُ)) قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ

[5604]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ (نافرمان) نام بدل کر فرمایا: ''تم جمیلہ ہو۔''

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے تین قسم کے ناموں سے روکا ہے، (۱) جن کا معنی ناپسندیدہ ہے، جیسے عاصیہ، یعنی نافرمان، حالانکہ ایک مسلمان کے لیے نافرمانی زیبا نہیں ہے، چہ جائے کہ اس کا نام نافرمان رکھ دیا جائے۔

(۲) جن ناموں سے بدشگونی کا اندیشہ ہے، جبکہ بدشگونی جائز نہیں ہے، جیسے افلح، نجیح اور یسار وغیرہ۔

(۳) جن میں اپنا تزکیہ اور صفائی پیش کی گئی ہے، جیسے برہ، وفادار، اطاعت گزار، اگرچہ یہ دوسری قسم میں بھی داخل ہے اور اس سے بدشگونی کا اندیشہ ہے یعنی نفی کی صورت میں۔

[5604] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغيير الاسم القبيح برقم (٤٩٥٢) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی تغيير الاسماء برقم (٢٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٥)

[5605] ۱۵-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَمِيلَةَ

[5605] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

[5606] ۱۶-(۲۱٤۰)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ وَفِى حَدِيثِ ابْنِ اَبِى عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

[5606] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ کا نام برّہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جویریہ رکھا اور آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کہا جائے، آپ کے پاس سے برہ چلی گئی، ابن ابی عمرہ کی روایت میں عن کریب عن ابن عباس کی جگہ عن کریب، سمعت ابن عباس ہے۔

فائدہ:......ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا نام بـرّة (نیکی، اطاعت) تھا، آپ نے بـرّہ کی بجائے، جویریہ نام رکھا، کیونکہ اس میں ایک طرف پارسائی کا اظہار ہے تو دوسری طرف بدشگونی کا اندیشہ بھی موجود ہے، لیکن نیک شگون کے لحاظ سے یہ نام رکھنا درست ہوگا، جبکہ تزکیہ نفس اور اپنی پارسائی کا اظہار مقصود نہ ہو۔

[5607] ۱۷-(۲۱٤۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ

[5605] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: تغيير الاسماء برقم (۳۷۳۳) انظر (التحفة) برقم (۷۸۷٦)

[5606] اخرجه مسلم فى (صحيحه) فى الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار باب: التسبيح اول النهار وعند النوم برقم (٦۸۵۱) وابو داود فى (سننه) فى الصلاة باب: ما يقول الرجل اذا سلم برقم (۱۵۰۸) انظر (التحفة) برقم (٦۳۵۸)

[5607] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الادب باب: تحويل الاسم الى اسم احسن منه برقم (٦۱۹۲) وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: من قام عن مجلس فرجع فهو احق به برقم (۳۷۱۷) انظر (التحفة) برقم (۱٤٦٦۷)

اَبَا رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِی مَیْمُونَةَ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِیلَ تُزَکِّی نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَیْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِیثِ لِهٰؤُلَآءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ و قَالَ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

[5607] ۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی دوسندوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زینب کا نام برّہ تھا تو کہا گیا، خود اپنا تزکیہ اور صفائی پیش کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

[5608] ۱۸۔(۲۱۴۲)حَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسٰی بْنُ یُونُسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ کَثِیرٍ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ

عَنْ زَیْنَبَ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ اسْمِی بَرَّةَ فَسَمَّانِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَیْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَیْهِ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَیْنَبَ

[5608] ۔حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرا نام برّہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھا اور بیان کرتی ہیں، آپ کے نکاح میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آئیں، ان کا نام برہ تھا تو آپ نے اس کا نام زینب رکھا۔

[5609] ۱۹۔(...)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِی حبیب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ قَالَ سَمَّیْتُ ابْنَتِی بَرَّةَ فَقَالَتْ لِی زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِی سَلَمَةَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ هٰذَا الاِسْمِ وَسُمِّیتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُزَکُّوا اَنْفُسَکُمْ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ)) فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّیهَا قَالَ ((سَمُّوهَا زَیْنَبَ))

[5609] ۔محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی بیٹی کا نام برّہ رکھا تو مجھے حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے اس نام کے رکھنے سے روکا ہے، میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خود اپنا تزکیہ نہ کرو، اللہ تعالیٰ تم میں سے وفاداروں اور نیکوکاروں کو خوب جانتا ہے۔'' تو میرے ورثاء نے پوچھا، ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا نام زینب رکھو۔''

فائدہ:......ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، ناپسندیدہ اور پارسائی پر دلالت کرنے والے ناموں کو بدل دینا چاہیے۔

[5608] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغییر الاسم القبیح برقم (٤٩٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٨٤)

[5609] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٥٧٣)

۴...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ

باب ٤: مَلِكُ الاملاك اور مَلِكُ المُلُوك (شہنشاہ) نام رکھنا ناجائز ہے

[5610] ۲۰۔(۲۱۴۳)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعرج عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهٖ لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ و قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ ((اَخْنَعَ فَقَالَ اَوْضَعَ))

[5610]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے برا نام، اس آدمی کا ہے جو اپنا نام شاہ شاہاں رکھتا ہے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے، ''اللہ عزوجل کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔'' سفیان نے کہا، جیسے شاہان شاہ ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں، میں نے ابوعمرو سے اخنع کا معنی دریافت کیا تو اس نے کہا، سب سے زیادہ پست و ذلیل۔

مفردات الحدیث ❊ اَخْنَعَ یعنی اَذَلّ: ذلیل ترین، بقول خلیل۔ اَفْجر: بدترین، قبیح۔

فائدہ:......امام سفیان رحمہ اللہ نے مَـلِكُ الملوك کا ترجمہ شاہان شاہ کیا ہے، جو فارسی زبان ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ صرف مـلك الملوك ہی ذلیل ترین اور سب سے برا نام نہیں ہے، بلکہ اس مفہوم و معنی کا حامل کسی زبان کا نام یہی حکم رکھتا ہے، جیسے خالق الخلق، احکم الحاکمین، سلطان السلاطین، امیر الامراء اور بقول بعض ہر وہ نام جو اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اس کا یہی حکم ہے، جیسے جبار، قہار، رحمٰن، قدوس، وغیرہ، اس لیے شرعاً یہ نام رکھنا جائز نہیں ہے۔

[5611] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ))

[5610] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: ابغض الاسماء الی الله برقم (٦٢٠٥) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغییر الاسم القبیح برقم (٤٩٦١) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما یکره من الاسماء برقم (٢٨٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٢)

[5611] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨١)

[5611] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایات میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے مبغوض آدمی اور سب سے خبیث فرد، جس پر وہ سب سے زیادہ ناراض ہو گا، وہ آدمی ہے جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا، اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔''

۵...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وَلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَىٰ صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ، وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ، وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِاللّٰهِ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب ۵: بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینا اور گھٹی کے لیے کسی نیک آدمی کے پاس لے جانا پسندیدہ ہے اور پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کا نام عبداللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء کے نام پر رکھا جائے

[5612] ۲۲۔(۲۱۴۴)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

[5612] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہما کو جب وہ پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں اپنے اونٹ کو گندھک مل رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟'' میں نے کہا، جی ہاں تو میں نے آپ کو چند خشک کھجوریں پکڑائیں اور آپ نے انہیں منہ میں ڈال لیا اور انہیں چبایا، پھر بچے کا منہ کھولا اور انہیں اس کے منہ میں ڈال دیا تو بچہ انہیں چوسنے لگا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کی محبوب چیز کھجوریں ہیں۔'' اور آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

مفردات الحدیث ❶ يَهْنَأُ: هِنَاء گندھک سے ماخوذ ہے کہ آپ اونٹ کو بذات خود گندھک مل رہے تھے، جس سے معلوم ہوا، امام کو صدقہ وزکاۃ کے اموال کا بذات خود خیال رکھنا چاہیے اور ضرورت کے تحت حیوان کو گندھک

[5612] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في تغيير الاسماء برقم (۴۹۵۱) انظر (التحفة) برقم (۳۲۵)

ملنا جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہے، درست ہے۔ ② لَا كَهُنَّ: لَوك کا معنی ہے، سخت چیز کو چبانا، یعنی آپ نے بچہ کے منہ میں ڈالنے کے لیے کھجوریں نرم کیں۔ ③ فَغَرَ: کھولا، تا کہ اس میں چبائی ہوئی کھجوریں ڈالی جا سکیں۔ ④ يَتَلَمَّظُ: زبان کو منہ میں پھیرنے لگا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بچہ کی پیدائش کے وقت کسی نیک شخص سے اس کو گھٹی دلوانا چاہیے اور اگر گھٹی کھجوروں کی دی جائے تو بہتر ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے اور کسی صالح شخص سے نام رکھوانا بہتر ہے اور عبد اللہ بہترین نام ہے اور نام پیدائش کے دن میں رکھا جا سکتا ہے۔

حب الانصارِ التَمرُ: حِبّ اگر حاء پر زیر ہو تو معنی ہوگا، محبوب اور اس صورت میں حب الانصار مبتدا ہوگا اور التمر خبر اور اگر حاء پر زبر پڑھیں تو یہ مصدر ہوگا اور حب فعل محذوف کا مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگی اور تمر پر بھی نصب ہوگی، یا حب الانصار التمر کو مبتدا مان کر، اس کی خبر محذوف مان لیں گے، یعنی حُبُ الانصار التمرَ واضح بإعادة من صِغرِهم۔

[5613] ۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَآءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ ((اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((اَمَعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

[5613]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر گئے تو بچہ کی روح قبض کر لی گئی، جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے پوچھا، میرے بیٹے کا کیا بنا؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، وہ پہلے سے زیادہ پرسکون ہے اور انہیں شام کا کھانا پیش کیا، انہوں نے وہ کھا لیا، پھر اس سے تعلقات قائم کیے، جب وہ فارغ ہو گئے تو انہیں کہا، بچے کو دفن کر دیجیے، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

[5613] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العقيقة باب: تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه برقم (٥٤٧٠) انظر (التحفة) برقم (٢٣٣)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا، آپ نے پوچھا، ''آج رات تم تعلقات قائم کر چکے ہو؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! ان دونوں کو برکت سے نواز۔'' تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بچہ جنا اور مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ تو وہ اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے ساتھ خشک کھجوریں بھیجیں تو نبی اکرم ﷺ نے بچہ کو پکڑ کر پوچھا ''کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' حاضرین نے کہا، جی ہاں، چھوہارے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے انہیں لے کر چبایا، پھر انہیں اپنے منہ سے نکالا اور انہیں بچے کے منہ میں ڈال دیا، پھر اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[5614] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ محمد عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ

[5614]۔امام صاحب کو یہی روایت، واقعہ سمیت ایک اور استاد نے سنائی۔

مفردات الحدیث

✲ هو اسكن مما كان: بیماری کی صورت میں جس حال میں تھا، اس سے زیادہ پر سکون ہے۔

فائدہ:......اس طرح حضرت ام سلیم نے تعریض وتوریہ سے کام لیا، پھر بعد میں اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے خوب بن ٹھن کران کے سامنے آئیں اور انہوں نے تعلقات قائم کر لیے، حضور اکرم ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں، بچہ پیدا ہوا اور آپ نے اسے کھجوروں کی گھٹی دے کر اس کا نام عبداللہ رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو نو (۹) بیٹے دیے، جو سب حافظ بنے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے موت کی اطلاع دینے سے پہلے کہا، اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اگر کوئی کسی سے کوئی چیز عاریۃ لے اور بعد میں مالک اپنی عاریۃً دی ہوئی چیز کی واپسی کا مطالبہ کرے تو کیا اس کے مطالبہ کو رد کیا جا سکتا ہے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اپنے بیٹے کا ثواب کماؤ، اس پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے کہ تو نے مجھے ایسی صورت میں تعلقات پر آمادہ کیا، پھر اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، آپ نے دعا دی۔

[5615] ٢٤۔(٢١٤٥)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بردة

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَة

[5614] تقدم تخريجه في اللباس باب: النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه برقم (٥٥١٦)

[5615] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العقيقة باب: تسمية المولود غداة يولد لمن يعق عنه وتحنيكه برقم (٥٤٦٧) وفي الادب باب: من سمى باسماء الانبياء برقم (٦١٩٨) انظر (التحفة) برقم (٦١٩٨) وبرقم (٩٠٥٧)

[5615] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کی گھٹی دی۔

[5616] ۲۵ ـ(۲۱۴۶)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنِى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِى بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِىَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَآءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَآءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِى حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِى فِيهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَىْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَآءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَآءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ

[5616] ۔حضرت عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بیان کرتے ہیں، ہجرت کے موقعہ پر حضرت اسماء بنت ابی بکر کے پیٹ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے، وہ قباء پہنچیں تو وہاں عبد اللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہو گئے تو وہ اسے لے کر گھٹی دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے اسے اس سے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر کھجوریں منگوائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم کھجوریں ملنے سے پہلے کچھ دیر انہیں تلاش کرتے رہے، آپ نے انہیں چبایا، پھر لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا تو سب سے پہلے اس کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن داخل ہوا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کے حق میں دعا فرمائی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا، پھر وہ سات یا آٹھ سال کی عمر میں اپنے باپ زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر مسکرائے، پھر ان سے بیعت کر لی۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، پہلے دن گھٹی دینے کے ساتھ ہی اس کا نام رکھ لینا بہتر ہے اور ساتویں دن تک نام رکھنے کی گنجائش ہے، سات دن سے زیادہ تاخیر درست نہیں ہے۔

[5616] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانصار باب: هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه الی المدینة برقم (۳۹۰۹) وفی العقیقة باب: تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه وتحنیکه برقم (۵۴۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۲۷)

[5617] ٢٦-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ

[5617] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہیں مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا حمل ٹھہرا اور میں پورے دنوں ہجرت کے لیے نکلی، میں نے مدینہ پہنچ کر قباء میں قیام کیا تو وہ قباء میں پیدا ہو گئے، پھر میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر آپ نے چھوہارے منگوا لیے اور انہیں چبایا، پھر انہیں اس کے منہ میں لعاب دہن ڈال دیا تو سب سے پہلی جو چیز اس کے پیٹ میں داخل ہوئی، رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ نے اسے کھجوروں کی گھٹی دی، پھر اس کے لیے دعا کی اور ان کے لیے برکت کی درخواست کی اور وہ (ہجرت کے بعد پیدا ہونے والے) پہلے بچے تھے جو مہاجرین کے ہاں پیدا ہوئے۔

مفردات الحدیث ✲ اَنَا مُتِمٌّ: میں ولادت کے دن پورے کر چکی تھی، یعنی حمل ٹھہرے نو ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔

فائدہ: ...... مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد یہ بات پھیل گئی تھی کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، اس لیے ان کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوگا، اس لیے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں کے ہاں انتہائی خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے یک زبان ہو کر زور سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، جس سے مدینہ گونج اٹھا۔

[5618] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ

[5618]۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی جبکہ انہیں عبداللہ بن زبیر کا حمل ٹھہرا ہوا تھا، آگے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[5617] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٥٨١)

[5618] تقدم تخريجه برقم (٥٥٨١)

[5619] ٢٧-(٢١٤٧)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِی ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ ابيه

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰی بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ

[5619] ۔حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ انہیں برکت کی دعا دیتے اور انہیں گھٹی دیتے۔

[5620] ٢٨-(٢١٣٨)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا

[5620] ۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، ہم عبد اللہ بن زبیر ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، تاکہ آپ اسے گھٹی دیں، ہم نے چھوہارے تلاش کیے اور ہمارے لیے ان کی دستیابی مشکل ہوگئی۔

مفردات الحدیث ✵ **عَزَّ عَلَيْنَا**: ہمارے لیے دشوار ہوگئی، کیونکہ وہ کھجوریں پکنے کا موسم نہیں تھا۔

[5621] ٢٩-(٢١٤٩)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِیُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِی اَبُو حازم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِی اُسَيْدٍ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی فَخِذِهِ وَاَبُو اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِشَیْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُو اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰی فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْلَبُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِیُّ فَقَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ فُلَانٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا ((وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

[5621] ۔حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں، جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابو اسید بھی بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ سامنے پڑی ہوئی کسی چیز میں مشغول ہوگئے تو حضرت اسید ؓ نے اپنے بیٹے کے بارے میں حکم دیا، اسے

[5619] تقدم تخريجه فی الطهارة باب: حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله برقم (٦٦٠)

[5620] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥٢)

[5621] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: تحويل الاسم الی اسم احسن منه برقم (٦٣٩١) انظر (التحفة) برقم (٤٧٥٣)

رسول اللہ ﷺ کی ران سے اٹھا لیا گیا اور اسے گھر لوٹا دیا گیا، رسول اللہ ﷺ اپنی مشغولیت سے بیدار ہوئے تو پوچھا: ''بچہ کہاں ہے؟'' تو حضرت ابو اسید نے عرض کیا، ہم نے اسے واپس بھیج دیا ہے، اے اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا، ''اس کا نام کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا، فلاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن اس کا نام منذر ہے۔'' تو اسی دن آپ نے اس کا نام منذر رکھا۔

مفردات الحدیث ❶ لَهِيَ بِشَيْءٍ: آپ کسی چیز میں مشغول ہو گئے اور آپ کی سہولت کی خاطر بچے کو آپ کی ران سے اٹھا لیا گیا اور کسی دوسرے وقت گھٹی دلوانے کی نیت پر واپس بھیج دیا گیا۔ ❷ اِسْتَفَاقَ: آپ اپنی سوچ اور فکر سے بیدار ہوئے تو بچہ کو دیکھا اور اس کے بارے میں پوچھا۔

فائدہ :...... بچے کے باپ کا چچا زاد منذر بن عمرو، بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہو چکا تھا، اس لیے آپ نے نیک شگون کے لیے بچہ کا نام منذر رکھا، تاکہ وہ بھی شہید ہونے والے منذر کے نقش قدم پر چلے، یا اس کو انذار کے لیے علم نصیب ہو۔

٦...... بَاب: جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهُ وَ تَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ

باب٦: جس کے بچہ نہ ہو اس کی کنیت رکھنا اور چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا

[5622] ٣٠۔(٢١٥٠)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ ابى التياح حدثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِى اَخٌ يُقَالُ لَهُ اَبُو عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ اِذَا جَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ ((اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ

[5622] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے، میرا ایک بھائی تھا، جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا، راوی بیان کرتا ہے، میرا خیال ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے ماں کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اسے دیکھتے تو فرماتے، ''اے ابو عمیر! نغیر (سرخ چڑیا) نے کیا کیا؟'' وہ بچہ اس سرخ چڑیا سے کھیلتا تھا۔

[5622] تقدم تخريجه فى المساجد ومواضع الصلاة باب: جواز الجماعة فى النافلة والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطاهرات برقم (١٤٩٨)

مفردات الحدیث ❁ نُغَیر: یہ ایک پرندہ ہے، جس کا سر اور چونچ سرخ ہوتی ہے، بعض روایات میں اس پرندہ کو صَعُوۃ کا نام دیا گیا ہے، ابو عمیر اس سے کھیلتے تھے اور یہ مر گیا تھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بچے اور لا ولد شخص کی بھی کنیت رکھی جا سکتی ہے اور اولاد کے نام پر کنیت رکھنا ضروری نہیں ہے اور بچوں کے ساتھ دل لگی کرنا درست ہے، بچے پرندوں کے ساتھ کھیل سکتے ہیں اور ایک شخص اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو تو کسی عورت کے ہاں زیارت کے لیے جا سکتا ہے اور امام کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کے ہاں ملاقات کے لیے جائے اور سب کے ساتھ یکساں اختلاط رکھے، بعض علماء نے اس حدیث سے ساٹھ سے سائد فوائد مستنبط کیے ہیں، فتح الباری باب کنیۃ الصبی وقبل ان یولد للرجل ج ۱۰ دیکھئے۔

۷...... بَاب: جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَ اِسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

باب ۷: کسی دوسرے کے بیٹے کو بطور شفقت و پیار بیٹا کہنا پسندیدہ ہے

[5623] ۳۱۔(۲۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا بُنَيَّ))

[5623]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے پیارے بیٹے!''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی دوسرے انسان کے لیے کم عمر بیٹے کو پیار و محبت اور شفقت و لطف کے لیے، اے میرے بیٹے (یا بنی، یا بُنَیُّ) اے میرے بچے (یا ولدی) کہنا جائز ہے، جیسا کہ اپنے ہم عمر کو اس بنا پر یا اخی کہنا درست ہے اور اپنے سے بڑی عمر کے شخص یا عمی (اے چچا) کہنا صحیح ہے۔

[5624] ۳۲۔(۲۱۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[5623] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الرجل یقول لابن غیره: یا بنی برقم (٤٩٦٤) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی: یا بنی برقم (٢٨٣١) انظر (التحفة) برقم (٥١٤)

[5624] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: ذکر الدجال برقم (٧١٢٢) ومسلم فی (صحیحه) فی الفتن واشراط الساعة باب: فی الدجال وهو اهون علی الله عزوجل برقم (٧٣٠٤) وبرقم (٧٣٠٥) وبرقم (٧٣٠٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: فتنة الدجال ←

[5624] ۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ کسی نے دجال کے بارے میں دریافت نہیں کیا تو آپ نے مجھے فرمایا: ''اے بیٹے! تیرے لیے اس سے کون سی چیز دشواری یا مشقت کا باعث ہے؟ وہ تمہیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' میں نے کہا، لوگوں کا خیال ہے، اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اسی بناء پر ذلیل ہوگا۔''

فائدہ:...... دجال کے بارے میں تفصیلی روایات کتاب الفتن میں آئیں گی، اس لیے اس کے بارے میں بحث وہیں ہوگی۔

[5625] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِى حَدِيثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْمُغِيرَةِ ((اَىْ بُنَيَّ اِلَّا)) فِىْ حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهٗ

[5625] ۔امام صاحب کے مختلف اساتذہ، چار سندوں سے یہی روایت سناتے ہیں اور ان میں سے صرف یزید ہی کی روایت میں، مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے، ''اے بیٹے!''

٨...... بَابُ: اِلْاِسْتِئْذَانِ

باب ٨: اجازت طلب کرنا یا اذن چاہنا

[5626] ٣٣-(٢١٥٣)حَدَّثَنِى عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ

عَنْ أَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِىْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُومُوسٰى فَزِعًا اَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَىَّ اَنْ اٰتِيَهٗ فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّى اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَىَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ

← وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج برقم (٤٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١١٥٢٣)

[5625] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٥٨٩)

[5626] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاستئذان ثلاثا برقم (٦٢٤٥) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: كم مرة يسلم فى الاستئذان برقم (٥١٨٠) انظر (التحفة) برقم (٣٩٧٠)

فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ لَا یَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُو سَعِیْدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهٖ

[5626]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تو ہمارے پاس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے یا خوف زدہ آئے، ہم نے پوچھا، آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں ان کے پاس حاضر ہوں، سو میں ان کی خدمت میں ان کے دروازہ پر پہنچا اور تین دفعہ سلام کہا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جس سے میں واپس چلا گیا تو انہوں نے کہا، تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا، میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ کے دروازہ پر تین دفعہ سلام عرض کیا تو گھر والوں نے مجھے جواب نہ دیا، اس وجہ سے میں واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں، جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس لوٹ جائے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس پر شہادت پیش کرو، وگرنہ میں تمہیں سزا دوں گا نے کہا میں تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کے ساتھ حاضرین میں سے سب سے کم عمر جائے گا، ابوسعید رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے کہا میں سب لوگوں سے چھوٹا ہوں، حضرت ابی نے کہا، اسے لے جاؤ۔

[5627] (۔ ۔ ۔) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ اَبُوسَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ

[5627]۔ امام صاحب کو یہی روایت قتیبہ بن سعید اور ابن ابی عمر سناتے ہیں، ابن ابی عمر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ان کے ساتھ اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر شہادت دی۔

فوائد :...... ❶ حضرت ابو موسیٰ اشعری کوفہ میں اپنے گورنری کے دور میں لوگوں کو اپنے دروازہ پر انتظار کرواتے تھے، جو ان کے لیے ناگواری کا باعث بنتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک شکایت پہنچی تو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ سرزنش اور تادیب کے لیے یہی سلوک کیا، تاکہ انہیں اس کا احساس ہو سکے کہ یہ رویہ اچھا نہیں ہے، مزید برآں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول تھے، اس لیے انہیں اندر نہ بلوا سکے اور تمام علماء کا قرآن وسنت کی روشنی میں اس پر اتفاق ہے کہ کسی کے گھر میں اجازت لیے بغیر داخل ہونا جائز نہیں ہے، بعض حضرات کے نزدیک سورۂ نور کی روشنی میں سلام کہنے سے پہلے اجازت طلب کی جائے گی اور اکثرت کے نزدیک سنت یہ ہے کہ پہلے سلام کہے

[5627] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٥٩١)

پھر اجازت طلب کرے، یعنی السلام علیکم، أَأَدْخُلُ؟ کیا میں اندر آ سکتا ہوں اور علامہ ماوردی کا خیال ہے، اگر دروازے پر آ کر، گھر والے پر نظر پڑ جائے تو پہلے سلام کہے، پھر اجازت طلب کرے، وگرنہ پہلے اذن طلب کرے، صحیح احادیث سے اکثریت کے قول کی تائید ہوتی ہے، آپ نے، ایک آدمی کو اجازت طلب کرنے کا سلیقہ سکھا کہ یوں کہو: السلام علیکم، أأدخُلُ اور اجازت طلب کرنے کی حکمت یہ ہے کہ بلا اجازت اچانک داخل ہونے کے سبب ممکن ہے، گھر والوں پر ایسی حالت میں نظر پڑ جائے، جس حالت میں ان کو دیکھنا، دونوں کے لیے شرمندگی کا باعث ہو، یا جس حالت میں وہ نظر آنا پسند نہ کرتے ہوں، یا وہ کسی ایسے کام میں مشغول ہوں، جس میں کسی کا مخل ہونا، ان کے لیے تکلیف کا باعث ہو، اس لیے آپ نے فرمایا، تیسری بار بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ، کیونکہ تیسری بار اجازت نہ ملنا اس بات کی دلیل ہے کہ صاحب بیت کسی سبب سے کسی سے ملنا پسند نہیں کر رہا اور وہ واپس ہونے کا کہہ رہا ہے، اس لیے برضا و رغبت واپس لوٹ جانا چاہیے، اس کو ناگوار یا ناپسند نہیں کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ''اگر تمہیں کہا جائے لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔'' (سورہ نور، آیت نمبر ۲۸)۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کسی کی مشغولیت یا آرام کے وقت میں اسے ٹیلی فون نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بھی ایک طرح بلا اجازت داخل ہونا ہے، الا یہ کہ شدید ضرورت ہو، نیز اگر طویل گفتگو کرنی ہو تو گفتگو کرنے سے پہلے اجازت لینی چاہیے، ممکن ہے وہ کسی انتہائی اہم کام میں مشغول ہو اور طویل گفتگو اس کے کام میں حائل ہو اور اس کے لیے ذہنی پریشانی کا باعث ہونے کی بنا پر اس پر شاق گزر رہی ہو، نیز اجازت طلب کرنے کا مسئلہ اس صورت میں ہے، جب دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کہیں اور اجازت طلب کریں تو آواز گھر والوں تک پہنچ سکے، وگرنہ اگر گھنٹی لگی ہو تو اس کو آہستہ سے دبایا جائے گا، یا آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا، گھنٹی یا دروازہ زور زور سے کھٹکھٹانا درست نہیں ہوگا۔ ❷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے شہادت کا مطالبہ اس لیے کیا تھا، تاکہ دوسرے لوگ آگاہ ہو جائیں، کہ حدیث کے بیان کرنے میں حزم و احتیاط کو اختیار کرنا چاہیے اور تحقیق و وثوق کے بغیر آپ کی طرف کوئی چیز منسوب نہیں کرنی چاہیے، یہ نہ ہو کہ کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ اس کے بارے میں کوئی حدیث گھڑ کر پیش کر دے، اس لیے دوسروں کے لیے یہ دروازہ بند کرنے کے لیے، انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری جیسے جلیل القدر، صحابی سے بینہ کا مطالبہ کیا، جن کے بارے میں یہ تصور نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ غلط بیانی سے کام لیں، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مطالبہ سے یہ کشید کرنا کہ وہ خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتے تھے، قطعاً غلط ہے، کیونکہ جب حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ جیسے کم سن صحابی نے شہادت دی تو حضرت عمر نے اس کو مان لیا اور دو دو آدمیوں کی خبر بھی اصولی رو سے خبر واحد ہی ہے اور اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی کے اعتراض کرنے پر کہا تھا، سبحان اللہ! میں نے تو ایک بات سن کر اس کی تحقیق کرنا پسند کیا، نیز اس حدیث سے معلوم ہوا، بعض احادیث، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے ہر وقت کے ساتھ رہنے والے پر بھی مخفی رہ جاتی تھیں تو دوسروں کے بارے میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے، انہیں ہر حدیث کا علم تھا۔

[5628] ٣٤-(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَتَى اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((يَقُولُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ اُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّي جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَاْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَاللهِ لَاُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَوَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى اَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا

[5628] ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ناراضی کی حالت میں آ کر رک گئے اور کہنے لگے، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ”اجازت تین دفعہ طلب کی جائے، اگر تجھے اجازت مل جائے، (تو ٹھیک) وگرنہ لوٹ جاؤ۔“ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس کی کیا ضرورت ہے؟“ انہوں نے کہا، کل میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی تو میں لوٹ آیا، پھر آج میں ان کے ہاں حاضر ہو کر ان کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ میں گزشتہ کل حاضر تھا اور تین دفعہ سلام عرض کر کے لوٹ گیا تھا، انہوں نے کہا، ہم نے تمہاری آواز سن لی تھی اور ہم اس وقت مصروف تھے تو آپ نے اجازت طلب کرنے پر اصرار کیوں نہ کیا، حتی کہ آپ کو اجازت دے دی جاتی، حضرت ابوموسیٰ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جیسے سنا تھا، اس کے مطابق اجازت طلب کی، انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں تمہاری پشت اور تمہارے پیٹ کو درے سے تکلیف نے دو چار کروں گا الا یہ کہ تم اس پر گواہی دینے والے کو پیش کرو تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ کے ساتھ ہم سے سب سے کم سن ہی جائے گا، اے ابوسعید! اٹھو تو میں اٹھا، حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سن چکا ہوں۔

[5628] تقدم تخريجه برقم (٥٥٩١)

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ سے بینہ کا مطالبہ دوسرے دن کیا تھا، چونکہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن حضرت ابو موسیٰ اشعری کو طلب کیا تھا اور ان کے جواب پر بینہ کا مطالبہ کیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی مشغولیت سے فارغ ہو کر، ان کے بارے میں پوچھا اور جب یہ بتایا گیا تھا کہ وہ آ کر چلے گئے، ہیں تو ان کی طرف پیغام رساں بھیجا، لیکن وہ نہ مل سکے اور خود ہی دوسرے دن حاضر ہو گئے۔

[5629] ٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ اَبِي نضرة

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ اَبَا مُوسٰى اَتٰى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَاِلَّا فَلَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)) قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَاَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا اَبُو سَعِيدٍ

[5629]۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آئے اور اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دل میں کہا، ایک دفعہ، پھر انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا، دو دفعہ، پھر انہوں نے تیسری دفعہ اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تین دفعہ ہو گیا، پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلوایا اور کہا، اگر یہ ایسی چیز ہے، جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو شہادت پیش کر، وگرنہ میں تمہیں عبرت بنا دوں گا، ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، سو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''اجازت، تین دفعہ طلب کی جاتی ہے؟'' تو حاضرین ہنسنے لگے، میں نے کہا، تمہارا مسلمان بھائی، تمہارے پاس گھبرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنس رہے ہو؟ چلو، میں اس عقوبت میں تمہارا ساتھی ہوں تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے، یہ ابو سعید (میرا گواہ ہے)

فائدہ :...... حاضرین مجلس کو حضرت ابو موسیٰ کی گھبراہٹ اور عقوبت سے پریشانی پر تعجب ہوا کہ یہ بات تو سب لوگ جانتے ہیں، اس میں خوف زدہ یا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے، ان کو سزا کیسے مل سکتی ہے۔

[5629] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٧)

[5630] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِی نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنٰى حَدِيثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِی مَسْلَمَةَ

[5630]۔ امام صاحب کو یہی حدیث تین اور اساتذہ نے بھی سنائی، جو مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی ہے۔

[5631] ٣٦۔(. . .) وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ

اَبَا مُوسٰى اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَاَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِیَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِیَ عَلَیَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلْهَانِی عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

[5631]۔ عبید بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت مانگی، گویا کہ وہ کسی کام میں مشغول تھے (اس لیے اجازت نہ دے سکے) تو وہ واپس آ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خادم سے کہا، کیا تو نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، اسے اجازت دو، (بعد میں) انہیں بلوایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، آپ نے یہ حرکت کیوں کی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں یہی حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر دلیل قائم کر دی، میں تم سے برا سلوک کروں گا تو وہ نکل کر انصار کی ایک مجلس کی طرف

[5630] طريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٧) وطريق احمد بن الحسن بن خراش اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی الاستئذان ثلاثا برقم (٢٦٩٠) انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٠)

[5631] اخرجه البخاری فی البیوع باب: الخروج فی التجارة برقم (٢٠٦٢) وفی الاعتصام بالکتاب والسنة باب: الحجة علی من قال: ان احکام النبی ﷺ کانت ظاهرة وما کان یغیب بعضهم عن مشاهد النبی ﷺ وامور الاسلام برقم (٧٣٥٣) انظر (التحفة) برقم (٤١٤٦)

چل پڑے، انہوں نے کہا، اس مسئلہ میں آپ کے حق میں، ہم میں سے سب سے کم سن ہی گواہی دے گا تو ابو سعید رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور کہا، ہمیں یہی حکم دیا جاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مجھ سے مخفی رہ گیا، مجھے اس سے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول کیا۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے امیر المومنین ہونے کے باوجود، اپنے عدم علم کا اعتراف کیا اور اپنی اس کوتاہی کا سبب بھی بتا دیا، گویا اپنی کوتاہی کے اعتراف کو اپنے لیے عار اور شرمندگی کا باعث نہیں سمجھا۔

[5632] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرَ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

[5632]۔ امام صاحب کو یہ حدیث دو اور اساتذہ نے بھی سنائی، لیکن نضر نے اپنی حدیث میں، بازاروں کی خرید و فروخت کی مشغولیت کا تذکرہ نہیں کیا۔

[5633] ٣٧۔(٢١٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِي بردة

عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَبُو مُوسٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُو مُوسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسٰى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((**اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ**)) قَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُو مُوسٰى قَالَ عُمَرُ اِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا اَبَا مُوسٰى مَا تَقُولُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ

[5632] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٥٩٦)

[5633] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: كم مرة يسلم الرجل فى الاستئذان برقم (٥١٨١) انظر (التحفة) برقم (٩١٠٠)

[5633] ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور کہا، السلام علیکم ، یہ عبداللہ بن قیس اجازت چاہتا ہے تو انہوں نے اجازت نہ دی تو اس نے دوبارہ کہا، السلام علیکم ، یہ ابوموسیٰ حاضر ہے، پھر تیسری دفعہ کہا، السلام علیکم ، یہ اشعری موجود ہے، پھر وہ واپس پلٹ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس واپس لاؤ، میرے پاس لوٹاؤ تو وہ حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے ابوموسیٰ! واپس کیوں چلے گئے؟ ہم تو مشغول تھے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے؟ اجازت تین دفعہ طلب کی جائے، اگر تمہیں اجازت مل جائے، (تو ٹھیک) وگرنہ واپس لوٹ جاؤ۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس پر دلیل پیش کرو، وگرنہ میں یہ یہ کروں گا، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ساتھیوں سے) کہا، اگر اسے بینہ مل گئی تو وہ شام کے وقت منبر کے پاس ہوں گے، اگر اسے بینہ نہ ملی تو تمہیں وہ نہیں ملیں گے، جب شام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے ابوموسیٰ کو موجود پایا، پوچھا، اے ابوموسیٰ! آپ کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ کو شہادت مل گئی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ مجسمہ عدل ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے ابوطفیل (حضرت ابی کی کنیت ہے) یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، اے ابن الخطاب! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے، اس لیے آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے لیے، عذاب کا باعث نہ بنیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، سبحان اللہ (اس میں عذاب کی کیا بات ہے) میں نے تو ایک بات سن کر اس کی تحقیق کرنا پسند کیا۔

فائدہ: ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ انتہائی بارعب اور صاحب جلالت شخصیت تھے، اس کے باوجود حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انتہائی جرأت اور بے باکی سے ان کے ابوموسیٰ کو دھمکی دینے پر، ان کے سامنے ان پر تنقید کی کہ آپ کا یہ رویہ، ان کے لیے تکلیف دہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صفائی پیش کی کہ میرا مقصد حضرت ابوموسیٰ کو متہم قرار دینا نہیں تھا، محض تحقیق کی جستجو تھی۔ حضرت ابوسعید کی گواہی کے بعد پھر یہ واقعہ پیش کیا کیونکہ وہ بھی ساتھ آ گئے تھے۔

[5634] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هاشم عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ

فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهُ

[5634] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٥٩٨)

[5634] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں فرق یہ ہے اس میں اے ابومنذر (یہ حضرت ابی بن کعب کی کنیت ہے) کیا تو نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے تو انہوں نے کہا ہاں اے ابن الخطاب تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے لیے عذاب نہ بن لیکن اس میں یہ نہیں کہ عمر نے سبحان اللہ اور بعد کا جملہ کہا۔

٩...... بَاب: كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هٰذَا

باب ٩: جب یہ پوچھا جائے، کون ہے؟ تو اذن چاہنے والے کو (میں ہوں) کہنا ناپسندیدہ ہے

[5635] ٣٨-(٢١٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا))

[5635] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے ہاں آیا اور آواز دی تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، ''تم کون ہو؟'' میں نے کہا، میں ہوں تو آپ یہ فرماتے ہوئے نکلے، ''میں ہوں، میں ہوں۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب کوئی شخص اجازت طلب کرے اور اہل خانہ پوچھیں، تم کون ہو؟ تو جواب میں، میں ہوں، نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ آواز نہ پہچاننے کی بنا پر تو سوال ہوا تھا اور میں کہنے سے تو مقصد حاصل نہ ہو سکا، نیز اس سے تکبر اور کبریائی کی بو آتی ہے کہ مجھے شناخت کروانے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ایسے موقع پر اجازت طلب کرنے والے کو اپنی مکمل شناخت کروانی چاہیے، تاکہ کوئی ابہام نہ رہے اور اس کے ساتھ اس کے شایان شان سلوک کیا جا سکے، اس لیے حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے وقت کہا تھا، یہ عبداللہ بن قیس اجازت طلب کر رہا ہے، یہ ابوموسیٰ حاضر ہے، یہ اشعری موجود ہے، بعض دفعہ محض نام بتانے سے شناخت نہیں ہوتی، اس لیے یہ لطیفہ پیش آیا تھا کہ امام زمخشری سے کسی نحوی نے اجازت طلب کی تو اس نے پوچھا، تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، عمر (لیکن اس سے شناخت نہ ہو سکی) تو زمخشری نے کہا، واپس لوٹ جاؤ، اجازت طلب کرنے والے نے کہا، عمر منصرف نہیں ہے، زمخشری نے کہا، اگر اس کو نکرہ بنا دیا جائے تو وہ منصرف ہو جاتا ہے۔

[5635] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستئذان باب: اذا قال: من ذا: فقال انا برقم (٦٢٥٠) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: الرجل يستاذن بالدق برقم (٥١٨٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی التسليم قبل الاستئذان برقم (٢٧١١) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: الاستئذان برقم (٣٧٠٩) انظر (التحفة) برقم (٣٠٤٢)

[5636] ٣٩-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا)) فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنَا أَنَا))

[5636] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا، میں ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انا ، انا ۔'' یعنی یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں، شناخت کیسے ہوگی۔

[5637] ٤٠-(٢١٥٦)و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ

[5637] ۔امام صاحب کو یہ روایت تین اور اساتذہ نے سنائی، ان سب کی روایت ہے، گویا آپ نے ان کے جواب کو پسند نہیں فرمایا۔

١٠...... بَاب: تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

باب ١٠: دوسرے کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

[5638] ٤٠-(٢١٥٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))

[5636] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٠٠)

[5637] تقدم تخريجه برقم (٥٦٠٠)

[5638] اخرجه البخاري فى (صحيحه) فى اللباس باب: الامتشاط برقم (٥٩٢٤) وفى الاستئذان باب: الاستئذان من اجل البصر برقم (٦٢٤١) وفى الديات باب: من اطلع فى بيت

[5638] ۔حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے روزن (جھری) سے جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کھر کھرا تھا، جس سے اپنے سر کو کھجلا رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اس سے تیری آنکھ کا نشانہ لیتا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر سے بچنے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اجازت کا حکم دیا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ جُحْر: گول سوراخ۔ ❷ مِدْرًی: بال سنوارنے کی لوہے کی کنگھی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر جھانکنا جائز نہیں ہے اور یہ اجازت طلب کرنے کی حکمت کے منافی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی رو سے ایسے آدمی کی آنکھ پھوڑنا جائز ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے، جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور دیدہ بازی کرنے والا اس کے بغیر باز نہ آتا ہو۔

[5639] ٤١۔(. . .) و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَاْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ))

[5639] ۔حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لوہے کا کنگھا تھا، جس سے اپنے سر میں کنگھی کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں اسے تیری آنکھوں میں مارتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت نظر بازی سے بچنے ہی کے لیے مقرر کی ہے۔''

[5640] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ

← قوم ففقؤوا عينه فلا دية له برقم (٦٩٠١) والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: من اطلع فی دار قوم بغير اذنهم برقم (٢٧٠٩) والنسائی فی (المجتبی) فی القسامة باب: ذكر حديث عمرو بن حزم فی العقول واختلاف الناقلين له برقم ٨/ ٦٥۔

[5639] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٦٠٣)

[5640] تقدم تخريجه برقم (٥٦٠٣)

[5640]۔امام صاحب کے پانچ اساتذہ نے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[5641] ٤٢-(٢١٥٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى وَاَبِى كَامِلٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بكر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَه

[5641]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو کسی کمرہ کے اندر سے جھانکا تو آپ اسی کی طرف تیر لے کر لپکے، گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ اس کو تیر مارنے کے لیے حیلہ یا تدبیر کر رہے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ مِشْقَصٌ ج مَشَاقِص: چوڑا تیر۔ ❷ يَخْتِلُ: حیلہ اور چارہ کرنا، جستجو کرنا کہ اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اس کو نشانہ بنایا جائے۔

[5642] ٤٣-(٢١٥٨)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اطَّلَعَ فِى بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ))

[5642]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکتا ہے تو ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

[5643] ٤٤-(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ))

[5641] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستئذان باب: الاستئذان من اجل البصر برقم (٦٢٤٢) وفی الديات باب: من اطلع فی بيت قوم ففقؤوا عنه فلا دية له برقم (٦٩٠٠) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: الاستئذان برقم (٥١٧١) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٨)

[5642] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٥)

[5643] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الديات باب: من اطلع فی بيت قوم ففقؤوا عينه فلا دية له برقم (٦٩٠٢) والنسائی فی (المجتبى) فی القسامة باب: من اقتص واخذ حقه دون السلطان ٨/ ٦١۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٦)

[5643]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی انسان تمہاری اجازت کے بغیر تم پر جھانکے اور تم اس کو کنکر مار کر، اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کوئی گناہ یا تنگی نہیں ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ فقاء العین: آنکھ پھوڑنا

۱۱...... بَاب: نَظَرِ الْفُجَاةِ

باب ۱۱: اچانک نگاہ پڑ جانا

[5644] ۴۵۔(. . .)حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابی زرعة عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاةِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِي

[5644]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے اپنی نظر پھیرنے یا ہٹانے کا حکم دیا۔

[5645] (. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5645]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی روایت سنائی۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر غیر ارادی طور پر کسی ایسی چیز پر نظر پڑ جائے، جسے دیکھنا جائز نہیں ہے، سو پہلی نظر پر کوئی گرفت یا گناہ نہیں ہے، لیکن اسے، اسی وقت نظر ہٹا لینی چاہیے، اگر وہ نظر جمائے رکھے گا تو اس کو پہلی نظر قرار دینا مشکل ہے، کیونکہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے فرمان کہ اسے پھیر لو، کی مخالفت کی ہے، جبکہ اللہ کا یہ حکم ہے، مومنوں کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور یہی حکم عورتوں کو ہے۔

[5644] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی النکاح باب: ما یومر به من غض البصر برقم (۲۱۴۸) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی نظرة المفاجاة برقم (۲۷۷۶) انظر (التحفة) برقم (۳۲۳۷)

[5645] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۶۰۹)
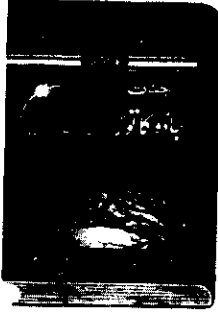
الشیخ وحید عبد السلام بالی کی

جنات، شیاطین اور جادو کے موضوع پر لکھی مشہور زمانہ کتاب

"وقایۃ الإنسان من الجن والشیطان" کا اردو ترجمہ

جنات اور جادو کا توڑ

(قرآن و سنت کی روشنی میں)

الحمدللہ اس مشہور ترین کتاب میں قرآن الکریم اور احادیث نبویؐ کے دلائل کے ساتھ درج ذیل امور **(عنوانات)** کو واضح کیا گیا ہے۔

باب اول : جنات حقیقت ہیں کوئی خیالی چیز نہیں۔ ایمان بالغیب کی اہمیت۔ جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ اگر جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو ان کے کافروں کو آگ سے عذاب کیسے ہوگا؟ جنات کی اقسام' جنات کی رہائش' جنات کی غذاء' جنات انسانوں سے ڈرتے ہیں؟ کیا جنات کی شادی ہوتی ہے اور ان سے اولاد ہوتی ہے؟ حیوانات شیطان کو دیکھتے ہیں؟ جنات کے لیے ذبح کرنا شرک ہے۔ گھر سے جنات کو کیسے نکالا جائے؟ کیا جنات لوگوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں؟

باب دوم : حقیقت مرگی اور اس کا علاج۔ جنات انسانوں میں کیسے داخل ہوتے ہیں اور کہاں ٹھہرتے ہیں' انسانی جسم میں جن کے داخلے کی علامات' جن کے داخلے کی اقسام' معالج کے اوصاف' علاج کی مرحلہ وار تفصیل۔ آپ غیر مسلم جن سے کیسے معاملات طے کریں؟ معالج کے لیے ضروری ہدایات' مرگی سے بچنے کے لیے چند نصیحتیں۔

باب سوم : جادو۔ جادو کی تعریف۔ جادو کی تعلیم و تعلم' جادو کی اقسام' جدائی ڈالنے والے جادو کی علامات' جادو کا علاج' (محبت کا جادو) کی علامات اور اسباب' جادو کی جائز قسم' نظر بندی کا جادو اور اس کی علامات' نظر بندی کے جادو کا علاج' شادی میں رکاوٹ ڈالنے کا جادو اور اس کی علامات' جادوئی رکاوٹوں کا علاج اور اس کے متعلق اہم نکات' قرآنی معالج میں شرائط' جادو کے مقام کی تلاش۔

باب چہارم: یہ باب شیطان کے تعارف' شیطان کے جال اور انسانوں میں اس کے داخلے کے بارے میں ہے۔

باب پنجم: لوگوں کے دل فساد زدہ کرنے کے لیے شیطان کے داخلی راستے کون سے ہیں؟

باب ششم: شیطان کے بچاؤ کی تدابیر۔ یہ آخری باب ان اذکار مسنونہ سے مزین ہے جن سے ہر مسلمان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ کتاب آپ کے شہر کے ہر اسلامی کتب خانے میں دستیاب ہے۔ صرف 90 روپے میں بذریعہ منی آرڈر درج ذیل ایڈریس سے منگوا کر گھر بیٹھے یہ کتاب پڑھیے۔

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@gmail.com

حدیث نمبر 5646 سے 5861 تک

۴۰...... كِتَابُ السَّلَامِ

۴۰. سلام کا بیان

۱...... بَاب: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۱: سوار پیدل کو اور کم تعداد، زیادہ تعداد کو سلام کرے

[5646] ۱-(۲۱۶۰) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ))

[5646]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار، پیدل کو اور چلنے والا بیٹھے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔

فائدہ: ...... سلام کہنا سنت اور اس کا جواب دینا فرض ہے اور اگر سلام کہنے والے، ایک سے زائد ہوں تو ان کے لیے سلام کہنا فرض کفایہ ہے، یعنی ان میں سے ایک بھی سلام کہہ دے تو حق ادا ہو جائے گا، وگرنہ سب گناہگار ہوں گے اور اگر سب سلام کہیں تو یہ افضل ہے، اس طرح جواب دینے والے ایک سے زائد ہوں تو سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے، ایک بھی سلام کا جواب دے دے تو فرض ادا ہو جائے گا، وگرنہ سب گناہ گار ہوں گے اور سب کا جواب دینا افضل ہے اور کم از کم سلام، السلام علیکم اور بہتر اور افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے، اس طرح کم از کم جواب وعلیکم السلام ہے اور بہتر و افضل وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے اور سوار پیدل کو سلام کہے گا،

[5646] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: يسلم الراكب على الماشي برقم (٦٢٣٢) وفي باب: يسلم الماشي على القاعد برقم (٦٢٣٣) وابو داود في (سننه) في الادب باب: من اولى بالسلام برقم (٥١٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٢٦)

تا کہ سوار ہونے کی بنا پر اس میں بڑائی اور تکبر کا احساس پیدا نہ ہو، بلکہ تواضع اور فروتنی اختیار کرے اور گزرنے والا جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے، ماشی کی جگہ مار کا لفظ ہے، پیدل ہو یا سوار چونکہ مجلس میں آنے والے کے حکم میں ہے، نیز بیٹھنے والا چونکہ اس سے خطرہ اور ڈر محسوس کر سکتا ہے، خاص کر جبکہ گزرنے والا سوار ہو، اس لیے اس کے ڈر اور خوف کو اوا کرنے کے لیے انس و پیار کا اظہار کرنے کے لیے گزرنے والا سلام کہے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیٹھنے والا اپنے کام میں مشغول ہے اور آنے جانے والوں کو سلام کہنا، اس کے لیے مشقت کا باعث ہوگا، اس لیے آنے جانے والے سلام کہیں اور کم تعداد والوں کا سلام کہنا، زیادہ تعداد کے مقابلہ میں آسان اور سہل ہے، نیز کثیر کو قلیل پر ایک قسم کا امتیاز حاصل ہے، اس لیے قلیل، کثیر کو سلام کہیں گے۔

۲...... بَاب :مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَام

باب ۲: راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے

[5647] ۲-(۲۱۶۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

قَالَ اَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ)) فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ ((اِمَّا لَا فَاَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ))

[5647]۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم گھروں کے سامنے کے صحن میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے اور فرمایا: ''تم، راستوں پر مجالس کیوں قائم کرتے ہو؟'' راستوں کی مجالس سے پرہیز کرو۔'' سو ہم نے عرض کیا، ہم کسی برے ارادے سے نہیں بیٹھتے، ہم باہمی مذاکرہ اور گفتگو کے لیے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اگر تم راستوں پر بیٹھنے سے بچ نہیں سکتے تو ان کا حق ادا کرو، نظر نیچی رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی گفتگو کرو۔''

مفردات الحدیث ❶ افنة: فِناء کی جمع ہے، آنگن، گھروں کے سامنے کی جگہ۔ ❷ صُعُدات: صَعِید کی جمع ہے، راستوں کو کہتے ہیں، جس طرح طریق کی جمع طُرُقات ہے۔

فائدہ: ...... راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم آپ نے اس لیے دیا تھا کہ یہ فتنہ وفساد کا باعث بن سکتا ہے، راستہ سے اجنبی عورتیں گزرتی ہیں، انسان ان کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر، ان کو دیکھنے میں مگن

[5647] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳۷۷۶)

ہو جاتا ہے، یا ان کے بارے میں سوچ و بچار کا شکار بن جاتا ہے، ان کے بارے میں کسی غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شہوت انگیز خیالات کا اسیر ہو جاتا ہے، گزرنے والوں کو بعض دفعہ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اوران کی چغلی وغیبت کرتا ہے، گزرنے والوں کے لیے راستہ تنگ ہو سکتا ہے، عورتیں گزرنے سے شرم محسوس کر سکتی ہیں، حالانکہ انہیں اپنے کام کاج کے لیے نکلنا ہوتا ہے، اگر کسی دوسرے کے دروازہ پر بیٹھیں گے تو ان کو آنے جانے میں دقت ہوگی، راستہ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو سکتی ہے اور گھر بیٹھنے کی صورت میں ان تمام باتوں سے انسان محفوظ رہتا ہے، کیونکہ جہاں مجلس قائم ہوتی ہے، وہاں چغلی اور غیبت کا دور چلتا ہے، محض ہنسنے اور ہنسانے کے لیے فضول اور غلط حرکتیں یا باتیں کی جاتی ہیں، گزرنے والوں پر آوازے کسے جاتے ہیں، مجلس گرم کرنے جھوٹ بولنے سے بھی احتراز نہیں کیا جاتا۔ راستہ پر بیٹھنے کے حقوق کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[5648] ٣-(٢١٢١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

[5648] - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔'' صحابہ کرام نے گزارش کی، اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ایسی مجالس کا ہونا ضروری ہے، جن میں ہم باہمی بات چیت کر سکیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہیں بیٹھنے پر اصرار ہے تو پھر راستہ کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے پوچھا، اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔''

[5649] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[5649] - یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی۔

[5648] تقدم تخريجه في اللباس والزينة باب: النهى عن الجلوس فى الطرقات واعطاء الطريق حقه برقم (٥٥٢٨)

[5649] تقدم تخريجه برقم (٥٥٢٨)

٣...... بَاب: مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

باب ۳: سلام کا جواب دینا، مسلمان کا مسلمان پر حق ہے

[5650] ٤-(٢١٦٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)) قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[5650]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں، مسلمان کے لیے اپنے بھائی پر لازم ہیں، (۱) سلام کا جواب دینا، (۲) چھینکنے والے کو دعا دینا، (۳) بیمار کی عیادت کرنا، (۴) دعوت قبول کرنا، (۵) جنازوں کے ساتھ جانا۔'' عبدالرزاق بیان کرتے ہیں، معمر، زہری سے یہ روایت مرسل بیان کرتے تھے، صحابی کا واسطہ چھوڑ دیتے تھے اور ایک دفعہ ابن المسیب سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی۔

فوائد:...... ❶ ردّ السلام: سلام کا جواب دینا فرض ہے اور سلام میں رحمة الله وبركاته کے اضافہ کی دلیل، فرشتوں کا رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت اور تشہد میں السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ہے، اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے جبریل علیہ السلام کے جواب میں کہا تھا، وعليه السلام ورحمة الله وبركاته اور یہ روایت صحیحین کی ہے اور بقول نووی رحمہ اللہ سلام کا جواب فوراً دینا چاہیے، خواہ سلام کسی کے ہاتھ آئے یا خط کے ذریعہ اور سلام اتنی آواز سے کہنا چاہیے کہ دوسرے کو سن جائے، اگر دور ہو تو اشارہ کر دے۔ ❷ تشميت العاطس، تشمیت دراصل تسمیت ہے اور سمت راستہ کو کہتے ہیں اور اس کا معنی ہے، راستہ کی ہدایت و راہنمائی کی دعا کرنا اور یہاں مقصد ہے، خیر و بھلائی کی دعا دینا یعنی یرحمك الله کہنا۔ ❸ امام نووی اور عبدالوہاب مالکی کے نزدیک تشمیت سنة على الكفاية، یعنی کسی ایک کا دعا دینا کافی ہے۔ ❹ جمہور اہل ظاہر، بعض شوافع، ابن مزین مالکی، ابن دقیق العید اور امام ابن قیم کے نزدیک تشمیت، فرض عین ہے، ہر ایک کو دعا دینا پڑے گی۔ ❺ یہ فرض کفایہ ہے، کسی ایک کا یرحمك الله

[5650] طريق حرملة بن يحيى تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٨) وطريق عبد ابن حميد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز باب: الامر باتباع الجنائز برقم (١٢٤٠) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى العطاس برقم (٥٠٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٦٨)

کہہ دینا کافی ہے، احناف، جمہور حنابلہ، ابن رشد اور ابن العربی کا یہی نظریہ ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے، جس طرح ایک کا سلام کا جواب دینا فرض کی ادائیگی کے لیے بالاتفاق کافی ہے، یہی صورت یہاں ہونی چاہیے اور چھینکنے والے کو چھینک کی آواز ہاتھ رکھ کر آہستہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اور دوسروں کو ریزش سے بچانا چاہیے اور بلند آواز سے الحمد للہ کہنا چاہیے، تاکہ اس کو یرحمك الله کی دعا دی جائے اور تین چھینکوں تک دعا دینا سنت ہے، کافر کی چھینک پر یھدیکم الله ویصلح بالکم کہنا چاہیے، اگر چھینکنے والا الحمد الله نہیں کہتا تو اس کو دعا دینا ضروری نہیں ہے۔ اجابة الدعوہ: اگر دعوت قبول کرنے میں کوئی مانع یا رکاوٹ نہ ہو تو پھر اس کو قبول کرنا کم از کم سنت ہے، کیونکہ امر کے صیغہ کی رو سے اس کی فرض قرار دیا جا سکتا ہے، اگر دعوت میں کوئی کام خلاف شریعت ہو تو اس سے روکنا چاہیے، یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔ عیادة المرض: بیمار کی بیمار پرسی، بقول امام نووی بالاتفاق سنت ہے، بیمار اجنبی ہو یا واقف کار اور امام بخاری اس کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور بقول ابن بطال یہ فرض علی الکفایہ ہے۔ اتباع الجنائز: جنازوں کے ساتھ جانا بالاتفاق سنت ہے۔

[5651] ٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ ابيه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ))

[5651] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں،'' پوچھا گیا، وہ کون سے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب تم اسے ملو تو سلام کہو اور جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو اور جب وہ تم سے نصیحت کا طالب ہو تو اسے نصیحت کرو اور جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔

فائدہ: ......موقع اور محل کی مناسبت سے آپ نے یہ حقوق کہیں کم اور کہیں زیادہ بیان فرمائے ہیں اور ایک روایت میں ان پر اور حقوق کا اضافہ ہے، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی فریاد رسی کرنا، سلام کو عام کرنا اور قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرنا اور یہ باہمی حقوق ایسے ہیں، جو مسلمانوں میں الفت و محبت و ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کو جلا بخشتے ہیں، باہمی ربط و تعلق کو مضبوط کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے احترام کا جذبہ ابھارتے ہیں۔

[5651] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٩٧)

۴...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ ابْتِدَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

باب ٤: اہل کتاب کو سلام کہنے میں پہل کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب دینے کی صورت

[5652] ٦-(٢١٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ))

[5652]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہو، وعلیکم۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے سلام کا جواب وعلیکم سکھایا ہے، کیونکہ وہ بعض دفعہ زبان کو بل دے کر السام علیکم، تم پر موت وارد ہو، کہتے تھے، اس لیے جواب میں کہا گیا کہ موت تو تم پر بھی آنی ہے، اس سے تو کسی کو مفر نہیں ہے، یا ہم پر تو موت آئے اور تم پر کیا آئے گا، وہی جس کے تم مستحق ہو، اس لیے ان کے سلام کا یہی جواب مناسب ہے، اگرچہ بعض علماء سے اور الفاظ بھی منقول ہیں، لیکن صحیح حدیث کی موجودگی میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

[5653] ٧-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ((قُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ))

[5653]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں نے آپ سے پوچھا، اہل کتاب ہمیں سلام کہتے ہیں تو ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو، وعلیکم (اور تم پر بھی)۔''

[5652] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستئذان باب: كيف الرد على اهل الذمة السلام برقم (٦٢٥٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٨١)

[5653] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی السلام على اهل الذمة برقم (٥٢٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠)

[5654] ٨ـ(٢١٦٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَحَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جعفر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ))**

[5654] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جب تمہیں سلام کہتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے، تم پر موت آئے تو تم کہو، علیک۔''

[5655] ٩ـ(. . .)و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ **((فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))**

[5655] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے، اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فقل عليك کی جگہ ''فقولوا تو تم کہو، وعليك اور تم پر۔''

[5656] ١٠ـ(٢١٦٥)و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))** قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ **((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))**

[5656] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہود کے ایک گروہ نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب

[5654] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى السير باب: ما جاء فى التسليم على اهل الكتاب برقم (١٦٠٣) انظر (التحفة) برقم (٧١٢٨)

[5655] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم باب: اذا عرض الذمى او غيره بسب النبى ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم برقم (٦٩٢٨) انظر (التحفة) برقم (٧١٥١)

[5656] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم باب: اذا عرض الذمى او غيره بسب النبى ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم برقم (٦٩٢٧) والترمذى فى (جامعه) فى الاستئذان باب: ما جاء فى التسليم على اهل الذمة برقم (٢٧٠١) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٣٧)

کرتے ہوئے کہا، السّام علیکم، تم پر موت آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام امور (معاملات) میں نرمی پسند کرتا ہے۔'' عائشہ نے جواب دیا، کیا آپ نے ان کی کہی بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہہ چکا ہوں، وعلیکم۔''

[5657] (. . .) حَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ

[5657]۔ امام صاحب کو یہی روایت اور اساتذہ نے بھی اپنی اپنی سند سے سنائی، اس میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہہ چکا ہوں، علیکم،'' یعنی علیکم سے پہلے واؤ نہیں ہے۔

فائدہ:......ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، علیك اور علیکم سے پہلے واؤ لانا ضروری نہیں ہے اور جہاں تک ممکن ہو، بلند اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے، صبر و تحمل، حلم و بردباری اور نرمی و ملائمت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے، امام ابو حنیفہ، امام ثوری اور دوسرے کوفی فقہاء کا یہ نظریہ ہے کہ اگر ذمی، نبی اکرم ﷺ کو برا بھلا کہے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اور اس کا معاہدہ بھی ختم نہیں ہوگا، کیونکہ آپ نے اہل کتاب کو السّام علیکم کہنے کے باوجود قتل نہیں کیا، لیکن اگر مسلمان یہ حرکت کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، امام شافعی کا ایک قول یہی ہے، لیکن موالک اور حنابلہ اور بعض شوافع کے نزدیک اس سے معاہدہ ختم ہو جائے گا اور ذمی کو قتل کر دیا جائے گا، جیسا کہ آپ نے کعب بن اشرف، ابو رافع اور ابن خطل وغیرہم کو قتل کروا دیا تھا، حافظ ابن تیمیہ نے اس موضوع پر ایک انتہائی عمدہ تفصیلی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ'' کے نام سے لکھی ہے اور اس میں لکھا ہے، حضور اکرم ﷺ اپنے طور پر معافی اور قتل دونوں کا اختیار رکھتے تھے اور آپ نے احوال و ظروف کا لحاظ رکھتے ہوئے، دونوں کام کیے ہیں، لیکن امت مسلمہ کا کام، ایسے فرد کو قتل کرنا ہے، وہ ذمی ہو یا مسلمان۔

[5658] ١١۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مسروق

[5657] طريق حسن بن على الحلوانى البخارى فى (صحيحه) فى الادب باب: الرفق فى الامر كله برقم (٦٠٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٩٢) وطريق عبد بن حميد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الدعوات باب: الدعاء على المشركين برقم (٦٣٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣٠)
[5658] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: رد السلام على اهل الذمة برقم (٣٦٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤١)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاعَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً)) فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ ((اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

[5558] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ یہودی لوگ آئے اور کہا، السّـــام عــليك ، اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: ''اورتم پر'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا، بلکہ تم پر موت اور مذمت (ســـام و ذامّ) ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بدگو یا بدزبان مت بنو تو اس نے کہا، انہوں نے جو کچھ کہا، آپ نے سنا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا جو کچھ انہوں نے کہا ہے، میں اس کا جواب نہیں دے چکا ہوں؟ میں نے کہہ دیا، وعلیکم۔''

[5659] (. . .)حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَهْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)) وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا جَاؤُكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ [المجادله: ٥٨] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[5659]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے یوں بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات سمجھ لی اور انہیں برا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رک جا، باز رہ اے عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بدگوئی اور بدزبانی کو آغاز اور جواب میں پسند نہیں کرتا۔'' اور اس میں یہ اضافہ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں، آپ کو اس طرح سلام کہتے ہیں، جس طرح اللہ نے آپ کو سلام نہیں کہا۔'' (مجادلہ آیت نمبر ۸)

مفردات الحدیث ❶ **الفحش**: برا قول و فعل اور حدود سے تجاوز کرنا۔ ❷ **التفحش** جواباً فحش گوئی کرنا۔ ❸ **مَه**: اپنی بات سے رک جا، باز رہ۔

[5660] ١٢۔(٢١٦٦)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

[5659] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٢٢)
[5660] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٠)

جَابِر بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ يَهُودَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا))

[5660] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا، السّام علیك، اے ابوالقاسم! تو آپ نے فرمایا: "وعلیکم"، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ناراض ہوکر جواب دیا، آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں، میں سن چکا ہوں اور ان کو جواب دے چکا ہوں۔" ہماری دعا ان کے خلاف قبول ہوگی اور ہمارے خلاف ان کی دعا قبول نہیں ہوگی، اس لیے، ہمیں سخت کلامی کی ضرورت نہیں ہے۔"

[5661] ۱۳۔(۲۱۶۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِىَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبْدَؤُا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيتُمْ اَحَدَهُمْ فِى طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ))

[5661] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہود اور نصاریٰ کو پہلے سلام نہ کہو اور جب تم راستہ میں ان میں سے کسی کو ملو تو اس کے لیے راستہ تنگ کر دیا کرو تنگ راستہ پر مجبور کرو۔"

فائدہ:......ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کافر کو سلام کہنے میں پہل نہیں کرنا چاہیے اور جمہور فقہاء کا یہی نظریہ ہے اور راہ چلتے ان سے ملاقات ہو جائے تو ان کے اکرام و احترام میں ان کے لیے راستہ نہیں چھوڑنا چاہیے، ہاں اپنے لیے راستہ بنائیں، اس سے علماء نے یہ استنباط کیا ہے کہ بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کو بھی پہلے سلام نہیں کہنا چاہیے، ہاں یہود و نصاریٰ کو بھی فرشتوں کی نیت رکھ کر سلام کہہ دو۔

[5662] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِى حَدِيثِ وَكِيعٍ ((اِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ)) وَفِى حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِى اَهْلِ الْكِتَابِ وَفِى حَدِيثِ جَرِيرٍ ((اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

[5661] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی السير باب: ما جاء فی التسليم علی اهل الكتاب برقم (۱۶۰۲) وفی الاستئذان باب: ما ذكر فی فضل السلام برقم (۲۶۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰٤)

[5662] طريق محمد بن المثنی اخرجه ابو داود فی (سننه) باب: فی السلام علی اهل الذمه برقم (۵۲۰۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲٦۸۲) وطريق ابی بكر بن ابی شيبة تفرد به مسلم۔ انظر ←

[5662]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث میں ہے، ''جب تم یہود سے ملو۔'' ابن جعفر، شعبہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اہل کتاب کے بارے میں کہا اور جریر کی حدیث میں ہے، ''جب تم انہیں ملو۔'' اور آپ نے کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

٥...... بَاب: اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب ٥: بچوں کو سلام کہنا پسندیدہ ہے

[5663] ١٤-(٢١٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

[5663]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلامتی کی دعا دی۔''

[5664] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5664]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ انتہائی تواضع اور انکساری سے کام لیتے ہوئے، بچوں کے ساتھ پیار و محبت کا اظہار کرنے کے لیے اور انہیں ملاقات کے شرعی آداب بتانے کے لیے، سلام کہنے میں پہل کرتے تھے، لیکن اگر بچہ اکیلا ہو اور خوبصورت ہو اور خوبرو ہونے کی بنا پر اس کو سلام کہنا فتنہ کا باعث بن سکتا ہو تو پھر بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سلام کہنے میں حزم واحتیاط سے کام لینا چاہیے۔

[5665] ١٥-(. . .) و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

← (التحفة) برقم (١٢٦٦٥) وطريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٦)

[5663] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستئذان باب: التسليم على الصبيان برقم (٦٢٤٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی التسليم على الصبيان برقم (٢٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (٤٣٨)

[5664] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٦٢٧)

[5665] تقدم تخريجه برقم (٥٦٢٧)

[5665]۔ سیار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ جا رہا تھا، سو وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا اور بتایا کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے تو آپ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا۔

٦...... بَاب: جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ نَحْوِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ

باب ٦: پردہ وغیرہ اٹھا دینا، اجازت دینے کی علامات میں سے ہے

[5666] ١٦ ـ(٢١٦٩) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سمعت

ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ))

[5666]۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تیرے لیے میری یہی اجازت ہے کہ پردہ اٹھا دیا جائے اور تم میری سرگوشی سن لو، حتی کہ میں تمہیں روک دوں۔''

مفردات الحدیث ❊ **تَسْتَمِعَ سِوَادِي**: تم میری سرگوشی اور رازدارانہ گفتگو سن لو اور تمہیں میری موجودگی کا علم ہو جائے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی کو اجازت دینے کے لیے کوئی علامت یا نشانی مقرر کی جا سکتی ہے، اسی علامت کے طور پر آپ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرمایا، تیری آمد پر اگر پردہ اٹھا دیا جائے اور گھر میں میری موجودگی کا تمہیں یقین ہو جائے تو تم بلا روک ٹوک آ سکتے ہو۔

[5667] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5666] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٣٩) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٨)

[5667] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٣١)

[5667] ۔ یہ روایت امام صاحب کو تین اور اساتذہ نے بھی اسی طرح سنائی ہے۔

۷...... بَاب: اِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ

باب ۷: انسانی ضرورت یعنی قضائے حاجت کے لیے عورتیں گھروں سے نکل سکتی ہیں

[5668] ۱۷۔(۲۱۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَاَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَاَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَاِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَاُوحِيَ اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ ((اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوبَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ

[5668] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد اپنی ضرورت انسانی پورا کرنے کے لیے نکلیں اور وہ بھاری بھرکم عورت تھیں، عورتوں سے ان کا جسم لمبا تھا، جاننے والوں سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا، اے سودہ! اللہ کی قسم! آپ ہم سے مخفی نہیں رہ سکتیں، سو آپ سوچیں، آپ کیسے باہر نکلیں گی، وہ وہیں سے واپس پلٹ گئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے اور آپ شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے، اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، حضرت سودہ داخل ہو کر کہنے لگیں، اے اللہ کے رسول! میں نکلی تو عمر نے مجھے یہ یہ کہا تو آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، پھر یہ کیفیت دور ہوئی، ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہ تھا، سو آپ نے فرمایا: ''تمہیں قضائے حاجت کے لیے نکلنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔'' ابوبکر کی روایت میں ہے، اس کا جسم عورتوں سے بلند تھا، ابوبکر نے اپنی حدیث میں ہشام سے یہ اضافہ بھی بیان کیا، وہ قضائے حاجت کے لیے کھلے میدان میں جانے کے لیے نکلیں۔

[5668] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوضوء باب: خروج النساء الی البراز برقم (١٤٧) وفی التفسير باب: قوله تعالى: ﴿لا تدخلوا بيوت النبی الا ان يوذن لكم الی طعام غير ناظرين اناه ...... الی قوله ...... لعل الساعة تكون قريبا﴾ برقم (٤٧٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٥)

مفردات الحدیث ❶ جسيمة: بھاری بھرکم۔ ❷ تفرع النساء جسما يا يفرع النساء، جسمها: وہ قدآور تھیں، ان کا جسم عورتوں سے بلند تھا، اس لیے پردہ کرنے کے باوجود، وہ واقف کاروں، چھپ نہیں سکتی تھیں۔ ❸ عَرْق: چونڈنے والی ہڈی۔ ❹ البَراز: کھلا میدان۔ ❺ بِراز: جسم سے نکلنے والا فضلہ، پاخانہ۔

فائدہ:...... عربوں کے ہاں معاشرتی مجالس اور دعوتوں میں عورت، مرد اکٹھے شریک ہو جاتے تھے اور اس قسم کی محافل اور مجالس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور مل بیٹھ کر کھا پی لیتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اجنبی اور غیر محرم مرد حریم نبوی کو دیکھیں، اس لیے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ اپنی ازواج کو پردہ میں رکھیے اور اس کی خاطر ایک رات قضائے حاجت کے لیے نکلنے پر ٹوکا، تاکہ پردہ کا حکم نازل ہو، اس پر پردہ کے ابتدائی احکام نازل ہوئے، جن میں ازواج مطہرات کو مخاطب کیا گیا، فرمایا: ''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور جاہلیت کے سابقہ انداز کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرو۔'' احزاب، آیت ۳۲۔ اس سلسلہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۳، تا ۵۵۔ نازل ہوئیں، جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر مردوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی ضرورت کے تحت جانا پڑے تو انہیں کن آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے، ایک ٹکڑا یہ ہے، ''اور جب تمہیں ازواج نبی سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے رہ کر مانگو، یہ بات تمہارے دلوں کے لیے بھی پاکیزہ تر ہے اور ان کے لیے بھی۔'' اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات میں اگرچہ براہ راست خطاب تو ازواج مطہرات کو ہے، کیونکہ معاشرتی اصلاح کا آغاز آپ ہی کے گھروں سے کیا گیا، لیکن مراد تمام امت کی خواتین ہیں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پوری امت کی خواتین کے لیے نمونہ ہیں، اگر نعوذ باللہ یہ نہیں ہے کہ ازواج مطہرات کے دل تو پاک رکھنے کے لیے پردے کے احکام کی ضرورت تھی اور دوسری عورتوں کے دل پاک تھے، نیز ازواج نبوی کو نظر بد سے دیکھا جا سکتا تھا اور دوسری عورتوں پر کوئی نظر بد نہیں ڈالتا تھا، اس لیے ان کے گھروں میں دندناتا ہوا داخل ہو سکتا ہے، ان آیات کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں ہی رہیں اور گھر سے باہر نہ نکلیں، لیکن عورتوں کی طبعی ضروریات کے لیے باہر نکلنا ہی پڑتا ہے، اس لیے ایک دن حضرت سودہ پردہ کرتے ہوئے، اپنے آپ کو پوری طرح ڈھانپ کر نکلیں، لیکن چونکہ وہ بھاری بھرکم اور قدآور تھیں، اس لیے وہ پردہ میں بھی چھپ نہیں سکتی تھیں، اس لیے اس دفعہ پھر حضرت عمر نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، اے سودہ، آپ چھپ نہیں سکتیں، اس لیے آپ کو پردہ میں بھی باہر نہیں نکلنا چاہیے، لیکن حضرت عمر کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی اور سورہ احزاب کی آیت (نمبر ۵۹) اتری، ''اے نبی! اپنے بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو یہ ہدایت کر دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی بڑی چادروں کے پلو لٹکا کر نکلیں، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے۔'' اس طرح اپنی ضرورت کے تحت بڑی چادر اوڑھ کر جس میں جسم سرتا پا ڈھپا ہو، نکلنے کی اجازت دے دی گئی اور اس کو آپ نے فرمایا: ''تمہیں ضرورت کے تحت نکلنے کی اجازت دے دی گئی۔''

سورہ احزاب کی ان آیات سے معلوم ہوا، مسلمان عورت کی اصل جگہ اس کا گھر ہے، اس کو محض سیر سپاٹے تفریح اور نمود ونمائش کے لیے زیب وزینت کے ساتھ بن سنور کر گھر سے نہیں نکلنا چاہیے، ہاں طبعی ضرورت کے لیے اگر اس کو گھر سے باہر قدم نکالنا پڑے تو پھر جلباب پہن کر باہر نکلیں اور جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں، الذی یستر من فوق الی السفل (ابن عباس) جو اوپر سے نیچے تک تمام جسم کو ڈھانپ لیتی ہے اور حافظ ابن حزم نے المحلی ج ۳ ص ۲۱۷ پر لکھا ہے، "الجلباب فی لغة العرب التی خاطبتها بها رسول ﷺ، هو ما غطی جمیع الجسم لا بعضه." جلباب عربی زبان کی رو سے جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو خطاب کیا ہے، اس چادر کو کہتے ہیں، جو پورے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے، نہ اس کے کچھ حصہ کو۔

گھر کے اندر رہتے ہوئے عورت کو کس قسم کا پردہ کرنا چاہیے، کیونکہ گھروں میں عزیز و اقارب، گھر کا کام کرنے والی عورتوں اور ملازموں یا با اعتماد دوستوں کو آنا پڑتا ہے، اس کے بارے میں ضروری تفصیلات یا اصولی قوانین سورۃ نور کی آیات ۲۷ تا ۳۱ میں بیان کیے گئے ہیں اور بعض رخصتوں کی تفصیل سورہ نور کی آیات نمبر ۵۸ یا ۶۸ میں بیان کی گئی ہیں، اس طرح پردہ جو معاشرتی زندگی کی اساس و بنیاد ہے اور خانگی زندگی کی تمام خوشیاں اور مسرتیں اس سے وابستہ ہیں، قرآن مجید میں اس کے بارے میں واضح ہدایات دی ہیں، تاکہ مسلمانوں کے اندر عریانی و فحاشی، بے حیائی اور بے شرمی کے مظاہر سے اخلاقی اقدار کا تیا پانچہ نہ ہو جائے اور اس کی مزید تشریح و توضیح احادیث نبوی میں کر دی گئی ہے، قرآنی آیات کی تشریح و توضیح کے لیے دیکھیے، (قرآن میں پردے کے احکام" از مولانا امین اصلاحی مرحوم) اور مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیے، تفصیل الخطاب فی تفسیر آیات الحجاب) مفتی محمد شفیع مرحوم اور پردہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم۔

[5669] (. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى

[5669]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی، اس میں ہے، وہ ایک ایسی عورت تھی جو لوگوں سے اپنے جسامت کے اعتبار سے بلند و بالا تھی، اور اس میں یہ ہے، آپ شام کا کھانا کھا رہے تھے۔

[5670] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[5670]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

[5669] طریق ابو کریب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۱۶) وطریق سوید اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح، باب: خروج النساء لحوائجهن برقم (۵۲۳۷) کما فی (التحفة) (۱۷۱۰۳)

[5670] تقدم

[5671] ۱۸ ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزبير

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ احْجُبْ نِسَآئَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحِجَابَ

[5671]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی بیویاں، جب قضائے حاجت کے لیے نکلنا چاہتیں، وہ رات کو مناصع کی طرف نکلتیں، جو ایک وسیع میدان تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے تھے، اپنی عورتوں کو پردہ کرائیے اور رسول اللہ ﷺ (حکم خداوندی کے بغیر) یہ کام نہیں کرتے تھے، راتوں میں سے کسی رات نبی اکرم ﷺ کی بیوی سودہ رضی اللہ عنہا ،شام کے بعد نکلی اور وہ ایک بلند و بالا عورت تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے آواز دی، سن لو! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، اے سودہ! ان کی خواہش تھی، پردہ کا حکم نازل ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ازواج مطہرات کسی صورت میں گھر سے نہ نکلیں وہ پردہ کے ساتھ نکلنے پر بھی مطمئن نہ تھے اس لے پردہ کے ساتھ نکلنے پر بھی اعتراض کیا،تا کہ پردہ کے ساتھ نکلنے پر بھی پر پابندی عائد ہو جائے اس لیے پردہ کے بارے میں آیت دوبارہ اتری جس میں ضرورت کے تحت پردہ کے ساتھ نکلنے کی اجازت برقرار ہے جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[5672] (. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5672]۔امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی۔

مفردات الحديث ✲ صعید افیح: کھلا، وسیع میدان۔

[5671] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: خروج النساء الى البراز برقم (١٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٤٢)

[5672] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: آية الحجاب برقم (٦٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٩٥)

۸...... بَاب :تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا

باب ۸: اجنبی عورت سے خلوت اختیار کرنا اور اس کے پاس جانا ناجائز ہے

[5673] ۱۹۔(۲۱۷۱)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَّكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ))

[5673] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار، کوئی مرد، شوہر دیدہ (بیوہ) عورت کے پاس رات نہ رہے، الا یہ کہ وہ اس کا شوہر یا محرم ہو۔''

فائدہ:...... اگر شوہر دیدہ، بیوہ عورت کے پاس ایک غیر محرم مرد کا رات گزارنا درست نہیں ہے تو وہ ایک دوشیزہ کے پاس جو طبعی طور پر مردوں سے حجاب محسوس کرتی ہے کے ساتھ کیسے رات گزاری جا سکتی ہے، اس کے پاس رات صرف اس کا خاوند یا محرم جس کے ساتھ کبھی بھی اس کی شادی نہیں ہو سکتی، گزار سکتا ہے اور اگر محرم بھی فتنہ کا باعث ہو، اس سے بدظنی اور بدگمانی پیدا ہوتی ہو تو اس کو بھی احتیاط کرنا چاہیے۔

[5674] ۲۰۔(۲۱۷۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيرِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَآءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ ((اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ))

[5674] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' تو ایک انصاری آدمی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دیور موت ہے۔''

[5673] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۹۰)

[5674] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النكاح باب: لا یخلون رجل بامراة الا ذو محرم والدخول علی المغیبة برقم (۵۲۳۲) والترمذی فی (جامعه) فی الرضاع باب: ما جاء فی كراهية الدخول علی المغیبات برقم (۱۱۷۱) انظر (التحفة) برقم (۹۹۵۸)

مفردات الحدیث ✵ الحمو: خاوند کا قریبی رشتہ دار، مثلا بھائی، چچازاد، ماموں زاد، بھتیجا، چچا، کیونکہ بقول امام نووی رحمہ اللہ اہل لغت کے نزدیک بالاتفاق، احماء، حمو کی جمع ہے۔) سے مراد عورت کے خاوند کے رشتہ دار ہیں، مثلاً اس کا چچا، بھائی، بھتیجا وغیرہم ہے اور اختان سے مراد، بیوی کے اقارب ہیں اور اصہار کا اطلاق، دونوں کے عزیز و اقارب پر ہوتا ہے اور یہاں حمو سے مراد خاوند کے باپ اور بیٹے کے علاوہ عزیز و اقارب ہیں، کیونکہ خاوند کا باپ اور بیٹا تو محرم ہیں۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے حمو کو موت قرار دیا ہے، کیونکہ عام طور پر اس کا عورت کے پاس تنہائی میں ملنا بیٹھنا معیوب خیال نہیں کیا جاتا اور اس کی آڑ میں بسا اوقات ان دونوں میں جنسی تعلقات استوار ہو جاتے ہیں، جو انسان یعنی مرد اور عورت کے دین کی موت ہے اور اگر پتہ چل جائے تو عورت کے لیے رجم کا باعث ہے اور حمو شادی شدہ ہو تو اس کو بھی سنگسار کیا جائے گا اور خاوند غیرت میں آ کر، ان کو قتل بھی کر سکتا ہے، یا وہ بیوی کو طلاق دے دے گا، اس لیے اس سے تنہائی یا خلوت زیادہ خطرناک ہے، اس لیے حمو کی تنہائی کو معمولی خیال نہیں کرنا چاہیے، بدقسمتی سے آج ان ہدایات کو اہمیت نہیں دی جاتی، جس کی بنا پر افسوس ناک تعلقات ظہور پذیر ہو رہے ہیں، بھائی، بھائی کی بیوی سے تعلقات استوار کر لیتا ہے، دوست، دوست کی بیوی کو لے اڑتا ہے، اس طرح خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔

[5675] (. . .) و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5675]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5676] ۲۱۔(. . .) و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُ الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهُ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ

[5676]۔ امام لیث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں، حمو سے مراد خاوند کا بھائی اور اس سے ملتے جلتے خاوند کے رشتہ دار ہیں، مثلاً اس کا چچا زاد وغیرہ۔

[5677] ۲۲۔(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلٰى اَسْمَاءَ

[5675] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٣٨)

[5676] تقدم تخريجه برقم (٥٦٣٨)

[5677] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٢٧)

بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ اَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلَى مُغِيبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوْ اثْنَانِ))

[5677] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، پھر ابو بکر صدیق بھی آ گئے اور اسماء ان دنوں ان کی بیوی تھیں، ابو بکر نے ان کو دیکھ کر کراہت محسوس کی اور اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا اور کہا، میں نے خیر ہی دیکھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے اس کو اس (برائی) سے بری رکھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''آج کے دن کے بعد کوئی آدمی ایسی عورت کے پاس نہ جائے، جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو، الا یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی ہوں۔''

مفردات الحدیث ※ مُغِيبَة: جس کا خاوند گھر میں نہ ہو، سفر پر ہو یا گھر سے باہر کا م کاج کے لیے گیا ہو۔

فائدہ :...... حضرت اسماء بنت عمیس، ایک جلیل القدر صحابیہ ہیں، جو حضرت جعفر بن ابی طالب کی بیوی تھیں، جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی اور ان کی وفات کے بعد حضرت علی سے شادی کر لی، حضرت ابو بکر نے اپنی غیر حاضری میں بنو ہاشم کے لوگوں کی آمد کو طبعی غیرت و حمیت کی بنا پر پسند نہیں کیا، اگرچہ قابل اعتراض صورت نہیں دیکھی تھی، اس لیے حضور اکرم ﷺ نے طبعی غیرت کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمایا، اجنبی عورت کے پاس، تنہائی میں اتنے افراد جائیں، جن کے بارے میں شک وشبہ نہ ہو سکتا ہو، دو تین کی قید کا اصل مقصد یہی ہے، وگرنہ بنو ہاشم کے لوگ بھی چند تھے، کیونکہ ان کو نفر سے تعبیر کیا گیا ہے کہ نفر کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے، اس کے باوجود حضرت ابو بکر نے غیرت محسوس کی۔

٩...... بَاب: بَيَانِ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ اَوْ مَحْرَمًا لَهُ اَنْ يَّقُولَ هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهِ

باب ٩: ایک آدمی کو تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ دیکھا گیا، حالانکہ وہ اس کی بیوی یا محرم تھی تو بہتر ہے، وہ بتا دے، یہ فلاں عورت ہے، تا کہ اس طرح بدگمانی کا ازالہ کر دے

[5678] ٢٣ ـ (٢١٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

[5678] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی ذراری المشرکین برقم (٤٧١٩) انظر (التحفة) برقم (٣٢٨)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ مَعَ اِحْدٰی نِسَآئِہٖ فَمَرَّ بِہٖ رَجُلٌ فَدَعَاہُ فَجَآءَ فَقَالَ ((یَا فُلَانُ هٰذِہٖ زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ)) فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ کُنْتُ اَظُنُّ بِہٖ فَلَمْ اَکُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ))

[5678]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ کھڑے تھے کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزرا، آپ نے اس کو آواز دی تو وہ آ گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے فلاں، یہ میری فلاں (صفیہ) بیوی ہے۔'' اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کسی کے بارے میں تو میں گمان کر سکتا تھا، آپ کے بارے میں تو میں گمان نہیں کر سکتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں، اپنی بیوی کو گھر چھوڑنے جا رہے تھے کہ آپ کے پاس سے دو انصاری گزرے، انہوں نے تیز رفتاری اختیار کی، تاکہ آپ ان کی وجہ سے بات چیت کرنے میں حجاب محسوس نہ کریں، یا وہ شرم و حیا کی بنا پر تیزی سے واپس لوٹے، لیکن حضور اکرم ﷺ نے خیال کیا، شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے، کہیں ان کے دل میں کوئی بدگمانی ہی پیدا نہ کر دے، اس لیے آپ نے فرمایا، سکون و اطمینان سے چلو، یہ میری بیوی ہے، اس طرح آپ نے بدگمانی پیدا ہونے کا فوری طور پر ازالہ کر دیا، کیونکہ آپ کے بارے میں بدگمانی بقول امام شافعی کفر ہے، اس لیے خیر خواہی اور ہمدردی کا تقاضا یہ تھا، ان کو اس سے بچایا جاتا، دوسرے انسانوں کے بارے میں بدگمانی کفر تو نہیں ہے، لیکن گناہ کا باعث ضرور ہے اور اس طرح کسی کے بارے میں انسان کے دل میں کراہت اور نفرت پیدا ہو سکتی ہے اور یہ چیز چغلی اور غیبت کا باعث بھی بن سکتی ہے، اس لیے کسی کو بدگمانی کا موقعہ نہیں دینا چاہیے اور ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیے، جس سے بدظنی پیدا ہوتی ہو اور کبھی کوئی ایسی صورت پیش آ جائے تو حقیقت حال سے آگاہ کر دینا چاہیے، تاکہ دوسروں کے دل میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور وہ گناہ گار نہ بنیں، اس روایت میں ایک آدمی کا تذکرہ ہے، حالانکہ وہ دو تھے تو یہاں رجل جنس کے لیے ہے کہ گزرنے والے مرد تھے، ایک یا دو کو تعیین مقصود نہیں، یا ایک دوسرے کے کچھ پیچھے تھا، اگلے کو آواز دی تو پچھلا بھی پہنچ گیا۔

[5679] ۲۴۔(۲۱۷۵) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حسین

[5679] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاعتکاف باب: هل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد؟ برقم (۲۰۳۵) وفی باب: زیارة المراة زوجها فی اعتکافه برقم (۲۰۳۸) وفی باب: هل یدرا المعتکف عن نفسه؟ برقم (۲۰۳۹) وفی فرض الخمسة: ما جاء فی بیوت ازواج النبی ﷺ وما نسب من البیوت الیهن برقم (۳۱۰۱) وفی بدء الخلق باب: صفة ابلیس ←

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئًا))

[5679]۔حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے، میں رات کو آپ کی ملاقات کے لیے آئی اور آپ سے گفتگو کرتی رہی، پھر میں واپس جانے کے لیے اٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں اور اس (صفیہ) کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے احاطہ میں تھا تو دو انصاری گزرے، جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، تیز تیز چلنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے معمول کی چال چلو، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔'' انہوں نے کہا، سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ ڈال دے۔'' یا فرمایا: ''کوئی وسوسہ نہ پیدا کر دے۔''

مفردات الحدیث ❊ علی رِسلِکما: اپنی چال چلتے رہو، سکون و اطمینان سے چلو۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اعتکاف میں بیٹھنے والے کے پاس اس کی بیوی جا کر گفتگو کر سکتی ہے اور وہ اسے رخصت کرنے کے لیے باہر آ سکتا ہے اور حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے لیے انتہائی شفیق اور ہمدرد تھے، ان کو ہر ایسے کام سے آگاہ کرتے تھے، جو ان کے لیے گناہ کا باعث بن سکتا تھا اور انسان کو شیطان سے بچ کر رہنا چاہیے، وہ انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور اس کے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر کے اسے راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور انصاریوں نے، اس بات پر تعجب اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہ کوئی مسلمان آپ کے بارے میں بھی بدگمانی کا شکار ہو سکتا ہے، سبحان اللہ کہا۔

← وجنوده برقم (٣٢٨١) وفي الادب باب: التكبير والتسبيح عند التعجب برقم (٦٢١٩) وفي الاحكام باب: الشهادة تكون عند الحاكم في ولاية القضاء او قبل ذلك للخصم برقم (٧١٧١) وابو داود في (سننه) في الصوم باب: المعتكف يدخل البيت لحاجة برقم (٢٤٧٠) وبرقم (٢٤٧١) وفي الادب باب: في حسن الظن برقم (٤٩٩٤) وابن ماجه في (سننه) في الصوم باب: في المعتكف يزوره اهله في المسجد برقم (١٧٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٠١)

[5680] ٢٥-(. . .)و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ

صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي))

[5680]۔حضرت صفیہ، نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے، ملنے کے لیے آئی، یہ رمضان کے آخری دھاکے کا واقعہ ہے، آپ کے ساتھ کچھ وقت بات چیت کی، پھر واپسی کے لیے کھڑی ہوئی اور نبی اکرم ﷺ اس کو رخصت کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ نے شیطان کے لیے، یجری مجری کی جگہ یبلغ مبلغ فرمایا، ''یعنی شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح پہنچتا ہے۔''

١٠...... بَاب: مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَآئَهُمْ

باب ١٠: جو انسان کسی مجلس میں شرکت کے لیے آتا ہے اور اس میں گنجائش دیکھتا ہے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ لوگوں کے پیچھے بیٹھے

[5681] ٢٦-(٢١٨٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ

[5680] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٤٣)

[5681] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العلم باب: من قعد حيث ينتهى به المجلس ومن راى فرجة فى الحلقة فجلس فيها برقم (٦٦) وفى الصلاة باب: الحلق والجلوس فى المسجد برقم (٤٧٤) والترمذى فى (جامعه) فى الاستئذان برقم (٢٧٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٥١٤)

عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْآخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ))

[5681]۔حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے، اچانک تین آدمی آئے، دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھ گئے اور ایک چلا گیا، دونوں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رک گئے، رہا ان میں سے ایک تو اس نے حلقہ کے اندر گنجائش دیکھی تو اس میں بیٹھ گیا، رہا دوسرا تو وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا اور لیکن تیسرا تو وہ پشت پھیر کر چلا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گفتگو سے) فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ پکڑی تو اللہ نے اسے جگہ دے دی اور ان میں سے دوسرے نے جانے سے شرم محسوس کی تو اللہ نے بھی اس سے حیا فرمایا، لیکن تیسرا تو اس نے اعراض کیا تو اللہ نے اس سے اعراض کیا۔''

مفردات الحدیث ❶ **فُرْجَة**: دو چیزوں کے درمیانی جگہ۔ ❷ **حَلْقَه ج حَلَقٌ**: مجلس، گھیرا بنا کر بیٹھنا۔ ❸ **آوى الى اللّٰه**: اس کی پناہ پکڑی۔ ❹ **آواه اللّٰهُ**: اللہ نے اس کو اپنی رحمت و خوشنودی کی گود میں لے لیا۔ ❺ **استحیا**: اس نے واپس جانے سے شرم و حیا محسوس کی اور مجلس میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اندر گھسنا بھی گوارا نہ کیا۔ ❻ **استحیا اللّٰه منه**: اللہ نے اس کو رحمت سے محروم کرنے سے حیا فرمایا، اس کو اپنی رحمت سے نوازا۔

[5682] (. . .)و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ ح و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى

[5682]۔امام صاحب کو ایک اور استاد نے اس کے ہم معنی روایت سنائی۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل علم کو کھلی جگہ میں دینی مجالس کے قائم کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے تا کہ اس میں علمی و دینی مسائل پر گفتگو ہو سکے اور بہتر یہ ہے کہ علم و وعظ کی مجالس مساجد میں منعقد کی جائیں اور بعد میں آنے والے افراد اگر مجلس کے اندر گنجائش دیکھیں تو پہلے اس خالی جگہ کو پر کریں، اگرچہ اس کی خاطر انہیں گردنوں کو پھلانگنا پڑے اور اگر حلقہ کے اندر جگہ نہ ہو تو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہیے، کیونکہ مجالس علمی میں شرکت اجر و ثواب کا باعث ہے اور ان سے اعراض کرنا اپنے آپ کو اللہ کی رحمت اور اجر و ثواب سے محروم رکھنا

[5682] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٤٥)

ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، دوسروں کے لیے رغبت وشوق پیدا کرنے کے لیے، اچھا کام کرنے والے کی تعریف بھی کی جاسکتی ہے اور کسی کام سے نفرت دلانے کے لیے اس کام کرنے والے پر تنقید بھی کی جاسکتی ہے۔

۱۱......بَابُ : تَحْرِيمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَّوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ

باب ۱۱: پہلے بیٹھنے والے کو بلا وجہ اس کی جگہ سے اٹھانا جائز نہیں ہے

[5683] ۲۷-(۲۱۷۷) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))

[5683] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر، اس کی جگہ میں نہ بیٹھے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان سب کی مشترکہ جگہ میں آکر پہلے بیٹھ جاتا ہے تو اس کو وہاں سے اٹھانا اس کے جذبات واحساسات کو ٹھیس پہنچانا ہے، اس لیے یہ جائز نہیں ہے، لیکن اگر مفاد عامہ کی کوئی جگہ ایسی ہے جس کے بارے میں معلوم ہے کہ فلاں آدمی اس جگہ عام طور بیٹھتا ہے، مثلاً مسجد میں ایک جگہ بیٹھ کر کوئی عالم درس وتدریس کرتا ہے یا وعظ کرتا ہے یا فتویٰ دیتا ہے، یا ایک جگہ کوئی اپنی ریڑھی لگاتا ہے تو پھر کسی دوسرے کو اس جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے، اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کو وہاں سے اٹھایا جاسکے گا، صحیح موقف یہی ہے، اگرچہ احناف کے نزدیک چونکہ یہ جگہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہوسکتی، اس لیے جو بھی پہلے آئے گا، وہی اس جگہ بیٹھے گا، عام طور پر پہلے آکر بیٹھنے والا اگر کسی دن پہلے نہ آئے تو وہ پہلے آنے والے کو اٹھا نہیں سکے گا، ظاہر ہے یہ اخلاق اور مروت کے منافی ہے، اگرچہ قانونی اور اصولی رو سے اس کی گنجائش ہے، لیکن یہ عرف اور رواج کے منافی ہے۔

[5684] ۲۸-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نافع

[5683] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳۱۱)

[5684] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۸۶۶) وبرقم (۷۹۶۰) وبرقم (۸۰۴۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))

[5684] ۔امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی پانچ سندوں سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، لیکن دوسروں کے لیے کشادگی اور وسعت پیدا کرو، یعنی مجلس وسیع کرو۔''

[5685] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا

[5685] ۔امام اپنے پانچ اساتذہ کی چار سندوں سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں اور آپ کا یہ فرمان، ''لیکن کھل جاؤ، وسعت پیدا کرو۔'' بیان نہیں کرتے، ابن جریج کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میں نے پوچھا، جمعہ کے دن، استاد نے کہا، جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور دن۔

[5686] ۲۹-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ

[5685] طريق ابى الربيع اخرجه (الترمذى) فى (جامعه) فى الاستئذان باب: كراهية ان يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه برقم (٢٧٤٩) انظر (التحفة) برقم (٧٥٤١) وطريق يحيى بن حبيب ومحمد بن رافع اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الصلاة باب: لا يقيم الرجل اخاه يوم الجمعة ويقعد فى مكانه برقم (٩١١) انظر (التحفة) برقم (٧٧٧٧) وطريق محمد بن رافع عن ابن ابى فديك تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٧١٣)

[5686] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاستئذان باب: كراهية ان يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه برقم (٢٧٥٠) انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٤)

[5686] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے دینی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ میں نہ بیٹھے۔'' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اگر کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو وہ اس جگہ میں نہیں بیٹھتے تھے۔''

فائدہ:...... آپ نے آنے والے کو دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، لیکن پہلے بیٹھا ہوا بطیب خاطر کسی عمر رسیدہ، علم و فضل والے یا کسی اعتبار سے اپنے سے برتر شخصیت کے لیے خود جگہ خالی کرتا ہے تو یہ ایک پسندیدہ عمل ہے اور اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث ہے، لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ تورع اور احتیاط اختیار کرتے ہوئے، یہ سمجھ کر کہ شاید یہ اپنی خوشی اور رضامندی سے بطیب خاطر نہ اٹھا، بلکہ میرے دبدبہ یا میری ہیبت کی وجہ سے اٹھا ہو، اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے، اگرچہ امام نووی نے یہ وجہ بھی بیان کی ہے کہ صف اول سے اٹھ کر دوسرے کی خاطر پیچھے ہٹنا پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ عبادات میں دوسروں کو ترجیح دینا ناپسندیدہ ہے، لیکن مجھے تو اس میں ناپسندیدگی کو کوئی وجہ نظر نہیں، یہ تو ادب واحترام ہے جو مطلوب ہے۔

[5687] (. . .) و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5687] ۔امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5688] ۳۰۔(۲۱۷۸) و حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ

عَنْ اَبِي الزبير

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لْيُخَالِفْ اِلَى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ اَفْسَحُوا))

[5688] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی جمعہ کے دن اپنے بھائی کو ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر جا کر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے، بلکہ یوں کہے، ''دوسروں کے لیے کھل جاؤ، گنجائش پیدا کرو۔''

فائدہ:...... عام طور پر کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا جمعہ کے دن ہوتا ہے، اس لیے آپ نے اس کی نشاندہی خصوصی طور پر فرمائی، وگرنہ عام ہے، کسی دن کے ساتھ یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

[5687] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٥٠)

[5688] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٥٨)

۱۲...... بَاب: اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب ۱۲: اگر کوئی واپسی کے لیے اپنی مجلس سے اٹھے تو واپس آنے کی صورت میں وہی اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے

[5689] ۳۱-(۲۱۷۹) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ اَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ ((مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ))

[5689] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اٹھے۔'' ابو عوانہ کی روایت میں ہے، ''جو اپنی مجلس سے اٹھا، پھر اس کی طرف واپس لوٹ آیا تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی انسان کسی جگہ بیٹھا ہے، پھر وہ کسی عارضی طبعی یا انسانی ضرورت کے لیے واپسی کی نیت سے اٹھ کر جاتا ہے اور جلد ہی واپس آ جاتا ہے تو وہی اپنی جگہ کا حقدار ہے، وہ اپنی جگہ پر بیٹھنے والے کو اٹھا سکتا ہے، بہتر یہ ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنی جگہ کوئی چیز رکھ کر جائے، تاکہ دوسروں کو پتہ چل جائے کہ اس کی جگہ کوئی بیٹھا ہوا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے، کوئی انسان مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر، اپنی جگہ تسبیح یا کپڑا یا مسواک وغیرہ رکھ کر چلا جائے اور پھر عشاء کے وقت آ کر اس جگہ پر بیٹھنے کا تقاضا کرے۔

۱۳...... بَاب: مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ

باب ۱۳: مخنث (زنانہ) کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے منع کرنا

[5690] ۳۲-(۲۱۸۰) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَيْضًا وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سلمة

[5689] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۹۲) وبرقم (۱۲۷۱٤)

[5690] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان برقم (٤٣٢٤) وفي النكاح باب: ما ينهى من دخول المتشبهين بالنساء على المراة برقم (٥٢٣٥) وفي اللباس باب: اخراج المتشبهين بالنساء من البيوت برقم (٥٨٨٧) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الحكم في المخنثين برقم (٤٩٢٩) وابن ماجه في (سننه) في ←

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ))

[5690] ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا، جبکہ رسول اللہ ﷺ گھر میں موجود تھے تو اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے کہا، اے عبداللہ بن امیہ، اگر کل اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے طائف فتح فرمایا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کا پتہ دوں گا، کیونکہ اس کے سامنے سے چار سلوٹیں نظر آتی ہیں اور پشت پھیرنے پر سلوٹیں آٹھ بن جاتی ہیں، یعنی وہ خوب موٹی تازی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی بات سن لی اور فرمایا: ''یہ تمہارے پاس نہ آئیں۔''

فائدہ :......مخنث دو قسم کے ہوتے ہیں۔(۱) ہیجڑا جو طبعی طور پر عورتوں جیسا اخلاق، ان جیسی حرکات وسکنات اور ان جیسے طور واطوار اپناتا ہے، یہ دینی طور پر معذور ہے، قابل مذمت نہیں ہے، اس کو عورتوں جیسے رویہ اور انداز کو بدلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔(۲) زنانہ، جو جان بوجھ کر عمداً عورتوں جیسا رویہ اور گفتگو بنانے کی کوشش کرتا ہے، یہ قابل ملامت ہے، اگرچہ کسی بری حرکت کا ارتکاب نہ بھی کرے، ھیت نامی مخنث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن دونوں کو کہا تھا کہ میں طائف کی فتح کے بعد تمہیں ثقیف کے ایک سردار غیلان بن سلمہ کی بیٹی بادیہ نامی کا پتہ دوں گا، وہ خوب موٹی تازہ اور عربی مزاج کے مطابق قابل کشش ہے، تم اسے لینے کی کوشش کرنا۔

[5691] ۳۳-(۲۱۸۱) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عروة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ))

← النكاح باب: في المخنثين برقم (۱۹۰۲) وفي الحدود باب: المخنثين برقم (۲۶۱٤) انظر (التحفة) برقم (۱۸۲٦۳)

[5691] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في العبد ينظر الى شعر مولاته برقم (٤۱۰۵) وبرقم (٤۱۰٦) انظر (التحفة) برقم (۱٦٦۳٤)

[5691] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تھا، کیونکہ وہ انہیں ان لوگوں میں سے سمجھتی تھیں، جو عورتوں میں رغبت اور دلچسپی نہیں رکھتے، نبی اکرم ﷺ ایک دن اپنی کسی بیوی کے پاس گئے تو اسے ایک عورت کے اوصاف بیان کرتے پایا کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں پڑتی ہیں اور جب وہ پشت پھیر کر چل دیتی ہے تو وہ سلوٹیں آٹھ بن جاتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! میں دیکھ رہا ہوں، یہ تو لوگوں کی چیزوں سے آگاہ، یہ تمہارے پاس نہ آئے۔'' اس کے بعد اس کو گھروں میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

فائدہ: ......حضور اکرم ﷺ ھیت نامی مخنث کے بارے میں یہ خیال کرتے تھے کہ وہ عورتوں میں دلچسپی نہیں رکھتا، نہ ان کا خواہشمند ہے، اس لیے اس کو اپنے گھروں میں آنے سے نہیں روکتے تھے، لیکن جب آپ کو پتہ چلا کہ یہ عورتوں سے دلچسپی رکھتا ہے، ان کے محاسن اور خوبیوں پر اس کی نظر ہے اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرتا ہے تو اس کا داخلہ بند کر دیا، بلکہ اس کو مدینہ سے نکلوا دیا اور ایک غیر آباد جگہ بھیج دیا، اس لیے ایسے ہیجڑوں کو گھروں میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیے۔

۱۴...... **بَاب: جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ إِذَا اَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ**

باب ١٤. راستہ میں تھکی ہاری اجنبی عورت کو سواری پر پیچھے بٹھانا جائز ہے

[5692] ٣٤-(٢١٨٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ

[5692] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس برقم (٣١٥١) وفي النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢٥)

فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِي

[5692] ۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایسے حالات میں شادی کی کہ ان کے پاس اپنے گھوڑے کے سوا کوئی مال و دولت، غلام یا کوئی اور چیز نہ تھی، میں ان کے گھوڑے کے لیے چارہ لاتی اور اس کی ضروریات سے ان کو کفایت کرتی اور میں ہی اس کی دیکھ بھال یا نگہداشت کرتی اور ان کے پانی ڈھونے کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں کوٹتی اور اس کو چارہ ڈالتی، پانی لاتی اور ان کے ڈول کو سیتی، آٹا گوندھتی اور مجھے اچھی طرح روٹی پکانا نہیں آتا تھا، یا میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی اور میری انصاری پڑوسنیں، مجھے روٹی پکا کر دیتی تھیں اور وہ بہت اچھی عورتیں تھیں اور میں زبیر کی اس زمین سے جو آپ نے اسے عنایت فرمائی تھی، اپنے سر پر گٹھلیاں ڈھوتی تھی، جو مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھی، ایک دن میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں تو میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگئی، آپ کے چند ساتھی بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ نے مجھے آواز دی، پھر اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا، ''اخ، اخ'' تاکہ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں، میں شرما گئی اور مجھے (اے زبیر) آپ کی غیرت یاد آ گئی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! تیرا گٹھلیاں اٹھانا میرے لیے تیرے آپ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سنگین ہے، اسماء کہتی ہیں، حتی کہ بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے خادمہ دے دی اور وہ میرے لیے گھوڑے کی دیکھ بھال کے لیے کافی ہوگئی، گویا کہ اس نے مجھے (کام کاج سے) آزاد کر دیا۔

فائدہ :...... حضرت اسماء نے جب مکہ مکرمہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی تو ان کے پاس مال مویشی، نقدی، نوکر چاکر اور کاشت کے لیے زمین نہ تھی، پھر مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے تو حضرت اسماء گھر کے اور باہر کے تمام کام سرانجام دیتی تھی، حتی کہ اونٹ اور گھوڑے کے لیے چارہ بھی خود لاتیں، گھوڑے کی دیکھ بھال کرتیں، پانی ڈھوتیں، اس طرح چھوٹے موٹے دوسرے کام کرتیں اور عام طور پر متوسط گھرانوں کی عورتیں، گھریلو کام، کھانا پکانا، سینا پرونا، کپڑے اور برتن دھونا وغیرہ کام خود ہی سرانجام دیتی ہیں، بلکہ گھر کے باہر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتی ہیں اور یہ چیز میاں بیوی میں پیار و محبت کی علامت سمجھی جاتی ہے، گھریلو فرائض کی سرانجام دہی تو متوسط اور غریب خاندانوں کی عورتوں کے لیے مالکیہ اور احناف کے ہاں اخلاقی اور شرعی طور پر ضروری ہے اور بیرونی کام ضروری نہیں ہیں، وہ محض حسن معاشرت اور احسان کا حصہ ہیں اور امیر گھرانوں کی عورتیں، جو اپنے ماں باپ کے ہاں، کام کاج نہیں کرتی تھیں، ان کے لیے اندرونی یا بیرونی کام کرنا لازم نہیں ہے، لیکن عموماً اچھی گھرانوں کی عورتیں، یہ کام خود ہی کرتی ہیں، اپنے ساتھ نوکر چاکر بھی رکھ لیتی ہیں، لیکن شوافع کے ہاں ہر قسم کی عورتوں کے لیے گھریلو کام کاج کرنا فرض نہیں ہے، یہ حسن معاشرت اور باہمی پیار و محبت کے تحت ہوتا ہے اور عام طور پر عورتیں یہ کام خود ہی

سرانجام دیتی ہیں، ہمیشہ سے لوگوں کے ہاں یہی معمول چلا آ رہا ہے اور ایسے ہی ہونا چاہیے، کیونکہ ازواج مطہرات اور آپ کی بیٹیاں گھریلو فرائض خود ہی سرانجام دیتی تھیں، حتیٰ کہ بعض دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھریلو کام کاج میں بہت تکلیف بھی اٹھانا پڑتی تھی، لیکن آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خادمہ مہیا کرنے کا حکم نہیں دیا، اس طرح آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت اسماء کے لیے خادمہ مہیا کرنے کے لیے نہیں فرمایا، حضرت اسماء کے لیے اونٹ بٹھانے سے امام نووی نے استدلال کیا ہے، یہ اجنبی عورت کو اونٹ پر یا سواری پر پیچھے بٹھانا جائز ہے، حالانکہ یہ استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ اونٹ بٹھانے سے یہ لازم نہیں آتا، آپ بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے، آپ کسی دوسرے ساتھی کے ساتھ سوار ہو سکتے تھے، نیز حضرت اسماء آپ کے لیے اجنبی نہ تھیں، وہ آپ کے گھر آمد و رفت رکھتی تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے کی بیوی تھیں، حضرت عائشہ کی ہمشیرہ تھیں اور آپ کے یار غار کی صاحب زادی تھیں، نیز آپ کے پیچھے سوار ہونے کی صورت میں کسی قسم کا خطرہ نہ تھا، جو کہ ایک بنیادی عنصر ہے، اس لیے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، آپ کے پیچھے سوار ہونا میری غیرت کے لیے ناگوار نہ تھا، بلکہ دوسروں کو سامنے گٹھلیاں اٹھانا میرے لیے ناگوار ہے اور اس واقعہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نوکرانی دی تاکہ وہ حضرت اسماء کو دے دیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا سیاست درحقیقت دوسروں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کا نام ہے، اپنے مفادات اور منافع کے مواقع پیدا کرنے اور لوٹ کھسوٹ کا نام نہیں ہے۔

[5693] ۳۵۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَاَقُومُ عَلَيْهِ وَاَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَآءَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّي مُؤْنَتَهُ فَجَآئَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّي اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبَى ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَآءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ اِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكِ اَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ اِلَى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ اِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا

[5693]۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خدمات سرانجام دیتی تھی اور ان کا

[5693] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢٠)

گھوڑا تھا، اس کی بھی دیکھ بھال اور انتظام کرتی تھی اور گھوڑے کی نگہداشت سے زیادہ کوئی خدمت میرے لیے سنگین نہ تھی، میں اس کے لیے گھاس لاتی، اس کی خدمت کرتی اور اس کی دیکھ بھال کرتی، پھر اسے ایک نوکرانی مل گئی، نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو آپ نے اسے ایک نوکرانی دی، جو ان کے لیے گھوڑے کے انتظام کے لیے کافی ہوگئی اور اس کی مشقت کا بوجھ اتار دیا، سو ایک دن میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا، اے عبداللہ کی ماں! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں آپ کے گھر کے سایہ میں سودا سلف بیچنا چاہتا ہوں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا، اگر میں نے اپنے طور پر تجھے اجازت دے دی، (تو شاید) حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) اس کی اجازت نہیں دیں گے، لہٰذا تو زبیر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آ کر مجھ سے اس کی اجازت طلب کرنا، سو وہ آیا اور کہنے لگا، اے عبداللہ کی ماں! میں ایک محتاج آدمی ہوں، آپ کے گھر کے سایہ میں سامان فروخت کرنا چاہتا ہوں تو میں نے کہا مدینہ میں میرے گھر کے سوا تمہیں کوئی گھر نہیں ملا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا، تم ایک فقیر آدمی کو سامان بیچنے سے کیوں روکتی ہو؟ تو وہ خرید و فروخت کرنے لگا، حتی کہ اس نے کمائی کر لی اور وہ لونڈی میں نے اسے فروخت کر دی، (کیونکہ اب انہیں اس کی ضرورت نہیں تھی) حضرت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت میری جھولی میں تھی، انہوں نے کہا، یہ رقم مجھے دے دو، میں نے کہا، میں یہ صدقہ کر چکی ہوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے حضرت اسماء کے فہم و فراست کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی ذہانت اور بیدار مغزی سے ایک فقیر آدمی کو اپنے گھر کے سایہ میں بیٹھنے کی اجازت، اپنے خاوند کی نفسیات اور غیرت کا اندازہ رکھتے ہوئے دلوائی، جس سے معلوم ہوتا ہے، بیوی کو اپنے خاوند کی نفسیات اور جذبات کا لحاظ رکھنا چاہیے، تاکہ وہ خواہ مخواہ بدظنی کا شکار نہ ہو اور گھر کا ماحول کشیدگی سے محفوظ رہے۔

۱۵...... بَاب :تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ

باب ۱۵: تیسرے کی رضامندی کے بغیر دو کا سرگوشی کرنا جائز نہیں ہے

[5694] ۳۶-(۲۱۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ))

[5694]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی بیٹھے ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو باہمی سرگوشی نہ کریں۔''

[5694] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: لا يتناجى اثنان دون ثالث برقم (٦٢٨٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٧٢)

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو تمام ایسے کاموں سے منع فرمایا ہے، جو باہمی بدگمانی اور بدظنی کا باعث بنتے ہوں، یا ان سے باہمی حسد وبغض اور نفرت پیدا ہوتی ہے اس لیے ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کو ٹھیس پہنچانے سے روک دیا ہے، اگر ایک آدمی کو چھوڑ کر دو یا چند آدمی باہمی کانا پھوسی کریں تو یہ چیز اس کے لیے رنج اور تکلیف کا باعث بن سکتی ہے کہ انہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے، یا یہ میرے خلاف کوئی سازش کرنا چاہتے ہیں، یا میرے خلاف گفتگو کر رہے ہیں، ہاں اگر دو آدمی بیٹھ کر گفتگو کر رہے ہوں اور تیسرا ان سے دور بیٹھا ہو تو پھر اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے قریب آ کر ان کی گفتگو سننے کی کوشش کرے اور بلاوجہ یہ تجسس کرے کہ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں، اگر وہ خود ان کو شریک کر لیں یا وہ خود ان سے علیحدہ ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

[5695] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوبَ بْنَ مُوسٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ

[5695]۔امام صاحب کو یہی روایت ان کے نو اساتذہ نے اپنی چھ سندوں سے، نافع ہی کی سند سے سنائی۔

[5696] ٣٧۔(٢١٨٤)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَ وقالا الآخران حَدَّثَنَا . وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ اَجَلِ اَنْ يُحْزِنَهُ))

[5696]۔امام صاحب کے پاس اساتذہ، تین سندوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین افراد ہو تو دو، تیسرے کو چھوڑ کر باہمی سرگوشی نہ کرو، حتی کہ لوگوں سے گھل مل جاؤ، اس لیے کہ اس سے اسے غم ہوگا۔

[5695] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٠١) وبرقم (٧٥٧١) وبرقم (٧٩٧٢) وبرقم (٨١٠٣)

[5696] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: اذا كانوا اكثر من ثلاثة فلا باس بالمسارة والمناجاة برقم (٦٢٩٠) انظر (التحفة) برقم (٩٣٠٢)

فائدہ:...... جب تین افراد اور لوگوں سے گھل مل جائیں گے تو دو افراد کی سرگوشی کی صورت میں تیسرا اور آدمیوں سے محو گفتگو ہو سکے گا، اس طرح اسے پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔

[5697] ۳۸-(. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَوقال الآخرون حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شقيق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ))

[5697]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین افراد ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر، دو آدمی سرگوشی نہ کریں، کیونکہ اس سے اسے یقیناً غم لاحق ہوگا۔

[5698] (. . .)و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5698]۔ امام صاحب کے دو اور اساتذہ اپنی اپنی سند سے یہی روایت سناتے ہیں۔

فائدہ:...... آئندہ کے ابواب مضامین کے اعتبار سے ایک مستقل عنوان، کتاب الطب، کے متقاضی ہیں، لیکن علامہ محمد فواد عبد الباقی نے انہیں کتاب السلام کے تحت ہی درج کیا ہے۔

۱۶...... بَاب: الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى

باب ۱۶: طب، بیماری اور دم جھاڑ

[5699] ۳۹-(۲۱۸۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ الْمَكِّىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِى عَيْنٍ

[5697] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى التناجى برقم (٤٨٥١) والترمذى فى (جامعه) باب: ما جاء لا يتناجى اثنان دون ثالث برقم (٢٨٢٥) وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: لا يتناجى اثنان دون ثالث برقم (٣٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٣)

[5698] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٦١)

[5699] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٤٦)

[5699] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی، حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار پڑتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے، یہ کلمات پڑھتے، اللہ کے نام سے، وہ آپ کو صحت بخشے گا اور ہر بیماری سے شفا دے گا اور حسد کرنے والے کے حسد کے ہر شر سے اور ہر بدنظر کی نظر سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑ جائز ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دم جھاڑ کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے، بشرطیکہ مندرجہ ذیل تین باتیں ملحوظ رکھی جائیں۔ (۱) دم، اللہ کے کلام اور اس کے اسماء وصفات کے ذریعہ ہو، مقصد یہ ہے، اس میں شرک اور غیر اللہ سے مدد لینے کا شائبہ نہ ہو۔ (۲) عربی زبان یا ایسی زبان میں کیا جائے، جس کے معانی اور مطالب معلوم ہوں، اس میں کوئی ابہام نہ ہو، تا کہ شرک اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنے سے محفوظ رہا جا سکے۔ (۳) یہ اعتقاد ہو کہ مؤثر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ کلمات بذات خود مؤثر نہیں ہیں، یعنی شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے، ان کلمات میں نہیں ہے۔

اور وہ احادیث جن میں دم جھاڑ کرانے سے منع کیا گیا ہے، یا ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے، جو دم نہیں کرواتے، اس سے مراد وہ دم ہیں، جو جاہلیت کے دور کے دم تھے اور ان میں شرکیہ کلمات تھے، یا غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی تھی، یا وہ دم جن کے معانی معلوم نہ ہونے کی بنا پر شرکیہ کلمات ہونے کا اندیشہ تھا۔

[5700] ٤٠ ـ (٢١٨٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نضرة عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ

[5700] ۔ حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، اے محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپ نے جواب دیا، ''ہاں۔'' تو جبریل علیہ السلام نے یہ دم کیا، ''میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے رہی ہے، ہر نفس کے شر اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا بخشے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

[5700] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجنائز باب: ما جاء فى التعوذ للمريض برقم (٩٧٢) وابن ماجه فى (سننه) فى الطب باب: ماعوذ به النبى ﷺ وما عوذ به برقم (٣٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (٤٣٦٣)

[5701] ٤١ـ(٢١٨٧)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حدثنا

ابو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْعَيْنُ حَقٌّ))

[5701] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں ایک یہ ہے، ''نظر بد کا لگنا ثابت ہے۔''

فائدہ :...... بقول امام مازری، جمہور علماء کے نزدیک نظر بد کا لگنا ثابت ہے کہ بعض انسانوں کی آنکھوں میں اللہ نے ایسا شعلہ اور زہر رکھا ہے کہ ان کے نظر بھر کر دیکھنے سے متعلقہ چیز کو اللہ کے اذن سے تکلیف پہنچ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے بعض اشیاء میں خواص اور تاثیرات رکھی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں، ان اشیاء کا اپنا اس میں دخل نہیں ہے۔

[5702] ٤٢ـ(٢١٨٨)وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابيه

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا))

[5702] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نظر لگنا، درست ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر بد غالب آ جاتی اور جب تمہیں غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کر لو۔''

فائدہ :......**لو كان شئى سابق القدر سبقته العَيْنُ: اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی اور اس پر غالب آ سکتی تو نظر بد سبقت لے جاتی ہے،** بعض نظر بد اسباب ظاہریہ میں سے ایک مضبوط سبب ہے، جو نقصان پہنچا سکتا ہے، لیکن یہ بھی دوسرے اسباب ظاہریہ کی طرح تقدیر پر غالب نہیں آ سکتا، جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے صحت وسلامتی کا فیصلہ کر دیا ہے، اسے نظر بد کسی صورت میں نقصان نہیں پہنچا سکتی، جیسا کہ جس کے حق میں اللہ نے زندگی کا فیصلہ کیا، زہر قاتل اس کی زندگی کا چراغ گل نہیں کر سکتا، خلاصہ کلام یہ ہے، کوئی ظاہری سبب کتنا ہی قوی

[5701] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: العین حق برقم (٥٧٤٠) وفی اللباس باب: الواشمة برقم (٥٩٤٤) وابو داود فی (سننه) فی الطب باب: ما جاء فی العین برقم (٣٨٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٩٦)

[5702] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء ان لعین حق والغسل لها برقم (٢٠٦٢) انظر(التحفة) برقم (٥٧١٦)

اور مستحکم ہو، وہ تقدیر پر غالب نہیں آ سکتا، تقدیر ایک اٹل چیز ہے۔
اذا اُسْتِغْسِلتُم فاغْسلُوا: جب تمہیں غسل کے لیے کہا جائے تو غسل کرو، اگر کسی انسان کی کسی دوسرے کو نظر بد لگ جائے تو نظر بد والے کو اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے پاؤں گھٹنوں سمیت اور زیر ناف حصہ یا چادر کا اندرونی حصہ ایک برتن میں دھو کر، نظر لگنے والے کو دینا چاہیے اور وہ پانی پیچھے سے اس کے سر اور پشت پر ڈالنا چاہیے، تاکہ اللہ کے حکم سے نظر بد کا اثر زائل ہو جائے، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نظر لگ گئی تھی، جس سے وہ بے ہوش ہو گئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا تھا، (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۳۵۵۴)۔

۱۷...... بَاب: السِّحْرِ

باب ۱۷: جادو کا بیان

[5703] ۴۳۔(۲۱۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ

[5703]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا، نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں، حالانکہ آپ وہ کام کر نہیں رہے ہوتے تھے، حتی کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، پھر دعا کی،

[5703] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب باب: السحر برقم (۳۵۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۸۵)

پھر دعا کی، پھر فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ چلا، اللہ تعالیٰ سے جو میں نے پوچھا، وہ اس نے مجھے بتلا دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھا، سو جو میرے سرہانے بیٹھا تھا، اس نے میرے پیروں کی طرف بیٹھنے والے سے یا جو میرے پیروں کے پاس تھا، اس نے میرے سرہانے بیٹھنے والے سے پوچھا، اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا، اس پر جادو کیا گیا ہے، اس نے پوچھا، اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا، لبید بن اعصم نے، اس نے پوچھا، کس چیز میں؟ اس نے کہا، کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں اور کہا، نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں، اس نے کہا، اس کو کہاں رکھا ہے؟ اس نے کہا، ذروان کنویں میں'' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس کنویں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطان کے سر تھے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا بخش دی ہے، اور میں لوگوں میں شر برپا کرنا پسند نہیں کرتا، اس لیے میں نے کنویں کے دفن کرنے کا حکم دیا اور اسے دفن کر دیا گیا۔''

مفردات الحدیث

❶ دعا رسول اللہ ﷺ دعا، ثم دعا: یعنی رسول اللہ ﷺ نے انتہائی طویل دعا فرمائی، جس کی بنا پر دو فرشتے انسانی صورت میں بھیج کر آپ کو مرض سے آگاہ کر دیا گیا، ایک فرشتہ جبریل تھا، لیکن دوسرے فرشتہ کا نام کہیں صراحتاً نہیں آیا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے میکائیل قرار دیا ہے۔ ❷ ماوجع الرجل: اس آدمی کو کیا بیماری ہے، گویا سحر کے ذریعہ، آپ بیمار ہو گئے تھے۔ ❸ مُشط: کنگھی۔ ❹ مُشَاطة یامُشَاقه: کنگھی کرنے پر سر اور داڑھی کے بال جھڑنے والے بال۔ ❺ جُبّ یاجُفّ: غلاف جس میں خوشہ ہوتا ہے، طَلْعَة: خوشہ۔

فائدہ: ......سحر جمہور اہل سنت کے نزدیک جادو ایک حقیقت ہے، جس سے بعض دفعہ صرف نظر پر اثر پڑتا ہے، ایک غیر واقع چیز، واقع نظر آتی ہے، جیسا کہ آج کل مسمریزم کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ مزاج میں تبدیلی ہوتی ہے، بیمار تندرست ہو جاتا ہے، یا تندرست کو بیمار کر دیا جاتا ہے اور آپ پر بنو زریق جو خزرج کا ایک خاندان ہے کہ ایک فرد لبید بن اعصم نے صلح حدیبیہ سے واپسی کے بعد ۷ھ میں یہودی سرداروں کے زور دینے پر جادو کر دیا تھا، یہ ایک انصاری آدمی تھا اور یہودیوں کا حلیف تھا، اس لیے بعض روایات میں اس کو یہودی کہا گیا ہے اور بعض میں منافق اور یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، اس طرح آپ کے بالوں تک اس کی رسائی تھی اور اس جادو کا اثر چھ ماہ تک رہا تھا اور جادو ایک قسم کا جسمانی عارضہ یا بیماری ہے اور انبیاء بھی انسان ہونے کے ناطے ان عوارض اور بیماریوں سے دوچار ہوتے ہیں، لیکن اس کا اثر ان کے وظیفہ رسالت پر نہیں پڑتا، اس لیے ان کے فریضہ منصبی میں اس سے کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا، نہ پیغام وصول کرنے میں اور نہ پیغام پہنچانے میں، اس لیے مفروضہ کی بنا پر کہ اس سے آپ کے فریضہ رسالت کی ادائیگی پر زد پڑے گی، صحیح احادیث کا انکار کر

دینا، ایک مسلمان کا شیوا نہیں ہے، باقی رہا یہ مسئلہ کہ اس طرح کفار کا یہ دعویٰ صحیح ٹھہرے گا، "ان تتبعوا الا رجلاً مسحوراً" اے مسلمانو، تم ایک جادو زدہ انسان کی پیروی کرتے ہو تو یہ درست نہیں ہے، کیونکہ ان کا مقصد تو یہ تھا کہ یہ دین و شریعت ایک جادو ہے، جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دین و شریعت کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ فریضہ رسالت پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے، اس لیے آپ پر جادو کا زیادہ سے زیادہ یہ اثر تھا کہ آپ بیویوں کے پاس گئے نہیں ہوتے اور آپ کو یہ محسوس ہوتا تھا، میں بیویوں کے پاس گیا ہوں، یا آپ بیوی کے پاس جانا چاہتے، لیکن جا نہیں سکتے تھے، یا بعض دفعہ آپ کا کھانا پینا متاثر ہوتا تھا، جیسا کہ طبقات ابن سعد میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

افلا احرقتہ: کہ آپ نے جادو کنویں سے نکال کر جلا کیوں نہیں دیا؟ اور آپ نے فرمایا: کرھتُ ان اثیر علی الناس شرا: میں نے لوگوں میں شر پھیلانا ناپسند نہیں کیا، کیونکہ اگر اس کو باہر نکالا جاتا تو لوگ اس کو دیکھ لیتے اور بعض شریر قسم کے لوگ اس کو سیکھ لیتے، جس سے مزید خرابی پیدا ہوتی اور جادو کرنا بالاتفاق ناجائز ہے اور اگر جادوگر اس کو حق سمجھتا ہے تو یہ زندقہ یا ارتداد ہے، اور پتہ چلنے پر ایسا مسلمان جادوگر واجب القتل ہے، کیونکہ وہ مرتد یا زندیق ہے، لیکن اگر اس کا عقیدہ درست ہے اور وہ کسی شرکیہ کام کا مرتکب نہیں ہوتا تو پھر بھی چونکہ یہ کام حرام ہے، مستحق تعزیر ہے، امام مالک کے نزدیک جادو کافر ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہے، اس لیے اس کو قتل کر دیا جائے گا، بعض صحابہ اور تابعین کا بھی یہی نظریہ تھا اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے، اس لیے امام قرطبی مالکی نے یہ معنی کیا ہے کہ آپ نے لبید کو جلا کیوں نہیں دیا، تاکہ دوسروں کے لیے سامان عبرت بنتا تو آپ نے فرمایا، یہ مصلحت کے خلاف ہے، فتنہ و فساد کے پھیلنے کا باعث بن سکتا ہے اور آپ نے اس کنویں کے متبادل کنواں کھدوا کر اسے دفن کروا دیا۔ (وفاء الوفا، ج ۳، ص ۱۱۳۸، تکملہ ج ۴، ص ۳۰۹۔) اور آپ نے کھجوروں کے سروں کو ان بدنظری کی بنا پر شیطانوں کے سروں یا سانپوں کے پھن کے ساتھ تشبیہ دی۔

[5704] ٤٤۔(...)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ))

[5704]۔ امام صاحب کے استاد ابو کریب مذکورہ بالا روایت سناتے ہیں اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنویں کی طرف نکلے، اسے دیکھا، اس پر کھجوروں کے درخت تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے

[5704] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: السحر برقم (٥٧٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٢)

کہا، اے اللہ کے رسول! اسے نکلوایئے، اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اسے جلایا کیوں نہیں؟ اور نہ یہ ہے، ''میرے حکم سے اس کو دفن کر دیا گیا ہے۔''

۱۸...... بَاب: السُّمِّ

باب ۱۸: زہر کا بیان

[5705] ٤٥-(٢١٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زيد

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ قَالَ ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَاكِ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[5705]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودن، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زہر آلودہ بکری لائی تو آپ نے اس میں سے کھا لیا تو اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اور آپ نے اس سے اس کا سبب پوچھا؟ اس نے کہا، میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہے کہ تجھے اس کی قدرت دیتا یا مجھ پر قدرت دیتا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہ۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ہمیشہ اس کے اثرات آپ کے کوے میں پاتا رہا۔

فائدہ:...... یہودی سردار سلام بن مشکم کی بیوی اور مرحب پہلوان کی بہن زینب بنت حارث نے قومی غیرت کی بنا پر آپ کو زہر آلود بکری پیش کی اور اس کے بازو میں جس کو آپ پسند فرماتے تھے، خوب زہر ڈالا، تاکہ آپ کو ختم کر سکے، لیکن اللہ کی مشیت اور اجازت کے بغیر کوئی چیز اثر نہیں کرتی، اس لیے اس کا مقصد پورا نہ ہو سکا اور آپ اس واقعہ کے بعد تین سال زندہ رہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ آپ کو شہادت کے ثواب سے نوازنا تھا، اس لیے آخر دنوں اس کا اثر نمایاں ہوا اور آپ وفات پا گئے، آپ نے جب بازو کا گوشت کھانا شروع کیا تو اس کو چبا نہ سکے اور آپ نے اس کو پھینک دیا اور ہڈی نے بتا دیا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے، آپ نے دوسرے ساتھیوں کو کھانے سے روک دیا، لیکن حضرت بشر بن براء بن معرور ایک لقمہ نگل گئے اور فوت ہو گئے، آپ نے اپنے طور پر

[5705] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول الهدية من المشركين برقم (٢٦١٧) وابو داود في (سننه) في الديات باب: فيمن سقى رجلا سما او اطعمه فمات ايقاد منه برقم (٤٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣)

اس عورت کو چھوڑ دیا اور زہر کا اثر نکالنے کے لیے کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی، لیکن بعد میں جب حضرت بشر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو بعض ضعیف روایات کے مطابق اسے قصاص کے طور پر قتل کر دیا گیا۔

[5706] (. . .) و حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سمعت أنس بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ

[5706]۔ امام صاحب کے ایک اور استاد مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودن نے گوشت میں زہر ڈالا، پھر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

١٩...... بَاب: اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ

باب ١٩: بیمار کو دم کرنا پسندیدہ عمل ہے

[5707] ٤٦۔(٢١٩١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مسروق
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ **((اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا))** فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ لِاَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ **((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْاَعْلٰى))** قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰى

[5707]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے، ''تکلیف ختم کر دے، اے لوگوں کے مالک اور صحت بخش تو ہی شفا بخشنے والا ہے، تیری شفا ہی اصل شفا ہے، ایسی شفا بخش، جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔'' تو جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور اس میں شدت پیدا ہوئی، میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا، تاکہ آپ کے ساتھ اس قسم کا سلوک اختیار کروں، جو آپ اختیار کرتے تھے تو آپ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ کر فرمایا، ''اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔'' تو میں دیکھنے لگی تو آپ کی روح قبض ہو چکی تھی۔

[5706] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٦٩)
[5707] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرضى باب: دعاء العائد للمريض برقم (٥٦٧٥)←

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ دعائیہ کلمات پڑھتے وقت مریض پر ہاتھ پھیرنا چاہیے اور بیماری میں اللہ تعالیٰ ہی مدد کر سکتا ہے، علاج معالجہ محض ایک ظاہری سبب ہے، اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو کارگر ہو جاتا ہے، وگرنہ نہیں اور آخری وقت میں ہر طرف سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا، فعلی اور عملی طور پر توحید ہی کا اقرار کرنا ہے اور یہ کلمہ توحید ہی کے قائم مقام ہے، اس لیے آپ کا آخری قول، اللهم اغفرلی واجعلنی مع الرفيق الاعلىٰ تھا اور رفیق اعلیٰ سے مراد جنت ہے، جہاں ملائکہ اور انبیاء وغیرھم کی رفاقت حاصل ہوگی، یا اس سے مراد، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، جو ایک قلب ہوں گے، اس لیے مفرد کا صیغہ استعمال ہوا۔

[5708] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلٌّ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ و قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ

[5708]۔ امام صاحب کے مختلف اساتذہ، جریر ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے، اس پر اپنا ہاتھ پھیرتے، ثوری کی روایت ہے، اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یحییٰ قطان اپنی حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں، اعمش کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث منصور کو سنائی تو اس نے ابراہیم سے مسروق کے واسطہ سے، حضرت عائشہ سے، اس کے ہم معنی روایت سنائی۔

[5709] ٤٧۔(. . .)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مسروق عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

[5709]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتے تو فرماتے

← وفي الطب باب: رقية النبي ﷺ برقم (٥٧٤٣) وفي باب: مسح الراقي الوجع بيده اليمنى برقم (٥٧٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٠٣)

[5708] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٧١)

[5709] تقدم تخريجه برقم (٥٦٧١)

''بیماری ختم کر دے، اے لوگوں کے آقا تو اسے شفا بخش تو ہی شفا بخشنے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفاء جو بیماری کو نہ چھوڑے۔''

[5710] ٤٨-(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مسروق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ ((**أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي

[5710]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے، اس کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے، ''بیماری لے جا، اے لوگوں کے مالک! اور شفا بخش تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا ہی شفاء، ایسی شفا جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے'' اور ابوبکر کی روایت میں یدعو له کی جگہ فدعا له ہے اور انت الشافي سے پہلے واؤ ہے۔

[5711] (. . .) وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مسروق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ

[5711]۔امام صاحب کے دو اور استاد یہی روایت سناتے ہیں۔

[5712] ٤٩-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أبيه

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ ((**أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ**))

[5712]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم سے دم فرماتے بیماری لے جا اے لوگوں کے رب، تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے، تیرے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔

[5710] تقدم تخريجه برقم (٥٦٧١)
[5711] تقدم تخريجه برقم (٥٦٧١)
[5712] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٠٤)

[5713] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5713]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۰......بَاب: رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ

باب ۲۰: مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنا اور پھونک مارنا

[5714] ۵۰۔(۲۱۹۲) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ

[5714]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں سے جب کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر پھونک مارتے، سو جب آپ مرض الموت سے دوچار ہوئے تو میں آپ پر پھونک مارتی اور آپ پر آپ ہی کا ہاتھ پھیرتی، کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے برکت زیادہ تھی، یحییٰ بن ایوب کی روایت میں ہے، معوذات سے پھونک مارتی۔

فائدہ:...... معوذات سے مراد سورۂ فلق اور سورہ الناس ہے، یا ان کے ساتھ سورہ اخلاص بھی شامل ہے، جیسا کہ آپ رات سوتے وقت تینوں سے پھونک مارتے تھے۔

[5715] ۵۱۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عروة عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

[5713] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۳۵)

[5714] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۹٦٤)

[5715] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل القرآن باب: فضل المعوذات برقم (۵۰۱٦) وابو داود فی (سننه) فی الطب باب: کیف الرقی؟ برقم (۳۹۰۲) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: النفث فی الرقیة برقم (۳۵۲۹) انظر (التحفة) برقم (۱٦۵۸۹)

[5715]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر پھونک مارتے تو جب آپ کی بیماری شدید ہو گئی تو میں آپ پر پڑھتی اور آپ کا ہاتھ ہی، برکت کی امید پر پھیرتی۔

[5716] (. . .)و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ

[5716]۔امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن برکت کی امید پر کا لفظ صرف امام مالک کی روایت میں ہے، یونس اور زیاد کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونک مارتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

نوٹ:...... قرآن اور ادعیہ مسنونہ سے دم کرنا اور پھونک مارنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی فتاویٰ ج ۱۹ ص ۶۴ پر لکھا ہے، مصیبت زدہ اور بیمار کو کتاب اللہ اور دعا جائز سیاہی سے لکھ کر دینا، اس کو دھو کر پلانا جائز ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ولادت کی تنگی کی صورت میں، ایک دعا اور چند آیات لکھ کر (کسی پاک برتن میں) اور اس کو دھو کر پلانے کا حکم دیتے تھے۔"

جب اللہ تعالیٰ کا کلام، اس کے اسماء و صفات اور ادعیہ مسنونہ کے ذریعہ دم کرنا جائز ہے تو آخر کسی مجبوری کی صورت میں ان کو لکھ کر ڈالنا کیوں شرک ہے، کیا شرکیہ کلمات کے ذریعہ دم کرنا جائز ہے، لیکن ان کو فی نفسہ مؤثر سمجھنا درست نہیں ہے، کیونکہ شفاء اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس طرح بعض احناف نے جو فاتحہ کو خون یا بول سے لکھنے کو جائز قرار دیا ایسے تو بقول علامہ سعیدی، ایسے انسان کا ایمان خطرہ میں ہے، اگر کسی آدمی کو روز روشن سے زیادہ

[5716] طريق ابي الطاهر اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: مرض النبي ﷺ ووفاته برقم (٤٤٣٩) وفي الطب باب: المراة ترقي الرجل برقم (٥٧٥١) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٧) وطريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الرقى بالقرآن والمعوذات برقم (٥٧٣٥) وفي باب: المراة ترقي الرجل برقم (٥٧٥١) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣٨) وطريق روح تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٤٢٦) وطريق عقبة بن مكرم تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٤٢٦)

یقین ہو کہ اس عمل سے اس کو شفا ہو جائے گی، تب بھی اس کا مر جانا، اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ فاتحہ لکھنے کے جرأت کرے۔ (شرح مسلم، ج ٦، ص ٥٥٧)۔

بہر حال تعویذ کے مسئلہ میں افراط یا تفریط اختیار کرنا درست نہیں ہے، جس طرح ان کو شرک قرار دینا درست نہیں ہے، اس کو پیشہ بنانا بھی درست نہیں ہے، آپ نے رقیہ (دم) تمیمہ، کوڑیاں، منکے اور تولہ ایک قسم کا جادو کو بقول علامہ شوکانی، اس لیے شرک قرار دیا ہے، کیونکہ لوگ ان کے بارے میں شرکیہ عقیدہ رکھتے تھے، (نیل الاوطار ج ٨ ص ١٧٧)۔ اور علامہ تقی عثمانی نے جائز تعویز لکھنے کو جمہور فقہاء کا موقف قرار دیا ہے، بلکہ بعض نے تو اس کو مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ علامہ شوکانی نے نقل کیا ہے۔ (تکملہ ج ٤، ص ٣١٨)

٢١...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

باب ٢١: نظر بد، پھوڑے پھنسی، زہر والی چیز کے کاٹنے اور نظر سے دم کرنا مستحب ہے

[5717] ٥٢-(٢١٩٣) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِی حُمَةٍ

[5717] ۔حضرت اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری گھرانہ کو ہر زہریلی چیز سے دم کی اجازت دی تھی۔

مفردات الحدیث ❶ **حُمَة**: زہر۔ ❷ **ذی حُمَه**: ہر ڈنگ مارنے والی چیز۔

[5718] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسود عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فِی الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔

[5718] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری گھرانے کو زہر سے دم کرنے کی اجازت دی۔

[5717] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب: رقية الحية والعقرب برقم (٥٧٤١) انظر (التحفة) برقم (١٦٠١١)

[5718] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: رقية الحية والعقرب برقم (٣٥١٧) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٧٧)

[5719] ٥٤-(٢١٩٤)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَزُهَيرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِى عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عمرة

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ((بِاسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ ((يُشْفٰى)) و قَالَ زُهَيرٌ ((لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا))

[5719]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اسے پھوڑا پھنسی یا زخم لگتا، نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی اس طرح کرتے، سفیان نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھ کر اٹھائی، فرماتے، ''ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، تاکہ اس کے ذریعے ہمارا مریض، ہمارے رب کی اجازت سے شفا بخشا جائے۔'' ابن ابی شیبہ نے کہا، ''یُشْفٰی'' اور زہیر نے کہا، ''لِیُشْفٰی''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علاقہ کے ساتھ انسان کے مزاج کو مربوط کیا ہے اور انسان تھوک میں بھی تاثیر رکھی ہے، جو اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ، اللہ کو منظور ہو تو پھوڑے پھنسی اور زخم سے شفا کا باعث بنتی ہے۔

[5720] ٥٥-(٢١٩٥) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَ حَدَّثَنَا . وَقَالَ اَبُوبَكْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شداد

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

[5720]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اسے نظر لگنے سے دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

[5721] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5719] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: رقية النبي ﷺ برقم (٥٧٤٥) وبرقم (٥٧٤٦) وابو داود في (سننه) في الطب باب: كيف الرقى؟ برقم (٣٨٩٥) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به برقم (٣٥٢١) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٠٦)

[5720] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: رقية العين برقم (٥٧٣٨) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: من استرقى من العين برقم (٣٥١٢) انظر (التحفة) برقم (١٦١٩٩)

[5721] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٨٤)

[5721]۔امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی روایت سنائی۔

[5722] ٥٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شداد عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِي اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

[5722]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ مجھے نظر لگنے سے دم کروانے کا حکم دیتے تھے۔

[5723] ٥٧۔(٢١٩٦)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ

[5723]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دم کے بارے میں بیان کرتے ہیں، زہریلے ڈنگ، پھوڑے اور نظر لگنے سے دم کی اجازت دی۔

مفردات الحدیث ✲ **نملة**: پہلو پر نکلنے والے پھوڑے، بعض دفعہ جسم کے دوسرے حصہ پر نکل آتے ہیں۔

[5724] ٥٨۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

[5724]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نظر لگنے، زہریلے ڈنگ اور پھوڑے پھنسی سے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

[5725] ٥٩۔(٢١٩٧)حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ

[5722] تقدم تخريجه برقم (٥٦٨٤)

[5723] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في الرخصة في ذلك برقم (٢٠٥٦) وبرقم (٢٠٥٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: ما رخص فيه من الرقى برقم (٣٥١٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٩)

[5724] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٨٧)

[5725] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: رقية العين برقم (٥٧٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٦٦)

عن ام سلمة زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاٰى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ ((فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي)) بِوَجْهِهَا صُفْرَة

[5725]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک بچی کے چہرے پر سیاہی یا زردی دیکھ کر فرمایا، ''اسے نظر لگی ہے، اس کو دم کرواؤ'' یعنی اس کا چہرہ زرد تھا۔

مفردات الحدیث ❋ سَفع: بقول بعض زردی، بقول ابراہیم حربی، سیاہی اور بقول اصمعی سرخی جس پر سیاہی غالب تھی اور بقول ابن قتیبہ، چہرے کے رنگ سے الگ رنگ یعنی پرچھائی۔

[5726] ۶۰۔(۲۱۹۸)حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((مَا لِي اَرٰى اَجْسَامَ بَنِي اَخِي)) ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ ((اَرْقِيهِمْ)) قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((اَرْقِيهِمْ))

[5726]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حزم کے خاندان کو سانپ سے دم کرانے کی اجازت دی اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا وجہ ہے، میں اپنے بھائی جعفر کے بچوں کو دبلا پتلا دیکھ رہا ہوں، کیا انہیں غذا کی ضرورت ہے۔'' اس نے کہا، نہیں، لیکن انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا: ''انہیں دم کرو۔'' تو میں نے آپ پر دم پیش کیا، آپ نے فرمایا: ''انہیں دم کرو۔''

مفردات الحدیث ❋ ضَارِعة: نحیف، کمزور۔

[5727] ۶۱۔(۲۱۹۹)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرْقِي قَالَ ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

[5726] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٤) وبرقم (٢٨٥٥)

[5727] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٤) وبرقم (٢٨٥٥)

[5727]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بنو عمرو کو سانپ کے دم کی اجازت دی اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں دم کروں؟ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو وہ پہنچائے۔''

[5728] (. . .) و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي

[5728]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اسے دم کروں، صرف میں دم کروں نہیں کہا۔

[5729] ٦٢-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

[5729]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا ایک ماموں بچھو ڈسنے کا دم کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے روک دیا تو وہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! آپ نے دموں سے منع فرما دیا ہے اور میں بچھو ڈسنے کا دم کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو بھی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو، پہنچائے۔''

[5730] (. . .) و حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5730]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا، آپ نے ہر قسم کے دم سے منع نہیں فرمایا، صرف ان دموں سے منع فرمایا ہے، جن میں شرکیہ کلمات تھے یا شرک کا احتمال تھا، اس لیے جب آپ کو دم سنایا گیا تو آپ نے اجازت دے دی۔

[5728] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٤) وبرقم (٢٨٥٥)

[5729] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب باب: ما رخص فيه من الرقى برقم (٣٥١٥) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٧)

[5730] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٩٣)

[5731] ٦٣-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِى سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِى بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا اَرٰى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ))

[5731] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع کر دیا تو عمرو ابن حزم کے خاندان کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! واقعہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک دم ہے، جو ہم بچھو کے ڈسنے پر کرتے ہیں، اور آپ نے دم کرنے سے منع کر دیا ہے اور انہوں نے وہ دم آپ پر پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو، نفع پہنچائے۔''

۲۲......بَاب: لَا بَأْسَ بِالرُّقٰي مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ

باب ۲۲: دم اگر شرکیہ نہ ہو تو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

[5732] حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابيه

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِى فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))

[5732] ۔حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جاہلیت کے دور میں دم کرتے تھے، سو ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اپنا دم مجھ پر پیش کرو، مجھے سناؤ، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ اس میں شرک نہ ہو۔''

فائدہ:...... یہ روایت اس کی کھلی دلیل ہے کہ صرف وہ دم، منتر ممنوع ہیں، جن میں شرک پایا جاتا ہے، یا معنی کا پتہ نہ ہونے کی صورت میں شرک کا خطرہ ہے۔

[5731] تقدم تخريجه برقم (٥٦٩٣)

[5732] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الطب باب: ما جاء فى الرقى برقم (٣٨٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٠٣)

٢٣...... بَاب: جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْاَذْكَارِ

باب ۲۳: قرآن اور اذکار کے ذریعہ دم کرنے کی اجرت لینا جائز ہے

[5733] ٦٥-(٢٢٠١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمتوكل عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيعًا مِّنْ غَنَمٍ فَاَبَى اَنْ يَّقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ ((وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ))

[5733] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ساتھی سفر پر تھے تو وہ عربی قبائل میں سے ایک قبیلہ سے گزرے اور ان سے مہمان نوازی چاہی تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی، (بعد میں) صحابہ سے پوچھنے لگے، کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کا سردار، اسے بچھو نے ڈس لیا ہے، یا اس کی عقل میں خرابی پیدا ہوگئی ہے تو ان میں سے ایک نے کہا، ہاں، سو وہ ان کے سردار کے پاس گیا اور اسے فاتحہ الکتاب سے دم کیا، وہ آدمی تندرست ہوگیا اور بکریوں کا ایک ریوڑ دیا، سو اس نے ساتھیوں کی بات ماننے سے انکار کیا اور کہا، حتی کہ میں اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کروں، سو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے تو صرف سورہ فاتحہ سے دم کیا، آپ مسکرا پڑے اور فرمایا، ''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''ان سے لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

[5733] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاجارة باب: ما يعطى فی الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب برقم (٢٢٧٦) وفی الطب باب: النفث فی الرقية برقم (٥٧٤٩) وابو داود فی (سننه) فی الطب باب: كيف الرقى برقم (٣٩٠٠) وفی البيوع والامارات باب: فی كسب الاطباء برقم (٣٤١٨) والترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی اخذ الاجر على التعويذ برقم (٢٠٦٣) وبرقم (٢٠٦٤) وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: اجر الراقی برقم (٢١٥٦) وبرقم (٢١٥٧) انظر (التحفة) برقم (٤٢٤٩)

[5734] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ

[5734]۔ امام صاحب کو یہ روایت دو اور اساتذہ نے بھی ابو بشر کی مذکورہ سند سے سنائی اور اس میں یہ ہے، وہ ام القرآن پڑھنے لگا اور اپنی تھوک جمع کر کے تھوکتا، وہ آدمی تندرست ہو گیا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کسی کام کے لیے صحابہ کرام کا تیس (۳۰) افراد پر مشتمل ایک دستہ بھیجا، وہ ایک عربی قبیلہ سے گزرا اور ان سے ضیافت کا مطالبہ کیا، لیکن انہوں نے عربی روایات کے برعکس ان کی مہمان نوازی نہ کی، اللہ کا کرنا، اس کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا، انہوں نے اس کے علاج کے لیے ہر طرح بھاگ دوڑ کی لیکن کوئی ٹونا ٹوٹکا کارگر ثابت نہ ہوا تو پھر ان میں سے ایک نے کہا، ان لوگوں کے پاس جاؤ، شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہو، انہوں نے آ کر صحابہ کرام کو پوری حقیقت سنائی اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی اس کا دم کرتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں، لیکن تم نے ہمارے ضیافت نہیں کی، اس لیے جب تک اجرت طے نہ ہو جائے، میں دم نہیں کروں گا تو تیس بکریاں مزدوری طے ہوئی، حضرت ابوسعید کے دل میں فاتحہ پڑھنے کا خیال آیا، اس لیے انہوں نے سات دفعہ فاتحہ پڑھی اور جس زبان سے پڑھی تھی، اس سے برکت کے حصول کے لیے، سردار پر لعاب دہن ڈالا، وہ فوراً تندرست ہو گیا، گویا اس کی بیڑی کھول دی گئی ہے، انہوں نے تیس بکریاں لیں تو ساتھی کہنے لگے، ان کو تقسیم کر لیں، حضرت ابوسعید کے دل میں خیال پیدا ہوا، شاید یہ اجرت ہمارے لیے جائز نہ ہو، اس لیے کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کے بعد، ان کا کچھ کریں گے، آپ نے ان کے اطمینان اور تسلی کے لیے فرمایا، بانٹ لو اور میرا حصہ بھی رکھ لو، اس حدیث سے ثابت ہوا، قرآنی آیات کے ذریعہ دم کر کے اجرت لینا جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن تعلیم قرآن پر اجرت لینے میں اختلاف ہے، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے ایک قول کی رو سے یہ جائز ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے، مگر متاخرین احناف نے جواز کا فتویٰ دیا ہے، لیکن بقول علامہ سعیدی، حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے، ''جن چیزوں پر تم اجر (مزدوری) لیتے ہو، ان میں اجر کی سب سے زیادہ حقدار اللہ کی کتاب ہے۔'' یہ حدیث تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے باب میں نص صریح ہے، کیونکہ اس حدیث میں الفاظ عام ہیں، اس کو دم سے خاص کرنا، صحیح نہیں ہے۔ شرح مسلم ج ۶ ص ۵۷۵۔ اور صحیح بات یہی ہے کہ قاری اپنا تمام وقت، ایک مخصوص مدرسہ میں، مخصوص نظام الاوقات کے مطابق، تعلیم دیتا ہے تو یہ اجرت اس کے وقت کی ہے، جس کی وہ پابندی کرتا ہے، جس طرح زکاۃ وصول

[5734] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٩٧)

کرنے والا اپنا وقت دیتا ہے، قاضی عدل و انصاف کرنے کے لیے وقت صرف کرتا ہے اور اجرت لیتا ہے، اس طرح قاری اپنا وقت دیتا ہے اور ایک مخصوص جگہ کی پابندی کرتا ہے اور یہ ایک ہم وقتی کام ہے، اس کے ساتھ کوئی دوسرا کام کر کے اپنی ضروریات پوری کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے اپنے وقت کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس کی معاشی ضروریات اس کے بغیر پوری ہوتی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ یہ کام فی سبیل اللہ کرے، اگر تعلیم قرآن مہر بن سکتی ہے تو پھر اجرت میں کیا قباحت ہے، امام بخاری کا رجحان بھی اس طرف ہے۔

[5735] ٦٦ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِين

عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتّٰى نَاْتِىَ النَّبِىَّ ﷺ فَاَتَيْنَا النَّبِىَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اَقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِى بِسَهْمٍ مَعَكُمْ))

[5735]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ہمارے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی، قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے تو کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ سو اس کے ساتھ ہم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا، ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کوئی دم اچھی طرح کر سکتا ہے، اس نے اسے سورہ فاتحہ سے دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا، انہوں نے ہمیں بکریاں دیں اور دودھ پلایا، ہم نے اس سے پوچھا، کیا تمہیں دم کرنا آتا ہے؟ اس نے کہا، میں نے سورہ فاتحہ ہی سے دم کیا ہے، میں نے کہا، ان بکریوں کو نہ چھیڑو، حتی کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ سنایا، آپ نے پوچھا، ''اسے کیسے پتہ چلا ہے، یہ سورۃ دم ہے؟ بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔''

[5736] (. . .)و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَاْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ

[5735] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل القرآن باب: فضل فاتحة الكتاب برقم (٥٠٠٧) وابو داود فی (سننه) فی التجارات باب: فی كسب الاطباء برقم (٣٤١٩) انظر (التحفة) برقم (٤٣٠٢)

[5736] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٦٩٩)

[5736]۔ امام صاحب کو یہی حدیث اس فرق کے ساتھ ایک اور استاد نے سنائی کہ ہم میں سے ایک آدمی، اس کے ساتھ کھڑا ہوا، جس کے بارے میں ہمارا یہ گمان نہ تھا کہ وہ دم کرتا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ نَـأْبِـنُـهُ: ہم اس کے بارے میں گمان کرتے تھے، اگر چہ عام طور پر اس کا معنی، ہم اس پر اتہام لگاتے تھے اور سلامتی اور تندرستی کے حصول کی خواہش کی بنا پر۔ ❷ لـديـغ: (ڈسا ہوا) کو سلیم (محفوظ، علامت) کہتے تھے۔

٢٤...... بَاب :اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَآءِ

باب ٢٤ : دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد والم والی جگہ پر رکھنا پسندیدہ عمل ہے

[5737] ٦٧-(٢٢٠٢)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يالم مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ))

[5737]۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں، ان کے جسم میں درد رہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا، ”جسم کے جس حصہ میں درد پاتے ہو، وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر، تین دفعہ بسم اللہ کہو اور سات بار کہو، میں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، دم کرتے وقت، اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔“

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، دم کرتے وقت، درد اور تکلیف کی جگہ صرف ہاتھ رکھنا چاہیے اور اگر سارے جسم میں درد ہو تو ہاتھ پھیرنا چاہیے، تاکہ مریض نفسیاتی طور پر بھی متاثر ہو۔

٢٥...... بَاب :التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ٢٥ : نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے پناہ چاہنا

[5738] ٦٨-(٢٢٠٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ

[5737] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطب باب: كيف الرقى برقم (٣٨٩١) والترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: (٢٩) برقم (٢٠٨٠) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: ما عوذ به النبی ﷺ وما عوذ به برقم (٣٥٢٢) انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٤)

[5738] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٥)

عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلٰوتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي

[5738]۔ ابوالعلاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول، شیطان میرے اور میری نماز اور میری قراءت میں حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت میں التباس (گڈمڈ) پیدا کر دیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان خِنزَب کہلاتا ہے، سو جب تو اس کا اثر محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ لو اور تین دفعہ اپنے بائیں جانب تھوک دو۔'' حضرت عثمان کہتے ہیں، میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ اس کو مجھ سے دور لے گیا۔

[5739] (. . .) حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا

[5739]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے سنائی، لیکن سالم بن نوح کی روایت میں تین دفعہ کا ذکر نہیں ہے۔

[5740] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[5740]۔ امام صاحب کے ایک اور استاد یہی روایت سناتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٢٦...... بَاب: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي

باب ٢٦: ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کروانا اچھا ہے

[5741] ٦٩۔(٢٢٠٤) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُوالطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ

[5739] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٥)
[5740] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٥)
[5741] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٧٥)

وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَإِذَا اُصِيبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَاَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[5741] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بیماری کی دوا ہے تو جب دوا بیماری سے مناسبت رکھتی ہے، یا ٹھیک بیٹھتی ہے تو اللہ عزوجل کے اذن سے شفا مل جاتی ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر بیماری کا علاج اور دوا ہے، کوئی بیماری لاعلاج نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بیماری کی دوا کا علم ہو سکے، جب اللہ تعالیٰ بیماری کو توڑنا چاہتا ہے تو اس کی دوا کا پتہ چل جاتا ہے اور جب دوا اور داء میں مناسبت اور موافقت پیدا ہو جاتی ہے تو اللہ کی اجازت سے شفا حاصل ہو جاتی ہے، دوا محض ایک وسیلہ اور واسطہ ہے، شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے، جب تک اس کو منظور نہ ہو شفا نہیں ملتی اور اس عقیدہ کے تحت علاج معالجہ کروانا اور کرنا، جمہور سلف کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، اس لیے غالی صوفیوں کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ بیماری اللہ کی قضا اور قدر سے ہے، اس لیے علاج کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ علاج اور دوا بھی اللہ کی قضاء اور قدر میں داخل ہیں، اس کی مشیت اور اذن کے بغیر شفا نہیں ملتی، جس طرح اللہ تعالیٰ نے دعاء کا حکم دیا ہے، کفار سے جنگ اور قتال کا حکم دیا ہے، اپنی حفاظت اور دفاع کا حکم دیا ہے، اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا ہے، حالانکہ موت کا ایک وقت مقرر ہے، اس میں تقدیم اور تاخیر ممکن نہیں ہے، یہی صورت حال دوا کی ہے، صحت و شفاء اللہ کے قبضہ میں ہے، جب وہ صحت دینا چاہتا ہے، دوا بیماری کے موافق بیٹھتی ہے اور اللہ کے اذن سے شفاء ہو جاتی ہے۔

[5742] ۷۰-(۲۲۰۵) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ فِيهِ شِفَآءً))

[5742] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مُقَنَّع رحمہ اللہ کی عیادت کے لیے گئے، پھر کہنے لگے، میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا، جب تک تم سنگی نہیں لگواتے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''بلاشبہ اس میں شفاء ہے۔''

[5742] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: الدواء بالعسل وقوله تعالى: ﴿فيه شفاء للناس﴾ برقم (٥٦٨٢) وفی باب: الحجامة من الشقيقة والصداع برقم (٥٧٠١) وفی باب: من اكتوىٰ او كوی غيره وفضل من لم يكتو برقم (٥٧٠٤) وفی باب: الحجامة من الداء برقم (٥٦٩٧) انظر (التحفة) برقم (٢٣٤٠)

فائدہ :......سنگی لگوانا ان لوگوں کے لیے بہترین علاج ہے، جو گرم علاقوں کے باسی ہیں اور ان کا خون پتلا اور جسم کے ظاہری حصہ کی طرف مائل ہو کر خارجی حرارت کو جذب کرتا ہے، لیکن جن لوگوں کے بدن میں حرارت کم ہوتی ہے اور وہ کمزور ہوتے ہیں، ان کے لیے یہ علاج مناسب نہیں ہے۔ (فتح الباری، ج ۱۰ باب الحجامة من الداء)۔

[5743] ۷۱-(. . .) حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سليمان عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَآءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأٰى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ)) قَالَ فَجَآءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ

[5743]۔ عاصم بن عمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہمارے گھر آئے اور ایک آدمی کو پھوڑے نکلے ہوئے تھے یا زخم تھے تو انہوں نے پوچھا، تمہیں کیا شکایت ہے، اس نے کہا، میرے لیے پھوڑے پھنسیاں، مشقت کا باعث ہیں تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے لڑکے! میرے پاس سنگی لگانے والے کو لاؤ، اس آدمی نے پوچھا، اے ابوعبداللہ! آپ سنگی لگانے والے کو بلوا کر کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا، میں ان پھوڑوں پر سنگی لگوانا چاہتا ہوں، اس نے کہا، اللہ کی قسم! مجھ پر مکھی بیٹھتی ہے، یا مجھے کپڑا چھوتا ہے تو وہ مجھے تکلیف دیتا ہے، (میں سنگی کیسے برداشت کر سکوں گا۔) جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے معلوم کیا، وہ اس سے اکتاہٹ محسوس کرتا ہے، تو کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں خیر ہے تو سنگی سے پچھنے میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے داغ میں ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آگ کے داغ کو پسند نہیں کرتا۔'' تو لڑکا حجام کو لایا، اس نے اسے پچھنے لگائے تو اس کی تکلیف دور ہوگئی۔

مفردات الحدیث ❶ مِحْجَم: خون چوسنے کا آلہ، سنگی۔ ❷ شَرْطَة: نشتر لگانا، سنگی لگانے کے لیے جسم کو پچھنا لگانا۔ ❸ لَذْعَةٌ بِنَار: آگ کے ذریعے داغ لگانا۔

فائدہ :......امام ابوعبداللہ المازری نے لکھا ہے کہ بیماریاں چار قسم کی ہیں، دموی، صفراوی، بلغمی اور سوداوی، اگر

[5743] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٠٦)

خون کا غلبہ ہونے کی بنا پر دموی ہیں تو ان کا علاج خون نکالنا ہے اور اگر باقی تین قسم کی ہیں تو اس کا علاج مناسب اسہال ہے، (پیٹ جاری کرنا) تو نبی اکرم نے شہد کے ذریعہ دست آور اشیاء کی طرف اشارہ فرمایا اور حجامۃ کے ذریعہ، خون نکالنے والی اشیاء کی طرف اور آخری چارہ کار کے طور پر داغ لگانے کا تذکرہ فرمایا اور حافظ ابن قیم نے لکھا ہے، بیماریاں درحقیقت حرارت اور برودت (ٹھنڈک) کے غلبہ کا نتیجہ ہیں، اگر بیماری گرمی کے غلبہ کی بنا پر ہے تو خون نکالا جائے گا، سنگی کے ذریعہ ہو یا فصد رگ کھول کر، کیونکہ اس طرح زائد مواد نکال کر مزاج کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور اگر بیماری برودت کے سبب ہو تو مزاج کو گرم کرنے کی ضرورت ہے تو شہد یہ کام کرتا ہے اور اگر بارد مواد کو خارج کرنے کی ضرورت ہے تو شہد ایک نرم اور مسہل (دست آور) ہے اور اگر بیماری پرانی ہو تو آخری علاج داغ کے ذریعہ بیماری کے مواد کو خارج کرنا پڑتا ہے، (تکملہ ج ۴ ص ۳۳۶۔۳۳۷)

بہرحال آپ نے آگ سے داغنے کو پسند نہیں کیا اور امت کو اس کے عام استعمال سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ انتہائی تکلیف دہ علاج ہے اور جسم انسانی کو بدنما بھی بناتا ہے، اس لیے اس کو آخری چارہ کار کے طور پر ماہر معالج کے مشورہ سے ہی کام میں لایا جا سکتا ہے، آج کل اس کے لیے بجلی کی لہروں کو استعمال کیا جاتا ہے جس سے آگ کے داغ والے مفاسد پیدا نہیں ہوتے۔

[5744] ۷۲۔(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

[5744]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی اکرم ﷺ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سنگی لگائے، ابو زبیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ابوطیبہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی تھا یا نابالغ لڑکا تھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، عورت کو علاج معالجہ کے لیے خاوند سے اجازت لینی چاہیے اور بہتر ہے کہ وہ علاج محرم سے کرائے، کیونکہ آپ نے ابوطیبہ کو بھیجا جو ان کے رضاعی بھائی تھے۔

[5745] ۷۳۔(۲۲۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ

[5744] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في العبد ينظر الى شعر مولاته برقم (٤٠١٥) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الحجامة برقم (٣٤٨٠) انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٩)

[5745] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطب باب: في قطع العرق وموضع الحجم برقم (٣٨٦٤) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: من اكتوى برقم (٣٤٩٣) انظر (التحفة) برقم (٢٢٩٦)

لَهُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ

[5745] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب (اپنے فن کا ماہر) بھیجا، اس نے ان کی رگ کاٹی اور اس کو داغ دیا۔

فائدہ :...... علاج کسی ماہر فن سے کروانا چاہیے اور داغ کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو داغ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ یہ کام داغ دینے کا ماہر کرے۔

[5746] (. . .) و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا

[5746] ۔ امام کو یہ روایت ان کے دو اور استاد سناتے ہیں، لیکن انہوں نے رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

[5747] ٧٤ـ(. . .) و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5747] ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جنگ احزاب میں حضرت ابی کی اکحل یعنی رگ حیات میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں داغ لگوایا۔

[5748] ٧٥ـ(٢٢٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ

[5748] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن معاذ کی رگ حیات پر تیر مارا گیا تو نبی اکرم ﷺ

[5746] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٠٩)

[5747] تقدم تخريجه برقم (٥٧٠٩)

[5748] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٩)

نے اپنے دست مبارک سے، اسے چھری کے ذریعہ داغا، وہ رگ پھر سوج گئی تو آپ نے اسے دوبارہ داغا۔

[5749] ٧٦-(١٢٠٢)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ [راجع: ٢٨٨٥]

[5749]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے سنگی لگوائی اور حجام کو اجرت دی اور ناک کے ذریعہ دوائی لی۔

مفردات الحدیث ❋ **اِسْتَعَطَ**: چت لیٹ کر کسی چیز کے ذریعہ سر نیچا کر کے ناک میں دوائی ڈالنا تاکہ دوائی داغ میں پہنچ جائے اور چھینک کے ذریعہ گندہ مواد نکل جائے۔

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ کو سنگی ابوطیبہ نے لگائی جس کا نام نافع تھا اور آپ نے اس کو اجرت میں کھجوروں کا ایک صاع دیا اور اس کے مالک محیصہ بن مسعود کو اس سے آمدن کم لینے کا حکم دیا۔

[5750] ٧٧-(١٥٧٧)و حَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سمعت
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ
[راجع:٤٠٣٨]

[5750]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سنگی لگوائی اور آپ کسی کی اجرت میں کمی نہیں کرتے تھے۔

[5751] ٧٨-(٢٢٠٩)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نافع
لعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ**))

[5751]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کے بھاپ (جوش) سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5749] تقدم تخريجه في البيوع باب: حل اجرة الحجامة برقم (٤٠١٧)
[5750] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارات باب: خراج الحجام برقم (٢٢٨٠) انظر (التحفة) برقم (١١١١)
[5751] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (٣٢٦٤) انظر (التحفة) برقم (٨١٦٢)

فائدہ :...... بخار اور ہر تکلیف کا منبع اور سرچشمہ جہنم ہے اور ہر لذت و فرحت کا مصدر اور سرچشمہ جنت ہے، اس طرح گویا ایک مؤمن کے لیے، دنیا میں یہ گناہوں کا کفارہ ہے، جس کے سبب وہ عذاب جہنم سے بچ جائے گا اور برے لوگوں کے لیے یہ الم اور دکھ درد کا باعث ہے اور بخار کے وقت، نہانا، یا پانی میں تیرنا، بخار کی بہت سی قسموں میں قدیم و جدید اطباء کے نزدیک انتہائی سود مند ہے اور آج کل بھی گرمی کے موسم میں جب بخاری انتہائی درجہ تیز ہو تو ڈاکٹر اس کے سر پر برف کی پٹی لگواتے ہیں اور تمام جسم کو برف کے پانی میں تولیہ بھگو کر صاف کرواتے ہیں، لیکن یہ کام کسی ماہر حکیم یا ڈاکٹر کے مشورہ سے کیا جا سکتا ہے، کیونکہ ہر جگہ، یا ہر موسم میں یا ہر شخص کا یا ہر بخار کا علاج نہیں ہے، بلکہ ایک ہی شخص کا علاج، عمر، موسم اور خوراک کے بدلنے سے بدل جاتا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے (تکملہ ج ۴ ص ۳۴۳-۳۴۴)

نوٹ :...... بقول امام نووی فابردوھا کو باب نصر سے امر کا صیغہ بنانا چاہیے۔

[5752] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ))

[5752]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بخار کی شدت، جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5753] ۷۹۔(. . .) و حَدَّثَنِی هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِی ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوهَا بِالْمَآءِ))

[5753]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار، جہنم کے جوش سے ہے، اسے پانی سے بجھاؤ۔''

[5752] طريق بی بكر بن ابی شيبة اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: الحمیٰ من فيح جهنم فابردوها بالماء برقم (۳٤۷۲) انظر (التحفة) برقم (۷۹٥٤) وطريق عبدالله بن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۰۹۰)

[5753] طريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۷۱۲) وطريق هارون بن سعيد الايلی اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: الحمیٰ من فيح جهنم برقم (۵۷۲۳) انظر (التحفة) برقم (۸۳٦۹)

[5754] ٨٠۔(. . .)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوهَا بِالْمَآءِ**))

[5754]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار، جہنم کے جوش سے ہے، اسے پانی سے بجھاؤ۔''

[5755] ٨١۔(٢٢١٠)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ**))

[5755]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5756] (. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5756]۔امام صاحب کے اور استاد یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5757] ٨٢۔(٢٢١١)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فاطمة عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**ابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ**)) وَقَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

[5757]۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس تپ زدہ عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان پر چھڑکتیں اور فرماتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔'' اور فرمایا: ''یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

[5754] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٣١)

[5755] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء برقم (٣٤٧١) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٧)

[5756] طريق عبده بن سليمان اخرجه الترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في تبريد الحمى بالماء برقم (٢٠٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٠) وطريق خالد بن الحارث تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٨٧)

[5757] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الحمى من فيح جهنم برقم (٥٧٢٤) والترمذي ←

[5758] (. . .)و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتْ الْمَآءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ اَبِي أُسَامَةَ ((اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ اَبُو اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5758]۔ یہی روایت امام صاحب کے استاد ابو کریب بیان کرتے ہیں اور ابن نمیر کی حدیث ہے، وہ پانی اس کے اور اس کے گریبان کے درمیان چھڑکتیں اور ابو اسامہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے، ”یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔“

[5759] ٨٣-(٢٢١٢)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جده

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ))

[5759]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ”بخار، جہنم کا جوش ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

[5760] ٨٤-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حدثنی رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَلْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ وَلَمْ يَذْكُرْ)) اَبُوبَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

[5760]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ”بخار، جہنم کا جوش ہے، اس کو اپنے سے پانی کے ذریعہ ٹھنڈا کرو۔“ ابوبکر کی روایت میں ”عنکم“، اپنے سے، کا لفظ نہیں ہے۔

← فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی تبرید الحمیٰ بالماء برقم (٢٠٧٤) اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء برقم (٣٤٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٤)

[5758] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٧٢١)

[5759] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (٣٢٦٢) وفی الطب باب: الحمی من فیح جهنم برقم (٥٧٢٦) والترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی تبرید الحمی بالماء برقم (٢٠٧٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء برقم (٣٤٧٣) انظر (التحفة) برقم (٣٥٦٢)

[5760] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٧٢٣)

٢٧...... بَاب: كَرَاهَةِ التَّدَاوِيْ بِاللَّدُوْدِ

باب ٢٧: منہ کے ایک طرف سے دوائی لینا پسندیدہ نہیں ہے

[5761] ٨٥-(٢٢١٢)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسٰى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عبدالله عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ((**لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ**))

[5761]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں آپ کو منہ کے ایک طرف سے دوائی پلانی چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا، مجھے منہ کے ایک طرف سے دوائی نہ پلاؤ تو ہم نے کہا، بیمار دوا لینا پسند نہیں کرتا ہے تو جب آپ کو افاقہ ہوا، آپ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر فرد کو عباس کے سوا لدود کیا جائے، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہیں تھے۔“

مفردات الحدیث ❋ لَدَدْنَا: ہم نے (آپ کی مرضی کے خلاف) آپ کے منہ ایک طرف سے دوائی پلائی، کیونکہ لَدود، اس دوا کو کہتے ہیں، جو منہ کے ایک جانب سے دی جائے۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، سمجھ میں آنے والا، اشارہ تصریح کے قائم مقام ہے، چونکہ لُدُود، آپ کی بیماری کے مناسب نہ تھا، اس لیے آپ نے اس سے منع فرمایا، لیکن ازواج مطہرات نے خیال کیا، آپ بیمار ہونے کے باعث دوا لینا پسند نہیں کر رہے، اس لیے انہوں نے آپ کے حکم پر عمل نہ کیا تو آپ نے آئندہ اس حرکت سے باز رہنے کے لیے تادب و سرزنش کے طور پر سب حاضرین کو لدود کروایا، یہ قصاص یا انتقام کے جذبہ کے تحت نہ تھا، کیونکہ آپ کا معمول تو عفو و درگزر تھا، انتقام لینا نہ تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے، لدود کو ناپسند کرنا مخصوص حالات و ظروف کی بنا پر تھا، اس لیے اس سے لدود کی ناپسندیدگی پر استدلال زیادہ وزنی نہیں ہے۔

[5761] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: مرض النبي ﷺ ووفاته برقم (٤٤٥٨) وفي الطب باب: اللدود برقم (٥٧٠٩) وبرقم (٥٧١٠) وبرقم (٥٧١١) وفي الديات باب: القصاص بين الرجال والنساء في الجراحات برقم (٦٨٨٦) وفي باب: اذا اصاب قوم من رجل هل يعاقب ام يقتص منهم كلهم؟ برقم (٦٨٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٣١٨)

٢٨......باب: التَّدَاوِي بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ، وَهُوَ الْكُسْتُ

باب ٢٨: عود ہندی، جسے کست (قُسط) کہتے ہیں سے علاج کرنا

[5762] ٨٦-(٢٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ- وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا- سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ [راجع:٦٦٥]

[5762]۔ حضرت ام قیس بنت محصن، حضرت عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، میں اپنے بیٹے کو لے کر، جو کھانا نہیں کھانے لگا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، اس نے آپ پر بول کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا۔

[5763] (٢٢١٤) قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي، قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: "عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ"۔

[5763]۔ اور میں آپ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر گئی، جس کے گلے کو میں نے تالو کے ورم کی بنا پر دبایا تھا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس طرح اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو، تم اس عود ہندی کو لازم پکڑو، اس میں سات چیزوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک پسلیوں کے ورم اور نمونیا ہے، گلے کے ورم کی صورت میں ناک نتھنے سے اور پسلیوں کے ورم یا نمونیا، سے منہ کی ایک جانب سے۔''

[5762] تقدم تخريجه في الطهارة باب: حكم بول الطفل والرضيع وكيفية غسله برقم (٦٦٣) وبرقم (٦٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٤٢) وحديث علامة تدغرن اولادكن بهذا العلاق ...... البخاري في (صحيحه) في الطب، باب: السعوط بالقسط الهندي والبحري برقك (٥٦٩٢) وفي باب: اللدو برقم (٥٧١٣) وباب العذرة برقم (٥٧١٥) وباب: ذات الجنب (٥٧١٨) وابو داود في (سننه) في الطب، باب في العلاق برقم (٣٨٧٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: دواء العذرة والنهي عن الغمز برقم (٣٤٦٢)

[5763] تقدم

مفردات الحدیث ❶ اَعْلَقْتُ علیه: کوے کو انگلی کے ذریعہ دبانا، حلق کے اس دبانے کو دَغَر بھی کہتے ہیں۔ ❷ عِلاق، عَلَاق: (کوا دبانا) کے ذریعہ علاج کرنے کو کہتے ہیں۔ ❸ عُذْرہ: گلے کے ورم، جس کو کوا گرنا کہتے ہیں، یا حلق میں خون کا جوش مارنا، جس سے انسان حلق میں درد محسوس کرتا ہے۔ ❹ عَلَامَہْ: یعنی علی ما تَدْغَرْنَ: تم حلق کیوں دباتی ہو، جس سے بچے کو تکلیف ہوتی ہے۔ ❺ عود هندی: اس کی تین قسمیں ہیں (۱) وہ عود ہندی جو بطور بخور استعمال ہوتی ہے، جس کو اردو میں اگر کہتے ہیں، جس سے اگربتی بنتی ہے۔ (۲) قُسْط الظفار: یہ بھی خوشبو کی ایک قسم ہے، جس کو اردو میں نخ کہتے ہیں، (۳) عُود هندی: جس کو اردو میں کوٹ یا گوٹھ کہتے ہیں اور انگریزی میں COSTUS کہتے ہیں، جو ایک سفید یا سیاہ رنگ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں، اس کو قسط بحری بھی کہہ دیتے تھے، کیونکہ قدیم زمانہ ہندوستان سے، یہ سمندر کے ذریعہ عرب منتقل ہوتی تھی، اور بعض دفعہ سفید کو قسط بحری یا عربی اور سیاہ کو قسط ہندی کہہ دیتے ہیں اور حدیث میں یہی مراد ہے، پہلی دونوں قسمیں مراد نہیں ہیں۔ (تکملہ ج ۴ ص ۳۵۰)

فائدہ:...... امام نووی نے لکھا ہے، اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عود ہندی (کوٹ) حیض اور پیشاب کو جاری کرتی ہے، مختلف زہروں کا تریاق ہے، شہوت جماع میں تحریک پیدا کرتی ہے، انتڑیوں کے زخم کے لیے مفید ہے، جبکہ شہد میں ملا کر پی جائے اور منہ کی سیاہی پر چھائیاں لیپ کرنے کی صورت میں ختم کر دیتی ہے، معدہ اور جگر کی گرمی اور سردی میں نفع بخش ہے، بعض بخاروں میں بھی مفید ہے، ان کے علاوہ اور فوائد بھی ہیں۔

[5764] ۸۷-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ

[5764] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: السعوط بالقسط الهندي والبحري برقم (٥٦٩٢) وفي باب: اللدو برقم (٥٧١٣) وابو داود في (سننه) في الطب باب: في العلاق برقم (٣٨٧٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: دواء العذرة والنهي عن الفخر برقم (٣٤٦٢) وبرقم (٣٤٦٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٤٣)

قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ))

[5764] ۔حضرت ام قیس بنت محصن جو پہلی مہاجرات میں سے ہیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ ہیں، جو بنو اسد بن خزیمہ کے ایک فرد ہیں، رضی اللہ عنہا، وہ بیان کرتی ہیں، وہ اپنے بیٹے کو جو کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا، اور کوا گرنے کی بنا پر اس کے حلق کو دبا چکی تھی، لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، یونس کہتے ہیں، اس نے کوا گرنے کے اندیشہ کے پیش نظر، اس کا کوا اٹھایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح گلا دبا کر اپنی اولاد کو کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم اس عود ہندی یعنی کست (کوٹ) کو لازم پکڑو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے پسلیوں کے ورم کی بیماری بھی ہے۔ اور بقول بعض نمونیا بھی ہے۔'' ڈاکٹر خالد غزنوی نے ذات الجنب کا معنی پلورسی کیا ہے۔

[5765] (۲۸۷) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا، ذَاكَ، بَالَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا۔

[5765] عبید اللہ کہتے ہیں، اس نے مجھے بتایا کہ اس کے اس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر، اس کے بول پر چھڑک دیا اور اس کو اچھی طرح دھویا نہیں۔

۲۹......باب: حبة السوداء

باب ۲۹: (کلونجی) سے علاج کرنا

[5766] ۸۸۔(۲۲۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

[5765] تقدم

[5766] طريق سعيد بن المسيب عن ابی هريرة اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: الحبة السوداء برقم (٥٦٨٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: الحبة السوداء برقم (٣٤٤٧) وبرقم (١٣٢١٠) وطريق ابی مسلمة عن ابی هريرة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٨٥) وطريق ابی الطاهر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٤٧) وطريق ابی بكر بن ابی شيبة اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی الحبة السوداء برقم (٢٠٤١) انظر (التحفة) برقم (١٥١٤٨) وطريق عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥١٧٧)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ ((اِنَّ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ)) الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّونِیزُ

[5766] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''کلونجی ہر بیماری میں شفا بخش ہے، سوائے موت کے۔'' سام موت کو کہتے ہیں اور حبة السوداء شونیز کو کہتے ہیں۔

مفردات الحدیث ☼ **الحبة السوداء:** جس کو فارسی میں شونیز، اردو میں کلونجی اور انگریزی میں BLACKCUMIN کہتے ہیں، جو ایک قسم کے سیاہ دانے ہیں، جو اندر سے سفید ہوتے ہیں اور بعض نے اس کو کالی جیری کا نام دیا ہے اور بقول ڈاکٹر خالد غزنوی، کلونجی کا پودا جھاڑیوں کی مانند تقریباً آدھ میٹر اونچا ہوتا ہے، جس کو نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے کلونجی کو ہر مرض کی دوا قرار دیا ہے اور یہ مبنی برحقیقت بات ہے، جیسے جیسے تحقیقات بڑھتی جاتی ہیں، اس کے فوائد معلوم ہوتے جاتے ہیں اور آئندہ معلوم نہیں، یہ کن کن بیماریوں میں اس کی افادیت کا ظہور ہوگا، اس کے فوائد کی تفصیل کے لیے دیکھیے، (طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص ۲۴۶ تا ۲۵۴) اور عود ہندی کے فوائد اس کتاب کے ص ۲۲۵ تا ۲۲۷ دیکھیے۔

[5767] (. . .) و حَدَّثَنِیهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ بِمِثْلِ حَدِیثِ عُقَیْلٍ وَفِی حَدِیثِ سُفْیَانَ وَیُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ وَلَمْ یَقُلِ الشُّونِیزُ.

[5767] ۔امام صاحب اپنے آٹھ اساتذہ کی چار سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، سفیان اور یونس کی روایت میں الحبة السوداء کے بعد شونیز کا لفظ نہیں ہے۔

[5768] ۸۹۔(. . .) و حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوبَ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَآءِ عَنْ اَبِیهِ

[5767] تقدم
[5768] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۹۸)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَآءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ مِنْهُ شِفَآءٌ اِلَّا السَّامَ))

[5768]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بیماری سے شفاء، سوائے موت کے، کلونجی میں ہے۔''

٣٠...... بَابٌ: اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ

باب ٣٠: تلبینہ مریض کے دل کے لیے راحت بخش ہے

[5769] ٩٠-(٢٢١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عروة

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ

[5769]۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے خاندان کا کوئی فرد فوت ہو جاتا اور عورتیں اس کی تعزیت کے لیے جمع ہوتیں، پھر وہ منتشر ہو جاتیں، صرف ان کا خاندان اور مخصوص لوگ رہ جاتے تو وہ تلبینہ کی ہنڈیا کو پکانے کا حکم دیتیں، اسے پکایا جاتا، پھر ثرید تیار کیا جاتا اور اس پر تلبینہ ڈال دیا جاتا، پھر فرماتیں، اس سے کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''حریرہ، مریض کے دل کے لیے سکون بخش ہے، کچھ غم و حزن کو دور کرتا ہے۔''

مفردات الحدیث

❶ **تَلْبِيْنَة**: آٹے یا میدہ یا چھان بورے اور شہد کے آمیزہ سے تیار کردہ پتلا حریرہ ہے اور بقول بعض اس میں دودھ ڈالا جاتا ہے، اس لیے اس کو تلبینہ دودھ رنگ کہتے ہیں۔ ❷ **مَجَمَّة یا مُجِمَّة**: پہلی صورت میں جَمَّ يَجُمّ کا مصدر میمی ہے اور اسم فاعل کے معنی میں ہے اور دوسری صورت میں اجمام سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ❸ **جَمٌّ**: اور اجمام کا معنی آرام اور سکون پہنچانا ہے، یعنی مریض کے دل کو راحت بخشتا ہے اور اس سے غم و حزن دور کرتا ہے۔

[5769] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: التلبينة برقم (٥٤١٧) وفي الطب: باب التلبينة للمريض برقم (٥٦٨٩) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء ما يطعم المريض برقم (٣٠٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٣٩)

فائدہ :...... بیمار کے معدہ میں بعض اخلاط کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے رنجیدہ انسان کے اعضاء اور معدہ میں یبوست یعنی خشکی پیدا ہو جاتی ہے، خاص کر غذا کی قلت کی بنا پر معدہ متاثر ہوتا ہے، حریرہ سے اس کے لیے رطوبت، غذا اور تقویت کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اس سے معدہ کی صفائی ہو جاتی ہے، اس لیے یہ بیمار کے دل کے لیے بھی راحت اور سکون کا باعث بنتا ہے، اس لیے سنن نسائی کی روایت ہے، تلبینہ تمہارے پیٹ کو دھو دیتا ہے، جس طرح تم چہرے سے پانی کے ذریعہ میل کچیل کو دھو ڈالتے ہو۔

٣١......بَابُ: التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ

باب ٣١: شہد پینے سے علاج کرنا

[5770] ٩١-(٢٢١٧)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابی المتوكل عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي استطلق بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّیْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلاَّ اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔

[5770]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے، یعنی اس کو دست لگ گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ'' اس نے اسے شہد پلایا، پھر آپ کے پاس آ کر کہنے لگا، میں نے شہد پلایا ہے، مگر اس کے اسہال میں اضافہ ہو گیا ہے، آپ نے اسے تین دفعہ یہی حکم دیا، پھر چوتھی دفعہ آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ'' اس نے کہا، میں اسے پلا چکا ہوں، اس سے اسہال میں اضافہ ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ کہا۔'' اس نے پھر پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔

مفردات الحدیث ❶ **استطلق بَطْنُهُ** : اس کو اسہال یا دست لگ گئے ہیں۔ ❷ **صدق اللّٰه** : اللہ کا فرمان، ''فیہ شفا'' یہ شفا بخش ہے، درست ہے، تیرے بھائی کا پیٹ درست ہو کر رہے گا۔ ❸ **كَذَبَ بَطْنُهُ** : اس کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے، یہ علاج اس کے لیے کارگر ہو رہا ہے، لیکن ابھی تک تمام فاسد مواد خارج نہیں ہوا۔

[5770] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٣١)

فائدہ :...... ڈاکٹر خالد غزنوی نے لکھا ہے، اسہال کا سبب آنتوں میں سوزش ہے، جو کہ جراثیم یا ان کی زہروں TOXIN یا وائرس سے ہو سکتی ہے، اگر ایسے مریض کی آنتوں میں حرکات کو فوری طور پر بند کر دیا جائے تو سوزش بدستور رہے گی، یا زہریں وہیں رہ جائیں گی، اس لیے علاج کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے آنتوں کو صاف کیا جائے، پھر جراثیم مارے جائیں، شہد میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ یہ دونوں کام کر سکتا تھا، (طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس ص ۱۷۱)۔ چونکہ اس آدمی کو دست بدہضمی اور آنتوں میں عفونت (بدبو) کی بنا پر لگے تھے، اس لیے اس کے لیے اسہال مفید تھے، اس لیے پہلے بار بار شہد پلا کر اس کے معدہ کو صاف کیا گیا، جب معدہ گندے مواد سے بالکل صاف ہو گیا تو وہ تندرست ہو گیا۔

[5771] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ، فَقَالَ لَهُ: اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ۔

[5771]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میرے بھائی کا معدہ خراب ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”اسے شہد پلاؤ“ آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اسہال کا سبب معدہ کی خرابی تھی، اس لیے فاسد مواد کے نکلے بغیر، وہ بند نہیں ہو سکتے تھے۔

۳۲...... بَاب: الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ

باب ۳۲: طاعون، کہانت، بدفالی وغیرہ کا بیان

[5772] ۹۲۔(۲۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ رِجْزٌ

[5771] تقدم

[5772] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب (٥٤) برقم (٣٤٧٣) وفی: الحیل باب: ما یکره فی الاحتیال فی الفرار من الطاعون برقم (٦٩٧٤) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی کراهیة الفرار من الطاعون برقم (١٠٦٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢)

اَوْ عَذَابٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِی اِسْرَآئِیلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ)) و قَالَ اَبُوالنَّضْرِ ((لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ))

[5772] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ نے طاعون کے بارے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون ایک قسم کا رجز یا عذاب ہے، جو بنو اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا، اس لیے جب تم کسی زمین میں اس کے موجود ہونے کے بارے میں سن لو تو وہاں نہ جاؤ، اور جب ایسی زمین میں پایا جائے، جہاں تم ہو تو اس سے ڈر کر نہ نکلو۔'' ابونضر کہتے ہیں، ''تمہیں اس سے فرار ہی نہ نکالے۔''

مفردات الحدیث ❶ رجز: عذاب، رجس، اس حدیث میں ہم معنی الفاظ ہیں۔ ❷ طاعون: بروزن فاعول: ایک عام وباء ہے اور یہ ایک تباہ کن زہریلا مواد ہے، جو انسانی جسم کے نرم حصوں، خاص کر بغل، کہنی، انگلیوں کے جوڑوں، کان کے پیچھے، گھٹنوں کے اندرونی حصہ میں، پھوڑے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اس سے ورم اور شدید درد اٹھتا ہے، سوزش پیدا ہو جاتی ہے، اس کا اردگرد سیاہ ہو جاتا ہے، جو انتہائی خطرناک ہے، اس سے کم خطرناک اردگرد کا زرد ہونا ہے اور سب سے کم خطرناک سرخ ہونا ہے، اس سے دل دھڑکتا ہے، قے اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔''

فائدہ:...... طاعون کی وباء پہلی امتوں پر عذاب کی صورت میں مسلط کی گئی، بنو اسرائیل اپنے گناہوں کی پاداش میں اس سے کئی دفعہ دوچار ہوئے، جیسا کہ یہود و نصاریٰ کی کتاب ''کتاب مقدس'' کے عہد قدیم کے صحائف سے ثابت ہوتا ہے اور فرعونی بھی اس سے دوچار ہوئے، آپ نے وبائی زمین میں جانے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس طرح ظاہری اسباب و وسائل کا ترک کرنا لازم آتا ہے، حالانکہ توکل کا معنی اسباب و وسائل کا ترک نہیں ہے، بلکہ جائز اسباب و وسائل اپنا کر نتائج اللہ کے سپرد کرنا توکل ہے اور وہاں سے بھاگنا، اسباب و وسائل ہی کو سب کچھ سمجھنا ہے اور یہ توکل کے منافی ہے، اسباب و وسائل اس وقت نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں، جب اللہ کی اجازت اور مشیت ہو، اس لیے اسلام نے اعتدال و توازن کو اختیار کیا ہے، وبائی زمین سے بھاگ کر یہ سمجھنا میں اس طرح وباء سے بچ جاؤں گا، تقدیر کا انکار ہے اور وہاں جانا، اسباب و وسائل کا انکار ہے، ابونضر کے الفاظ، لا یخرجکم الا فرار منه کا مفہوم یہی کہنا ہوگا کہ طاعون سے فرار ہی نکلنے کا سبب نہ ہو، وگرنہ ظاہری معنی کہ تم فرار اختیار کرتے ہی نکلے، حدیث کے سیاق و سباق کے منافی ہے، اس کا معنی تو یہ ہوا، فرار کے سوا کوئی صورت جائز نہیں ہے، جبکہ ابونضر کا مقصد، فلا تخرفراراً فراراً منه کی توضیح و تشریح ہے، مقصد یہ ہے راہ فرار اختیار کرنے کے سوا کسی اور غرض اور مقصد کے لیے نکلنا جائز ہے، مثلاً تحصیل علم کے لیے، تجارت کے لیے،

علاج ومعالجہ کے لیے، اگر محض فرار کے لیے نکلیں گے تو اس طرح دیکھا دیکھی اہل ثروت تو نکل جائیں گے، پیچھے محتاج وضرورت مندرہ جائیں گے، ان کو کون سنبھالے گا، ان کے کفن دفن کا انتظام کون کرے گا اور ان کے جانے کے بعد اگر اللہ کی مرضی اور مشیت سے دوسری جگہ وباء پھیل گئی تو یہی سمجھا جائے گا کہ ان کے آنے کی وجہ سے یہاں بھی وباء پھیل گئی ہے، اس طرح بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ پختہ ہوگا، جو اسلام کی منشا کے منافی ہے۔

[5773] ٩٣-(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وقاص عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هٰذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ))

[5773]۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون، عذاب کی علامت ہے، اللہ عزوجل نے اپنے کچھ بندوں کو اس میں مبتلا کیا، سو جب تم اس کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ، ور جب کسی ایسی جگہ واقع ہو جائے، جہاں تم ہو تو اس سے مت بھاگو۔“ یہ قعنبی کی روایت ہے اور قتیبہ کی بھی اس جیسی ہے۔

[5774] ٩٤-(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سعد

عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا))

[5774]۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ طاعون ایک عذاب ہے، جو تم سے پہلے لوگوں یا بنو اسرائیل پر مسلط کیا گیا، سو جب یہ کسی علاقہ میں ہو تو وہاں سے اس سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی جگہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔“

[5775] ٩٥-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ

[5773] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٣٣)

[5774] تقدم تخريجه برقم (٥٧٣٣)

[5775] تقدم تخريجه برقم (٥٧٣٣)

رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِى اِسْرَآئِيلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا))

[5775] ۔حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہنے لگے، اس کے بارے میں میں تمہیں بتاتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک عذاب اور دکھ ہے، جو اللہ نے بنو اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے کچھ لوگوں پر بھیجا، سو جب تم کسی زمین میں اس کا پایا جانا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ تمہارے علاقہ میں پڑ جائے تو اس سے بھاگتے ہوئے، نہ نکلو۔''

[5776] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[5776] ۔یہی روایت امام صاحب کو تین اور اساتذہ نے سنائی۔

[5777] ۹۶۔(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سعد
عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ))

[5777] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درد یا بیماری ایک عذاب ہے، جس سے تم سے پہلی بعض امتوں کو دکھ پہنچایا گیا، پھر بعد میں زمین میں رہ گیا، سو کبھی آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے تو جس نے کسی زمین میں اس کا پایا جانا سن لیا تو وہ وہاں نہ جائے اور جو ایسی زمین میں رہتا ہو، جہاں یہ وباء ہے تو اس سے فرار اختیار کرتے ہوئے، بالکل نہ نکلے۔''

[5778] (. . .)و حَدَّثَنَاه اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[5776] تقدم تخريجه برقم (٥٧٣٣)
[5777] تقدم تخريجه برقم (٥٧٣٣)
[5778] تقدم تخريجه برقم (٥٧٣٣)

[5778]۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

[5779] ۹۷۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیّ عَنْ شعبة عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِی اَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِی عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)) قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ اَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ اُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكُمْ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)) قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ آنْتَ سَمِعْتَ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ

[5779]۔حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں تھے تو مجھے پتہ چلا کوفہ میں طاعون پڑ گیا ہے تو مجھے عطاء بن یسار اور دوسروں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''جب تم کسی علاقہ میں ہو اور وہاں یہ پڑ جائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب تمہیں پتہ چل جائے کہ وہ کسی علاقہ میں ہے تو وہاں نہ جاؤ'' میں نے پوچھا، یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا یہ حدیث عامر بن سعد بیان کرتے ہیں، میں ان کے ہاں گیا تو بتایا گیا، وہ موجود نہیں ہے تو میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد کو ملا اور اس کے بارے میں اس سے پوچھا؟ اس نے کہا، میری موجودگی میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''یہ درد، رجز ہے یا عذاب ہے، یا عذاب کا باقی حصہ ہے، جس سے تم سے پہلے لوگوں کو دکھ پہنچایا گیا، لہٰذا اگر یہ ایسے علاقہ میں ہو، جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے نکلو نہیں اور جب تمہیں پتہ چلے کہ وہ کسی زمین (علاقہ) میں ہے تو وہاں نہ جاؤ'' حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ابراہیم سے کہا، کیا آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سناتے سنا ہے اور وہ انکار نہیں کر رہے تھے؟ اس نے کہا، ہاں۔

[5780] (. . .)و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ فِی اَوَّلِ الْحَدِيثِ

[5779] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: ما یذکر فی الطاعون برقم (٥٧٢٨) انظر (التحفة) برقم (٨٤) وبرقم (٣٨٤١)

[5780] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٧٤٠)

[5780]۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی، لیکن عطاء بن یسار والا ابتدائی واقعہ بیان نہیں کیا۔

[5781] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حبيب عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ

[5781]۔امام صاحب یہی روایت، ابراہیم بن سعد، سعد بن مالک، خزیمہ بن ثابت اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بیان کرتے ہیں۔

[5782] (. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حبيب عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5782] ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اسامہ بن زید اور سعد رضی اللہ عنہما دونوں بیٹھے باہمی گفتگو کر رہے تھے تو دونوں نے، رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[5783] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِى الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى ثابت عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5783]۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

[5784] ۹۸۔(۲۲۱۹)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نوفل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ

[5781] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٠)
[5782] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٠)
[5783] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٠)
[5784] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: ما يذكر فی الطاعون برقم (٥٧٢٩) وابو داود فی (سننه) فی الجنائز باب: الخروج من الطاعون برقم (٣١٠٣) انظر (التحفة) برقم (٩٧٢١)

بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ**)) قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ

[**5784**]۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب شام جانے کے لیے نکلے، جب سرغ نامی جگہ پر پہنچے، انہیں لشکروں کے کمانڈر، ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہیں بتایا، شام میں وباء پھیل چکی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا کر لاؤ تو میں نے ان کو بلایا، سو انہوں نے ان سے مشورہ طلب کیا اور انہیں بتایا، شام میں وباء پھیل چکی ہے، ان میں اختلاف ہو گیا، بعض نے کہا، آپ ایک مقصد کی خاطر نکلے ہیں، اس لیے ہم اس سے آپ کی واپسی مناسب خیال نہیں سمجھتے اور بعض نے کہا آپ کے ساتھ بہترین لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں ہمارے خیال میں آپ انہیں، اس وبائی علاقہ میں نہ لے جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر انہوں نے کہا، میرے پاس انصار کو بلا لاؤ، میں نے ان کو ان کے پاس بلا لایا تو انہوں نے ان سے مشورہ طلب کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کی راہ اپنائی اور ان کی طرح اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس سے چلے

جاؤ، پھر کہا، میرے پاس فتح مکہ کے وقت ہجرت کرنے والے قریش کے عمر رسیدہ اشخاص کو بلاؤ، سو میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو شخصوں نے بھی اختلاف نہ کیا، سب نے کہا، ہم سمجھتے ہیں، آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انہیں اس وبائی علاقہ میں نہ لے جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا، میں کل صبح سواری پر سوار ہو جاؤں گا، اس لیے تم بھی سوار ہو جانا، اس پر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے کاش! کسی اور نے یہ کہا ہوتا، اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کو پسند نہیں کرتے تھے، ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں، بتایئے، اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایسی وادی میں اتریں، جس کے دو کنارے ہوں، ایک کنارہ سرسبز وشاداب ہو اور دوسرا خشک، بنجر اور ویران، کیا ایسے نہیں ہے، اگر آپ سرسبز وشاداب کنارے میں چرائیں گے تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اور اگر بنجر اور ویران کنارے سے چرائیں گے تو یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہوگا؟ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ اپنی کسی ضرورت کی بنا پر غائب تھے تو انہوں نے کہا، میرے پاس اس کے بارے میں یقینی علم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جب تم اس کا کسی علاقہ میں پڑنا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ ایسے علاقہ میں پڑ جائے، جہاں تم ہو تو اس سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو۔'' اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، (کہ ان کی رائے حدیث کے مطابق تھی) پھر واپس روانہ ہو گئے۔

مفردات الحدیث ❶ **وَبَاء**: اس سے مراد، طاعون عمواس ہے، جو ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں شام میں پڑا، صفر کے آخر میں ختم ہو گیا، عمواس پھر پڑ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ربیع الاول میں نکلے، جب شام کے قریب حجاز کے آخری علاقہ سَرْغ میں پہنچے تو حضرت ابوعبیدۃ، خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن عاص، جو الگ الگ ایک علاقہ کے لشکر کے کمانڈر تھے اور کمانڈر ان چیف، حضرت ابوعبیدہ تھے، نے بتایا، طاعون تو شدت اختیار کر چکا ہے۔ ❷ **مشيخة قريش من مهاجرة الفتح**: وہ عمر رسیدہ لوگ جو فتح مکہ کے بعد، مدینہ چلے گئے تھے، اگرچہ شرعی رو سے یہ ہجرت نہ تھی، لیکن اپنا علاقہ چھوڑنے کی بنا پر اس کو ہجرت سے تعبیر کیا، مقصد یہ ہے صرف ان قریشی سرداروں کو بلایا، جو فتح مکہ کے بعد مدینہ چلے گئے تھے، جو مکہ میں رہ گئے تھے، ان کو نہیں بلایا۔ ❸ **أفرارا من قدر الله**: کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں، اللہ کی مشیت اور اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، اس لیے ہمیں وباء میں گرفتار ہونے سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ ❹ **لو غيرك قالها، يا ابا عبيدة**: اے ابوعبیدہ! اے کاش، کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی، آپ جیسے جلیل القدر صحابی، جو علم و ذہانت سے متصف ہے، کا یہ کہنا، انتہائی تعجب انگیز اور باعث حیرت ہے، یا جس مسئلہ میں اہل حل وعقد اور تجربہ کار لوگوں کی اکثریت متفق ہو چکی ہے، کوئی اور اس کی مخالفت کرتا تو میں اس کو سزا دیتا، لیکن آپ جیسے صاحب علم وفضل اور اپنے معتمد کو کیا کہوں؟

5 وکان عمر یکسرۃ خلافۃ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی ذہانت و فطانت اور اہلیت کی بنا پر، ان کی رائے کو نظر انداز کرنا پسند نہیں کرتے، یا مشورہ کے بعد ایک رائے قائم ہو جانے کے بعد، ان کی مخالفت ان کو پسند نہ آئی، کیونکہ انہوں نے یہ رائے مشورہ کرنے کے بعد، پوری سوچ و بچار سے قائم کی تھی، ان کی انفرادی رائے نہ تھی۔
6 نفر من قدر اللّٰہ الیٰ قدر اللّٰہ: حزم و احتیاط یا حفاظتی تدابیر اختیار کرنا بھی اللہ کی تقدیر یا حصہ ہے، یہ تقدیر کا توکل کے منافی نہیں ہے، اسباب و وسائل اپنانے کی تلقین شریعت کا حکم ہے۔ 7 عُدْوَتان: عُدْوَة: وادی کا بلند کنارہ، خَصْبَة: سرسبز و شاداب، جَدْبَة، بنجر، بے آب و گیاہ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ضرورت کے تحت سربراہ حکومت، اپنے مستقر سے، کسی دوسرے علاقہ کے حالات کا مشاہدہ کرنے، مظلوم کی فریاد رسی، اہل ضرورت کی ضرورت پوری کرنے اور اہل فساد کا استیصال کرنے کے لیے جا سکتا ہے اور اسے پیش آمدہ مسائل میں اہل حل و عقد یا اصحاب رائے سے مشورہ کرنا چاہیے اور اس کی روشنی میں کسی حتمی رائے پر پہنچ کر اس کو عملی جامہ پہنانا چاہیے اور اہل علم و فضل کی قدر کرنی چاہیے اور ان سے ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق سلوک کرنا چاہیے اور اپنی رائے کے دفاع میں دلیل و برہان سے کام لینا چاہیے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا توکل یا تقدیر کے منافی نہیں ہے، کیونکہ تدابیر کا اہتمام بھی مشیت الٰہی پر موقوف ہے، اس کے بغیر انسان حزم و احتیاط کا راستہ اختیار نہیں کر سکتا، اگر انسان سرسبز و شاداب علاقہ میں اپنے مویشی چراتا ہے تو یہ بھی اللہ کی مشیت اور اجازت سے ہے اور اگر خشک یا بنجر علاقہ میں چرائے گا تو یہ بھی اللہ کی منشا اور اجازت سے ہوگا، اللہ کی منشا یا اجازت کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا، اس لیے تمام امور میں جائز اسباب و وسائل یا ذرائع اختیار کر کے نتائج اللہ کے سپرد کرنا چاہیے، یہ نہیں ہے کہ طاعون زدہ علاقہ میں جانے والا ضرور مر جائے گا اور وہاں سے بھاگنے والا ضرور بچ جائے گا اور بھاگنا ہی اس کی موت کا باعث نہیں بنے گا، انسان کو صحیح رائے قائم کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے، اس لیے اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

[5785] ۹۹۔(. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ اَيْضًا اَرَاَيْتَ اَنَّهُ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

[5785]۔امام صاحب کے تین اور اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

[5785] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٤٥)

نے اسے یہ بھی کہا، بتایئے، اگر وہ سرسبز و شاداب جگہ کو چھوڑ کر بے آب و گیاہ، بنجر علاقہ میں مویشی چرائے، کیا تم اسے عاجز و بے بس قرار دو گے؟ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں، کہا تو تب چلئے تو حضرت عمر روانہ ہو گئے، حتی کہ مدینہ پہنچ گئے اور کہنے لگے، یہی محل اور موقع ہے، ان شاء اللہ۔

فائدہ :...... اگر ایک انسان سرسبز و شاداب جگہ کو چھوڑ کر بنجر علاقہ میں مویشی چراتا ہے تو لوگ اس کو عاجز یا بے بس اور مجبور سمجھ کر طعن و تشنیع اور ملامت سے باز نہیں آئیں گے، بلکہ اس پر تنقید و تبصرہ کریں گے تو میں اپنی رعایا کے مفادات کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں اور ان کے لیے حزم و احتیاط اپنانے سے بے بسی اور مجبوری کا اظہار کیسے کر سکتا ہوں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو تسلیم کر لیا اور کہنے لگے چلو، جس سے معلوم ہوا، صاحب رائے کو ہر حالت میں اپنے رائے پر اڑنا نہیں چاہیے، اگر دوسروں کی رائے درست ہو تو اس کو خندہ پیشانی سے تسلیم کر لینا چاہیے۔

[5786] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

[5786]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ سے سنائی۔

[5787] ١٠٠ ۔(. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

[5787]۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے تو جب سرغ مقام پر پہنچے، انہیں اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھیل چکی ہے تو انہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''جب تم کسی علاقہ میں اس کا ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے

[5786] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٥)

[5787] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: ما يذكر في الطاعون برقم (٥٧٣٠) وفي الحيل باب: ما يكره من الاحتيال في الفرار من الطاعون برقم (٦٩٧٣) انظر (التحفة) برقم (٩٧٢٠)

علاقہ میں پڑ جائے تو اس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔'' اس وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرغ مقام سے واپس لوٹ آئے، حضرت سالم بن عبداللہ کہتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرف عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی کے سبب لوگوں کو واپس لائے تھے۔

فائدہ:...... حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے، حضرت عمر کے عزم میں پختگی حدیث سننے سے ہی پیدا ہوئی، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، حضرت عمر نے واپسی پر ندامت کا اظہار کیا تو ممکن ہے جب جلدی وباء ختم ہوگئی تو انہیں خیال پیدا ہوا ہوگا، اگر میں سرغ میں ٹھہرا رہتا اور وباء کے خاتمہ کے بعد شام چلا جاتا تو میں نے جس مقصد کے لیے سفر کیا تھا، وہ بھی پورا ہو جاتا اور حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے، یہ نہیں ہے کہ ان کی رائے بدل گئی تھی اور وہ وبائی علاقہ میں جانا درست سمجھنے لگے تھے۔

٣٣...... بَاب: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ

باب ٣٣: بیماری کا متعدی ہونا، بدشگونی، الو، صفر، ستاروں کے سبب بارش ہونا اور چڑیل کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے

[5788] ١٠١ـ(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عبدالرحمن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ**)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ ((**فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ**))

[5788]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''عدویٰ، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔'' تو ایک اعرابی نے کہا، اے اللہ کے رسول! تو کیا وجہ ہے، اونٹ، ریگستان میں، ہرن کی طرح چاق و چوبند ہوتے ہیں تو ایک خارشی اونٹ آ کر تمام کو خارشی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے کو کس نے بیماری لگائی؟''

فوائد:...... ❶ لا عدویٰ: کوئی بیماری ایک مریض سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی، یہاں قابل غور

[5788] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٧٢)

بات اسباب ظاہرہ کی تاثیر یا اشیاء کے خواص اور تاثیرات ہیں کہ کیا وہ علت تامہ ہیں، جن کے پائے جانے سے معلول کا پایا جانا یا نتائج واثرات کا ظہور یقینی وقطعی ہے اور ان نتائج واثرات کا اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے کوئی تعلق نہیں ہے، یا اسباب ظاہرہ، علت تامہ نہیں ہیں اور اشیاء کے خواص و تاثیرات کے نتائج و اثرات یقینی اور قطعی نہیں ہیں، اصل علت العلل اللہ کی منشا اور ارادہ ہے، وہ چاہے تو معلول ظاہر ہوتا ہے اور اسباب ظاہرہ مؤثر بنتے ہیں، اشیاء کے خواص اور اثرات ظہور پذیر ہوتے ہیں اور یہ محض علامات اور امارات ہیں، اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، اہل جاہلیت کا عقیدہ یہ تھا کہ اسباب ظاہرہ علت تامہ ہے اور علت اور معلول ایک دوسرے کے لیے لازم ہیں، اللہ کے ارادہ اور مشیت کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس طرح اشیاء کے خواص و تاثیرات کے نتائج اور اثرات یقینی ہیں، وہ محض علامت یا نشانی نہیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس عقیدہ کی بیخ کنی کی ہے کہ اصل مؤثر اور علت العلل اللہ کی مشیت اور ارادہ ہے، اس کو معلل یا غیر مؤثر قرار دینا شرک اور کفر ہے، اس لیے بیمار کا تندرست کے ساتھ اختلاط و امتزاج، بیماری کے جراثیم یا وائرس کے منتقل ہونے کا ایک ظاہری سبب ہے، جس کا اثر اللہ کی مشیت اور ارادہ پر موقوف ہے، اس کے ارادہ کے بغیر کوئی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی، اس لیے آپ نے یہ حکم دیا کہ طاعون زدہ علاقہ میں نہ جاؤ، بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ، کوڑھی سے بھاگو، تاکہ اسباب ظاہرہ کو بالکلیہ نظر انداز نہ کر دیا جائے، اور خود آپ نے کوڑھی کے ساتھ کھایا بھی ہے، تاکہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اسباب کی تاثیر قطعی ہے، اللہ کی مشیت اور ارادہ پر موقوف نہیں ہے اور بقول بعض، جراثیم اور وائرس کے انتقال کی کوئی حیثیت یا حقیقت نہیں ہے، جس طرح پہلے تندرست کو بیماری لگی ہے، دوسرے کو بھی اللہ کی مشیت اور ارادہ سے لگی ہے، اس لیے آپ نے اعرابی کے جواب میں فرمایا، پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی اور آپ نے طاعون زدہ علاقہ میں جانے، بیمار کر تندرست کے پاس نہ لے جانے اور کوڑھی سے بھاگنے کا حکم اس لیے دیا کہ اگر ان کو اللہ کے ارادہ اور مشیت سے بیماری لگ گئی تو وہ بیماری کے متعدی ہونے کے شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہو جائیں گے اور اس سے باہمی نفرتوں اور کدورتوں میں اضافہ ہوگا، اس غلط عقیدہ سے بچانے کے لیے آپ نے حفاظتی تدابیر یا پرہیز و اجتناب برتنے کا حکم دیا، خلاصہ کلام یہی ہے کہ اصل مؤثر اور علت العلل اللہ تعالیٰ ہے، کسی چیز کا اثر یا خاصہ ذاتی نہیں ہے، اللہ کا پیدا کردہ ہے، اس کے ارادہ اور مشیت کے بغیر کوئی اثر، نتیجہ، یا خاصہ ظاہر نہیں ہوسکتا، کوئی علت اپنا معلول پیدا نہیں کرسکتی۔

عدوی: بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حقیقت نہیں تفصیل کے لیے دیکھیے۔ (منة المنعم ج۳ ص۴۶۷)

لا صفر: صفر کی کوئی حقیقت نہیں، یعنی (ا) محرم کو صفر بنانا، درست نہیں۔ یا

(ب) اہل جاہلیت کی یہ بات درست نہیں ہے کہ صفر ایسے کسی جاندار یا کیڑوں کا نام ہے، جو پیٹ میں ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے بھوک لگتی ہے اور بعض دفعہ انسانوں کے قتل کا باعث بن جاتے ہیں۔ یا

(ج) پیٹ کی کوئی بیماری ایسی نہیں جو دوسرے کی طرف منتقل ہو سکے اور اس کو صفر کا نام دیا جا سکے۔ یا
(د) صفر کو منحوس خیال کرنا درست نہیں ہے۔

لا هامة: هامه کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یعنی (۱) مقتول کا اگر انتقام اور بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی کھوپڑی قبر کے گرد چکر لگا کر یہ نہیں کہتی، مجھے پلاؤ، مجھے پلاؤ، یعنی میرا انتقام اور بدلہ لو۔ (۲) کسی گھر میں الو کا آ بیٹھنا، گھر کے مالک یا کسی عزیز کی موت کی خبر دینا نہیں ہے، (۳) مردہ کی ہڈیاں، الو بن کر پرواز نہیں کرتیں اور عدوی نامی جانور کی کوئی حقیقت نہیں۔

[5789] ۱۰۲۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

[5789] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدوی، بدشگونی، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔'' تو ایک اعرابی نے کہا، اے اللہ کے رسول! یعنی مذکورہ بالا سوال نقل کیا۔

فائدہ: ...... لا طیرۃ: بدشگونی اور بدفالی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جس کی ابتداء اس طرح ہوئی تھی کہ اہل جاہلیت کا کوئی فرد جب سفر پر جانا چاہتا تو وہ اگر دیکھتا پرندہ اس کی دائیں جانب اڑ کر گیا ہے تو وہ اس پرندہ کو سانح کا نام دیتا اور باعث برکت سمجھ کر سفر جاری رکھتا اور اگر پرندہ بائیں جانب اڑ کر جاتا تو وہ اسے بارح کا نام دیتا اور باعث نحوست خیال کر کے سفر ختم کر دیتا۔

[5790] ۱۰۳۔(. . .)و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا عَدْوٰى فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ))

[5789] تقدم

[5790] طريق عبدالله بن عبدالرحمن الدارمي اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: لا عدوىٰ برقم (۵۷۷۳) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۸۹) وطريق السائب بن يزيد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۸۰۱)

[5790] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں ہے۔'' تو ایک اعرابی کھڑا ہوا، آگے مذکورہ بالا سوال ہے اور سائب بن یزید، نمر کی بہن کے بیٹے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عدویٰ، صفر اور ھامہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔''

[5791] ١٠٤ ـ(٢٢٢١) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)) قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ ((لَا عَدْوٰى)) وَأَقَامَ عَلَى ((أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)) قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا عَدْوٰى فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)) فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا عَدْوٰى)) فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ

[5791] ۔ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں،'' اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیمار جانوروں والا اپنے جانور تندرست جانوروں کے پاس نہ لے جائے۔'' ابو سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، مذکورہ بالا دونوں حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے، پھر بعد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لا عدویٰ سے خاموش ہو گئے اور ''بیمار اونٹوں کا مالک تندرست اونٹوں میں نہ لے جائے'' پر قائم رہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد حارث بن ابی ذباب نے پوچھا، اے ابو ہریرہ! میں آپ سے اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث سنا کرتا تھا، جس سے آپ خاموش ہو چکے ہیں، آپ بیان کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدویٰ، کوئی مرض متعدی نہیں ہے۔'' تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے جاننے سے انکار کر دیا اور کہا، ''بیمار اونٹوں کا مالک، تندرست اونٹوں میں نہ لے جائے''

[5791] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٢٧)

تو حارث نے ان کی بات کو صحیح نہ سمجھا، حتی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور حبشی زبان میں کچھ کہا اور حارث سے پوچھا، کیا جانتے ہو، میں نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا، نہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے کہا، میں اس سے انکار کرتا ہوں، (تو تم کیوں اصرار کرتے ہو) ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے اپنی زندگی کی قسم! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لا عدویٰ، متعدی بیماری کوئی نہیں،'' تو میں نہیں جانتا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے، یا ایک حدیث سے دوسری منسوخ کر دی۔

مفردات الحدیث ❶ لا یورد ممرض علی مصح: مُمْرِضٌ، بیمار اونٹوں کا مالک۔ ❷ مُصِحٌّ: تندرست اونٹوں والا، یہاں مفعول محذوف ہے، یعنی اِبلہ: کہ بیماری اونٹوں والا اپنے اونٹ تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ لے جائے۔

فائدہ:...... ان دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، جیسا کہ شروع میں ہم بیان کر چکے ہیں، اس لیے ناسخ ومنسوخ کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور لا عدوی والی حدیث حضرت سائب بن یزید، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے، اس لیے حضرت ابو ہریرہ کا بھول جانا، اس حدیث کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا اور جمہور علماء کے نزدیک راوی اگر روایت بھول جائے تو اس کی صحت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور حضرت ابو ہریرہ کا ایک دو روایات کو بھول جانا، ان کے اس دعویٰ کے منافی نہیں ہے کہ میں اللہ کے رسول کی دعا کے نتیجہ میں کوئی حدیث نہیں بھولا، کیونکہ ان ہزاروں احادیث میں ایک دو روایات کا بھولنا کوئی تعجب انگیز نہیں ہے اور نہ یہ ان کے دعویٰ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جبکہ ان کو بعد میں یاد بھی آ گئی تھیں کیونکہ انہوں نے اپنی ساری حدیثیں لکھوا تھیں۔

[5792] ١٠٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ ((لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

[5792] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی بیان کرتے، ''بیمار اونٹوں کا مالک تندرست اونٹوں کے مالک کے ہاں اپنے اونٹ نہ لے جائے۔''

[5792] تقدم تخريجه في السلام باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها برقم (٥٧٥٠)

[5793] (...) حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5793]۔ امام صاحب کو یہ روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5794] ۱۰۶۔(۲۲۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ ابيه
عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى ((وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ))

[5794]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''متعدی بیماری، الو، صفر اور پخھتر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔''

فائدہ:...... لا نَوْ: ایک ستارے کا غروب ہونا اور اس کے مقابل کا طلوع ہونا بارش برسنے کا سبب یا باعث نہیں ہے، یا اس کا بارش برسانے میں کوئی دخل نہیں ہے، ہاں وہ بارش برسنے کا وقت یا علامت ہو سکتا ہے، بارش برسانے والا اللہ ہی ہے، اس لیے آپ نے پخھتر کی طرف بارش کی نسبت کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

[5795] ۱۰۷۔(۲۲۲۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزبير
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ

[5795]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدوی، طیرہ اور غول کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔''

فائدہ:...... لا غُول: عربوں کا یہ نظریہ تھا کہ جنگلوں میں چڑیلیں لوگوں کو نظر آتی ہیں، جو مختلف شکلیں بنا لیتی ہیں، لوگوں کو راستہ سے بہکا کر ہلاک کر دیتی ہیں تو آپ نے ان کے اس کردار اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں کہا، جنیوں میں چڑیل یا ڈائن نامی کوئی چیز نہیں ہے، کیونکہ سرکش جنیوں کو چڑیل یا ڈائن کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لیے بعض احادیث میں آیا ہے، جب غُول جمع غِیلان کا ظہور ہو تو اذان کہو، اللہ کے ذکر سے ان کے شر سے محفوظ ہو جاؤ۔

[5793] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: لا عدوىٰ برقم (۵۷۷۳) انظر (التحفة) برقم (۱۵۱۶۱)
[5794] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۹۹)
[5795] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۳۸)

[5796] ۱۰۸-(...)و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزبير

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ))

[5796]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عدوی، غُول اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے"

[5797] ۱۰۹-(...)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ)) وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ ((وَلَا صَفَرَ)) فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هٰذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ

[5797]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''عدوی، صفر اور غول کچھ نہیں۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے شاگردوں کو صفر کی یہ تفسیر بتائی کہ اس سے مراد پیٹ ہے تو جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیسے؟ انہوں نے کہا، پیٹ کے کیڑوں کو کہا جاتا ہے، انہوں نے غُول کی وضاحت نہیں کی، ابو زبیر نے کہا، یہ رنگ تبدیل کرنے والی چڑیل، جو مسافروں کو راہ سے بھڑکاتی ہے، جس سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

۳۴...... بَاب: الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ

باب ٣٤: بدشگونی، نیک شگون اور جن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

[5798] ۱۱۰-(۲۲۲۳)و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قِيلَ)) يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ))

[5796] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۹۷)

[5797] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۵۸)

[5798] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الطيرة برقم (۵۷۵٤) وفي باب: الفال برقم (۵۷۵۵) انظر (التحفة) برقم (۱٤۱۱۰)

[5798] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا،''طِیَــرَة (بدشگونی) کی کوئی حقیقت نہیں، نیک شگون اچھی چیز ہے'' پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! نیک شگون (فال) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:''اچھا بول، جوتم میں سے کوئی سنتا ہے۔''

فائدہ:...... طِــیَــرة سے بدشگونی اور نیک شگون دونوں لیتے ہیں، اس لیے فرمایا، شگون کا اچھا حصہ نیک شگون ہے، جو انسان اچھا بول سن کر محسوس کرتا ہے، مثلاً کوئی انسان بیمار ہے تو وہ یا سالم، اے سالم، سن کر تندرستی اور سلامتی کا شگون لے، کوئی ضرورت مند ہے، وہ یا نجیح، یا واجد، یا راشد، وغیرہ سن کر مقصد پورا ہونے یا ضرورت پوری ہونے کا شگون لے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ہے اور اس کی رحمت اور خیر کا امیدوار ہونا ہے اور بدشگونی اللہ کی رحمت وخیر سے مایوسی اور ناامیدی ہے، جو ناپسندیدہ چیز ہے۔

[5799] (. . .)و حَـدَّثَـنِـی عَبْدُ الْـمَـلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَـدَّثَـنِی عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍح و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَان اَخْبَـرَنَـا شُـعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِی حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِی حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ

[5799] ۔امام صاحب کو یہی روایت ان کے دو اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی۔

[5800] ۱۱۱ ـ(۲۲۲٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا

عَـنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا عَـدْوٰی وَلَا طِيَـرَةَ وَيُـعْجِبُنِی الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ))

[5800] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''متعدی بیماری اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور مجھے نیک شگون پسند ہے، جو اچھے بول اور پسندیدہ بات سے لیا جاتا ہے۔''

[5801] ۱۱۲ـ(. . .)و حَـدَّثَـنَـاه مُـحَـمَّـدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يحدث

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِی الْفَالُ)) قَالَ قِيلَ

[5799] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۷۵۹)

[5800] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۲۱)

[5801] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: لا عدوی برقم (۵۷۷۳) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: من كان يعجبه الفال ويكره الطيرة برقم (۳۵۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۹)

وَمَا الْفَالُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ))

[5801] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی متعدی بیماری نہیں، نہ بدشگونی اور بدفالی ہے اور نیک شگون کو پسند کرتا ہوں'' آپ سے پوچھا گیا، نیک فال، اچھا شگون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پاکیزہ بول سے پیدا ہونے والا اچھا خیال۔''

[5802] ۱۱۳۔(۲۲۲۳)و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سيرين

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ))

[5802] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی متعدی بیماری نہیں، نہ بدفالی ہے اور میں اچھا فال پسند کرتا ہوں۔''

[5803] ۱۱۴۔(...)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرين

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ

[5803] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ الو کی کوئی حقیقت ہے اور نہ براشگون ہے اور میں اچھا، نیک شگون پسند کرتا ہوں۔''

[5804] ۱۱۵۔(۲۲۲۵)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ))

[5804] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔''

[5802] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٧٧)

[5803] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٥٦)

[5804] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: ما يتقى من شوم المراة برقم (٥٠٩٣) وفی الطب باب: لا عدوى برقم (٥٧٧٢) وابو داود فی (سننه) فی الطب باب: فی الطيرة برقم (٣٩٢٢) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی الشوم برقم (٢٨٢٤) والنسائی فی (المجتبى) فی الخيل باب: فی شوم الخيل برقم (٣٠٧١) انظر (التحفة) برقم (٦٦٩٩)

[5805] ١١٦ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عمر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ))

[5805] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں ہے اور نہ براشگون ہے، نحوست صرف تین چیزوں میں ہے، عورت، گھوڑا اور گھر۔“

[5806] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزهرى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

[5806]۔امام مسلم نے مختلف اساتذہ کی چھ سندوں سے یہی حدیث بیان کی ہے، لیکن یونس بن یزید کے سوا کسی نے عدوی اور طیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ:...... تین چیزیں، جن سے انسان کو طویل مدت کے لیے واسطہ پڑتا ہے اور روزانہ ان کی بار بار ضرورت پیش آتی ہے، اگر وہ انسان کے مزاج وطبع کے ساتھ سازگار نہ ہوں تو وہ انسان کے لیے کلفت اور پریشانی کا باعث بنتی ہیں اور انسان بار باران سے رنج اور الم محسوس کرتا ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ”یہ طویل رنج وکلفت اور بار بار کی مشقت گھر، بیوی اور گھوڑے ہی سے پہنچتی ہے، اس لیے حدیث میں یہاں مراد نحوست نہیں ہے، بلکہ مشقت اور کلفت ہے، اس لیے ایک اور حدیث میں ہے، تین چیزیں ابن آدم کے لیے سعادت یا شقاوت کا باعث بنتی ہیں، نیک بیوی، اچھا گھر اور اچھی سواری، باعث سعادت ہے، بری عورت، برا گھر اور بری سواری، باعث شقاوت ہے۔

[5805] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٧٦٥)

[5806] طريق يحيى بن يحيى عن سفيان اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الخيل، باب: شوم الخيل برقم (٣٥٧٠) انظر (التحفة) برقم (٦٨٢٦) وطريق عبدالملك بن شعيب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٨٩٢) وطريق يحيى بن يحيى عن بشر اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: ما يكون فيه اليمن والشوم برقم (١٩٩٥) انظر (التحفة) برقم (٦٨٦٤) وطريق عبدالملك بن عبدالرحمن الدارمى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: ما يذكر من شوم الفرس برقم (٢٨٥٨) انظر (التحفة) برقم (٦٨٣٨)

[5807] ۱۱۷-(...)و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ))

[5807] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر نحوست میں کچھ حقیقت ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔''

فائدہ:......ان یکن من الشوم شئی حق: اگر نحوست کی کوئی حقیقت ہوتی تو وہ ان تین چیزوں میں پائی جاتی، جو انسان کے لیے کلفت اور مشقت کا باعث بن سکتی ہیں، جب کہ ان میں بھی نحوست موجود نہیں ہے تو اور کہاں ہو سکتی ہے۔

[5808] (...)و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ

[5808] ۔امام صاحب کے اور استاد یہی روایت سناتے ہیں، لیکن وہ حق کا لفظ بیان نہیں کرتے۔

[5809] ۱۱۹-(...)و حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ))

[5809] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر شوم (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، گھر اور بیوی میں ہوتی۔''

[5810] ۱۱۹-(۲۲۲۶)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حازم عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ))

[5807] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٦٧)

[5808] تقدم تخريجه برقم (٥٧٦٧)

[5809] تقدم تخريجه برقم (٥٧٦٧)

[5810] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: ما يتقى من شوم المراة وقوله تعالى: ﴿ان من ازواجكم واولادكم عدو لكم﴾ برقم (٥٠٩٥) وفي الجهاد والسير باب: ما يذكر من ←

[5810] ۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ہوتی تو بیوی، گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔'' یعنی نحوست۔

[5811] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5811] ۔امام صاحب کے ایک اور استاد یہی روایت سناتے ہیں۔

[5812] ۱۲۰ـ(۲۲۲۷) و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنْ كَانَ فِىْ شَىْءٍ فَفِى الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ))

[5812] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھر، خادم اور گھوڑے میں ہوتی۔''

فائدہ:......گھر، بیوی اور گھوڑے کی طرح نوکر سے بھی مسلسل اور طویل مدت تک واسطہ پڑتا ہے اور وہ اگر ان کی طبیعت اور مزاج کو نہ سمجھتا ہو یا کام کاج میں دلچسپی نہ رکھتا ہو، یا بددیانت ہو تو وہ بھی انسان کے لیے انتہائی دکھ اور رنج والم کا باعث بنتا ہے اور جب تک ان چیزوں سے جان نہیں چھوڑتی، انسان مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔''

۳۵...... بَاب: تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَاِتْيَانِ الْكُهَّانِ

باب ۳۵: کہانت اور کاہن کے پاس آنا جانا، ناجائز ہے

[5813] ۱۲۱ـ(۵۳۷)حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عوف
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِى الْكُهَّانَ قَالَ ((فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ((ذَاكَ شَىْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِىْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ))

← شوم الفرس برقم (۲۸۵۹) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: ما يكون فى اليمن والشوم برقم (۱۹۹۴) انظر (التحفة) برقم (٤٧٤٥)

[5811] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٥)

[5812] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الخيل باب: شوم الخيل برقم ۲۲۱٦/ ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۲٤)

[5813] تقدم تخريجه فى المساجد ومواضع الصلاة باب: تحريم الكلام فى الصلاة ونسخ ما كان من اباحته برقم (۱۱۹۹)

[5813] ۔حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! بہت سے کام ہیں، جو ہم جاہلیت کے دور میں کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''سو کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔'' میں نے کہا، ہم بدشگونی لیتے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے، جس کا تمہارے کسی کے دل میں وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو وہ تمہیں، تمہارے کام سے ہرگز نہ روکے۔''

فائدہ :......عرب میں کہانت کی تین صورتیں تھیں، (۱) کسی انسان کا کوئی جن دوست ہوتا، جو آسمانی خبریں سن کر آتا اور اپنے انسان دوست کو ان سے آگاہ کرتا، (۲) جن زمین کے اردگرد، دور اور نزدیک گھوم پھر کر کچھ باتیں معلوم کرتے اور ان سے اپنے انسانی دوست کو آگاہ کر دیتے، لیکن وہ ان میں سچ اور جھوٹ کی آمیزش کرتے، اس لیے ان کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا تھا، اس لیے آپ نے ان کی تصدیق سے منع فرما دیا۔ (۳) نجومی، بعض لوگوں میں اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا کر دیتا ہے، وہ اپنے تجربات اور کچھ قرآئن سے بعض پیشین گوئیاں کرتے ہیں اور کچھ ظاہری اسباب سے بھی استفادہ کرتے ہیں، ان کو عراف کا نام دیا جاتا ہے اور ان سب صورتوں کو کہانت کہا جاتا ہے، لیکن مستقبل کے حالات بتانے میں بھی یہ لوگ جھوٹ زیادہ بولتے ہیں، اس لیے آپ نے ان کی تصدیق کرنے اور ان باتوں پر عمل پیرا ہونے اور ان کے پاس جانے سے منع فرما دیا۔
آپ نے بدفال کو ایک خیالی اور تصوراتی چیز قرار دے کر اس پر عمل کرنے سے منع فرمایا۔

[5814] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ

[5814]۔امام مسلم اپنے مختلف اساتذہ کی چار سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ان میں امام مالک کی روایت میں، بری فال کا ذکر ہے، لیکن کہانت کا ذکر نہیں ہے۔''

[5815] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

[5814] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٧٧٤)
[5815] تقدم تخريجه برقم (٥٧٧٤)

عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يسار عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيكَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ))

[5815]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے تو جوان کے طریقہ کے مطابق لکیریں کھینچے گا وہ ٹھیک ہوگا۔''

فائدہ:...... ریت پر لکیریں کھینچ کر تخمین و تجرباتی باتوں کے ذریعہ حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، حضرت دانیال یا حضرت ادریس کو یہ علم معجزاتی طور پر ملا تھا اور کسی اور کے لیے یہ ممکن نہیں ہے، اس لیے ان کی موافقت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس طرح آپ نے ایک ناممکن چیز سے تشبیہ دے کر اس کی حرمت کی طرف اشارہ فرمایا، اسی کو علم رمل کا نام دیا جاتا ہے، کیونکہ لکیریں ریت میں کھینچتے ہیں، بعض حضرات کا خیال ہے، یہ علم معجزاتی طور پر چھ انبیاء کو دیا گیا تھا۔

[5816] ١٢٢۔(٢٢٢٨) و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ ابيه

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ))

[5816]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کاہن ہمیں بعض باتیں بتاتے تھے تو ہم ان کو درست پاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''وہ سچا بول، جن (فرشتوں سے) اچک لیتا تھا اور وہ اسے اپنے (کاہن) دوست کے کان میں ڈال دیتا اور وہ اس میں سو جھوٹ ملا دیتا۔''

[5817] ١٢٣۔(. . .) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ

[5816] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الكهانة برقم (٥٧٦٢) وفي الادب باب: قول الرجل للشي ليس بشي وهو ينوى انه ليس بحق برقم (٦٢١٣) وفي التوحيد باب: قراة الفاجر والمنافق واصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم برقم (٧٥٦١) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٤٩)

[5817] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٧٧)

عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ))

[5817]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔'' لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ بعض اوقات سچ بات بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جن سے حاصل کردہ بول ہوتا ہے، جن اسے اچک لیتا ہے اور اسے اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، جس طرح مرغ، قر قر کر کے مرغیوں کو دعوت دیتا ہے اور وہ اس میں سو سے زائد جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

[5818] (. . .)و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[5818]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے سناتے ہیں۔

[5819] ۱۲۴۔(۲۲۲۹)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا)) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ

[5818] تقدم تخريجه برقم (۵۷۷۷)

[5819] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ومن سورة سبا برقم (۳۲۲۴) انظر (التحفة) برقم (۱۵۶۱۲)

الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

[5819] ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک انصاری صحابی نے بتلایا، اس اثناء میں کہ وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ایک ستارہ پھینکا گیا اور اس کی روشنی پھیل گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''جاہلیت کے دور میں اس طرح تارہ ٹوٹتا تو تم کیا کہتے تھے؟'' انہوں نے جواب دیا، اصل حقیقت اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے، ہم کہتے تھے، آج رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے اور ایک عظیم آدمی فوت ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، اسے کسی کی موت یا کسی کی زندگی کے لیے نہیں پھینکا جاتا، یعنی کسی کی موت و حیات پر ستارہ نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا برکت والا رب، جس کا نام بلند و بالا ہے، جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں، پھر ان کے قریبی آسمان والے تسبیح پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ یہ تسبیح اس قریبی آسمان والوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر حاملین عرش سے قریب والے فرشتے ان حاملین عرش سے دریافت کرتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ انہیں جو اس نے فرمایا ہوتا ہے، اس سے آگاہ کرتے ہیں۔ تو آسمانوں والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتیٰ کہ خبر اس قریبی آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو جن چوری چھپے بات اچکتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں کی طرف پھینکتے ہیں اور انہیں ستارے پڑتے ہیں تو جو وہ صحیح صورت میں بتاتے ہیں، وہ حق ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں ملاوٹ کرتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ رُمِيَ بِنَجْمٍ: ستارہ ٹوٹتا محسوس ہوا ہے، گویا ستارہ مارا گیا ہے۔ ❷ سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْش: حاملین عرش سر تسلیم خم کرتے ہوئے اور اللہ کے حکم و فیصلے کو عیب و نقص سے مبرا مانتے ہوئے تسبیح کہتے ہیں۔ ❸ يُرْمَوْنَ بِه: اجرام فلکیہ یا آسمانی کواکب کے چھوٹے چھوٹے اجزاء شہاب ثاقب ہیں اور ان سے پھوٹنے والی روشنی، جو ان کی تیز رفتاری اور فضائی مادہ کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔ ❹ يَقْرِفُوْنَ: وہ ملاوٹ یا آمیزش کرتے ہیں اور اگر يَرْقَوْنَ ہو تو معنی ہوگا بڑھا چڑھا کے پیش کرتے ہیں، اس طرح اس میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں، گویا یزیدون اس کی تفسیر ہے۔

[5820] (. . .) و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو

[5820] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٨٠)

الْاَوْزَاعِیُّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ ح و حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ یَعْنِی ابْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ یُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِی رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِی حَدِیثِ الْاَوْزَاعِیِّ ((وَلٰكِنْ یَقْرِفُونَ فِیهِ وَیَزِیدُونَ)) وَفِی حَدِیثِ یُونُسَ ((وَلٰكِنَّهُمْ یَرْقَوْنَ فِیهِ وَیَزِیدُونَ)) وَزَادَ فِی حَدِیثِ یُونُسَ وَقَالَ اللّٰهُ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ [سباء: ٢٣] وَفِی حَدِیثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ ((وَلٰكِنَّهُمْ یَقْرِفُونَ فِیهِ وَیَزِیدُونَ))

[5820]۔امام صاحب یہی روایت اپنے اساتذہ کی تین سندوں سے بیان کرتے ہیں، اوزاعی کی روایت ہے، ''لیکن وہ اس میں ملاوٹ کرتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔'' یونس کی حدیث ہے، ''لیکن وہ اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔'' اور یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے، وہ پوچھتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا، وہ کہتے ہیں، جو کہا ٹھیک کہا۔'' (سباء، آیت نمبر ۲۳) اور معقل کی روایت میں اوزاعی کی طرح یَقْرِفُوْن فیه ویزیدون ہے۔ یونس کی طرح یَرْقَوْن نہیں ہے۔

[5821] ١٢٥۔(٢٢٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ صَفِیَّةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِینَ لَیْلَةً))

[5821]۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی بیوی سے بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عَرّاف کے پاس جا کر، اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے، اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

مفردات الحدیث

عَرّاف: جو گم شدہ یا چوری شدہ چیز کی جگہ بتاتا ہے یا جو کچھ اسباب و مقدمات سے بعض باتوں کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے، مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرتا ہے۔

فائدہ:...... اگر کوئی انسان عرّاف اور کاہن کی بات کی تصدیق کرتا ہے، اس پر عمل کرتا ہے تو اسے چالیس روز تک نماز کا اجر و ثواب اور اس کے فوائد و برکات حاصل نہیں ہوں گے، اگرچہ وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو جائے گا، اس لیے قبول سے مراد یہاں نماز کا صحیح اور درست نہیں ہے بلکہ درجہ قبولیت حاصل کرنا ہے۔

[5821] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣٨٤)

٣٦...... بَاب :اِجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ

باب ٣٦: کوڑھی وغیرہ سے اجتناب برتنا

[5822] ١٢٦ ـ(٢٢٣١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عطاء

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ))

[5822] ـ حضرت عمرو بن شرید رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ بنو ثقیف میں ایک کوڑھی زدہ آدمی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، ''ہم نے تیری بیعت لے لی ہے، لہٰذا واپس چلے جاؤ۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حفاظتی تدابیر اختیار کرنا اور سنگین بیماریوں سے اجتناب برتنا چاہیے اور اسباب ظاہری کو بالکل نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، اگرچہ وہ قطعی اور یقینی نہیں ہوتے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خود ایک کوڑھی کے ساتھ کھایا اور فرمایا، ''اللہ پر توکل اور اعتماد کر کے کھانا کھاؤ۔'' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ ایک آزاد کردہ غلام تھا، جو میری پلیٹ میں کھاتا تھا، میرے پیالہ میں پیتا تھا اور میرے بستر پر سو جاتا تھا یا آپ نے کمزور عقیدہ والے لوگوں کو غلط عقیدہ سے محفوظ رکھنے کے لیے احتیاطی طور پر کوڑھی کو دور رکھا۔

٣٧...... بَاب: كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

باب ٣٧: سانپوں اور دوسرے موذی جانوروں کو قتل کرنا

نوٹ:...... بعض نسخوں میں یہاں سے نئی کتاب کا آغاز ہو رہا ہے۔

[5823] ١٢٧ ـ(٢٢٣٢)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أبيه

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ

[5822] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيعة باب: بيعة من به عاهة برقم ١٥٠/ ٧ـ انظر (التحفة) برقم (٤٨٣٧)

[5823] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٠١٠)

[5823] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دھاری والے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ وہ نظر کو زائل کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

[5824] (. . .) و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الْاَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ

[5824] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، دم کٹے اور دو دھاری والے کا ذکر ہے۔

مفردات الحدیث ❶ ذو الطفتین: طُفْيه: کھجور کے پتوں کو کہتے ہیں، جو لمبے اور باریک ہوتے ہیں اور یہاں مراد سانپ کی پشت پر دو سفید دھاریاں ہیں۔ ❷ يلتمس البَصَر: وہ نظر اور بصارت کو تلاش کرتا ہے اور انسان کی نظر پر نظر ڈال کر، اس کی نظر زائل کر دیتا ہے اور بعض ناظر نامی سانپ، انسان کی آنکھوں پر نظر ڈال کر اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت کے تحت اس کو ہلاک کر دیتے ہیں یا اپنی سمیّت اور زہر کے سبب حاملہ کا حمل ساقط کر دیتے ہیں۔ ❸ الابتر: دم بریدہ یا چھوٹی دم والا۔

[5825] ۱۲۸ ۔(۲۲۳۳) و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عن ابيه رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

[5825] ۔حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں، ''سانپوں کو قتل کر دو، (خصوصاً) دو دھاری والے اور دم کٹے کو، کیونکہ یہ دونوں حمل گرا دیتے ہیں اور نظر زائل کر دیتے ہیں۔'' اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو سانپ بھی مل جاتا اس کو قتل کر دیتے، انہیں حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، جبکہ وہ ایک سانپ کا پیچھا کر رہے تھے تو کہا، گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

[5824] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۱۴)

[5825] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال برقم (۳۳۱۰) وبرقم (۳۳۱۱) وبرقم (۳۳۱۳) وفي المغازي باب: (۱۲) برقم (۱٤۰۱٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في قتل الحيات برقم (۵۲۵۲) وبرقم (۵۲۵۳) وبرقم (۵۲۵٤) وبرقم (۵۲۵۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۱٤۷) وبرقم (٦۸۲۱)

[5826] ۱۲۹ـ(. . .)و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ ((**اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى**)) قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنُرٰى ذٰلِكَ مِنْ سُمَّيْهِمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبيوت مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ ((إِنَّ)) رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

[5826] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے، ''سانپوں اور کتوں کو قتل کر دو، دو دھاری والے اور دم بریدہ کو قتل کر دو، کیونکہ یہ بینائی ختم کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔'' حضرت زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے خیال میں یہ ان کے زہر کا اثر ہے، اصل حقیقت اللہ جانتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، کچھ عرصہ میں ہر اس سانپ کو قتل کر دیتا رہا جس پر میری نظر پڑ جاتی، ایک دن میں ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا کہ اس دوران میرے پاس زید بن خطاب یا ابولبابہ گزرے، میں گھریلو سانپ کو بھگا رہا تھا تو اس نے کہا، ٹھہرو! اے ابوعبداللہ! میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے۔

[5827] ۱۳۰ـ(. . .)و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صالح كلهم عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَآنِي أَبُولُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((**اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ**)) وَلَمْ يَقُلْ((**ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ**))

[5826] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٦)

[5827] طريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: قوله تعالى: ﴿وبث فيها من كل دابة﴾ برقم (٣٢٩٧) انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٨) وطريق حسن الحلواني اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: قوله تعالى: ﴿وبث فيها من كل دابة﴾ برقم (٣٢٩٥) انظر (التحفة) برقم (٦٨٦٠)

[5827]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، فرق یہ ہے صالح کہتے ہیں، حتیٰ کہ مجھے ابولبابہ بن عبد المنذر اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے دیکھ لیا اور دونوں نے کہا، واقعہ یہ ہے، آپ نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے اور یونس کی حدیث میں ہے، ''سانپوں کو قتل کر دو۔'' یہ نہیں کہا، دو دھاری والے اور دم کٹے کو۔''

[5828] ۱۳۱۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ

[5828]۔ نافع سے روایت ہے کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی کہ ان کے لیے اپنے گھر میں دروازہ کھول دیں، اس سے وہ مسجد کے قریب ہو جائیں گے تو بچوں نے وہاں ایک سانپ کی کنج یا کینچلی پائی، اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اس کو تلاش کر کے قتل کر دو تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے قتل نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے، جو گھروں میں رہتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❊ جِنّان: جَانٌّ کی جمع ہے، سفید اور باریک یا دبلا پتلا سانپ۔

[5829] ۱۳۲۔(. . .)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ

[5829]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر قسم کے سانپ قتل کر دیتے تھے، حتیٰ کہ ابولبابہ عبد المنذر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے تو وہ رک گئے۔

[5830] ۱۳۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ

[5828] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٨٨)

[5829] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)

[5830] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)

[5830]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھریلو) سفید باریک سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

[5831] ١٣٤۔(. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ

[5831]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں۔

[5832] ١٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَاَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ

[5832]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا گھر قباء میں تھا، وہ مدینہ منتقل ہو گئے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کی کھڑکی کھول رہے تھے، اچانک انہوں نے گھر میں آباد سانپوں میں سے ایک سانپ دیکھا تو انہوں نے قتل کرنا چاہا، اس پر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا، واقعہ یہ ہے، ان سے یعنی گھروں میں آباد سے منع کر دیا گیا ہے اور دم بریدہ اور دو دھاری والے کے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا، وہی دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کی اولاد گرا دیتے ہیں۔

[5833] ١٣٦۔(. . .)وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

[5831] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)
[5832] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)
[5833] تقدم

عُمَر يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ

[5833]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک دن، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی گری دیوار کے پاس تھے اور انہوں نے سانپ کی چمک دیکھی تو کہا، اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو قتل کر دو، ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے ان سانپوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا، جو گھروں میں ہوتے ہیں، مگر دم کٹا اور دو دھاری والا، کیونکہ وہ دونوں نظر اچک لیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں جو حمل ہوتا ہے، اس کا تعاقب کرتے ہیں، یعنی اس کو گرا دیتے ہیں۔

[5834] (...) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الأُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

[5834]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس واقع محل کے قریب ایک سانپ کی گھات میں تھے۔ جیسا کہ حدیث لیث بن سعد کی حدیث ہے۔

[5835] ۱۳۷۔(۲۲۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسود

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا)) [انظر ۵۸۳۸]

[5834] تقدم تخريجه برقم (۵۷۸۸)

[5835] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد باب: ما يقتل المحرم من الدواب برقم (۱۸۳۰) وفي بدء الخلق باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه برقم (۲۳۳۱۷) وفي التفسير باب: (هذا يوم لا ينطقون) برقم (۴۹۳۴) وفي باب: سورة والمرسلات ←

[5835]۔حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور سورہ مرسلات اتر چکی تھی اور ہم آپ سے براہ راست تازہ تازہ سیکھ رہے تھے کہ اچانک ہمارے سامنے ایک سانپ نکلا تو آپ نے فرمایا، "اسے قتل کر دو۔" سو ہم اس کے قتل کرنے کے لیے اس کی طرف لپکے تو وہ ہم سے نکل گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اللہ نے اس کو تمہارے شر سے بچالیا، جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے بچالیا۔"

فائدہ:...... یہ حالت احرام کا واقعہ ہے کہ آپ عرفہ کی رات منیٰ میں تھے تو آپ نے حرم میں اور حالت احرام میں سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا لیکن وہ قابو نہ آسکا، اس طرح قتل ہونے سے بچ گیا اور اس نے کسی کو ڈسا بھی نہ تھا، اس طرح دونوں فریق ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

[5836] (. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[5836]۔یہی روایت امام صاحب کو ان کے دو اور اساتذہ نے سنائی۔

[5837] ۱۳۸ـ(۲۲۳۵)و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسود عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًا

[5837]۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک محرم کو منیٰ میں سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

[5838] (۲۲۳٤)و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الاسود عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ

[5838]۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ اسی اثناء میں...... آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[5839] ۱۳۹ـ(۲۲۳٦)و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ

← برقم (٤٩٣١) والنسائي في (المجتبى) في المناسك باب: قتل الحية في الحرم برقم ٢٠٩/ ٥__ انظر (التحفة) برقم (٩١٦٣)

[5836] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٩٦)

[5837] تقدم تخريجه برقم (٥٧٩٦)

[5838] تقدم تخريجه برقم (٥٧٩٦)

[5839] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في قتل الحيات برقم (٥٢٥٦) وبرقم (٥٢٥٧)←

أَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَوتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ))** فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمْحَ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

[5839] ۔ ہشام بن زہرہ کے ایک آزاد کردہ غلام ابو سائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گیا تو میں نے انہیں نماز پڑھتے پایا تو میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا تاکہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں، سو میں نے گھر کے ایک کونے میں پڑی کھجور کی چھڑیوں میں حرکت سنی، میں متوجہ ہوا تو وہاں سانپ تھا، میں اس کو قتل کرنے کے لیے جھپٹا تو انہوں نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، سو میں بیٹھ گیا، جب انہوں نے سلام پھیرا تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا یا حویلی کے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور کہا، کیا تم یہ گھر دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، اس میں نئی نئی شادی والا ہمارا ایک نوجوان

← وبرقم (٥٢٥٩) والترمذی فی (جامعه) فی الاحکام والفوائد باب: ما جاء فی قتل الحیات برقم (١٤٨٤) انظر (التحفة) برقم (٤٤١٣)

تھا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق کی طرف چلے گئے، وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر، اپنی بیوی کے پاس لوٹ آتا، اسنے ایک دن آپ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہتھیار بند ہو کر جاؤ، کیونکہ مجھے تیرے بارے میں بنو قریظہ سے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔'' اس آدمی نے اپنا اسلحہ لے لیا، پھر واپس گھر پہنچا تو اس کی بیوی دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی تھی تو اس نے اس کی طرف، اسے مارنے کے لیے نیزہ جھکایا، کیونکہ اسے غیرت آ گئی تھی (کہ یہ باہر کیوں کھڑی ہے) تو اس کی بیوی نے کہا، اپنا نیزہ روکو اور گھر میں داخل ہو کر دیکھو، میں کیوں نکلی ہوں، وہ داخل ہوا تو اس نے ایک بہت بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے ہوئے پایا، اس نے اس کی طرف نیزہ جھکایا اور اسے اس میں پرولیا، پھر باہر نکل کر اسے حویلی میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس کی طرف لوٹا تو پتہ نہ چل سکا، ان میں سے پہلے کون مرا، سانپ یا نوجوان؟ تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا اور عرض کیا، اللہ سے دعا کیجئے، اللہ اس کو ہماری خاطر زندگی عطا فرما دے، آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے بخشش طلب کرو۔'' پھر فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جن اسلام لا چکے ہیں، اس لیے جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن آگاہ کرو، اگر اس کے بعد پھر تمہارے سامنے آئے تو اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مدینہ منورہ میں کچھ جن مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے مدینہ کے گھروں میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہ بعض دفعہ سانپ کی شکل میں نظر آتے تھے، اس لیے صحابہ کرام کو یہ پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ یہ جن ہے تو آپ نے انہیں، گھریلوں سانپوں کے مارنے سے منع فرما دیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ انہیں کہیں، دو تین دن کے اندر اندر یہاں سے چلے جاؤ اور ہمارے لیے اذیت و تکلیف کا باعث نہ بنو، اگر اس کے بعد پھر نظر آئیں تو انہیں قتل کر دو، اس لیے بعض ائمہ کا خیال ہے، اس آگاہی اور تنبیہ کا تعلق صرف مدینہ منورہ سے ہے، لیکن دوسری احادیث میں بلا قید گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس لیے یہ حکم تمام گھریلو سانپوں کا ہے، وہ کسی علاقہ کے ہوں، بعض علماء نے اس کا یہ طریقہ نقل کیا ہے کہ میں تمہیں وہ وعدہ یاد دلاتا ہوں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ اور ہمارے سامنے نہ آؤ اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ کہنا ہی کافی ہے کہ میں اللہ اور آخرت کے دن کے توسط سے تم پر تنگی کرتا ہوں، ہمارے سامنے نہ آنا اور ہمیں تکلیف نہ پہنچانا۔

[5840] ١٤٠-(. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى

[5840] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٠٠)

اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیرِہٖ حَرَکَۃً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَیَّۃٌ وَسَاقَ الْحَدِیثَ بِقِصَّتِہٖ نَحْوَ حَدِیثِ مَالِكٍ عَنْ صَیْفِیٍّ وَقَالَ فِیہِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ لِھٰذِہِ الْبُیُوتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِنْھَا فَحَرِّجُوا عَلَیْھَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَھَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوہُ فَاِنَّہٗ کَافِرٌ وَقَالَ لَھُمْ اذْھَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَکُمْ))

[5840] ۔ابو سائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے حرکت سنی، ہم نے دیکھا تو وہ سانپ تھا، آگے مذکورہ بالا واقعہ اور حدیث بیان کی اور یہ بھی بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ان گھروں کو آباد کرنے والے ہیں تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کے لیے تین دن تنگی کرو، یعنی صرف تین دن رہنے کا موقعہ دو، اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ہے، وگرنہ اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔'' اور انصار کو فرمایا، ''جاؤ اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔''

[5841] ۱۴۱۔(. . .)و حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِی صَیْفِیٌّ عَنْ اَبِی السائب

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ بِالْمَدِینَۃِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ اَسْلَمُوا فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا مِّنْ ھٰذِہِ الْعَوَامِرِ فَلْیُؤْذِنْہُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدُ فَلْیَقْتُلْہُ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ))

[5841] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''مدینہ میں کچھ جن ہیں، جو مسلمان ہو چکے ہیں تو جو ان گھروں کو آباد کرنے والے کسی جن کو دیکھے تو اسے تین دن تک اجازت دے، اگر اس کے بعد سامنے آئے تو اسے قتل کر دے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

۳۸...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب ۳۸: گرگٹ کو قتل کرنا پسندیدہ عمل ہے

[5842] ۱۴۲۔(۲۲۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَۃَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَۃَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ المسیب

[5841] تقدم تخریجه برقم (۵۸۰۰)

[5842] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق باب: خیر مال المسلم غنم یتبع بها شغف الجبال برقم (۳۳۰۷) وفی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿واتخذ الله ابراهیم ←

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَفِيْ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ اَمَرَ

[5842] ۔حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے گرگٹ مارنے کا حکم دیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، آپ نے حکم دیا، مارنے کا لفظ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ✲ **الأوزاغ**: وَزغة کی جمع ہے، یہ سام ابرص (چھپکلی) کی جنس سے ہے اور بقول علامہ دمیری سانپ کی طرح انڈے دیتا ہے اور سردی کے چار ماہ اپنی بل میں رہتا ہے، کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے۔ یہ انتہائی موذی جاندار ہے، اس لیے آپ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں گرگٹ سے مراد چھپکلی ہے۔

[5843] ۱۴۳۔(. . .) و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّ شَرِيكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَاُمُّ شَرِيكٍ اِحْدٰى نِسَآءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِّنْهُ

[5843] ۔حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے گرگٹ مارنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ اسے قتل کرنے کا حکم دیا، ام شریک رضی اللہ عنہا بنو عامر بن لوی کی عورتوں میں سے ایک ہیں۔

[5844] ۱۴۴۔(۲۲۳۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

[5844] ۔حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور اس کو فویسق (چھوٹا فاسق) کا نام دیا۔

← خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله﴾ برقم (۳۳۵۹) والنسائی فی (المجتبی) فی المناسك باب: قتل الوزغ برقم (۲۸۸۵) وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: قتل الوزغ برقم (۳۲۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۲۹)

[5843] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۸۰۳)

[5844] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل الوزغ برقم (۵۲۶۲) انظر (التحفة) برقم (۳۸۹۳)

فائدہ:...... فسق کا معنی نکلنا ہے اور یہ موذی اور نقصان دہ ہونے کے سبب دوسرے جانداروں کی طبیعت و مزاج سے باہر ہے، اس لیے آپ نے حرم میں قتل کرنے کی اجازت ملنے والے جانداروں کو فاسق کا نام دیا ہے۔

[5845] ١٤٥ ـ (٢٢٤٠) و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عروة

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ ((الْفُوَیْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ

[5845] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فُوَیسق کہا اور حرملہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میں نے آپ سے اس کے قتل کا حکم نہیں سنا۔

[5846] ١٤٦ ـ (٢٢٤٠) و حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیه عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولٰی وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِیَةِ))

[5846] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے گرگٹ پہلی چوٹ سے مار ڈالا، اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اس کو، دوسری چوٹ سے مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی، پہلے سے کم اور جس نے اس کو تیسری چوٹ سے مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی، دوسری سے کم۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے پہلی بار پر مارنے کی صورت میں زیادہ ثواب ملنے کی بشارت دی ہے، تاکہ اس کو پورے اہتمام اور توجہ سے نشانہ لے کر مارا جائے اور وہ بھاگ نہ سکے، نیز اس کو اذیت و تکلیف بھی زیادہ نہ ہو، اگر دوسری یا تیسری ضرب سے مارے گا تو بھاگنے کا امکان رہا اور تکلیف بھی زیادہ ہوئی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نشانہ بہتر کرنے کی مشق ہوگی۔

[5847] ١٤٧ ـ (. . .) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ یَعْنِی ابْنَ زَكَرِیَّاءَ

[5845] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق باب: خیر مال المسلم غنم یتبع به شعف الجبال برقم (٣٣٠٦) والنسائی فی (المجتبی) فی المناسك باب: قتل الوزغ برقم (٢٨٨٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الصید باب: قتل الوزغ برقم (٣٢٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٦)
[5846] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٣٦)
[5847] طریق قتیبة بن سعید تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٣) وطریق محمد بن ←

ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ))

[5847]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں،صرف جریر کی روایت میں یہ ہے،''جس نے گرگٹ کو پہلی مار سے مارا،اس کے لیے سونیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔''

[5848] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَتْنِي اختى عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

[5848]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''پہلی مار کی صورت میں ستر نیکیاں ملیں گی۔''

فائدہ:......ستر کا لفظ تکثیر (کثرت) کے لیے ہے،تعیین کے لیے نہیں ہے،اس لیے بعض راویوں نے اس کو سو سے تعبیر کیا اور بعض نے ستر سے۔

۳۹...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

باب ۳۹: چیونٹی کو مارنے کی ممانعت

[5849] ۱۴۸۔(۲۲۴۱)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِى سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِي اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ))

الصباح اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى قتل الوزغ برقم (۵۲۶۳) وبرقم (۵۲۶۴) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۸۸)

[5848] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۵۸۰۸)

[5849] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب (۱۵۳) برقم (۳۰۱۹) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى قتل اذر برقم (۵۲۶۶) والنسائى فى (المجتبى) فى الصيد باب: قتل النمل برقم (۲۱۱/ ۷۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الصيد باب: ما ينهى عن قتله برقم (۳۲۲۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۱۹)

[5849] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ''ایک چیونٹی نے، انبیاء میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا تو اس کے حکم سے چیونٹیوں کا سارا گھر (بل) جلا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی، کیا اس بنا پر کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تم نے ایک تسبیح کہنے والا گروہ جلا دیا؟''

[5850] ۱۴۹۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعرج

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً))

[5850] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''ایک درخت کے نیچے انبیاء میں سے کوئی نبی اترا تو اسے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، سو اس نے اپنے سامان کو اس کے نیچے سے نکال لینے کا حکم دیا۔ پھر اس کو جلانے کا حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا، اس پر اللہ نے اس کی طرف وحی کی، ایک ہی چیونٹی کو سزا کیوں نہیں دی؟''

فائدہ:...... یہ نبی حضرت عزیر یا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، ان کی شریعت کی رو سے جاندار کو جلانا جائز ہوگا، اس لیے جلانے پر اعتراض نہیں ہوا، اعتراض اس پر ہوا کہ کاٹا تو ایک چیونٹی نے تھا، باقی چیونٹیوں کو کیوں جلایا گیا، چیونٹی کا گھر سامان کے نیچے ہوگا، اس لیے بعض چیونٹیاں سامان پر پھر گھوم رہی ہوں گی، اس لیے اپنے سامان کی حفاظت کی، اس کو الگ کیا، پھر ان کا گھر جلایا۔

[5851] ۱۵۰۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً))

[5851] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تو اسے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اپنے سامان کو اس کے نیچے سے نکالنے کا حکم دیا اور اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے آگ میں جلا دیا گیا، سو اللہ نے اس کی طرف وحی کی، ایک ہی چیونٹی کو کیوں قتل نہ کروایا۔''

[5850] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل الذر برقم (٥٢٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٥)
[5851] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٣)

فائدہ:...... سنن ابی داؤد میں ایک روایت ہے کہ آپ نے شہد کی مکھی، چیونٹی، ہدہد اور صراد (لٹویا) جس کا سر موٹا، پیٹ سفید اور پشت سبز ہوتی ہے، چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے کو مارنے سے منع فرمایا۔

۴۰...... بَاب: تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

باب ٤٠: بلی کو مارنا ناجائز ہے

[5852] ١٥١ ـ (٢٢٤٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نافع عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))

[5852]۔ حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب ملا، اس نے اس کو قید کر رکھا، حتیٰ کہ وہ مر گئی تو وہ اس کے سبب آگ میں داخل ہوئی، نہ اس نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا، جبکہ اس کو روکے رکھا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔''

[5853] (...) و حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ

[5853]۔ یہی روایت امام صاحب حضرت ابن عمر اور حضرت سعید مقبری کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5854] (...) و حَدَّثَنَاه هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ

[5852] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: ٥٤ برقم (٣٤٨٢) ومسلم فی (صحیحه) فی الادب باب: تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذ لا یوذی برقم (٦٦١٨) انظر (التحفة) برقم (٧٦١٦)

[5853] طریق ابن عمر اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الوحی باب: اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه فان فی احد جناحیه داء وفی الآخر شفاء وخمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم برقم (٣٣١٨) انظر (التحفة) برقم (٨٠١٦) وطریق سعید المقبری اخرجه مسلم فی (صحیحه) فی الادب باب: تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لا یوذی برقم (٦٦٢٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٨٦)

[5854] تقدم تخریجه فی الادب باب: تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لا یوذی برقم (٦٦١٩)

[5854]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔

[5855] ۱۵۲۔(۲۲۴۳) و حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابیه عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِی هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُکْهَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))

[5855]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت ایک بلی کے سبب عذاب دی گئی، نہ اس نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔''

[5856] (...) و حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِی حَدِیْثِهِمَا ((رَبَطَتْهَا)) وَفِی حَدِیْثِ اَبِی مُعَاوِیَةَ ((حَشَرَاتِ الْاَرْضِ))

[5856]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ''اسے باندھے رکھا۔'' اور ابو معاویہ کی روایت میں خَشَاس کی جگہ حَشَرات کا لفظ ہے، معنی ایک ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی جاندار کو باندھ کر کھانے پینے سے محروم رکھنا جائز نہیں ہے، اگر باندھا ہے تو اس کے کھانے پینے کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ وہ بھوکا پیاسا نہ مر جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے جو مطلقاً بلی کو مارنے کی حرمت کا باب باندھا ہے، وہ اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ اگر وہ موذی ہے تو مار سکتا ہے بشرطیکہ ظلم نہ کرے اور بھوکی پیاسی رکھ کر نہ مارے۔

[5857] (...) و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَحَدَّثَنِی حُمَیْدُ بْنُ عبدالحمن عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

[5857]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5858] (...) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ

[5855] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٦٢)

[5856] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٦٢)

[5857] تقدم تخريجه فى التوبة باب: فى سورة رحمة الله تعالى وانها سبقت غضبه برقم (٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٧)

[5858] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٤)

بْنِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیثِهِمْ

[5858]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے استاد کی ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔

۴۱...... بَاب: فَضْلِ سَاقِیِّ الْبَهَآئِمِ وَاِطْعَامِهَا

باب ۴۱: جانوروں کو کھلانے پلانے والے کی فضیلت

[5859] ۱۵۳۔(۲۲۴۴)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِیمَا قُرِءَ عَلَیْهِ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِی بَکْرٍ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِی بِطَرِیقٍ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا کَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِی کَانَ بَلَغَ مِنِّی فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَآءً ثُمَّ اَمْسَکَهُ بِفِیهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِی هٰذِهِ الْبَهَآئِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ ((فِی کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ))

[5859]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا، اس دوران اسے شدید پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا تو اس میں اتر کر پانی پی لیا، پھر نکلا تو ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے نم دار زمین چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے دل میں کہا، اس کتے کو بھی پیاس کی وجہ سے وہی کوفت پہنچی ہے، جو مجھے لاحق ہوئی تھی، سو وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پلایا، (اللہ نے اس کے عمل کی قدر دانی کی اور اسے بخش دیا۔) صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہمیں ان چوپاؤں کے سبب اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر تر جگر والے یعنی زندہ میں اجر ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر زندہ کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کرنا اور اس کی طبعی ضروریات کو پورا کرنا اجر و ثواب کا باعث ہے۔ بشرطیکہ وہ جانور موذی اور مضرت رساں نہ ہو۔

[5859] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المساقاة باب: فضل سقی الماء برقم (۲۳۶۳) وفی المظالم باب: الابار التی علی الطریق اذا لم یتاذبها برقم (۲۴۶۶) وفی الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (۶۰۰۹) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: ما یومر به من القیام علی الدواب والبهائم برقم (۲۵۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۷۴)

[5860] ١٥٤-(٢٢٤٥)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ محمد عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اَنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا))

[5860] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ایک زانیہ عورت نے ایک گرم دن ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگاتے دیکھا، پیاس کے سبب اس نے اپنی زبان نکالی ہوئی تھی تو اس نے اس کے لیے اپنے موزے سے پانی نکالا، سو اسے بخش دیا گیا۔''

[5861] ١٥٥-(. . .)و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرين

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي اِسْرَآئِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ))

[5861] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کتا ایک کچے کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، قریب تھا پیاس اسے مار ڈالے کہ اچانک اسے بنو اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا تو اس نے اپنا موزا اتارا، اس کے ذریعہ اس کے لیے پانی نکالا اور اسے پلا دیا، اس نیکی کے سبب اسے معاف کر دیا گیا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ایک معمولی سی نیکی جو اخلاص اور ہمدردی و خیر خواہی کے جذبہ سے کی جاتی ہے۔ انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے اور وہ غلط کاری کو چھوڑ کر نیکوکاری کا راستہ اختیار کر لیتا ہے، جس سے اس کی آخرت سنور جاتی ہے اور پچھلے گناہ دھل جاتے ہیں، لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سا عمل کب کایا پلٹ بنتا ہے یا نہیں بنتا، اس لیے اس قسم کی حدیثوں سے گناہ کی جسارت اور جرأت پر استدلال کرنا اور گناہوں کو حقیر یا معمولی خیال کرنا درست فکر نہیں ہے۔

[5860] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٥٧١)

[5861] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٤١٣)

تاریخِ اسلام
جلد اوّل
جلد دوم
از
شاہ معین الدین احمد ندوی
تاریخ اسلام
جلد اول
اسلامی تاریخ پر ایک مستند باحوالہ اور دستاویزی کتاب
جس میں خلافت راشدہ' اُموی دور حکومت اور عباسی دور کے علمی' اخلاقی' قومی تمدّنی اور عسکری حالات کو احاطہ تحریر میں لانے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی ہے۔
کتاب کے موضوعات میں اس دور کے مختلف علوم وفنون مثلاً خطابت' علم الانساب' طب' علم نجوم' قیافہ شناسی' شاعری' کتابت وانشاء' علم تفسیر' لغت' نظام تعلیم اور کتب خانوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ اس دور کی تہذیب وتمدّن' لباس طرز زندگی جدید اور پختہ عمارتیں' پرتکلف کھانے' عطریات اور خوشبوؤں کا استعمال وغیرہ نیز اس دور کی مذہبی اور سیاسی تحریکیں' ان کے قائدین' مسلم حکمرانوں' جرنیلوں کی قومی وعلمی خدمات کا تذکرہ شامل ہیں۔ اس کتاب کی دیگر بے شمار خصوصیات کی بناء پر نہ صرف کہ یہ کتاب افادہ عام کے لیے ہے بلکہ اس کو یہ سعادت حاصل ہے کہ پاکستان کی اسلامک یونیورسٹیوں اور دینی مدارس میں اس کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127
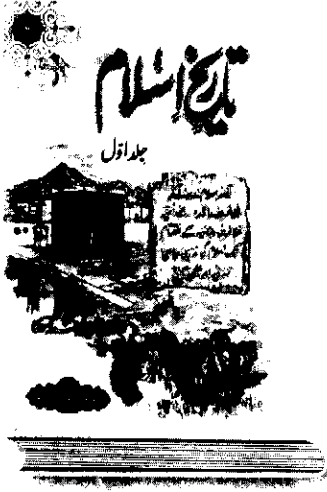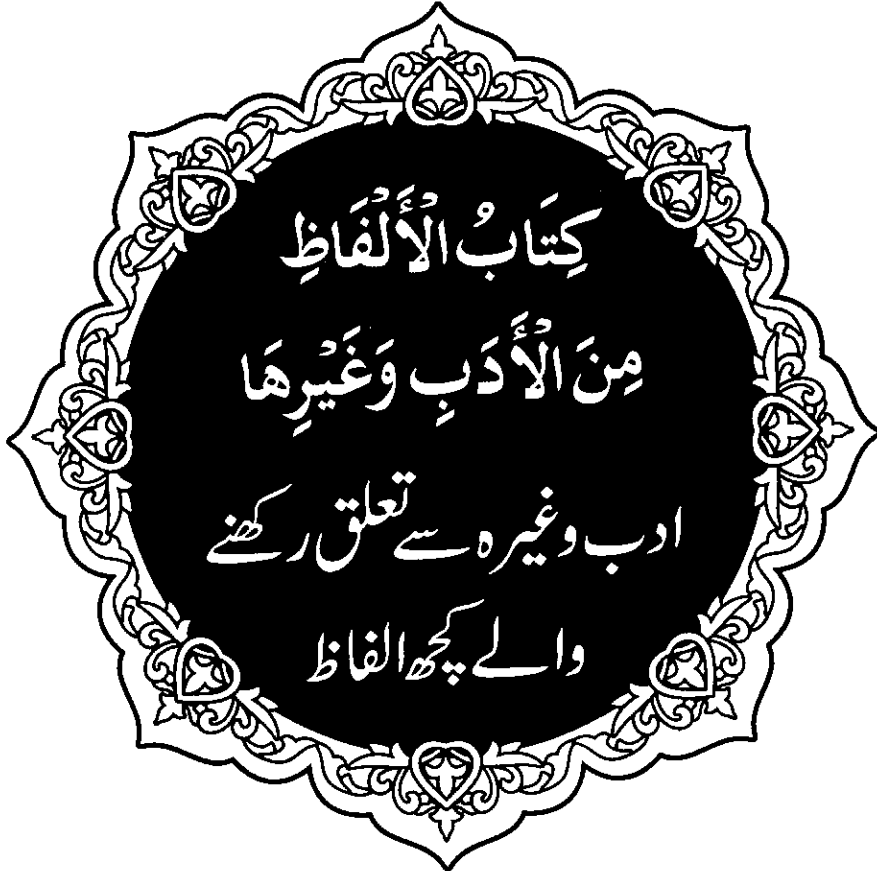
حدیث نمبر 5862 سے 5884 تک

۴۱......كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

٤١. ادب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ الفاظ

۱...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

باب ۱: دہر (زمانہ) کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

[5862] ۱-(٢٢٤٦) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قال ابو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ))

[5862] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، ''اللہ عزوجل (عزت وجلالت والا) فرماتا ہے، ابن آدم زمانے کو برا کہتا ہے اور زمانے (کا منتظم اور مدبر) میں ہوں، رات، دن کو گردش میں دیتا ہوں۔''

فائدہ:...... جاہلیت کے دور میں عربوں کا یہ عقیدہ تھا کہ موت وحیات اور تباہی و بربادی کا باعث گردش لیل و نہار ہے، اس لیے جب وہ مصائب وتکالیف، موت و ناکامی، تباہی و بربادی، بیماری اور بڑھاپا وغیرہ سے دوچار ہوتے تو وہ زمانے کو برا بھلا کہتے تھے، حالانکہ ان مصائب، حوادث میں زمانے کا کوئی دخل نہیں ہے، اس طرح یہ برا بھلا کہنا، درحقیقت ان چیزوں کے خالق کو برا بھلا کہنا ہے، کیونکہ وہی ان چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، زمانے کو برا بھلا کہنا مجھے برا بھلا کہنا ہے، کیونکہ یہ کام میں نے کیے ہیں۔

[5862] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: لا تسبوا الدهر برقم (٦١٨١) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٢)

[5863] ٢-(. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ ابن المسيب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))

[5863] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزت و جلالت کا مالک فرماتا ہے، ابن آدم، مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے، زمانے (کا مدبر، چلانے والا) میں ہوں، لیل ونہار کو گردش میں دیتا ہوں۔''

فائدہ:...... انسانی محاورہ کی رو سے کسی کو برا بھلا کہنا اس کے لیے اذیت اور تکلیف کا باعث بنتا ہے، انسانی جذبات وکیفیات کے لحاظ سے زمانہ کو برا بھلا کہنا، گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی سعی لاحاصل کرنا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کی پکڑ اور مواخذہ کا مورد اور محل بناتا ہے۔ زمانہ میں جو انقلابات اور تغیرات آتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔

[5864] ٣-(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ المسيب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا))

[5864] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بتایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے، ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے، یوں کہتا ہے، ہائے زمانے کی ناکامی و نامرادی، اس لیے تم میں سے کوئی نہ کہے، اے زمانے کی ناکامی! کیونکہ زمانے کا انتظام کرنے والا میں ہوں، اس کے رات اور دن کو گردش دیتا ہوں اور جب چاہوں گا دونوں کو قبض کرلوں گا۔''

[5865] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ))

[5863] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: سورة الجاثية برقم (٤٨٢٦) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٤٩١) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرجل يسب الدهر برقم (٥٢٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣١٣١)

[5864] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٢)

[5865] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٤)

[5865] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، ہائے زمانہ کی نامرادی، کیونکہ زمانہ کو چلانے والا اللہ ہے۔''

[5866] ٥۔(. . .) و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ))

[5866] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''زمانہ کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ زمانے کو گردش دینے والا اللہ ہی ہے۔''

٢...... بَاب: كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

باب ٢: انگور کو کرم کا نام دینا ناپسندیدہ ہے

[5867] ٦۔(٢٢٤٧) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سيرين

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ))

[5867] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کوئی زمانے کو برا بھلا نہ کہے، کیونکہ اللہ ہی زمانہ کو گردش دیتا ہے اور نہ تم میں سے کوئی انگور کو کرم کہے، کیونکہ مجسمہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔''

فائدہ: ......کرم کا معنی جود وسخا اور اخلاق کریمانہ کا اظہار ہے، جاہلیت کے دور میں لوگ شراب پی کر جود وسخا اور فیاضی کا اظہار کرتے تھے، اس لیے انگور جس سے شراب بنتی تھی، کو وہ کرم کا نام دیتے تھے، لیکن اللہ کے ہاں عزت وتکریم کا حقدار مسلمان انسان ہے، جس کے دل میں ایمان وتقویٰ موجزن ہے، اس لیے انگور، جو ایک حرام چیز شراب کو یاد دلاتا ہے، اس کو کرم کا نام دینا مناسب نہیں ہے۔

[5868] ٧۔(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سعيد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ))

[5866] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١٤)

[5867] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٤)

[5868] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: قول النبي ﷺ (انما الكرم قلب المومن) برقم (٦١٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٢)

[5868] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انگور کو کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم مسلمان آدمی کا دل ہے۔''

[5869] ۸۔(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ**))

[5869] ۔حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگور کو کرم کا نام نا دو کیونکہ کرم مسلمان آدمی ہے۔

[5870] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ ابن سيرين عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ**))

[5870] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی (انگور کو) کرم نہ کہے، کیونکہ کرم (مجسمۂ عزت وشرافت) تو مومن کا دل ہے۔''

[5871] ۱۰۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حدثنا

ابو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ**))

[5871] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز انگور کر کرم نہ کہے، کرم تو بس مسلمان آدمی ہے۔''

[5872] ۱۱۔(۲۲٤٨)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِى ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْحَبَلَةُ**)) يَعْنِى الْعِنَبَ

[5872] ۔علقمہ بن وائل رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کرم نہ کہو، لیکن انگور کو حبلہ کہو۔

[5869] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١٥)

[5870] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٢٣)

[5871] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٢)

[5872] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٧٧٥)

نوٹ:...... حَبَلہ انگور کی بیل، درخت کی جڑ یا ٹہنی اور کیکر تکوں کو کہتے ہیں۔

[5873] ۱۲-(. . .)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ

[5873] ۔حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کرم نہ کہو، لیکن عِنَب اور حَبَلہ کہو۔''

۳...... بَاب: حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ

باب ۳: عبد اور امۃ مولیٰ اور سید کا لفظ استعمال کرنے کا حکم

[5874] ۱۳-(۲۲۴۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ((**لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي**))

[5874] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، میرا بندہ، میری باندی، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری ساری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، لیکن یہ کہو، میرا غلام، میری لونڈی، میرا نوکر، میری خادمہ۔''

مفردات الحدیث

✲ **عَبِيْدٌ**: عَبْد کی جمع ہے، بندہ، إماء، أمة کی جمع ہے، باندی۔

فائدہ:...... حدیث کا مقصد، انسان کو کبر و نخوت اور تکبر و بڑائی کے غرہ میں مبتلا ہونے سے بچانا ہے اور اس کے اندر، تواضع، فروتنی، عجز و نیاز پیدا کرنا ہے، اس لیے ایسے الفاظ استعمال کرنے سے روکا گیا ہے، جو انسان کے اندر احساس تفوق اور برتری پیدا کر سکتے ہیں، جن کے نتیجہ میں اس کے اندر نخوت اور گھمنڈ یا خود پسندی کا جذبہ ابھر سکتا ہے، اس لیے انسان کو خود، اپنے غلام اور لونڈی کو میرا غلام، میری لونڈی نہیں کہنا چاہیے، ہاں خود غلام اور لونڈی یہ کہہ سکتے ہیں، انا عبدك، میں تیرا غلام ہوں، انا أَمَتُك، میں تیری باندی ہوں اور دوسرے کہہ سکتے ہیں، عَبْدُكَ أَمَتُك، تیرا غلام، تیری لونڈی۔

[5873] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۷۵)
[5874] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۸٦)

[5875] ١٤-(. . . .)و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُاللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي))

[5875] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، عبدی ، میرا بندہ، کیونکہ تم سب اللہ کے عبد (بندے) ہو،لیکن یوں کہے، فتای ، میرا خادم اور غلام نہ کہے، ربّی ، میرا آ قا،لیکن یوں کہے، سیّدی ، میرا سردار۔''

[5876] (. . . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ))

[5876] ۔یہی حدیث امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں اوراس میں یہ اضافہ ہے،''غلام اپنے سید کو مولای ، میرا مولیٰ نہ کہے۔'' اور ابو معاویہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے،'' کیونکہ تمہارا مولیٰ (کارساز) اللہ عزوجل ہے۔''

فائدہ:...... ربّ کا معنی پروردگار ہے یا مدبر ومنتظم ہے، جوحقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، اس لیے اس کا بلااضافت استعمال اللہ کے لیے مخصوص ہے،لیکن اضافت کے ساتھ استعمال دوسروں کے لیے بھی جائز ہے، جیسے رب الدار، گھر کا مالک، رب المال، مال کا مالک، رب الثوب، کپڑے کا مالک، ربک، تیرا مالک، ربہ، اس کا مالک، اس لیے غلام کو اپنے آقا اور مالک کو جو ربی کہنے سے منع کیا گیا ہے تو اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آقا کے اندر احساس برتری پیدا نہ ہو اور غلام کے اندر احساس کمتری پیدا نہ ہو، اس لیے دوسرے یہ لفظ استعمال کرلیں تو کوئی حرج نہیں ہے، مثلا هو ربُّك ، وہ تیرا آقا یا مالک ہے، هو ربُّهٗ ، وہ اس کا آقا یا مالک ہے، اسی طرح مولیٰ کے بہت سارے معانی ہیں، ان میں سے ایک کارساز بھی ہے، اس کا شائبہ پیدا ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال درست نہیں ہے،لیکن رفیق، ہمدرد، معاون، مددگار وغیرہ کے مفہوم کے اعتبار سے یہ جائز ہے، اس لیے دوسری حدیث جو آگے آ رہی ہے، اس میں ہے، انسان خود نہ کہے، اپنے رب کو پانی پلایا کھانا کھلاؤ یا میرا رب،لیکن یوں کہے، سیدی، مولای تو یہاں مولیٰ کہنے کی اجازت دی ہے اور قرآن مجید میں ہے، "هُوَ كَلٌّ عَلٰى مولاه" وہ اپنے مولیٰ (مالک) پر بوجھ ہے۔ اور فرمایا، بلاشبہ ان الله هو اس کا کارساز اللہ ہے، جبریل اور نیک مومن اس کے مولی مددگار اور معاون

[5875] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٣٥٢)

[5876] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٤٧٤)

وہمدم ہیں، '' یہی حال سید کے لفظ کا ہے، عام روایات میں اس کے استعمال کو صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے، لیکن جہاں خود پسندی کا باعث بنتا ہو، وہاں روکا ہے، جیسا کہ الادب المفرد اور سنن ابی داؤد میں ایک روایت میں ہے کہ بنوعامر کے ایک وفد نے آپ کو کہا، انت سیدنا تو آپ نے فرمایا، لسید اللہ تبارک وتعالیٰ، سیادت کا اصل مالک تو اللہ ہی ہے، حالانکہ آپ نے خود کئی صحابہ کو سید فرمایا، قوموا الی سیدکم، اپنے سید کا استقبال کرو، اسمعوا ما یقول سیدکم، اپنے سید (سعد بن عبادہ) کی بات سنو، ابنی ھذا السید، میرا یہ بیٹا سید، انا سید ولد آدم، میں اولاد آدم کا سردار ہوں، ولا فخر، میں گھمنڈ کے لیے نہیں کہہ رہا۔

[5877] ١٥ ـ(. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حدثنا

ابو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِي اَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلَامِي))**

[5877] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ کہو، اپنے رب کو پلا، اپنے رب کو کھلا، اپنے رب کو وضو کرا اور نہ یہ کہو، میرا رب، یوں کہو، میرا سید، میرا مولیٰ اور یہ نہ کہو، میرا عبد، میری امہ (لونڈی) یوں کہو، میرا نوکر، میرا خادم، میرا غلام۔''

٤...... بَاب: كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِي

باب ٤: انسان کا یہ کہنا میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، مکروہ ہے

[5878] ١٦ ـ(٢٢٥٠) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيه

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي))** هٰذَا حَدِيثُ اَبِي كُرَيْبٍ وقَالَ اَبُوبَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ **((لٰكِنْ))**

[5878] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک نہ کہے، میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، لیکن یوں کہے، میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔'' ابوبکر کی حدیث میں لکن کا لفظ نہیں ہے۔

[5877] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: كراهية التطاول على الرقيق وقوله عبدي او امتي برقم (٢٥٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٨)

[5878] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٦) وبرقم (١٦٩٢٥)

مفردات الحديث ❊ خَبُثَ اور لَقِسَ: دونوں ایک معنی میں آجاتے ہیں، یعنی جی کا بھر جانا، نفس کا متلانا، کسی چیز کی طرف مائل ہونا، لیکن خبث کے لفظ میں عموم زیادہ ہے، اس لیے اس کا معنی پلید اور ناپاک ہونا، ردی اور نکما ہونا بھی ہے، اس لیے آپ نے اس لفظ کے استعمال کو متعین اور تشخص کے ساتھ پسند نہیں کیا، کیونکہ آپ الفاظ کی شائستگی کو بھی ملحوظ رکھتے تھے، لیکن اگر یہ غیر معین شخص کے لیے، اجمالی انداز میں بلا تعیین استعمال کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے، اس لیے آپ نے اس انسان کے بارے میں جو صبح کی نماز کے وقت سویا رہتا ہے، فرمایا، اصبح خبيث النفس: وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اس کا نفس پریشان اور پراگندہ ہوتا ہے۔

اس طرح اس حدیث کا تعلق الفاظ میں شائستگی کو ملحوظ رکھنے سے ہے۔

[5879] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5879]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5880] ١٧۔(٢٢٥١) و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِی وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِی))

[5880]۔ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم سے کوئی یہ نہ کہے، میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، یوں کہے، میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا ہے۔''

٥...... بَاب: اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ

باب٥: کستوری استعمال کرنا اور وہ سب سے اعلیٰ اور عمدہ خوشبو ہے، ریحان اور خوشبو کو رد کرنا مکروہ ہے

[5881] ١٨۔(٢٢٥٢) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِی خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی نضرة

[5879] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٧)

[5880] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: لا يقل: خبثت نفسی برقم (٦١٨٠) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: لا يقال: خبثت نفسی برقم (٤٩٧٨) انظر (التحفة) برقم (٤٦٥٦)

[5881] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما فی المسك للميت برقم (٩٩٧) وبرقم (٩٩٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: المسك برقم ٤٠/ ٤ وفی الزينة باب: اطيب الطيب برقم (٥١٣٤) انظر (التحفة) برقم (٤٣١١)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ((کَانَتْ امْرَاَۃٌ مِّنْ بَنِی اِسْرَآئِیلَ قَصِیرَۃٌ تَمْشِی مَعَ امْرَاَتَیْنِ طَوِیلَتَیْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْہُ مِسْکًا وَھُوَ اَطْیَبُ الطِّیبِ فَمَرَّتْ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ فَلَمْ یَعْرِفُوھَا فَقَالَتْ بِیَدِھَا ھٰکَذَا)) وَنَفَضَ شُعْبَۃُ یَدَہُ

[5881]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''بنی اسرائیل میں ایک پستہ قد عورت تھی، وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلتی تھی، اس لیے اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں بنوائیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنوائی، جو بند ہوتی تھی، پھر اس کے اندر کستوری بھری اور وہ سب سے عمدہ خوشبو ہے تو وہ ان دو عورتوں کے درمیان سے گزری تو انہوں نے اسے پہچانا نہیں تو اس نے اپنا ہاتھ جھٹکایا،'' شعبہ نے اپنا ہاتھ جھاڑا۔

[5882] ۱۹۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ھَارُونَ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ خُلَیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا نَضْرَۃَ

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ ذَکَرَ امْرَاَۃً مِنْ بَنِی اِسْرَآئِیلَ حَشَتْ خَاتَمَھَا مِسْکًا وَالْمِسْکُ اَطْیَبُ الطِّیبِ

[5882]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ کیا، جس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری بھری اور کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

فائدہ:...... کستوری اگرچہ خون سے بنتی ہے یا بقول بعض ایک زندہ جسم سے الگ کیا ہوا حصہ ہے، لیکن اس کے باوجود بالاتفاق اس کا استعمال درست ہے، یہ پلید اور نجس نہیں ہے۔

[5883] ۲۰۔(۲۲۵۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَۃَ وَزُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ کِلَاھُمَا عَنِ الْمُقْرِءِ قَالَ اَبُو بَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ عَنْ سَعِیدِ بْنِ اَبِی اَیُّوبَ حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّہُ فَاِنَّہُ خَفِیفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیحِ))

[5883]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس کو خوشبو دار پھول دیا جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ اس کو اٹھانا یا اس کا عطیہ دینا آسان ہے اور اس کی بو عمدہ اور پاکیزہ ہے۔''

[5882] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۸٤۲)

[5883] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الترجل باب: فی رد الطیب برقم (٤۱۷۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: الطیب برقم (۵۲۷٤) انظر (التحفة) برقم (۱۳۹٤۵)

مفردات الحدیث ✲ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ: اس کا اٹھانا یا برداشت کرنا آسان ہے، جس کو خوشبو کا تحفہ دیا گیا ہے، وہ اس کے لیے بوجھ نہیں ہے اور نہ ہی یہ تحفہ دینے والے کے لیے بوجھ ہے، رد کرنے کی صورت میں بلاوجہ اس کی دل شکنی ہوگی، جو مناسب نہیں ہے۔

[5884] ٢١-(٢٢٥٤)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5884]۔حضرت نافع رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو اُلُوَّہ کی دھونی لیتے، اس کے اندر کسی اور چیز کی آمیزش نہ کرتے یا الوّہ کے ساتھ کافور ڈال لیتے، پھر بتایا، رسول اللہ ﷺ اسی طرح دھونی لیتے تھے۔

مفردات الحدیث ✲ أَلُوَّة: (اگر) ایک خوشبودار لکڑی ہے، جسے خوشبو کے لیے سلگایا جاتا ہے۔

غَيْرَ مُطَرَّاة: خوشبو میں اضافہ کے لیے اس کے اندر کوئی اور خوشبو نہ ڈالتے، کبھی کبھی اس کے ساتھ کافور ڈال دیتے تھے۔ مطراۃ: آمیزش کرنا۔

[5884] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٠٥)